میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابو سعید مدظلہ

جلد دوم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی سنہ ۷۴۸ھ

مترجم

مولانا ابوسعید مدظلہ

جلد دوم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب:

میزان الاعتدال اردو (جلد دوم)

مؤلفہ:

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی

ناشر:

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع:

خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
تجیبی مصری	۲۶۲
﴿جن راویوں کا نام حرمی وحریث ہے﴾	۲۶۳
۱۷۸۷-حرمی بن عمارہ بن ابی حفصہ، ابوروح عتکی،	"
۱۷۸۸-حریث بن ابح شامی	۲۶۴
۱۷۸۹-حریث بن ابی حریث	"
۱۷۹۰-حریث بن سائب بصری	"
۱۷۹۱-حریث بن سلیم	"
۱۷۹۲-حریث بن ظہیر	۲۶۵
۱۷۹۳-حریث بن ابی مطر فزاری	"
۱۷۹۴-حریث العذری	"
﴿جن راویوں کا نام حریز ہے﴾	"
۱۷۹۵-حریز بن عثمان الرحبی حمصی	"
۱۷۹۶-حریز او ابوحریز	۲۶۶
۱۷۹۷-حریز او ابوحریز	"
﴿جن راویوں کا نام حریش ہے﴾	۲۶۷
۱۷۹۸-حریش بن الخریت بصری،	"
۱۷۹۹-حریش بن سلیم	"
۱۸۰۰-حریش بن یزید	"
﴿جن راویوں کا نام حزن، حزور، حسام ہے﴾	۲۶۸
۱۸۰۱-حزن بن نباتہ	"
۱۸۰۲-حزور، ابوغالب	"
۱۸۰۳-حسام بن مصک، ابوسہل ازدی بصری	"
﴿جن راویوں کا نام حسان ہے﴾	۲۶۹
۱۸۰۴-حسان بن ابراہیم الکرمانی، ابوہشام،	"
۱۸۰۵-حسان بن بلال	۲۷۰
۱۸۰۶-حسان بن حسان ابوعلی بصری	"
۱۸۰۷-حسان بن حسان واسطی	"
۱۸۰۸-حسان بن سنید	۲۷۰
۱۸۰۹-حسان بن سیاہ، ابوسہل الازرق بصری	۲۷۱
۱۸۱۰-حسان بن عبداللہ مزنی بصری	"
۱۸۱۱-حسان بن عبداللہ ضمری شامی	"
۱۸۱۲-حسان بن عطیہ	۲۷۲
۱۸۱۳-حسان بن غالب	"
۱۸۱۴-حسان بن مخرش	"
۱۸۱۵-حسان بن منصور	"
۱۸۱۶-حسان	"
﴿جن راویوں کا نام الحسن ہے﴾	۲۷۳
۱۸۱۷-حسن بن احمد حرانی	"
۱۸۱۸-حسن بن احمد بن مبارک تستری	"
۱۸۱۹-حسن بن احمد ابوعلی فارسی نحوی	"
۱۸۲۰-حسن بن احمد بن حکم	۲۷۴
۱۸۲۱-حسن بن احمد، ابوعبداللہ شاخی ہروی	"
۱۸۲۲-حسن بن ابی ابراہیم،	"
۱۸۲۳-حسن بن اسحاق ہروی	"
۱۸۲۴-حسن بن ابوایوب کوفی	"
۱۸[illegible]-حسن بن بشر بجلی، ابوعلی کوفی	"
۱۸۲۶-حسن بن ثابت کوفی	"
۱۸۲۷-حسن بن جعفر بن سلیمان ضبعی	۲۷۵
۱۸۲۸-حسن بن جعفر، ابوسعید سمسار حربی حرفی	"
۱۸۲۹-حسن بن ابوجعفر جفری، بصری	"
۱۸۳۰-حسن بن حمدان رازی	۲۷۷
۱۸۳۱-حسن بن ابوالحسن بغدادی مؤذن	"
۱۸۳۲-حسن بن حسین عرنی کوفی	"
۱۸۳۳-حسن بن حسین بن عاصم ہسنجانی	۲۷۹

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

حرف الباء

''ب'' سے شروع ہونے والے نام

۱۱۲۳-باذام، ابوصالح (عو)

یہ تابعی ہیں' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: باذام ''ثقہ'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات تفسیر کے بارے میں ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنی مالکن سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا' ان کے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور ان کے علاوہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے مالک بن مغول، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے بھانجے عمار بن محمد نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: میں نے اپنے اصحاب (یعنی محدثین) میں سے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابوصالح کو ''متروک'' قرار دیا ہو۔

محمد بن قیس نے حبیب بن ابوثابت کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم لوگ سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابوصالح باذام کو ''دروغزن'' کہا کرتے تھے۔

زکریا کہتے ہیں: امام شعبی جب ابوصالح کے پاس سے گزرتے تھے' اس کے کان پکڑ کر کھینچتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے: تمہارا ناس ہو! تم قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہو حالاں کہ تم نے قرآن حفظ بھی نہیں کیا ہوا۔

اصمعی بن ابوخالد کہتے ہیں: ابوصالح جھوٹ بولا کرتا تھا میں نے اس سے جس بھی چیز کے بارے میں دریافت کیا اس نے اس کے بارے میں مجھے کوئی تفسیری روایت بیان کردی۔

اعمش کہتے ہیں: ہم مجاہد کے پاس آئے' ہمارا گزر ابوصالح کے پاس سے ہوا تو اس کے پاس دس سے زیادہ غلام تھے (یا شاگرد تھے جو اس سے استفادہ کر رہے تھے) تو ہم نے نہیں دیکھا کہ اس کے پاس کوئی چیز موجود ہو۔

ابن مدینی' یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سفیان سے نقل کرتے ہیں۔ کلبی کہتے ہیں: ابوصالح نے مجھ سے کہا: میں نے تمہیں جو بھی روایات سنائی ہیں وہ جھوٹی ہیں۔

مغیرہ کہتے ہیں: ابوصالح کلبی کے ساتھی تھے وہ بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے اوران کی تفسیری روایات ضعیف ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب کلبی اس کے حوالے سے روایت نقل کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔
عبدالحق نے اپنی کتاب ''احکام'' میں یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ انتہائی ''ضعیف'' ہے' لیکن شیخ ابوالحسن بن قطان نے ان کی اس عبارت کا انکار کیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام بارح یا باشر ہے﴾

۱۱۲۴- بارح بن احمد ہروی

یہ سفیان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۱۲۵- باشر بن حازم

اس نے ابوعمران الجونی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام بجیر، بحر یا بحیر ہے﴾

۱۱۲۶- بجیر بن ابوبجیر (د)

ابن ابوحاتم اس کے بارے میں کسی چیز سے واقف نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اس کے حوالے سے روایات نقل کرنے والے کسی بھی شخص سے میں احادیث کا سماع نہیں کروں گا' صرف سماعیل بن امیہ اور صدیق سے احادیث سنوں گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے جسے اس کے حوالے سے نقل کرنے میں ابن اسحاق منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

حین خرجنا معه الى الطائف فمررنا بقبر، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هذا قبر ابى رغال ، وهو ابوثقيف، وكان من ثمود، وكان بهذا الحرم يدفع عنه، فلما خرج منه اصابته النقمة التى اصابت قومه بهذا المكان، فدفن فيه، وآية ذالك انه دفن معه غصن من ذهب ان انتم نبشتم عنه اصبتموه معه، فابتدره الناس فاستخرجوا منه الغصن

''جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کی طرف روانہ ہوئے تو ہمارا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے اور یہ ابوثقیف (یا ثقیف قبیلے کا جد امجد) ہے اس کا تعلق قوم ثمود سے تھا وہ حرم میں آ کر

عذاب سے بچنا چاہتا تھا جب وہ اس کی حدود سے نکلا تو اسے بھی وہ عذاب لاحق ہوا جو اس کی قوم کو لاحق ہوا تھا۔ اسے یہ عذاب اس جگہ لاحق ہوا تو اسے یہاں دفن کر دیا گیا۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ہمراہ سونے کی ایک شاخ دفن کی گئی تھی اگر تم اس کی قبر کھودو گے تو تمہیں اس کے ساتھ وہ شاخ بھی مل جائے گی تو لوگ تیزی سے اس کی طرف گئے اور انہوں نے وہ شاخ نکال لی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے چناں چہ سند کے عالی ہونے کے اعتبار سے ہم اس کی موافقت کرتے ہیں۔

۱۱۲۷- بحر بن سالم

اس نے ایک حدیث ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔
(اور ایک قول کے مطابق) اس کا نام بجیر ہے جس کا ذکر عنقریب آ رہا ہے۔

۱۱۲۸- بحر بن سعید

اس نے بشیر بن نہیک کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۱۱۲۹- بحر بن کنیز (ق)، ابوالفضل السقاء باہلی

یہ ان کا آزاد کردہ غلام ہے (یعنی یہ اس قبیلے کا حصہ نہیں ہے بلکہ اس قبیلے کی طرف اس کی نسبت ''ولاء'' کے اعتبار سے ہے)۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور بیابانوں میں حاجیوں کو پانی پلایا کرتا تھا۔
ان سے وہ روایات منقول ہیں جو انہوں نے حسن اور زہری کے حوالے سے نقل کی ہیں۔
ان سے علی ابن جعد نے روایات نقل کی ہیں۔
یزید بن زریع کہتے ہیں: یہ بے حیثیت ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی اور تمام لوگ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
یہ ابوحفص عمرو بن علی فلاس کا دادا ہے۔
ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔
یحییٰ قطان اس سے راضی نہیں تھے۔
ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے ایوب سختیانی کو بحر سے یہ کہتے ہوئے سنا: اے بحر! تم اپنے نام کی طرح (واقعی سمندر رہو)
بقیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:
''آدمی کی سعادت میں یہ بات شامل ہے کہ اس کی داڑھی چھوٹی ہو''۔
اس کی سند میں ابوالفضل نامی راوی ''بحر'' ہے۔
یزید بن زریع کہتے ہیں: میں نے بحر کے حوالے سے صرف ایک حدیث تحریر کی تھی پھر ایک بلی آئی تو اس نے اس تحریر کو خراب کردیا۔
ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اس راوی سے 30 کے قریب روایات نقل کی ہیں۔
ان کا کہنا ہے کہ بحر کے حوالے سے کئی نسخے منقول ہیں جس میں سے ایک نسخہ وہ ہے جو عمر بن سہل نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ایک نسخہ وہ ہے جو محمد بن مصعب نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ایک نسخہ خالد بن مسلم نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس سے بقیہ اور یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں' جبکہ خود اس نے زہری' قتادہ' یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔
ان کا انتقال 160 ہجری میں ہوا۔ یہ ابن سعد کا قول ہے۔

۱۱۳۰- بحر بن مرار (س،ق) بن عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ ثقفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے کہ یہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' اس لیے میں نے اس کے حوالے سے روایات تحریر نہیں کی ہیں۔
اس کے حوالے سے اسود بن شیبان اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو متن کے اعتبار سے ''حسن'' ہیں' پھر ابن عدی کا کہنا ہے: میں نے اس کی جو بھی روایات دیکھی ہیں ان میں مجھے کوئی بھی ''منکر'' روایت نظر نہیں آئی۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ تغیر کا شکار ہوگیا تھا اور دوسرے قول کے مطابق: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

۱۱۳۱- بحیر بن ریسان

اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور ان سے بکر بن مضر اور ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت (درج ذیل ہے) جسے ابان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عن عبادة بن الصامت انه وجد ناسا كانوا يصلون في رمضان بعد ما يتروح الامام، وانه نهاهم فلم ينتهوا، وانه ضربهم

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو امام کے نماز تراویح ادا کر لینے کے بعد رمضان کے مہینے میں نماز پڑھتے ہوئے پایا' تو انہوں نے ان لوگوں کو اس سے منع کیا' لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے ان کی پٹائی کی''۔

۱۱۳۲- بجیر بن سالم، ابوعبید

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔
ایک قول کے مطابق اس راوی کا نام بجیر ہے یعنی جس میں ''جیم'' ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر پیش ہو۔

۱۱۳۳- بجیر بن ابوالمثنی (ابوعمرو) یمامی

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۱۳۴- بجیر

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
اسی طرح ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے روایات نقل کی ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام بختری ہے﴾

۱۱۳۵- بختری بن عبید (ق)

انہوں نے اپنے والد عبید بن سلیمان کے حوالے سے اور ان سے ہشام بن عمار، سلیمان ابن بنت شرحبیل نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوحاتم رازی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔
ابوحاتم تو ان کے بارے میں انصاف سے کام لیا لیکن جہاں تک حافظ ابونعیم کا تعلق ہے تو ان کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے والد کے حوالے سے بہت سی ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث

کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے جسے "منکر" قرار دیا گیا ہے۔

اذا توضأتم فلا تنفضوا ایدیکم فانها مراوح الشیطان

"جب تم لوگ وضو کرو تو اپنے ہاتھ نہ جھاڑو کیوں کہ یہ شیطان کو راحت پہنچائیں گے"۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے اپنے والد سے 20 ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں اکثر "منکر" ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

اشربوا اعینکم الماء:

"اپنی آنکھوں کو پانی پلاؤ"

ان میں سے ایک روایت یہ بھی ہے: الاذنان من الرأس "دونوں کان سر کا حصہ ہیں"۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اُن کے والد سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

صلوا علی اولادکم

"اپنی اولاد کے لیے دعائے رحمت کرو"۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا اعطیتم الزکاۃ فقولوا: اللھم اجعلھا مغنما ولا تجعلھا مغرما

"جب تم زکوٰۃ ادا کرو تو یہ کہو: اے اللہ! اسے غنیمت بنانا اسے تاوان نہ بنانا"۔

۱۱۳۶- بختری بن مختار (م،س)

انہوں نے ابوبردہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں اور ان سے شعبہ، وکیع، محمد بن بشر، اور (یہ بختری بن ابوبختری ہے) نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں ابوبکر بن عمارہ سے روایت منقول ہے۔

وکیع نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ بعض روایات سے اختلاف کیا گیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں ایسی کسی روایت کا علم نہیں جو "منکر" ہو۔

ان کا انتقال 184 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

من حدث عنی حدیثا ھو للہ رضا قلبه

"جو شخص میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرے تو وہ اپنے دل کی پوری رضامندی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے بیان کرے"۔

جن راویوں کا نام بدر، بدل ہے

۱۱۳۷- بدر بن عبد اللہ ابو سہل مصیصی

اس نے حسن بن عثمان الزیادی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور ان سے نعمان بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۱۳۸- بدر بن عمرو (ق)

یہ ربیع بن بدر کا والد ہے۔ اس کی حالت کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا اور یہ ''مجہول'' ہے۔
اس کے حوالے سے صرف اس کے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۱۳۹- بدر بن مصعب

یہ ابو کریب کا استاد ہے اور یہ کم روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس نے ایک ''مرسل'' روایت کو عمر بن زر کے حوالے سے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۱۱۴۰- بدل بن محبر (خ، عو) ابو منیر یربوعی بصری

انہوں نے شعبہ اور ایک گروہ سے اور ان سے بخاری، دقیقی اور کجی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ امام ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔
امام حاکم نے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ضعیف'' ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حیرانگی کی بات ہے، کیوں کہ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں یہ راوی، بحز، حبان اور عفان کے مقابلے میں قابل ترجیح ہے۔

جن راویوں کا نام براء ہے

۱۱۴۱- براء بن زید

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے اس نے اپنے دادا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔
عبد الکریم جزری کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

۱۱۴۲- براء بن عبد اللہ بن یزید غنوی بصری

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
پھر ان کا کہنا ہے میں نے ابو ولید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں براء بن یزید کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتا ہوں' کیوں کہ یہ ''متروک الحدیث'' ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ابن نضرہ سے نقل کی ہیں' لیکن وہ محفوظ نہیں ہیں اور میرے علم کے مطابق اس کے علاوہ کسی نے ان روایات کو نقل نہیں کیا۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: براء بن یزید جس نے ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ''ضعیف'' ہے۔
ہمارے استاد شیخ ابوالحجاج کہتے ہیں: بعض اوقات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔
انہوں نے حسن، عبداللہ بن شقیق، ابی نضرہ اور ابوجمرۃ ضبعی سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے فخر سے روایات نقل کی ہیں اور فخر کی روایات کی مجھے اجازت دی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الا انبئکم بشرار هذه الامة ؟ هم الثرثارون المتفیهقون الا انبئکم بخیارکم، احسنکم اخلاقا

''کیا میں تمہیں اس امت کے سب سے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ لوگ ہیں جو فضول گوئی کرنے والے اور بڑھا چڑھا کر بات کرنے والے ہوں گے' اور کیا میں تمہیں اس امت کے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں وہ لوگ جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں''۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: براء بن یزید غنوی بصری نے ابونضرہ، عبداللہ ابن شقیق سے وران سے یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ براء بن یزید ہمدانی نہیں ہے جو وکیع کا استاد ہے' کیوں کہ وہ تو ''ثقہ'' ہیں۔
غنوی کا نام براء بن عبداللہ بن یزید ہے۔ یہ ''ضعیف'' ہیں۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الا انبئکم بأهل الجنة هم الضعفاء المظلومون الا انبئکم بأهل النار کل شدید جعظری هم الذین لا یؤلبون رؤسهم

''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ کمزور لوگ ہیں جن پر ظلم کیا گیا ہو اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں یہ ظالم طاقت ور (جہنمی ہوگا) یہ وہ لوگ ہیں جن کے سروں کی پرواہ نہیں کی جائے گی''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

فی التعوذ من اربع فی دبر الصلاة

''ہر نماز کے بعد چار چیزوں سے پناہ مانگی جائے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کہا ہے: براء بن یزید غنوی نے ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں' یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۱۴۳- براء بن عبداللہ بن یزید۔

اس راوی نے عبداللہ بن شکیب کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو بصرہ کا رہنے والا ہے اور زیادہ پائے کا نہیں ہے۔
ان کے اور عقیلی کے نزدیک یہ دو الگ راوی ہیں۔

۱۱۴۴- براء بن ناجیہ (د)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے اور اس کی شناخت صرف اس ایک (درج ذیل) روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے۔
''35 سال تک اسلام کی چکی گھومتی رہے گی''۔
ان سے روایت نقل کرنے میں ربعی بن حراش منفرد ہیں۔

۱۱۴۵- براء سلیطی

یہ تابعی ہیں اور اس نے نقادہ سے روایات نقل کی ہیں' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔
یہ راوی معروف نہیں ہے۔
ہوسکتا ہے کہ یہ اس سے پہلے والا راوی ہو' بلکہ یہ کوئی دوسرا بھی ہوسکتا ہے' کیوں کہ یہ سلیطی ہے اور ابن ناجیہ کاہلی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ محاربی ہے۔
سلیطی سے روایات نقل کرنے میں سیار بن سلامہ ابن منہال منفرد ہے۔

۱۱۴۶- بربر المغنی

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔
علی بن حسین کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پائی ہے کہ ابوزکریا بن معین کہتے ہیں: ہم اس علاقے میں ایک عمر رسیدہ شخص کے پاس موجود تھے جن کا نام بربر مغنی تھا وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اپنی تحریرات میں سے روایات نقل کرتا تھا۔ میں اور احمد اس کے پاس گئے ہم اس کے پاس پہنچے اور اس کے حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرات تحریر کیں۔ ابھی ہم اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کی نظر اپنی خادمہ پر پڑی جو بڑی صاف ستھری تھی۔ وہ بولا: یہ میری کنیز ہے میں اس کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہوں۔ اس بات پر لڑکی کو حیا آئی اور شرمندہ ہوگئی تو اس کے بعد مجھے اس شخص کے گھر میں کچھ پینا اور اس کے کھانے کو چکھنے کو دل نہیں چاہا پھر میں نے اس کی تحریرات ایک طرف رکھ دیں' کیوں کہ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا میں اس کی تحریرات لے کر ''معن'' کے پاس آیا تا کہ میں ان کے حوالے سے ان روایات کو سن لوں لیکن وہ ان کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا تھا اس لیے میں نے ان کو ضائع کر دیا۔

۱۱۴۷- برد بن سنان (عو)، ابوالعلاء

یہ دمشق کا رہنے والا ہے اس نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے مکحول اور عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں اگر وہ درست ہوں۔

ان سے دونوں سفیانوں، بشر بن فضل، علی ابن عاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور شیخ علی بن مدینی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متین'' نہیں ہے اور ایک قول کے مطابق یہ ''صدوق'' تھا لیکن ''قدریہ'' فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

خلیفہ کہتے ہیں: ان کا انتقال 135 ہجری میں ہوا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر یہ الزام ہے کہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

۱۱۴۸- برد بن عرین

اس نے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب سے ٹڈی دل کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

میں کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے عثمان بن غیاث کے حوالے سے زینب بنت کعب سے یہ روایت نقل کی ہے۔

انها سألت عائشة عن الجراد، فقالت: زجر النبى صلى الله عليه وسلم صبيانا كانوا ياكلونه

''انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو ڈانٹا تھا جو انہیں کھا رہے تھے''۔

یہ روایت ''منکر'' ہے

۱۱۴۹- برذعہ بن عبدالرحمٰن

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔

ان سے عمرو بن حریث نے روایات نقل کی ہیں اور یہ اپنے وہم کی وجہ سے ایک کے بعد دوسری چیز نقل کر دیتا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: برذعہ بن عبدالرحمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سمیت ابنی باسم ابنی هارون،

''میں نے اپنے دونوں بچوں کا نام حضرت ہارون کے دونوں بیٹوں کے نام پر رکھا ہے''۔

یہ روایت مالک بن اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔اس کی سند ''مجہول'' ہے۔

۱۱۵۰-برکہ بن عبید شامی

انہوں نے ربیعہ بن یزید سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور یہ کم روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۱۱۵۱-برکہ بن محمد حلبی

انہوں نے یوسف بن اسباط اور ولید بن مسلم سے روایات نقل کی ہیں۔

اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے حوالے سے ہمیں روایات سنائی تھیں' لیکن یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے اور بعض اوقات ان میں ''تقلیب'' کر دیتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: المضمضة والاستنشاق للجنب ثلاثا ثلاثا فریضة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنبی شخص کے لیے تین تین مرتبہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں عمری اور دیگر راویوں نے یہ روایت برکہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

عن ابی هریرة، ان الدیة کانت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی دیة المسلم والیهودی والنصرانی سواء ، فلما استخلف معاویة صیر دیة الیهودی والنصرانی علی النصف، فلما استخلف عمر بن عبد العزیز رده الی القضاء الاول

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں مسلمان' یہودی اور عیسائی کی دیت برابر ہوتی تھی جب حضرت معاویہ خلیفہ بنے تو انہوں نے یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف کر دی اور جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو انہوں نے اسے پہلے فیصلے کی طرف لوٹا دیا''۔

برکہ نامی راوی نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ترفع زينة الدنيا سنة خمس وعشرين ومائة

''دنیا کی زیب وزینت 125 سال کے بعد اٹھالی جائیگی''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات جھوٹی ہیں اور مجھے صالح جزرہ کے بارے میں یہ بات پتہ چلی ہے کہ وہ بخارا میں شیخ ابوحسین سمنانی کے حلقہ درس میں ٹھہرے جو برکہ کے حوالے سے اس طرح کی بعض جھوٹی روایات بیان کررہے تھے تو صالح جزرہ بولے: یہ برکت والانہیں ہے بلکہ بدبختی والا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''سنن'' میں فرماتے ہیں: برکہ نامی راوی احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

۱۱۵۲- برکہ بن یعلی

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۱۵۳- برمہ بن لیث،

یہ تابعی ہے تاہم یہ راوی معروف نہیں ہے۔

انہوں نے اپنے چچا قبیصہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۱۵۴- برید بن اصرم

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

ان سے عتیبہ ضریر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دولابی نے اس کا تذکرہ ان راویوں میں کیا ہے جن کا نام ''ی'' سے شروع ہوتا ہے۔ ان دونوں حضرات نے اس کا نام یزید بن اصرم بیان کیا ہے اور ابن عدی نے ان دونوں حضرات کی پیروی کی ہے۔

حمزہ کنانی کہتے ہیں: یزید غلطی کیا کرتا تھا واللہ اعلم۔

جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام ''ب'' کے ساتھ ذکر کیا ہے (یعنی برید ذکر کیا ہے)

عن بريد بن اصرم سمع عليا يقول: مات رجل من اهل الصفة فترك دينارا او درهما، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلوا على صاحبكم

''برید بن اصرم بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ اس نے ایک دینار یا ایک درہم ترکے میں چھوڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو''۔

پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ عتیبہ اور برید نامی دونوں راوی ''مجہول'' ہیں۔

۱۱۵۵-(صح) برید بن عبداللہ (ع) بن ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری کوفی، ابوبردہ

اس نے اپنے دادا اور عطاء کے حوالے سے اور ان سے دونوں سفیانوں، ابواسامہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور عجلی نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ عجلی، امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "متین" نہیں ہے اور ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ زیادہ "قوی" نہیں ہے۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ فلاس فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ اور عبدالرحمٰن کو اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے "منکر" روایات نقل کی ہے اور طلحہ بن یحییٰ نامی راوی اس کے مقابلے میں میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

ابن عیینہ نے برید بن عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: مجھے ایک یہودی نے بتایا کہ رومیہ میں پرندوں کا بازار ایک فرسخ لمبا اور ایک فرسخ چوڑا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

المؤمن یاکل فی معی واحد

"مومن ایک آنت میں کھاتا ہے"۔

کئی حفاظ حدیث کا کہنا ہے کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ابوکریب منفرد ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابوکریب، ابوہشام، ابوالسائب، حسین بن الاسود، ابواسامہ کے حوالے سے ہمیں سنائی ہے۔

فرماتے ہیں: پھر میں نے محمود بن غیلان سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ابوکرید سے منقول روایت ہے۔ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا ہم اس روایت کے صرف کریب سے منقول ہونے سے واقف ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے مذاکرے کے دوران اپنے استاد سے اسے حاصل کیا ہوگا میں نے ان سے کہا کہ یہ تو کئی راویوں نے ہمیں سنائی ہوئی ہے اور ابواسامہ کے حوالے سے سنائی ہے' تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر حیرانگی کا اظہار فرمایا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابویعلیٰ کہتے ہیں: مختلف راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابواسامہ کے حوالے سے یہ روایت سنائی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ائمہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اس کے حوالے سے کسی نے بھی ابواسامہ سے زیادہ روایات نقل نہیں کی ہیں۔ ابواسامہ سے اس کی نقل کردہ روایات درست ہیں اور یہ "صدوق" ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

۱۱۵۶- برید بن وہب بن جریر بن حازم

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

۱۱۵۷- برید بن ابومریم (عو)،

علماء نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے۔

۱۱۵۸- بریدہ بن سفیان (س) اسلمی

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے افلح بن سعید، ابن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند نہیں ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
ایک قول کے مطابق یہ شراب پیا کرتا تھا اس نے کم روایات نقل کی ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام بریہ ہے﴾

۱۱۵۹- بریہ بن عمر (د،ت) بن سفینہ (حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں)

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام ابراہیم تھا تو پھر اس نے تخفیف کردی۔
ان سے ابن ابوفدیک، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد ''مجہول'' ہیں۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی۔
میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
پھر انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من كذب علي
''جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے''۔

اكلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم حبارى
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چکوری کا گوشت کھایا ہے۔

اسی راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

احتجم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم قال لی: خذ ھذا الدم فادفنہ، فشربتہ، ثم سألنی فاخبرتہ، فضحک

''نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: یہ خون دفن کردو' لیکن میں نے اسے پی لیا پھر آپ نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تو میں نے آپ کو بتایا پھر آپ ہنس پڑے''۔

۱۱۶۰- بریہ بن محمد

انہوں نے اسماعیل صفار سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ جھوٹا شخص ہے اور اس نے یہ روایت اپنی طرف سے ایجاد کی ہے۔

یا رسول اللّٰہ ھل رجل لہ حسنات بعدد النجوم ؟ قال: نعم، عمر، وھو حسنۃ من حسنات ابیک یاعائشۃ

(سیدہ عائشہ ﷞ نے عرض کی) یارسول اللہ ﷺ! کوئی ایسا شخص ہے جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! عمر (ایسا شخص ہے)۔اے عائشہ! (اس کی تمام نیکیاں) تمہارے والد کی ایک نیکی کے برابر ہیں''۔

پھر اس نے یہ روایت صحیحین کی سند کے ساتھ اسماعیل صفار سے نقل کی ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: ان اسناد کے ساتھ اس کی کتابوں میں اس طرح کی کئی روایات ہیں جن کے متن انتہائی منکر ہیں۔

۱۱۶۱- بزیع بن حسان

انہوں نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی کنیت ابوخلیل ہے اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

امام ابن حبان ﷫ فرماتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اس نے جان بوجھ کر یہ روایات نقل کی ہیں۔

اس نے ہشام سے ان کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ ﷞ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یصلی فی موضع یبول فیہ الحسن والحسین فقالت لہ، فقال: یاحمیراء ، اما علمت ان عبدا اذا سجد للّٰہ سجدۃ طھر اللّٰہ موضع سجودہ الی سبع ارضین

''نبی اکرم ﷺ ایسی جگہ نماز ادا کررہے تھے جہاں حضرت حسن اور حضرت حسین نے پیشاب کیا تھا۔ سیّدہ عائشہ ﷞ نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حمیرا! کیا تم یہ بات نہیں جانتی کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدے کی جگہ سے لے کر سات زمینوں تک کی جگہ کو پاک کر دیتا ہے"۔
اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اذیبوا طعامکم بالذکر والصلاۃ

"اپنے کھانے میں ذکر اور نماز شامل کر لیا کرو"۔

یہ دونوں روایات ازہر بن حمید اور عبدالرحمان بن مبارک عیشی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یاتی علی الناس زمان یقعدون فی المسجد حلقا حلقا، انما ہمتہم الدنیا، فمن جالسہم فلیس للّٰہ فیہ حاجۃ

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور ان کا مقصد صرف دنیا ہوگی جو شخص ان کی ہمنشینی اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی"۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی سے اسی طرح کی "منکر" روایات نقل کی گئی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

جن راویوں کا نام "بزیع" ہے

۱۱۶۲- بزیع بن عبداللہ اللحام، ابوخازم

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ضحاک سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ان سے محمد بن سلام، ابومعاویہ، ابن راہویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ حافظ ابونعیم نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راوی "معروف" نہیں ہے اور اس کے حوالے سے ایک "مسند" روایت منقول ہے۔

یحییٰ ابن سعید اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۱۱۶۳- بزیع بن عبدالرحمٰن

انہوں نے نافع سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوحاتم رازی نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

اسماعیل بن عیاش نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سفر المرأۃ مع عبدہا ضیعۃ

''عورت کا اپنے غلام کے ساتھ سفر کرنا خرابی پیدا کرتا ہے''۔

۱۱۶۴- بزیع بن عبید بن بزیع مقری بزاز

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

خطیب بغدادی نے ''حرف حاء'' سے شروع ہونے والے ناموں کے باب میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بزیع بن عبید کہتے ہیں: میں نے سلیمان بن موسیٰ خمری کے سامنے احادیث پڑھیں تو انہوں نے پانچ روایات مجھے سنائیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے گنتی کی اور پھر مجھ سے بولے: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے کہا آپ مجھے مزید سنائیں تو وہ بولے: میں نے اپنے استاد سلیم کے سامنے پانچ روایات پڑھی تھیں، پھر انہوں نے مجھ سے یہ کہا تھا تمہارے لیے اتنی ہی کافی ہیں۔ میں نے کہا: آپ مزید بیان کیجئے تو وہ بولے: میں نے اپنے استاد حمزہ کے سامنے روایات پڑھنی شروع کیں تو انہوں نے پانچ روایات کے بعد یہ کہا کہ اتنا ہی کافی ہے' تو میں نے کہا آپ مجھے مزید سنایئے تو وہ بولے میں نے اپنے استاد اعمش کے سامنے احادیث پڑھنا شروع کیں تو انہوں نے پانچ روایات کے بعد مجھ سے یہ کہا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے' تو میں نے کہا کہ مجھے مزید روایات سنائیں تو وہ مجھ سے کہنے لگے: میں نے اپنے استاد یحییٰ بن وثاب کے سامنے احادیث پڑھنا شروع کیں تو پانچ روایات کے بعد انہوں نے مجھے روک دیا اور کہا کہ میں نے ابوعبدالرحمان سلمی کے سامنے روایات پڑھنا شروع کیں تو انہوں نے پانچ روایات کے بعد مجھے روک دیا اور یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے روایات پڑھنا شروع کیں تو انہوں نے پانچ روایات پڑھنے کے بعد مجھے روک دیا اور بولے تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ قرآن اسی طرح پانچ پانچ کر کے نازل ہوا ہے جو شخص انہیں اس طرح یاد کرے گا وہ اسے نہیں بھولے گا البتہ سورۃ الانعام کا حکم مختلف ہے' کیوں کہ وہ ایک ساتھ نازل ہوئی تھی۔ اس کے ہمراہ ہر آسمان سے ستر فرشتے آئے تھے یہاں تک کہ انہوں نے یہ سورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی' میں نے جس بھی بیمار پر اس کو تلاوت کیا اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کر دی''۔

یہ روایت ''موضوع'' ہے اور اسے سلیم بن عیسیٰ نے نقل کیا ہے۔

۱۱۶۵- بزیع، ابوالحواری

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

كنا ننقل الماء في جلود الابل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ اونٹوں کی کھالوں میں پانی منتقل کیا کرتے تھے''۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور ان سے روایت نقل کرنے میں منہال بن بحر منفرد ہیں۔

امام بیہقی نے سنن کبیر کے پہلے جزء میں اسے نقل کیا ہے۔

اور کہا ہے: اس کی سند ''قوی'' نہیں ہے۔

۱۱۶۶- بزیع ابوعبداللہ

ان سے عفان نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

جن راویوں کا نام ''بسام'' ہے

۱۱۶۷- بسام بن خالد

ابن ابوحاتم اپنی کتاب ''العلل'' میں اس راوی کی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

اذا بلغکم عنی حدیث یحسن بی ان اقوله فانا قلته،اذا بلغکم عنی حدیث لا یحسن بی ان اقوله فلیس منی ولم اقله

''جب تمہیں میرے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے جس کے بارے میں تمہارا یہ اندازہ ہو کہ میں نے وہ بات کہی ہے' تو میں نے وہ بات کہی ہوگی اور جب تمہیں میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث پہنچے کہ میرے لیے یہ مناسب نہ ہو کہ میں اس طرح کی بات کہوں تو وہ میری بات نہیں ہوگی اور میں نے وہ نہیں کہی ہوگی''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''منکر'' ہے' ثقہ راویوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

۱۱۶۸- بسام بن یزید النقال

انہوں نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: روایت کرنے میں یہ درمیانے درجے کا ہے۔

جہاں تک بسام بن عبداللہ (س) صیرفی کوفی کا تعلق ہے' تو وہ ''ثقہ'' ہیں۔

یہ 150 ہجری کے بعد تک زندہ رہے۔

جن راویوں کا نام بسر ہے

۱۱۶۹- بسر بن محجن (س) الدیلی

ان سے زید بن اسلم نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اس کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اس کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے:

صل مع الناس وان کنت قد صلیت

''لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو اگر چہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو''۔

۱۱۷۰- بسر بن ابوارطاۃ

ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور ایک قول کے مطابق یہ شرف حاصل نہیں ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے۔

واقدی کا کہنا ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت بسر نامی یہ راوی کم سن تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک برا آدمی تھا اہل مدینہ نے اس کے صحابی ہونے کا انکار کیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام بسطام ہے﴾

۱۱۷۱- بسطام بن جمیل شامی

انہوں نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی کوئی (استنادی) حیثیت نہیں ہے۔

۱۱۷۲- بسطام بن حریث (د)

یہ مجہول الحال ہے۔

اس نے اشعب بن عبداللہ اور اس سے پہلے کے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے روایت نقل کرنے میں سلیمان بن حرب منفرد ہیں۔

۱۱۷۳- بسطام بن سوید

انہوں نے ابراہیم نخعی سے اور ان سے عبید بن اسحاق عطار نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۱۷۴- بسطام بن عبدالوہاب

انہوں نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام بشار ہے

۱۱۷۵- بشار بن حکم (ضبی بصری)

انہوں نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی کنیت ''ابو بدر'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثابت سے بعض روایات نقل کرنے میں یہ منفرد ہے جو روایات ثابت سے منقول نہیں ہیں۔

ان سے ابراہیم بن حجاج شامی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی کنیت ''ابو بدر'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ''مسند بزار'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے۔

یا ابا ذر، علیك بحسن الخلق، وطول الصمت، فما عمل الخلائق بمثلها

''اے ابوذر! تم پر اچھے اخلاق اور طویل خاموشی اختیار کرنا لازم ہے' کیوں کہ مخلوق نے ان دونوں کی مثل کوئی عمل نہیں کیا ہوگا''۔

۱۱۷۶- بشار بن عبدالملک

یہ ابوسلمہ تبوذکی کا استاد ہے۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۱۷۷- بشار بن عبیداللہ

انہوں نے عطاء بن ابومیمونہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے ابوعمر الغدانی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے اور اس کا معاملہ انتہائی ''منکر'' ہے۔

۱۱۷۸- بشار بن عمر خراسانی

انہوں نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی۔ حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں اور ابوحاکم نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۱۱۷۹- بشار بن عیسیٰ بصری الازرق (س) ابوعلی

انہوں نے ابن مبارک سے اور ان سے ابن مدینی نے روایات نقل کی ہیں۔

مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہے۔

۱۱۸۰- بشار بن قیراط، ابونعیم نیشاپوری

اس نے شعبہ اور حماد (بن زید) سے روایات نقل کی ہیں اور یہ حماد بن قیراط کا بھائی ہے۔

ابوزرعہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو محفوظ نہیں ہیں اور یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

بشار کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

قال: لیباشر الرجل درهمه بنفسه، فانه لا یؤجر علی غبنه

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کو اپنا درہم اپنے پاس رکھنا چاہئے' کیوں کہ اسے اس کے غبن پر اجر نہیں دیا جائے گا''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی رائے تبدیل ہوتی رہتی تھی۔

عمار بن حسن نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۱۸۱- بشار بن کدام (ق) کوفی

یہ وکیع کا استاد ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ابومعاویہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الیمین حنث او ندم،

''قسم ٹوٹ جاتی ہے یا ندامت کا باعث بنتی ہے''۔

یہ روایت ابن ابوشیبہ نے نقل کی ہے۔

۱۱۸۲- بشار بن موسیٰ الخفاف، ابوعثمان بغدادی

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی تھیں' پھر میں نے اس کی احادیث کو ترک کر دیا۔

یحییٰ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ ابن مدینی نے اس کے بارے میں اچھی رائے کا اظہار کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی اسی طرح کی بات کہی گئی ہے۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی نقل کردہ روایات میں مجھے کوئی ''منکر'' چیز نظر نہیں آئی اور جس نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔اس کا قول زیادہ مناسب ہے۔

اس کی روایات میں ایک وہ روایت بھی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ نضر بن انس سے نقل کی ہے۔

قال انس: خرج عثمان مهاجرا الى الحبشة،معه بنت النبي صلى الله عليه وسلم، فاحتبس خبرهم على النبي صلى الله عليه وسلم، فكان يخرج يتوكف الخبر، فقال: صحبهما الله، ان عثمان لاول من هاجر الى الله بأهله بعد لوط

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے۔ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ تھیں جو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی بھی تھیں۔کافی عرصے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اطلاع نہیں ملی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خبرگیری کے لیے تشریف لے جاتے رہے۔آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ ہوگا عثمان وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد اپنی بیوی سمیت اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کی''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں اس راوی کے حوالے سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ بن احمد اور بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: بغداد میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جو سنت کے بارے میں اس سے زیادہ سخت ہو۔

ابوعبید کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی احادیث تحریر کی ہیں ان کی اس کے بارے میں رائے اچھی تھی لیکن میں اس کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کرتا ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 228 ہجری میں ہوا۔

اس نے ابوعوانہ اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن غلابی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بشار خفاف نامی راوی دجال لوگوں میں سے ہے۔

بشار کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ کہتے ہیں: قیامت کے دن کا وعدہ ہے تو اس دن میرا اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا سامنا ہو جائے گا۔

جن راویوں کا نام بشر ہے

۱۱۸۳-بشر بن ابراہیم انصاری مفلوج،ابوعمرو

عقیلی فرماتے ہیں: انہوں نے اوزاعی کے حوالے سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ شخص احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے علی بن حرب نے روایات نقل کی ہیں اور ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات اپنی طرف

سے ایجاد کرلیتا تھا۔

اس راوی نے جو غیر مستند روایات نقل کی ہیں' ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجة اوثق فی خاتمه خیطا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی انگوٹھی میں دھاگہ باندھ لیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ما عمل عبد ذنبا فساء ہ الا غفر له، وان لم یستغفر منه

''جب کوئی بندہ گناہ کرے اور وہ گناہ اسے برا لگے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' اگرچہ اس نے اس گناہ سے مغفرت طلب نہ کی ہو''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے حضرات عبادلہ: یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

القاص ینتظر المقت، المستمع ینتظر الرحمة، التاجر ینتظر الرزق، المکاثر ینتظر اللعنة، النائحة ومن حولها علیهم لعنة اللہ والملائکة

''قصہ گو ناپسندیدگی کا انتظار کرتا ہے' غور سے سننے والا رحمت کا انتظار کرتا ہے' تاجر رزق کا انتظار کرتا ہے' کثرت ظاہر کرنے والا لعنت کا انتظار کرتا ہے' نوحہ کرنے والی عورت اور اس کے اردگرد کے افراد پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

رب عابد جاهل، ورب عالم فاجر، فاحذروا هذین، فان اولئك فتنة الفتناء

''کئی عبادت گزار جاہل ہوتے ہیں اور کئی عالم گناہ گار ہوتے ہیں تو تم ان دونوں سے بچو' کیوں کہ یہ سب سے بڑا فتنہ ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان اللہ وملائکته یترحمون علی مقرین علی انفسهم بالذنوب

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مضغتان لا یموتان الانفحة والبیض

''دو لوتھڑے ایسے ہیں جو مرتے نہیں ہیں۔ ایک بکری کے بچے کا معدہ دوسرا انڈا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

العمل والایمان شریکان اخوان لا یقبل واحد منهما الا بصاحبه

''عمل اور ایمان دو شراکت دار بھائی ہیں' ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر قبول نہیں ہوتا''۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

حدثنی معاذ انه شهد ملاك رجل من الانصار مع النبی صلی الله علیه وسلم، فخطب رسول الله صلی الله علیه وسلم،انکح انصاری، وقال:علی الالفة والخیر والطائر المیمون، دففوا علی رأس صاحبکم، فدفف علی رأسه،اقبلت السلال فیها الفاکهة والسکر، فنثر علیهم، فأمسك القوم، فلم ینتهبوا، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما ازین الحلم آلا تنتهبون ؟ قالوا: یا رسول الله انك نهیتنا عن النهبة یوم کذا وکذا قال: انما نهیتکم عن نهبة العساکر ولم انهکم عن نهبة الولائم، فانتهبوا قال معاذ: فوالله لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یجررنا ونجرره فی ذلك النهاب

''(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری کی شادی میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا' اس انصاری کا نکاح ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہمی محبت' بھلائی اور بہتری کے ساتھ (تمہاری یہ شادی ہو) تم لوگ اپنے ساتھی کے سر پر دف بجاؤ تو اس شخص کے سر پر دف بجایا گیا' پھر کچھ تھال لائے گئے جن میں پھل اور شکر تھی۔ وہ ان لوگوں پر نچھاور کیا گیا تو کچھ لوگ رُک گئے اور انہوں نے اسے نہیں لوٹا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بردباری اچھی چیز ہے' لیکن تم لوگ اسے لوٹ کیوں نہیں رہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ نے فلاں دن ہمیں لوٹنے سے منع کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں لشکر کو لوٹنے سے منع کیا ہے' ولیمے (پر لٹائی جانے والی کھانے کی چیزوں) کو لوٹنے سے منع نہیں کیا۔ تو تم لوگ اسے لوٹو۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ چیز لوٹتے ہوئے آپ ہمیں کھینچ رہے تھے اور ہم آپ کو کھینچ رہے تھے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس روایت کو بنو ہاشم کے غلام حازم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی مانند ایک روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منسوب کر کے بیان کی گئی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یا علی، انا اخصمك بالنبوة، ولا نبوة بعدی، و (انت) تخصم بالناس بسبع: انت اولهم ایمانا،

واوفاهم بعهد، واقومهم بأمر الله، واقسمهم بالسوية، واعدلهم، وابصرهم بالقضاء، واعظمهم عند الله مزية يوم القيامة

''اے علی! میں نبوت کے حوالے سے تم سے الگ ہوں' کیوں کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے لیکن تم سات حوالوں سے لوگوں سے منفرد ہو۔ تم سب سے پہلے ایمان لائے' سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والے ہو' اللہ تعالیٰ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے ہو' برابری کی بنیاد پر سب سے بہتر تقسیم کرنے والے ہو' فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ بصیرت والے ہو اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بلند مرتبے کے مالک ہو گے''۔

۱۱۸۴- بشر بن آدم (د،ت،ق)

انہوں نے اپنے نانا ازہر سمان اور ابن مہدی کے حوالے سے اور ان سے ابوعروبہ، ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بصری ہے، ابن حبان نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے۔

۱۱۸۵- بشر بن آدم ضریر (خ) بغدادی الکبیر

انہوں نے حماد بن سلمہ اور (ان کے) طبقے کے افراد سے اور ان سے بخاری' ابراہیم حربی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن سعد نے کہا ہے: اس نے بہت سے لوگوں سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ میں نے اپنے اصحاب (محدثین) کو دیکھا ہے کہ وہ اسے ''متقن'' قرار دیتے ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ابن قانع کہتے ہیں: ان کا انتقال 218 ہجری میں ہوا۔

۱۱۸۶- بشر بن اسماعیل بن علیہ

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۱۸۷- بشر بن بکر بن حکم

انہوں نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۱۸۸- بشر بن بکر تنیسی (خ)

یہ "صدوق" اور "ثقہ" ہے۔ اس میں کوئی طعن نہیں ہے۔

انہوں نے اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 205 ہجری میں ہوا۔

۱۱۸۹- بشر بن ثابت (ق) بزار

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے حسن الخلال، داری، عباس دوری، اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں' جبکہ اس نے ابوخلدہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

بشر بن آدم نے ان سے روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۱۱۹۰- بشر بن جبلہ

انہوں نے مقاتل بن حیان، کلیب بن وائل سے اور ان سے بقیہ وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوحاتم رازی اور ازدی نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۱۱۹۱- بشر بن جشاش

انہوں نے ملیکہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۱۱۹۲- بشر بن حرب (س، ق) ابوعمرو الندبی بصری

"ندب"، "ازد" قبیلے کی شاخ ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ابوسعید اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں۔

ان سے شعبہ، حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔

علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

شیخ ابن خراش فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے اور حماد بن زید اس کی تعریف کیا کرتے تھے۔

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو وہ بولے: یہ ہمارے نزدیک "ثقہ" ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرے علم کے مطابق اس سے کوئی ''منکر'' روایت منقول نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 120 ہجری کے آس پاس ہوا۔

حدثنا بشر بن حرب، قال: كنت في جنازة رافع بن خديج ونسوة يبكين ويولولن على رافع، فقال ابن عمر: ان رافعاً شيخ كبير لا طاقة له بعذاب الله، وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه

بشر بن حرب کہتے ہیں: میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا وہاں کچھ خواتین رو رہی تھیں اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ پر گریہ کر رہی تھیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت رافع رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ آدمی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سہنے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بیشک میت کے اہلِ خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

عن بشر بن حرب، عن ابن عمر: ما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم غير شهر واحد

''بشر بن حرب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کے علاوہ کبھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی''۔

وبه، عن ابن عمر، قال: رأيتكم ورفع ايديكم في الصلاة والله انها لبدعة، ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هذا قط

''بشر نے ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے: میں نے تمہیں نماز کے دوران رفع یدین کرتے دیکھا ہے اللہ کی قسم! یہ بدعت ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی یہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا''۔

حماد کہتے ہیں: اس وقت انہوں نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر اس طرح رکھ لیا۔

۱۱۹۳- بشر بن حرب بزاز

(اور ایک قول کے مطابق): اس کا نام بشیر ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس نے ابو رجاء اور عطاردی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''ندبی'' نہیں ہے۔ جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔

ان سے عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے روایات نقل کی ہیں اور یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔

پھر انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عن الزبير بن عوام سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: خليفه بعدي ابوبكر، عمر، ثم يقع الاختلاف، فقمنا الى علي فاخبرناه، فقال: صدق الزبير، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

یقول ذلك،

''حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوگا' (پھر) عمر ہوگا' پھر اختلاف ہوجائے گا۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات بتائی تو وہ بولے: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے''۔

یہ روایت قطان نے ''رقہ'' میں اپنی سند کے ساتھ ہمیں بیان کی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس میں خرابی کی بنیاد عبدالرحمٰن نامی راوی ہے' کیوں کہ یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

۱۱۹۴-بشر بن حسین اصبہانی

یہ زبیر بن عدی کا شاگرد ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات محفوظ نہیں ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زبیر کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ زبیر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے۔

من حول خاتمه او عمامته او علق خيطا ليذكره فقد اشرك بالله، ان الله هو يذكر الحاجات

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جو شخص کوئی چیز یاد رکھنے کے لیے اپنی انگوٹھی کو یا عمامے کو دوسرے رُخ پر کردے یا کوئی دھاگہ باندھ لے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا' کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی ضرورتیں یاد کرواتا ہے''۔

پھر انہوں نے اس سند کے ساتھ 100 روایات نقل کی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی صحیح نہیں ہے۔

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: خير الاعمال الحل والرحلة قيل: ما الحل والرحلة ؟ قال: افتتاح القرآن وختمه

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: سب سے بہترین عمل ''حل اور رحلت'' ہے۔ عرض کی گئی: حل اور رحلت سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قرآن (شروع سے) پڑھنا شروع کرنا اور اسے ختم کرنا۔

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحمد الله بين كل لقمتين

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو لقموں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کیا کرتے تھے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زبیر نامی راوی ''ثقہ'' ہے اور بشر نامی راوی ''ضعیف'' ہے۔

اس کی نقل کردہ وہ روایات مستقیم ہیں جو اس کے حوالے سے حجاج کے نقل کردہ نسخے کے علاوہ ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حجاج نے اس کے حوالے سے جو نسخہ نقل کیا ہے اس میں ایک یہ روایت بھی ہے۔

لیس احد احق بالحدة من حامل القرآن، لعزة القرآن فی جوفه

''قرآن کے عالم سے زیادہ درشتگی کا حق دار اور کوئی نہیں ہے' کیوں کہ اس کے دل میں قرآن کا غلبہ ہے''۔

اس میں یہ روایت بھی ہے:

ویل للتاجر یحلف بالنهار ویحاسب نفسه باللیل ! ویل للصانع من غد وبعد غد

''اس تاجر کے لیے بربادی ہے جو دن کے وقت (جھوٹی) قسم اٹھاتا ہے اور رات کے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہے اور چیز بنانے والے کے لیے بربادی ہے، جو کل اور پرسوں (کا جھوٹا وعدہ کرے)''۔

ابن ابوداؤد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قرآن کے عالم والی روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لولا ان السؤال یکذبون لما افلح من ردهم

''اگر ایسا نہ ہوتا کہ وہ لوگ سوال کو جھٹلا دیں گے تو ان کارد کرنے والا شخص کامیاب نہ ہوتا''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر بن حسین نے زبیر کے حوالے سے ایک ''موضوع'' نسخہ نقل کیا ہے، جس میں ایک سو پچاس کے لگ بھگ احادیث ہیں۔

۱۱۹۵- بشر بن خلیفہ

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' اور ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

۱۱۹۶- بشر بن رافع (د، ت، ق) ابوالاسباط نجرانی

انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر و دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ اہلِ نجران کا مفتی تھا اور

ان سے صفوان بن عیسیٰ، حاتم بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں اور دوسرے قول کے مطابق: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر انہیں نقل کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کوئی حرج نہیں ہے' مجھے اس کے حوالے سے کوئی ''منکر'' روایت نہیں ملی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:)

السلام اسم من اسماء اللہ، وضعه فی الارض، فافشوہ بینکم

''السلام' اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے جسے اس نے زمین میں رکھا ہے' تو تم اپنے درمیان اسے پھیلاؤ''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' بشر بن رافع یہ ابوالاسباط حارثی ہے' جبکہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ ابوالاسباط نامی شخص کوفہ کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے اور بشر بن رافع دوسرا آدمی ہے اور ان دونوں کے حوالے سے (بشرطیکہ) یہ دو مختلف آدمی ہوں' کئی احادیث منقول ہیں اور بشر کی نقل کردہ روایات' ابواسباط کی نقل کردہ روایات سے زیادہ منکر ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:)

لا خیر فی التجارۃ الا کسب تاجر ان باع لم یمدح، وان اشتری لم یذم، وان کان علیه ایسر القضاء، وان کان له ایسر التقاضی، واتقی الحلف والکذب فی بیعه

''تجارت میں بھلائی نہیں ہے ماسوائے اس تاجر کی آمدن کے جو فروخت کرتے ہوئے بے جا تعریف نہیں کرتا' خریدتے ہوئے مذمت نہیں کرتا' اگر اس کے ذمے ادائیگی لازم ہو' تو آرام سے ادائیگی کر دیتا ہے اور اگر اس نے وصولی کرنی ہو' تو آرام سے تقاضا کرتا ہے' وہ اپنے سودے میں قسم اٹھانے اور جھوٹ بولنے سے بچتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ دواء من تسعة وتسعین داء، ایسرها الهم

''لاحول ولا قوۃ الا باللہ' ننانوے بیماریوں کی دواء ہے' جن میں سب سے آسان' غم ہے''۔

۱۱۹۔ (صح) بشر بن السری بصری الافوہ (ع)

اس نے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے سفیان سے ایک ہزار احادیث کا سماع کیا' ہم نے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی: ''(اس دن) کچھ چہرے روشن ہوں گے جو اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

پھر کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا چیز ہے؟ اس کا پس منظر کیا ہے؟ اہلِ مکہ اور حمیدی نے اس پر حملہ کر دیا۔ بعد میں اس نے عذر پیش کیا' لیکن اس کا عذر قبول نہیں کیا گیا۔ اس نے اس حوالے سے لوگوں سے لاتعلقی اختیار کر لی۔ جب میں دوسری مرتبہ مکہ آیا تو یہ میرے پاس آتا رہا' لیکن ہم نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر نہیں کیں۔ یہ ہمارے ساتھ نرمی کا مظاہرہ کرتا رہا لیکن ہم نے اس سے احادیث تحریر نہیں کیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر بن السری ابوعمرو یہ وعظ کرنے والا شخص ہے اور کلام کیا کرتا تھا' لیکن اس کی باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

امام حمیدی کہتے ہیں: یہ جہمی فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے حوالے سے احادیث تحریر کرنا جائز نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے غریب روایات منقول ہیں اور اس نے مسعر اور ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ویسے یہ شخص ''حسن الحدیث'' ہے اور ان لوگوں میں شامل ہے، جن کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ ''منکر'' روایات ہیں۔ تاہم ہوسکتا ہے کہ یہ کسی محتمل شیخ کے حوالے سے ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے معاویہ بن صالح اور زکریا بن اسحاق، سے اور ان سے محمود بن غیلان اور علی بن مدینی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حیران کن حد تک ''متقن'' تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثبت'' اور ''صالح'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک جہمیہ فرقے سے تعلق کا مسئلہ ہے' تو اس نے اس سے رجوع کرلیا تھا اور اس کی نقل کردہ روایات احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔

ان کا انتقال 195 ہجری میں ہوا۔

۱۱۹۸- بشر بن سہل (عبدی)

انہوں نے ابان بن ابوعیاش سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اس کے حوالے سے روایات تحریر کی تھیں' لیکن پھر انہوں نے اس کی روایات کو پرے کردیا۔

۱۱۹۹- (صح) بشر بن شعیب (خ، ت، س) بن ابوحمزہ حمصی

یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن حبان نے غلطی کی ہے کہ اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کردیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: ہم نے اسے ترک کردیا ہے۔

تو ان الفاظ کی وجہ سے ابن حبان کو غلط فہمی ہوئی' حالانکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تھا: ہم نے 212 ہجری میں اسے زندہ چھوڑا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک واسطے سے روایت نقل کی ہے اور صحیح کے علاوہ (دوسری کتابوں) میں اور روایات بھی نقل کی ہیں' تاہم بشر نامی اس راوی کے اپنے والد سے احادیث کے سماع کے بارے میں شکوک پائے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اپنے والد سے سماع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ سائل نے دریافت کیا: کیا جب تمہارے والد کے سامنے حدیث پڑھی جارہی تھی تو تم موجود تھے' اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ سائل نے دریافت کیا: تم نے ان کے سامنے حدیث پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ سائل نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں

اجازت دی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ثانوی حوالے کے طور پر اس سے احادیث تحریر کی ہیں' تاہم یہ واقعہ درست نہیں ہے' کیوں کہ ابوحاتم نے امام احمد سے سماع کے علاوہ یہ روایات نقل کی ہیں' بلکہ انہوں نے کہا ہے: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ امام احمد نے اس سے یہ سوال کیا تھا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر کا سماع' ابوالیمان کے سماع کی مثل ہے' کیوں کہ انہیں اجازت دی گئی تھی' لیکن اس کے بارے میں ابوالیمان کے درپے ہوگئے تھے۔

وہ کہتے ہیں: میں نے شعیب کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب وہ قریب المرگ تھے تو انہوں نے کہا: جس شخص نے ان تحریرات کا سماع کرنا ہے وہ انہیں میرے بیٹے سے سن لے کیوں کہ اس نے مجھ سے یہ سنی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرے علم کے مطابق اس نے اپنے والد کے حوالے کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

۱۲۰۰- بشر بن عاصم

انہوں نے حفص بن عمر سے اور ان سے عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۱۲۰۱- بشر بن عاصم (د، ت، ق) بن سفیان ثقفی طائفی

یہ ''ثقہ'' ہیں اور انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال زہری کے بعد ہوا۔

۱۲۰۲- بشر بن عاصم طائفی

انہوں نے عبداللہ بن عمرو تابعی سے اور ان سے یعلی بن عطاء نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۰۳- بشر بن عاصم (د، س) لیثی

یہ نصر بن عاصم کا بھائی ہے۔

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۲۰۴- بشر بن عباد

انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۲۰۵- بشر بن عبید اللہ قصیر یا ابن عبد اللہ بصری

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ وابوسفیان طلحہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من ادخل علی اهل بيت سرورا خلق الله من ذلك السرور خلقاً يستغفرون له الی يوم القيامة

''جو شخص کسی گھرانے کو خوشی فراہم کرے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے ذریعے ایک مخلوق پیدا کردے گا جو قیامت تک اس شخص کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہے گی''۔

ہشام دستوائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے۔

ان الله اتخذ لی اصحابا واصهارا وانه سيكون فی آخر الزمان قوم يبغضونهم فلا تواكلوهم ولا تصلوا عليهم، ولا تصلوا معهم

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے کچھ ساتھی اور سسرالی عزیز بنائے ہیں۔ آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو ان کے ساتھ بغض رکھیں گے تو تم ان لوگوں کے ساتھ کھانا پینا نہیں' ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا اور ان کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنا''۔

یہ دونوں روایات انتہائی ''منکر'' ہیں۔

۱۲۰۶- بشر بن عبد الوہاب اموی

اس نے وکیع کے حوالے سے ''مسلسل عید'' والی روایت نقل کی ہے۔ شاید اسی نے یہ روایت ایجاد کی ہے یا پھر یہ روایت وکیع کے حوالے سے نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے۔ یہ راوی ابوعبید اللہ احمد بن محمد بن فراس بن الہیثم الفراسی بصری الخطیب ہے' جو سلیمان بن حرب کا بھانجا ہے۔

امام احمد کے حوالے سے یہ روایت درج ذیل راویوں نے نقل کی ہے:

ابوسعید احمد ابن یعقوب ثقفی، علی بن محمد بن داہر وراق، القاضی عبد الرحمٰن بن حسن ابن عبید ہمذانی، ابوحفص قصیر، احمد بن عمران اشنانی، جو حافظ ابونعیم کا استاد ہے' علی بن احمد قزوینی اور ان کے علاوہ دیگر حضرات۔

۱۲۰۷- بشر بن عبید الدارسی

انہوں نے طلحہ بن زید، کے حوالے سے ''ثور'' سے روایات نقل کی ہیں۔

ازدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ائمہ کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔ جو

انتہائی ''ضعیف'' ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان اللہ امرنی بمداراۃ الناس، کما امرنی باقامۃ الفرائض

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کی مدارات کرنے کا اسی طرح حکم دیا ہے' جس طرح مجھے فرائض قائم کرنے کا حکم دیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن شعیب' ان کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ما عبداللہ بشیء مثل العقل

''عقل کی طرح کسی چیز نے اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

بادروا اولادکم بالکنی، لا تغلب علیھم الالقاب

''اپنی اولاد کی کنیت مقرر کرنے میں جلدی کرو تا کہ ان پر القاب غالب نہ آ جائیں''۔

یہ روایات صحیح نہیں ہیں۔ واللہ المستعان۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ

جو شخص تحریر کر کے مجھ پر درود بھیجتا ہے (یعنی درود شریف تحریر کرتا ہے) فرشتے اس کے لیے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں''۔

یہ روایت ''موضوع'' ہے۔

۱۲۰۸- بشر بن عصمہ مزنی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ تاہم ان کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہیں۔

۱۲۰۹- بشر بن عقبہ

انہوں نے یونس بن خباب سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۲۱۰- بشر بن علقمہ

یہ بڑی عمر کے تابعی ہیں اور ان کے حوالے سے الاسود بن قیس نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی نے ان کا تذکرہ ''مجہول''

راویوں میں کیا ہے۔

۱۲۱۱ - بشر بن عمارہ

انہوں نے احوص بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے اور دیگر لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "معروف" اور "منکر" ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ: لا تدرکہ الابصار. قال: لو ان الجن والانس والشیاطین والملائکۃ منذ خلقوا الی ان فنوا صفا واحدا لما احاطوا باللہ ابدا

"(ارشادِ باری تعالیٰ ہے) "آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتی ہیں"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر تمام جنات انسان شیاطین اور فرشتے اپنی تخلیق سے لے کر فنا ہونے کے وقت تک ایک صف میں کھڑے ہو جائیں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کبھی احاطہ نہیں کرسکتے"۔

یہ روایت منجاب بن حارث نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابہ الصداع مما ینزل علیہ من الوحی غلف رأسہ بالحناء ، وکان یامر بتغییر الشیب، ومخالفۃ الاعاجم

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے نزول کی شدت کی وجہ سے سر میں درد کی شکایت ہوتی تھی تو آپ اپنے سر مبارک پر مہندی لگا لیتے تھے اور آپ سفید بالوں کی رنگت تبدیل کرنے اور عجمیوں کی مخالفت کرنے کا حکم دیتے تھے"۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر نامی راوی کی روایت میرے نزدیک درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

۱۲۱۲ - بشر بن ابوعمرو بن علاء مازنی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔
ابن طاہر کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔

۱۲۱۳ - بشر بن عون قرشی شامی

انہوں نے بکار بن تمیم، کے حوالے سے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے تقریباً ایک سو روایات پر مشتمل ایک نسخہ نقل کیا ہے جس کی تمام روایات "موضوع" ہیں۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

السیف والقوس فی السفر بمنزلة الرداء

''سفر کے دوران تلوار اور کمان چادر کی طرح ہوتی ہیں''۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

السحاق زنا النساء

''سحاق' عورتوں کا زنا ہے''۔

یہ سارا نسخہ مکحول کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات پر مشتمل ہے۔

یہ ابن حبان کا قول ہے۔

اور فرماتے ہیں: ابن قتیبہ نے عسقلان میں ہمیں اس نسخے کی روایات سنائی تھیں۔

(ان میں سے ایک روایت یہ ہے:)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مثل الجمعة مثل قوم غشوا ملکا فنحر لهم الجزر، ثم جاء قوم فنحر لهم البقر، ثم جاء قوم فذبح لهم الغنم، ثم جاء قوم فذبح لهم الدجاج، ثم جاء قوم فذبح لهم العصافير

''جمعہ کی مثال ان لوگوں کی مثل ہے جو کسی بادشاہ کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں تو بادشاہ ان کے لیے اونٹ ذبح کرواتا ہے' پھر ان کے بعد کچھ لوگ آتے ہیں تو بادشاہ ان کے لیے گائے ذبح کرواتا ہے' پھر ان کے بعد کچھ لوگ آتے ہیں تو بادشاہ ان کے لیے بکری ذبح کرواتا ہے' پھر اس کے بعد کچھ لوگ آتے ہیں تو بادشاہ ان کے لیے مرغی ذبح کرواتا ہے' پھر کچھ لوگ آتے ہیں تو بادشاہ ان کے لیے چڑیا ذبح کرواتا ہے''۔

۱۲۱۴ - بشر بن غالب اسدی

انہوں نے ابن شہاب زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۲۱۵ - بشر بن غالب کوفی

اس نے اپنے بھائی بشیر بن غالب سے اور ان سے اعمش نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

۱۲۱۶ - بشر بن غیاث المریسی

یہ بدعتی اور گمراہ شخص تھا' اس سے روایات نقل کرنا مناسب نہیں ہے اور قابلِ عزت بھی نہیں۔

اس نے امام ابویوسف سے علمِ فقہ حاصل کیا اور اس میں مہارت حاصل کی' پھر اس نے علم کلام میں مہارت حاصل کی اور قرآن کے

مخلوق ہونے کا قول پیش کیا' اور اس بارے میں مناظرے بھی کیے۔ اس نے جہم بن صفوان کو نہیں پایا' لیکن اس نے اس کا نظریہ حاصل کرلیا اور اس کے دلائل پیش کیے۔ اور اس نظریے کی طرف دعوت بھی دی۔ اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ابوالنضر ہاشم بن قاسم کہتے ہیں: بشر مریسی کا باپ ایک یہودی تھا جو قصائی بھی تھا اور رنگریز بھی' وہ نصر بن مالک کے بازار میں کام کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بشر نے خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں نمایاں مقام حاصل کیا تھا اور اپنے موقف کی وجہ سے انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا جب بشر نے یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا' اسے توبہ کے لیے کہا جائے گا' اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔

مروزی کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ کو بشر کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا' انہوں نے فرمایا: اس کا باپ ایک یہودی تھا اور یہ خود امام ابویوسف کی مجلس میں شور شرابا کیا کرتا تھا۔ امام ابویوسف نے اس سے کہا: تم باز آجاؤ ورنہ تم لکڑی کو خراب کرو گے' یعنی تمہیں مصلوب کردیا جائے گا۔

قتیبہ بن سعید کہتے ہیں: بشر مریسی کافر ہے۔

یزید بن ہارون کہتے ہیں: کیا تمہارے نوجوانوں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اسے علی الاعلان قتل کرے۔

بویطی کہتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے مریسی کے ساتھ قرعہ اندازی کے بارے میں مناظرہ کیا' میں نے اس کے سامنے اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت پیش کی تو وہ بولا: یہ جوا ہے۔ میں قاضی ابوبختری کے پاس آیا اور اس کے سامنے یہ بات بیان کی تو وہ بولے: اے ابوعبداللہ! دوسرا گواہ لے کے آؤ اور اسے مصلوب کرواؤ۔

اس کا انتقال 218 ہجری میں ہوا۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے شنیع اقوال نقل کیے گئے ہیں' ان کے انہی اقوال کی وجہ سے اہلِ علم نے اسے غلط قرار دیا ہے اور اکثر نے ان اقوال کی وجہ سے اسے کافر قرار دیا ہے۔ اس نے چند ایک روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر مریسی' زندیق ہے۔

خطیب بغدادی نے اس کے حالات 6 ورقوں میں تحریر کیے ہیں' لیکن میں نے انہیں یہاں نقل کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ 70 برس کی عمر میں فوت ہوا تھا۔

۱۲۱۷ - بشر بن فافا (ابوالہیثم)

انہوں نے ابونعیم سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

اس نے 609 ہجری میں اپنی سند کے ساتھ مروان اصفر کا یہ قول نقل کیا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوتِ نازلہ پڑھی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: (قنوتِ نازلہ اس ہستی نے بھی پڑھی تھی) جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھی۔

بشر نامی اس راوی کے حوالے سے سنن دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے:

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی السفینۃ قائما قال: (لا) الا ان یخاف الغرق

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، البتہ اگر ڈوبنے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)"۔

۱۲۱۸ - بشر بن فضل بجلی

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا باشر الرجل الرجل والمرآۃ المرآۃ فھما زانیان

"جب کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ یا کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ مباشرت کریں تو وہ دونوں زنا کرنے والے ہوں گے"۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۱۲۱۹ - بشر بن قاسم نیشاپوری

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۲۲۰ - بشر بن قرہ (د) کلبی

انہوں نے ابوبردہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اسماعیل بن ابوخالد کے بھائی کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

(اور ایک قول کے مطابق): اس کا نام قرہ بن بشر ہے۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے۔

اس کی نقل کردہ روایت سرکاری عہدہ طلب کرنے کی مذمت کے بارے میں ہے۔

۱۲۲۱ - بشر بن مبشر

انہوں نے حکم بن فضیل سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۱۲۲۲ -بشر بن مختفز

انہوں نے ابوعمر کے حوالے سے ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں صرف اسی روایت کے حوالے سے اس سے واقف ہوں۔

۱۲۲۳ -بشر بن محمد بن ابان واسطی السکری، ابواحمد

انہوں نے شعبہ اور ورقاء سے اور ان سے ابوحاتم، ابراہیم حربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان شاء اللہ یہ ''صدوق'' ہوں گے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے چار روایات نقل کیں اور فرمایا: مجھے یہ امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی جن روایات کو ''منکر'' قرار دیا گیا ہے وہ اس سے پہلے کے راویوں کے حوالے سے ''منکر'' ہوں گی۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو وہ بولے یہ شیخ ہے۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عفان کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم ''اتقان'' کے حوالے سے (اس کے طبقے سے تعلق نہیں رکھتا)۔

۱۲۲۴ -بشر بن معاویہ بکالی

ان سے یعقوب بن محمد زہری نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۲۲۵ -بشر بن منذر

یہ مصیصہ کا قاضی ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں وہم پایا جاتا ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے محمد بن مسلم طائفی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۲۲۶ -بشر بن مہران خصاف

انہوں نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

(اور ایک قول کے مطابق): اس کا نام بشیر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے محمد بن زکریا غلابی نے روایات نقل کی ہیں، لیکن غلابی پر بھی تہمت عائد کی گئی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من سرہ ان یحیا حیاتی ویموت میتتی ویتسک بالقضیب الیاقوت فلیتول علی بن ابوطالب من بعدی

''جوشخص میری مثل زندہ رہنا چاہتا ہواور میری مثل مرنا چاہتا ہواور یاقوت کی چھڑی پکڑنا چاہتا ہو وہ میرے بعد علی بن ابوطالب کے ساتھ رہے''۔

۱۲۲۷ - بشر بن میمون

انہوں نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے اوران سے بشر بن مفضل نے روایات نقل کی ہیں۔اس نے علم حدیث کی طلب میں سفر بھی کیا اور یہ ایک عبادت گزار شخص تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

۱۲۲۸ - بشر بن منصور (ق)

یہ اشج کا استاد ہے تاہم ''مجہول'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ

''اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے''۔

۱۲۲۹ - بشر بن منصور سلیمی زاہد،

انہوں نے جریری ایوب عاصم الاحول اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

علماء نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

قواریری کہتے ہیں:میں نے جن بھی مشائخ کو دیکھا ہے یہ ان سب سے افضل ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں:امام مسلم ابوداؤد نسائی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۳۰ - بشر بن نمیر (ق) قشیری بصری

انہوں نے مکحول اور قاسم ابن عبدالرحمٰن سے اور ان سے ابوعوانہ، یزید بن زریع، ابن وہب اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ قطان نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ کہتے ہیں:یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کردیا تھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مضطرب'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قال حين يمسي: صلى الله على نوح وعليه السلام لم تلدغه العقرب تلك الليلة

''جو شخص شام کے وقت یہ پڑھے: اللہ تعالیٰ حضرت نوح پر درود نازل کرے اور ان پر سلام بھیجے تو اس رات میں کوئی بچھو اسے ڈنگ نہیں مارے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قرأ ثلث القرآن اعطى ثلث النبوة، ومن قرأ نصفه اعطى نصف النبوة، ومن قرأ القرآن كله اعطى النبوة كلها، وقيل له يوم القيامة اقرأ وارقه بكل آية درجة حتى ينجز ما معه من القرآن، وقيل له: اقبض، فيقبض، فيقال له: هل تدرى ما في يديك ؟ فاذا في يده اليمنى الخلد، وفي (يده) الاخرى النعيم

''جو شخص ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرلے اسے نبوت کا ایک تہائی فیض دے دیا گیا اور جو شخص نصف قرآن کی تلاوت کرے اسے نبوت کا نصف فیض دیا گیا اور جو شخص پورے قرآن کی تلاوت کرے اسے نبوت کا مکمل فیض دیا گیا۔ قیامت کے دن اس شخص سے یہ کہا جائے گا تم تلاوت کرنا شروع کرو اور ہر آیت کے ہمراہ ایک درجے پر چڑھتے چلے جاؤ جب تک قرآن کا وہ حصہ ختم نہیں ہوجاتا جو تمہیں آتا ہے اور اس شخص سے یہ کہا جائے گا تم مٹھی بند کرو وہ مٹھی کو بند کرے گا۔ اس سے دریافت کیا جائے گا کیا تم جانتے ہو تمہارے دونوں ہاتھوں میں کیا ہے؟ تو اس کے دائیں ہاتھ میں خلد اور دوسرے ہاتھ میں نعیم ہوگی''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بشر نے قاسم کے حوالے سے ایک بڑا نسخہ نقل کیا ہے جو ''ساقط الاعتبار'' ہے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن صاعد نے اپنی سند کے ساتھ صفوان بن امیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء عمرو بن قرة، فقال: يا رسول الله، ان الله قد كتب على الشقاوة لا ارزق الا من دفى بكفى فاذن لى، قال: لا آذن لك ولا كرامة، كذبت اى عدو الله، لقد رزقك الله حلالا وذكر الحديث

''عمرو بن قرہ آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بدبختی لکھ دی ہے۔ میں صرف طبلہ بجانے کے ذریعے ہی رزق حاصل کرسکتا ہوں تو آپ مجھے اس کی اجازت دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا اور اس میں کوئی عزت نہیں ہے اے اللہ کے دشمن! تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو تمہیں حلال رزق عطا کیا ہے''۔

۱۲۳۱ - (صح) بشر بن ولید الکندی فقیہ

اس نے عبدالرحمٰن بن غسیل اور امام مالک بن انس سے احادیث کا سماع کیا ہے جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ حاصل کیا ہے۔
ان سے بغوی، ابویعلی، حامد بن شعیب نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ منصور کے شہر کا 213 ہجری تک قاضی رہے۔ علم فقہ میں مہارت رکھتا تھا اور عبادت گزار شخص تھا۔ یہ روزانہ 200 رکعات ادا کیا کرتا تھا۔

ایک شخص نے اس کے بارے میں کوشش کی کہ یہ شخص اتنا نہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے' تو خلیفہ معتصم کے حکم کے تحت اسے اس کے گھر میں قید کردیا گیا' پھر جب متوکل خلیفہ بنا تو اس نے اسے چھوڑ دیا' پھر جب یہ بوڑھا ہوگیا تو اس کا آخری موقف یہ تھا کہ اس نے قرآن (کے مخلوق ہونے) کے بارے میں توقف اختیار کیا' اسی لیے محدثین نے اس سے روایات نقل نہیں کیں اور اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

صالح بن محمد جزرہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' تاہم اسے عقل نہیں تھی اور خرافات بکتا تھا۔

سلیمانی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: کیا بشر بن ولید ''ثقہ'' ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

سلمی نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اله ابصر على النبي صلى الله عليه وسلم خاتم ورق يوما واحدا، فصنع الناس خواتيمهم من ورق فلبسوها، فطرح النبي صلى الله عليه وسلم خاتمه، فطرح الناس خواتيمهم، ورأى في يد رجل خاتما فضرب اصبعه حتى رمى به

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھی پہنی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید راوی) نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس پر انگلی ماری اور اسے پھینک دیا''۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے صالح ہونے کے باوجود ''غریب'' ہے۔

بشر کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔

۱۲۳۲ - بشر ابوعبداللہ (د) کندی،

ان کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے اور ان کی شناخت نہیں ہوسکی۔

ان سے صرف مطرف بن طریف نے روایات نقل کی ہیں۔

(اور ایک قول کے مطابق): اس کا نام بشیر ہے۔

۱۲۳۳ - بشر (ت)

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

ان سے لیث بن ابوسلیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۳۴ - بشر

انہوں نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔

اس میں کچھ خامی ہے' ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تقدیر کا انکار کرنے سے متعلق روایت نقل کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۲۳۵ - بشر مولی ابان اور بشر ابونصر

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

جن راویوں کا نام بشیر ہے

۱۲۳۶ - بشیر بن حرب بزاز

انہوں نے ابورجاء عطاردی سے روایات نقل کی ہیں۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام بشر ہے' اس کا تذکرہ ابن حبان نے کیا ہے اور پہلے گزر چکا ہے۔

۱۲۳۷ - بشیر بن زاذان

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور ابن جوزی نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لان یوسع احدکم لاخیہ المسلم خیر لہ من ان یعتق رقبۃ

''آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لیے کشادگی کرے یہ اس کے لیے غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے قاسم بن عبداللہ سراج نے نقل کی ہے اور یہ سند تاریک ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان فی الجنۃ غرفا یری باطنھا من ظاھرھا الحدیث

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے نظر آجاتا ہے''۔

۱۲۳۸ - بشیر بن زیاد خراسانی

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''منکرالحدیث'' ہے تاہم اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا گیا۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں جس میں سے ایک درج ذیل ہے:
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
كنا وما نرى احدنا احق بديناره ودرهمه من اخيه، والله لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان الجار ليتعلق بجاره يقول: يا رب، سل هذا لم بات شبعانا وبت طاويا الحديث
''پہلے ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے دینار یا درہم کا اپنے بھائی سے زیادہ حقدار ہے' اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (قیامت کے دن) ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کے ساتھ ہوگا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے سیر ہو کر رات کیوں بسر کی' جب کہ میں نے بھوک کی حالت میں رات بسر کی''۔
اسمٰعیل بن عبداللہ رقی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
بشیر بن زیاد کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے:
وهب رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمه غلاما، وقال: لا تسلمه صائغا ولا صيرفيا ولا جزارا
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو ایک غلام ہبہ کیا اور فرمایا: تم اسے کسی سنار' صراف یا قصائی کے حوالے نہ کرنا''۔
اسماعیل، یحییٰ بن ایوب العابد کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔
انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۳۹ - بشر بن سلمان (م،عو)

یہ 'صالح الحدیث'' ہے۔ اس میں 'لین'' (کمزوری) پائی جاتی ہے۔
میں نے اپنی تحریر میں اسی طرح پایا ہے ویسے یہ کندی ہے اور حکم نامی راوی کا والد ہے۔
انہوں نے ابوحازم اشجعی اور مجاہد سے اور ان سے دونوں سفیانوں اور فریابی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔

۱۲۴۰ - بشیر بن سلام (س)،

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام بشیر بن سلمان ہے۔
یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔
تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کی شناخت صرف اسی روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو اس نے اپنی

سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نماز کے بارے میں نقل کی ہے۔

۱۲۴۱- بشیر بن سریج

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی اور ابن جوزی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۲۴۲- بشیر بن طلحہ

یہ تابعین میں سے ہیں۔

ان سے خالد بن دریک نے روایات نقل کی ہیں۔

موصلی کہتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۱۲۴۳- بشیر بن محرر (د)

انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ان سے صرف سعید مقبری نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۲۴۴- بشیر بن مسلم (د) کوفی کندی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

بعض محدثین کا کہنا ہے: اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز،

''صرف حج کرنے والا عمرہ کرنے والا یا غازی سمندری سفر پر جاسکتے ہیں''۔

اسماعیل بن زکریا نے مطرف سے نقل کیا ہے: ابوعبداللہ کندی نے مجھے احادیث سنائی ہیں یہ تمام باتیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہیں اور فرمایا ہے: اس شخص کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہے۔

۱۲۴۵- بشیر بن مہاجر (م،عو) غنوی کوفی

اس نے حسن اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے ابونعیم، خلاد بن یحییٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور حیران کن روایات نقل کرتا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ (یعنی وہ ضعیف ہوتی ہے)

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

راس مائة سنة يبعث الله ريحا باردة يقبض فيها روح كل مسلم

''ایک سو سال گزرنے کے بعد رب تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعے وہ ہر مسلمان کی روح کو قبض کرلے گا''۔

۱۲۴۶ - بشیر بن مہران خصاف بصری

انہوں نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق اس کا نام) بشر ہے۔

۱۲۴۷ - بشیر بن میمون (ق) خراسانی، ثم واسطی، ابوصیفی

انہوں نے مجاہد اور مقبری سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ ان سے علی بن حجر، ابن عرفہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی ہیں لیکن پھر انہوں نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر احادیث گھڑنے کا الزام ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات محفوظ نہیں ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین کا اس کی روایات نہ قبول کرنے پر اتفاق ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے مجاہد کی روایات نقل کی تھیں پھر اس کے بعد یہ ہمارے پاس آیا اور حکم بن عتیبہ کے حوالے سے روایات ہمیں سنائیں یہ ''لیس بشیٔ'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول کے مطابق: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اول سابق الى الجنة مملوك اطاع الله ومولاه

''جنت کی طرف سب سے پہلے جانے والا شخص وہ غلام ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہوگا''۔

اس سے یہ ''مرفوع'' روایت بھی منقول ہے:

ما من صدقة افضل من صدقة يتصدق بها على مملوك عند مليك سوء

''کوئی بھی صدقہ اس صدقے سے افضل نہیں ہے جو کسی ایسے مملوک پر کیا جائے جو کسی برے مالک کے پاس ہو''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں اسی طرح یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے:

من السنة ان یخرج مع الضیف الی باب الدار

''سنت میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازے تک جائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

مقبرة عسقلان تزف شهداء ها الی الجنة کما تزف العروس

''عسقلان کے قبرستان میں دفن شہداء جنت کی طرف یوں نازوانداز سے چل کر جائیں گے جس طرح دلہن نازوانداز سے چلتی ہے''۔

۱۲۴۸ - بشیر بن نہیک (خ،م)

یہ تابعی ہے اور ''ثقہ'' ہے۔

عجلی اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے یحییٰ بن سعید انصاری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۱۲۴۹ - بشیر

یہ بنو ہاشم کے غلام ہیں اور اس نے اعمش کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ان سے عون بن عمارہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۵۰ - بشیر، ابواسماعیل ضبعی

انہوں نے عبید ابوالعوام سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۱۲۵۱ - بشیر، ابوسہل

ان سے سری بن یحییٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

لفظ بشیر جس میں ب پر پیش پڑھی جائے اس کا ذکر نہیں آیا۔

جن راویوں کا نام بقیہ ہے

۱۲۵۲ - بقیہ بن ولید (م، عو) بن صائد، ابو محمد حمیری کلاعی متیمی حمصی

یہ "حافظ الحدیث" اور جلیل القدر شخصیت ہے۔

اس کی پیدائش 110 ہجری میں ہوئی۔

انہوں نے محمد ابن زیاد الالہانی، بحیر بن سعد، زبیدی اور ایک بڑی مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابن جریج، اوزاعی اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ تینوں بقیہ کے شیوخ میں سے ہیں۔ (ان تینوں کے علاوہ) ابن راہویہ، علی بن حجر، کثیر ابن عبید اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ تاہم یہ ہر طرح کے راویوں سے احادیث تحریر کر لیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اسماعیل بن عیاش سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بقیہ کے پاس دو ہزار مستند احادیث تھیں جو شعبہ سے منقول تھیں اور یہ علم فقہ کے بارے میں شعبہ کے ساتھ بحث مباحثہ کیا کرتے تھے۔

کئی ائمہ کا کہنا ہے: بقیہ جب ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات نقل کرے تو "ثقہ" شمار ہوگا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ اہل شام سے روایات نقل کرے تو "ثبت" شمار ہوگا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: جب یہ لفظ "حدثنا" یا "اخبرنا" استعمال کرے تو "ثقہ" شمار ہوگا۔

دیگر کئی حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ "تدلیس" کرتا تھا اور جب یہ لفظ "عن" استعمال کرے اس وقت یہ "حجت" شمار نہیں ہوگا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے شعبہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات سے مستقیم روایات کا سماع کیا ہے پھر اس نے کچھ جھوٹے لوگوں سے وہ روایات سنیں جو شعبہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کی گئیں تو اس نے ضعیف راویوں سے جو روایات نقل کی تھیں انہیں "تدلیس" کرتے ہوئے ثقہ راویوں کے حوالے سے روایت کر دیا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ابومسہر کہتے ہیں: بقیہ کی نقل کردہ روایات پاک صاف نہیں ہیں اس لیے تم ان سے پرہیز کرو۔

حیوۃ بن شریح کہتے ہیں: میں نے بقیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب میں نے شعبہ کے سامنے بحیر بن سعد سے منقول روایات پڑھیں تو وہ بولے: اے ابومحمد! اگر میں نے یہ روایات ان سے نہ سنی ہوتیں تو یہ روایات ضائع ہو جاتی تھیں۔

ابواسحاق جوزجانی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ بقیہ پر رحم کرے وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس نے کوئی جھوٹی روایت حاصل کر

لی ہے البتہ اگر وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے حمزہ اور بقیہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے ضمرہ نامی راوی میرے نزدیک تمام ثقہ اور مامون راویوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ وہ ایک نیک شخص تھا' شام میں اس کے پائے کا اور کوئی نیک شخص نہیں تھا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے ابوراشد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا فرمایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ بات ارشاد فرمائی: اے ابوامامہ کچھ اہل ایمان ایسے ہیں جن کے لیے میرا دل نرم ہوتا ہے"۔

شیخ ابوتقی یزنی کہتے ہیں: جو شخص یہ کہتا ہے بقیہ نے لفظ "حدثنا" استعمال کیا ہے' تو وہ جھوٹ بولتا ہے' کیوں کہ بقیہ ہمیشہ "حدثنی" لفظ استعمال کرتے تھے۔

حجاج بن شاعر کہتے ہیں: ابن عیینہ سے ملح (نمک یا کسی مخصوص جگہ کا نام ہے) کے بارے میں روایت سے متعلق دریافت کیا گیا تو ابوالعجب بولے بقیہ بن ولید نے یہ روایت ہمیں سنائی ہے۔

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں بقیہ کی نقل کردہ روایات سے استدلال نہیں کرتا۔ احمد بن حسن ترمذی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے: مجھے یہ وہم ہے کہ بقیہ "منکر" روایات صرف مجہول راویوں کے حوالے سے نقل کرتا ہے' لیکن جب مشہور راویوں سے "منکر" روایات نقل کر رہا ہو' تو مجھے پتہ چل جائے گا کہ یہ کہاں سے آئی ہیں۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب میں حمص گیا تو میری سب سے بڑی آرزو یہ تھی کہ مجھے بقیہ کے بارے میں معلومات ملیں تو میں نے اس کی نقل کردہ روایات کو تلاش کرنا شروع کیا اور ان روایات کے نسخوں کو تحریر کرنا شروع کیا' جب میں نے یہ تحقیق شروع کی تو یہ بات میرے سامنے آئی کہ اس میں "علو" نہیں پایا جاتا' تاہم یہ ایک "ثقہ" اور مامون راوی ہے البتہ یہ "مدلس" ہے جو عبیداللہ بن عمر اور شعبہ کے حوالے سے "تدلیس" کے طور پر وہ روایات نقل کر دیتا ہے جو اس نے مجاشع بن عمرو سری بن عبدالحمید' عمر بن موسیٰ اور اس جیسے دیگر افراد سے سنی ہوئی ہوتی ہے' تو یہ ان ثقہ راویوں کے حوالے سے جنہیں اس نے دیکھا ہوا ہے وہ روایات نقل کر دیتا ہے جو اس نے ان ضعیف راویوں سے سنی ہوئی ہوتی ہیں اور کہہ دیتا ہے عبیداللہ نے یہ کہا ہے' مالک نے یہ کہا ہے تو لوگوں نے بقیہ سے عبیداللہ کے حوالے سے روایات تحریر کر لیں اور بقیہ کے حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایات تحریر کر لیں لیکن ان دونوں کے درمیان جو "واہی" راوی ہے وہ ساقط ہو گیا اب وضع کا الزام بقیہ پر آ گیا اور درمیان میں موجود وضع کرنے والا شخص ایک طرف ہو گیا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

مضر بن محمد اسدی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے بقیہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ "ثقہ" ہے جب یہ معروف راویوں کے حوالے سے حدیث بیان کرے تاہم اس کے کچھ مشائخ ایسے ہیں جن کے بارے میں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون لوگ ہیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں: امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من ادمن علی حاجبیه بالمشط عوفی من الوباء

''جو شخص کنگھی کے ذریعے باقاعدگی کے ساتھ اپنے ابروؤں میں کنگھی کرتا ہے وہ وباء سے محفوظ رہتا ہے''۔

یہ جو نسخہ ہم نے اس سند کے ساتھ تحریر کیا ہے اس میں تمام تر روایات ''موضوع'' ہیں اور اس بات کا احتمال ہے کہ بقیہ نے یہ روایات کسی ''واہی'' راوی کے حوالے سے ابن جریج سے سنی ہوں اور پھر تدلیس کے طور پر نقل کر دیں اور ان کی طرف منسوب کر دیں۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اذا جامع احدکم زوجته فلا ینظر الی فرجها، فان ذلك یورث العمی

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو وہ اس عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے' کیوں کہ اس کے نتیجے میں نابینا پن آ جاتا ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

قال علیه الصلاة والسلام: تربوا الکتاب وسحوه من اسفله، فانه انجح للحاجة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: خط کو مٹی میں ملاؤ (تا کہ اس کی سیاہی خشک ہو جائے) اور اسے نیچے کی طرف سے کچھ چھیل دو یہ مقصد کے لیے زیادہ مفید ہوگا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

من اصیب بمصیبة فاحتسب ولم یشك الی الناس کان حقا علی الله ان یغفر له

''جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور وہ ثواب کی امید رکھے لوگوں کے ساتھ اس کا شکوہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے''۔

احمد بن یونس نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی دم الحبون

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبون (مخصوص قسم کے کافور) کے خون کی اجازت دی ہے''۔

ہشام بن عبدالملک نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن رجل نسی الاذان والاقامة، فقال: ان الله تجاوز عن امتی السهو فی الصلاة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اذان اور اقامت بھول جاتا ہے' تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نماز کے بارے میں میری امت کے سہو سے درگزر کیا ہے''۔

یہاں عبدالکریم نامی راوی سے مراد عبدالکریم جزری ہے اور ابوحمزہ سے مراد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ بات عبدان اور عمر بن صنعان نے نقل کی ہے ان دونوں کا کہنا ہے ہشام نے یہ روایت نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات کا احتمال موجود نہیں ہے' کیوں کہ ولید بن عقبہ نامی راوی نے بقیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ ہمدان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عبید نے قتادہ کے حوالے سے ابوحمزہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال: قيل: يا رسول الله، الرجل ينسى الاذان والاقامة الحديث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ایک شخص اذان اور اقامت بھول جاتا ہے''۔

تو اس میں احتمال موجود ہے جبکہ عبید نامی راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

انتظار الفرج عبادة

''کشادگی کا انتظار کرنا بھی عبادت ہے''۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ روایت جھوٹی ہے۔

بقیہ کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

بينما خضر يمشي في سوق لبني اسرائيل (یہ طویل حدیث ہے)

''ایک مرتبہ حضرت خضر بنی اسرائیل کے ایک بازار میں چل رہے تھے''۔

اس روایت کے بارے میں ابن جوصاء کہتے ہیں: میں نے محمد بن عوف سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ روایت جھوٹی ہے۔ میں نے امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ روایت ''منکر'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو بقیہ کے حوالے سے صرف سلیمان بن عبیداللہ رقی نے نقل کیا ہے۔

عبدالوہاب نامی راوی نے بھی اس روایت کو نقل کرنے کا دعویٰ کیا ہے تاہم اس پر بھی جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

جہاں تک سلیمان نامی راوی کا تعلق ہے۔ اس کے بارے میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے: یہ راوی ''لیس بشئ'' ہے' چناں چہ اس صورت میں بقیہ اس حوالے سے سلامتی میں ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من ادرك ركعة من الجمعة وتكبيرتها فقط فقد ادرك الصلاة

''جو شخص جمعہ کی ایک رکعت اور اس کی تکبیر پالے اس نے اس نماز کو پالیا''۔

یہ روایت ثقہ راویوں نے زہری کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تاہم اس میں جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

نهى عن طعام المتباريين،

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم تراشنے والوں کے کھانے سے منع کیا''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

سلیمان بن سلمی نے یہ روایت بقیہ کے حوالے سے زبیدی' زہری سالم کے حوالے سے ان کے والد سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

انه سلم تسليمة

''انہوں نے ایک مرتبہ سلام پھیرا''۔

یہ روایت عباس دوری نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بقیہ سے نقل کی ہے۔

بقیہ کے حوالے سے شعبہ سے منقول روایات کے بارے میں ایک کتاب بھی ہے جس میں عجیب و غریب روایات ہیں جنہیں نقل کرنے میں بقیہ منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

يحشر الحكارون وقتلة الانفس الى جهنم فى درجة واحدة

''ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور خودکشی کرنے والوں کو جہنم میں ایک ہی درجے میں رکھا جائے گا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا نكاح الا باذن الرجل والمرأة

''مرد اور عورت کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تساكنوا الانباط فى بلادهم، ولا تناكحوا الخوز، فان لهم اصولا تدعوهم الى غير الوفاء

''نبطیوں کو اپنے شہروں میں رہنے نہ دو اور خوزستان کے رہنے والوں کے ساتھ شادی نہ کرو' کیوں کہ ان کے کچھ اصول ہیں، تو تم انہیں پورا نہ کرنے کی طرف دعوت دو گے''۔

یہ روایت ''منکر'' ہے اس نے تدلیس کے طور پر یہ روایت شریک سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اقرء وا القرآن بلحون اهل العرب الحديث

قرآن اہل عرب کے لہجہ میں پڑھو۔

محمد بن عوف کہتے ہیں: یہ روایت شعبہ نے بقیہ سے نقل کی ہے۔

حماد بن زید نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يرب هذا العلم من كل خلف عدوله، ينفون عنه تحريف الغالين الحديث

''ہر زمانے میں عادل لوگ اس علم کا خیال رکھیں گے اور غلو کرنے والوں کی تحریف اس سے دور کریں گے''۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں سنا جو بقیہ سے زیادہ یہ جملہ استعمال کرنے میں بے باک ہو'' کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عبدالخالق نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا نسمع انه يقال: اذا اجتمع عشرون رجلا او اكثر او اقل فلم يكن فيهم من يهاب فى الله فقد حضر الامر

''ہم لوگ سنا کرتے تھے کہ جب یہ کہا جائے کہ 20 آدمی یا اس سے زیادہ یا اس سے کم لوگ اکٹھے ہوئے اور ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں تھا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو تو پھر قیامت قریب آجائے گی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

من تكفل لي الا يسأل امرأ شيئا اتكفل له بالجنة

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کوئی بھی چیز کسی سے مانگے گا نہیں تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

السباق اربعة: انا سابق العرب، وبلال سابق الحبشة، وصهيب سابق الروم، وسلمان سابق الفرس

''سبقت کرنے والے لوگ چار ہیں: عربوں میں سبقت کرنے والا میں ہوں' حبشیوں میں سبقت کرنے والا بلال ہے' اہل روم میں سبقت کرنے والا صہیب ہے اور اہل ایران میں سبقت کرنے والا سلمان ہے''۔

امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت جھوٹی ہے اس سند کے ساتھ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

مجوس هذه الامة القدرية

''اس امت کے مجوسی تقدیر کا انکار کرنے والے لوگ ہیں''۔

احمد نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من دعي الى عرس ونحوه فليجب

''جس شخص کو شادی وغیرہ کی دعوت دی جائے وہ اسے قبول کرے''۔

اس راوی نے اپنی سند میں اسحاق بن راہویہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ بقیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس صحیح کتاب میں بقیہ کے حوالے سے صرف یہی روایت منقول ہے جسے انہوں نے دلیل کے طور پر نقل کیا ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا دعا احدکم اخاہ فلیجب عرسا کان او غیرہ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو اس کا کوئی بھائی دعوت میں بلائے تو اسے دعوت قبول کرنی چاہئے چاہے وہ شادی کی دعوت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

اذا دعا احدکم اخاہ فلیاتہ عرسا کان او نحوہ

''جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کسی دعوت میں بلائے تو اسے اس کے ہاں آنا چاہئے۔ خواہ وہ شادی کی دعوت ہو یا اس کی مانند کوئی اور ہو''۔

یہ وہ روایت ہے جسے امام مسلم نے نقل نہیں کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بقیہ کی کنیت ابو محمد ہے۔ محدثین نے اس کا نام اسی طرح ی کے فتح کے ساتھ نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے بقیہ کو مقدم قرار دے کر ان کی عزت افزائی کی ہے۔

زکریا بن عدی کہتے ہیں: ابواسحاق فزاری نے ہم سے کہا بقیہ کی وہ روایات لے لو جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں۔ البتہ اسماعیل بن عیاش کی کوئی روایت تحریر نہ کرو خواہ اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہو خواہ غیر ثقہ راویوں سے نقل کی ہو۔

کئی حضرات نے حضرت عبداللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: بقیہ میرے نزدیک اسماعیل سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ مسلم کہتے ہیں: اسحاق بن راہویہ نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے: امام عبداللہ بن مبارک کے بعض شاگردوں کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک یہ فرماتے ہیں: بقیہ اچھا آدمی ہے اگر وہ ناموں کی جگہ کنیت اور کنیت کی جگہ نام استعمال نہ کرے وہ ایک عرصے تک ابوسعید وحاظی کے حوالے سے روایات ہمیں سناتا رہا جب ہم نے اس کی تحقیق کی تو وہ عبدالقدوس نامی راوی تھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بقیہ نے عبیداللہ نامی راوی کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

عثمان دارمی کا کہنا ہے: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا آپ کے نزدیک بقیہ زیادہ سنجیدہ ہے یا محمد بن حرب؟ تو وہ بولے: یہ دونوں ''ثقہ'' ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب بقیہ اپنے استاد کا نام ذکر نہ کرے اور اس کی کنیت ذکر کر دے تو جان لو کہ اس روایت کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بقیہ کی نقل کردہ بعض روایات سے اختلاف کیا گیا ہے
اور جب یہ اہل شام سے روایات نقل کرے تو یہ "ثبت" شمار ہوگا' لیکن جب ان کے علاوہ دوسروں سے روایات نقل کرے تو پھر ان میں یہ اسماعیل کی طرح اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے۔

شیخ ابوتقی کہتے ہیں: میں نے بقیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "مجھے منگل کے دن پر رحم آتا ہے اس دن کوئی بھی شخص روزہ نہیں رکھتا"۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن محمد نے برکہ بن محمد حربی کا یہ قول نقل کیا ہے: ایک مرتبہ ہم بقیہ کے پاس ایک بالا خانے میں موجود تھے۔ انہوں نے لوگوں کو نہیں' نہیں کہتے ہوئے سنا تو روزن میں سے سر باہر نکالا اور ان لوگوں کے ہمراہ بلند آواز میں چیخ کر یہ کہنے لگے نہیں' نہیں تو ہم نے ان سے کہا: اے ابومحمد! سبحان اللہ! آپ ایک امام ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے (آپ کو اس طرح کی حرکتیں نہیں کرنی چاہئیں) تو وہ بولے: تم چپ رہو ہمارے علاقے میں یہی رواج ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس علاقے میں یہ آزمائش پرانی ہے تاہم برکہ نامی راوی مستند نہیں ہے۔

قثم بن ابوقتادہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو بقیہ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: دلہن کے لیے کیا مستحب ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ہاں کس طرح جائے تو وہ بولے ہم اپنے قبیلے کی بوڑھی خواتین کو یہی کہتے ہوئے سنتے آئے ہیں: جب پیشانی کے بال اڑ جائیں' تو قسم مال اور بچوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے"۔

شیخ ابوعلی نیشاپوری اپنی سند کے ساتھ بقیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں خلیفہ ہارون الرشید کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بولا اے بقیہ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا میرے شہر والوں سے بھی اس نے جواب دیا: جی نہیں' کیوں کہ وہ برے سپاہی ہیں انہوں نے فلاں فلاں موقعہ پر غداری کی تھی پھر ہارون نے کہا آپ مجھے کوئی حدیث سنایئے تو میں نے کہا محمد بن زیاد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

انا سابق العرب الحديث

"میں عربوں میں سبقت لے جانے والا ہوں"۔

ہارون بولا مزید کوئی حدیث سنایئے تو میں نے کہا محمد بن زیاد نے حضرت ابوامامہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

وعدني ربي ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا مع كل الف سبعين الفا، وثلاث حثيات من حثيات ربي

"میرے پروردگار نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل کرے گا جن میں سے ہر ایک ہزار کے ہمراہ 70 ہزار مزید ہوں گے اور پروردگار کے تین لپ اس کے ہمراہ ہوں گے (یعنی پروردگار تین مرتبہ لپ بھر کر میری امت کے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرے گا)"۔

بقیہ کہتے ہیں: یہ سن کر ہارون خوش ہو گیا اور بولا: اے لڑکے دوات میری طرف بڑھاؤ تاکہ میں اس روایت کو تحریر کرلوں۔ اس وقت

ہارون کا مقرب خاص فضل بن ربیع تھا۔ وہ ذرا دور بیٹھا ہوا تھا اس نے بلند آواز میں مجھ سے کہا: اے بقیہ! امیر المومنین کی طرف دوات بڑھاؤ جو تمہارے پہلو میں موجود ہے' تو میں نے کہا: اے ہامان! تم اسے بڑھاؤ تو فضل بن ربیع بولا: اے امیر المومنین! آپ نے سنا ہے اس نے کیا کہا ہے تو ہارون بولا: تم خاموش رہو تم اس کے نزدیک ہامان اسی وقت ہو سکتے ہو جب میں اس کے نزدیک فرعون ہوں۔

یعقوب فسوی کہتے ہیں: بقیہ ''حافظ الحدیث'' تھا۔ تاہم وہ عجیب وغریب روایات کا دلدادہ تھا' اس لیے وہ ضعیف راویوں کے حوالے سے بھی روایات نقل کر دیتا تھا۔

ابن مصفی نے بقیہ کا قول نقل کیا ہے شعبہ نے مجھ سے کہا ہمیں مبہوت کر دو ہمیں مبہوت کر دو۔

حیوۃ بن شریح کہتے ہیں: بقیہ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے شعبہ نے مجھ سے کہا ہمیں ''بحیر'' کی روایت تحفے کے طور پر دو۔

عمر بن سنان کہتے ہیں: عبدالوہاب کا کہنا ہے بقیہ نے مجھ سے کہا شعبہ نے مجھ سے یہ بات کہی: اے ابو محمد! ہم علم حدیث میں زیادہ بصیرت رکھتے ہیں اور تم لوگوں کے مقابلے میں اس بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں تو میں نے کہا: اے ابو غسان تم یہ بات کہہ رہے ہو وہ بولا جی ہاں تو میں نے کہا ایسے شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جس کی ناک پر ضرب لگائی جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کی سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے' تو وہ اس بارے میں غور و فکر کرتا رہا اور ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ بولا اے ابو محمد! اس بارے میں تم اپنی روایات بیان کرو تو میں نے کہا ذی حمایہ کے صاحبزادے نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: ہمارے بڑے یہ کہا کرتے تھے ایسے شخص کی ناک میں رائی کا دانہ رکھا جائے گا۔ اگر وہ اس کو حرکت دے گا تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ وہ جھوٹ کہہ رہا ہے (یعنی اس کی سونگھنے کی حس ابھی ختم نہیں ہوئی) اور اگر وہ اس کو حرکت نہیں دے گا تو اس کا مطلب وہ اس کو سچ کہہ رہا ہے۔

بقیہ سے عجیب وغریب اور ''منکر'' روایات منقول ہیں۔ عبدالحق نے حدیث کے علاوہ کے بارے میں بھی یہ بات کہی ہے۔ بقیہ سے استدلال نہیں کیا جا سکتا البتہ عبدالحق نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور انہیں ضعیف قرار دینے کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے۔

ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: بقیہ ضعیف راویوں کے حوالے سے روایات ''تدلیس'' کے طور پر نقل کرتا تھا اور وہ اسے مباح قرار دیتا تھا۔ اگر یہ بات درست ہو' تو اس کے نتیجے میں اس کی عدالت ختم ہو جائے گی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! اس کے بارے میں یہ بات مستند طور پر ثابت ہے کہ وہ ایسا کیا کرتا تھا اور یہ بات ولید بن مسلم کے بارے میں بھی مستند طور پر ثابت ہے' بلکہ دیگر اکابرین کی ایک جماعت کے بارے میں مستند طور پر ثابت ہے کہ انہوں نے ایسا کیا ہے اور وہ لوگ اس آزمائش میں مبتلا ہوئے اور اجتہاد کی بنیاد پر ایسا کیا ہے۔ انہوں نے تدلیس کے طور پر جس راوی کا ذکر نہیں کیا وہ کوئی ایسا راوی نہیں تھا جس نے جان بوجھ کر یہ روایت اپنی طرف سے ایجاد کی ہو یہ ان حضرات کی طرف سے مناسب ترین عذر ہے۔

ابن ابوسری نے بقیہ کا یہ قول نقل کیا ہے شعبہ نے مجھ سے کہا تمہاری نقل کردہ روایات کتنی عمدہ ہیں' لیکن ان کے ستون نہیں ہیں۔ میں نے کہا تمہاری نقل کردہ روایات کے بھی ستون نہیں ہیں۔ تم نے اپنی سند کے ساتھ غالب قطان' حمید اعرج اور ابو تیاح سے روایات

نقل کی ہیں کہ میں نے محمد بن زیاد ابوبکر بن مریم صفوان بن عمرو کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اے ابوبسطام! ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو کہ ایک شخص دوسرے پر ضرب لگا رہا ہے جس کے نتیجے میں دوسرے شخص کی سننے کی حس ختم ہو جاتی ہے وہ بولے اس بارے میں میرے پاس کوئی روایت نہیں ہے۔ اس کے بعد پورا واقعہ ہے۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا شخص زیادہ پسندیدہ ہے: بقیہ یا ضمرہ؟ تو وہ بولے: ضمرہ۔

اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ بقیہ کا انتقال 197ھ میں ہوا جن حضرات نے اس کی بجائے دوسرے اقوال بیان کئے ہیں انہوں نے غلطی کی ہے۔

﴿جن راویوں کا نام بقاء ہے﴾

۱۲۵۳ - بقاء بن ابوشاکر حریمی

اس نے ابن بطی اور اس کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ "کذاب" اور دجال ہے اور اس نے ایک ہزار طبقے ایجاد کئے ہیں یہ 600 ہجری کے بعد مرا تھا اور ابن علیق کے نام سے معروف ہے۔ ابن نجار نے اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ بقا بن احمد کہتے ہیں: یہ شخص جوانی میں برے راستوں پر گامزن تھا پھر اس نے درویشوں کی صحبت اختیار کی اور زہد کے راستے پر چل پڑا اور دنیا سے لاتعلق ہو گیا۔ لوگ اس کے پیروکار بن گئے اس کے بہت سے پیروکار وجود میں آ گئے اور اسے بہت زیادہ مال و دولت حاصل ہوئی۔ اس نے ایک خانقاہ قائم کی اور بہت سے اجزاء اکٹھے کر لیے۔ اس نے شیخ ابومنصور بن خیرون کے طبقے کے افراد سے احادیث کے سماع کا دعویٰ کر دیا اور اس کے ہاتھ کچھ تحریری اجازات لگی تھیں جن میں اس نے (متعلقہ شخص) کا نام مٹا کر اس کی جگہ اپنا نام لکھ دیا' پھر وہ تحریر زیتون کے تیل میں ڈالی تو مٹانے کا نشان چھپ گیا پھر وہ اس کو لے کر ابن جوزی کے پاس گیا تو ابن جوزی نے اس کے حوالے سے اس کو نقل کر دیا۔ انہیں حقیقت کا پتہ نہیں چل سکا۔ اسی طرح عبدالرزاق جیلی نے بھی اس کے حوالے سے اسے نقل کر دیا اور باقی لوگ ان دونوں کی نقل پر اعتماد کرتے رہے اور اصل حقیقت پوشیدہ رہی' پھر احمد بن سلمان حربی نے اس کے سامنے قاضی مارستان اور دیگر حضرات کی اجازت سے روایات پڑھیں تو پھر ان ایجادات کی حقیقت واضح ہوئی۔ اس سے اس کی بہت رسوائی ہوئی اور اس کا جھوٹ واضح ہو گیا۔ اس نے ایک ہزار سے زیادہ اجزاء میں اپنا نام شامل کیا تھا۔

اس کے حوالے سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿جن راویوں کا نام بکار ہے﴾

۱۲۵۴ -بکار بن اسود عیدی، کوفی

ازدی نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے اور ابن جوزی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے اس کا باقاعدہ تذکرہ نہیں کیا۔ البتہ انہوں نے بکر نامی راوی کے حالات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۵۵ -بکار بن تمیم

انہوں نے مکحول سے اور ان سے بشر بن عون نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

اس کے پاس ایک جھوٹے نسخے کی سند موجود تھی۔

۱۲۵۶ -بکار بن جارست

انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''لین'' ہے یہ ابن جوزی کا قول ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس کے والد کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

۱۲۵۷ -بکار بن رباح، مکی

اس نے ابن جریج کے حوالے سے مزاح کے بارے میں ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔ وہ روایت زبیر بن بکار نے (اس سے) روایت کی ہے۔

۱۲۵۸ -بکار بن زکریا

انہوں نے اجلح بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۲۵۹ -بکار بن شعیب دمشقی

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ابوحازم کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے وہ روایات نقل کرتا ہے جو ان کی نقل کردہ روایات نہیں ہوتی ہیں۔

۱۲۶۰ -بکار بن عبداللہ بن یحییٰ

انہوں نے سلام بن مسکین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے اور دوسرے قول کے مطابق: یہ شیخ ہے۔

ان سے بشر بن ہلال الصواف اور نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ ہمام بن یحییٰ کا بھتیجا ہے۔

۱۲۶۱ -بکار بن عبداللہ الیمامی

انہوں نے وہب سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۶۲ -بکار بن عبداللہ الربذی

اس نے اپنے چچا موسیٰ بن عبیدہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور میرے علم کے مطابق ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ ربذی کو ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور اس کا چچا اس سے زیادہ ''واہی'' ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بکار بن عبداللہ الربذی اپنے چچا موسیٰ بن عبیدہ کی وجہ سے اسے ''متروک'' قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۶۳ -بکار بن عبدالعزیز (د،ت،ق) بن ابوبکرہ ثقفی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:
انه دخل السجد فسعى والنبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة، فلما سلم قال: من الساعي ؟ قلت: انا قال: زادك الله حرصا ولا تعد
''وہ مسجد میں داخل ہوئے (تو جماعت میں شامل ہونے کے لیے) دوڑتے ہوئے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کررہے تھے جب آپ نے سلام پھیر لیا تو آپ نے فرمایا: دوڑ کر کون آیا تھا؟ میں نے عرض کیا: میں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (دینی) حرص میں اضافہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا''۔
اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:
ان النبي صلى الله عليه وسلم اتاه بشير بنصر فقام وخر ساجدا الحديث
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کامیابی کا پیغام رساں آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور پھر سجدے میں چلے گئے''۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ان ضعیف راویوں میں سے ایک ہے جن کی نقل کردہ روایات کو تحریر کیا جائے گا۔
پھر ان کے بارے میں ابن عدی فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
عقیلی نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

۱۲۶۴ -بکار بن عثمان

انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔
ان سے موسیٰ بن شیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۶۵ -بکار بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن سیرین سیرینی

انہوں نے ابن عون سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

انہوں نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔ حسین بن حسن رازی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی ہیں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے ابومسلم الکجی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 224 ہجری میں ہوا۔

ابن عدی نے ابن ابوسوید اور عباد بن علی کے حوالے سے اس سے روایات نقل کی ہیں اور کہا ہے اس کی نقل کردہ تمام روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

۱۲۶۶-بکار بن یحییٰ (س)

انہوں نے اپنی دادی کے حوالے سے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اس راوی کے حوالے سے صرف ابن مہدی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۶۷-بکار بن یونس خصاف

انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''منکرالحدیث'' ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بکار بن یونس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رجلا قال: یا رسول اللّٰہ، انی نذرت ان فتح اللّٰہ علیك. یعنی مکۃ. ان اصلی فی بیت المقدس قال: صل ھھنا فاعادھا علیہ مرتین او ثلاثا، فقال: شأنك اذا

''ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کی (یعنی مکہ فتح ہوگیا) تو میں بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہاں نماز ادا کرلو! اس نے دو یا شاید تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بکار کے بارے میں' میں امید کرتا ہوں کہ یہ ''متماسک'' ہے۔

۱۲۶۸-بکار فزاری

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۶۹ -بکار ثقفی

انہوں نے محمد بن علی سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۷۰ -بکار

انہوں نے عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۷۱ -بکار

یہ مقانعی کا استاد ہے۔مقانعی کے علاوہ باقی تمام راوی ''مجہول'' ہیں اور مقانعی رافضی ہے۔

۱۲۷۲ -بکر بن احمد بن محمد واسطی

یہ عمر رسیدہ شخص ہے۔ان سے ابونعیم الاصبہانی نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن جوزی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''مجہول'' نہیں ہے۔

۱۲۷۳ -بکر بن الاسود

(اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی الاسود، ابوعبیدہ الناجی

یہ نیک بندوں میں سے ہے۔

انہوں نے حسن اور محمد سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

اور ایک قول کے مطابق: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کیوں کہ اس پر صوفیت کا رنگ غالب تھا' اس لیے اس نے محدثین کے لیے اہتمام سے غفلت اختیار کی۔اس کی نقل کردہ اکثر روایات ''معضل'' ہیں۔یحییٰ بن کثیر نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۲۷۴ -بکر بن الاسود

انہوں نے عباد بن عوام سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بکر بن الاسود العائذی کوفی ہے۔

ایک قول کے مطابق بکار نامی اس راوی نے ابوبکر بن عیاش اور ابومہیاۃ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''صدوق'' ہے اور میں نے اس کے حوالے سے بصرہ میں روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۷۵- بکر بن بشر ترمذی

انہوں نے عبدالحمید بن سوار سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

اس نے ''عسقلان'' میں رہائش اختیار کی تھی اور ان سے محمد بن ابی السری عسقلانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۷۶- بکر بن بکار، ابوعمرو القیسی

یہ ایک بلند پایہ جزء کا مؤلف ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

ابوعاصم نبیل کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں اور بعض اوقات یہ غلطی کر جاتا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے ابن عون، مسعر سے اور اس سے اسماعیل بن سمویہ اور ایک بڑی تعداد نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۷۷- بکر بن حدان

یہ بقیہ کا استاد ہے اور یہ ''مجہول'' ہے اور ''لیس بشیء'' ہے۔

انہوں نے وہب بن ابان سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ابوحاتم کا قول ہے۔

۱۲۷۸- بکر بن حذلم

یہ بقیہ کا استاد ہے اور ''متروک'' ہے۔ شاید یہ وہی ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: عطیہ بن بقیہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

خرجت سفرا فاذا بقوم قد حبسهم الاسد قال: فنزل فمشى اليه حتى اخذ باذنه ونحاه عن الطريق وذكر حديثا۔

''میں ایک سفر پر جارہا تھا وہاں کچھ لوگ سامنے آئے جو ایک شیر کی وجہ سے رکے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اترے اور چلتے ہوئے اس شیر کے پاس گئے انہوں نے اس کے کان پکڑے اور اسے راستے سے ایک طرف کر دیا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

۱۲۷۹- بکر بن حکم (س)، ابو بشر المزلق

انہوں نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''صدوق'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

تبوذکی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے اور یہ ابوحاتم کا قول ہے۔ وہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

ان للہ رجالا یعرفون الناس بالتوسم

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو لوگوں کو فراست کے ذریعے پہچان لیتے ہیں''۔

۱۲۸۰- بکر بن خنیس (ت، ق) کوفی العابد

انہوں نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی اور ثابت بنانی، لیث بن ابی سلیم اور (ان کے) طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے وکیع، طالوت بن عباد، آدم اور دیگر کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے اور دوسرے قول کے مطابق یہ ''ضعیف'' ہیں۔

اور تیسرے قول کے مطابق: یہ عمر رسیدہ نیک آدمی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے البتہ قوی نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے اہل بصرہ اور اہل کوفہ سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔ یہ تقلیب بہت جلدی کرتا تھا اور جان بوجھ کر ایسا کیا کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من اهتم بجوعة اخيه فاطعمه حتى يشبعه، وسقاه حتى يرويه وجبت له الجنة

''جو شخص اپنے بھائی کی بھوک کے بارے میں اہتمام کرتا ہے اور اسے کھانا کھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے سیر کر دیتا ہے اور اسے پلاتا ہے یہاں تک کہ اسے سیراب کر دیتا ہے' تو اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: عليكم بقيام الليل، فانه دأب الصالحين قبلكم، ومنهاة عن الاثم، وتكفير للسيئات، ومطردة للداء عن الجسد

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین کا مخصوص طریقہ ہے۔ یہ گناہوں سے روکتا ہے برائیوں کا کفارہ ہے اور جسم سے بیماریوں کو دور کر دیتا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''حسن غریب'' ہے اور صحیح نہیں ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: محمد قرشی نامی راوی محمد بن سعید شامی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کو ''متروک'' قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۸۱ - بکر بن خوط یشکری

یہ نصر بن علی جہضمی کا استاد ہے اور ''مجہول'' ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے سہل بن شراحہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۲۸۲ - بکر بن رستم

انہوں نے عطاء اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۱۲۸۳ - بکر بن زیاد باہلی

انہوں نے ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''دجال'' ہے۔ یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا' پھر ابن حبان نے اس راوی کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

مر بی جبرائیل ببیت لحم، فقال: انزل فصل ههنا رکعتین، فان هنا ولد اخوك عيسى، ثم اتى بى قبر ابراهيم فقال: صل هنا، ثم اتى بى الصخرة فقال: من هنا عرج ربك الى السماء الحديث

جبرائیل مجھے لے کر بیت اللحم کے پاس سے گزرے اور بولے: آپ یہاں اتریئے اور یہاں دو رکعات ادا کیجئے' کیوں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں آپ کے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے' پھر وہ مجھے لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر کے پاس

آئے اور بولے: آپ یہاں نماز ادا کیجئے پھر وہ مجھے لے کر چٹان کے پاس آئے اور بولے اس جگہ سے آپ کا پروردگار آسمان کی طرف گیا تھا''۔

یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے بارے میں محدثین اس بات کے قائل ہیں کہ یہ روایت ''موضوع'' ہے' تو پھر اس صورت میں اسے کیسے نقل کیا جاسکتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن حبان نے ٹھیک کہا ہے۔

۱۲۸۴ - بکر بن سلیم (ق) الصواف مدنی

انہوں نے زید بن اسلم اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے ابوالطاہر بن السرح، ابراہیم بن منذر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ابوحازم کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جس میں کسی نے اس کی موافقت نہیں کی۔

جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے' انہوں نے اس کا تذکرہ ثقہ راویوں میں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یاتی علی الناس زمان یرفع فیہ العلم، لا اقول یرفع، لکن یذھب العلماء فیبقی قوم جھال، فیضلون ویضلون

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھا لیا جائے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ علم ہی اٹھ جائے گا' بلکہ علماء رخصت ہو جائیں گے اور جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے وہ گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے''۔

۱۲۸۵ - بکر بن سلیمان بصری

انہوں نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے شہاب بن معمر اور خلیفہ بن خیاط نے روایات نقل کی ہیں۔

اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

۱۲۸۶ - بکر بن سہل دمیاطی، ابومحمد

یہ بنو ہاشم کے غلام ہیں۔

انہوں نے عبداللہ ابن یوسف، لیث کے کاتب اور ایک گروہ سے اور ان سے طحاوی، الاصم، طبرانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی

ہیں۔

اس کا انتقال 289ھ میں 90 سے زیادہ برس کی عمر میں ہوا۔

لوگوں نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''مقارب الحال'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۲۸۷- بکر بن شروس صنعانی

فسوی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): یہ ابن الشرود ہے۔

۱۲۸۸ -بکر بن الشرود

یہ بکر بن عبداللہ بن الشرود صنعانی ہے۔

انہوں نے معمر اور مالک سے روایات نقل کی ہیں۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): یہ ابن الشروس ہے۔ جس کا پہلے ذکر ہوا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' اور ''لیس بشی ء'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

ابوحاتم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے اس پر قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے کا الزام ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ابن ابوسری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں یہ اسانید پلٹ دیتا تھا اور ''مرسل'' روایات کو ''مرفوع'' روایات کے طور پر نقل کر دیتا تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہتے ہیں: میں نے اس کا جائزہ لیا ہے یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے:

الناس کابل مائة لا تکاد تجد فیها راحلة

''لوگوں کی مثال ان ایک سو اونٹوں کی مثل ہے جن میں سے تمہیں کوئی بھی سواری کے قابل نہیں ملے گا''۔

یہ روایت زہری کے حوالے سے سالم سے ان کے والد سے ''مرفوعاً'' منقول ہونے کے طور پر درست ہے۔

بکر بن شرود کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے:

ان رجلا ذکر للنبی صلی الله علیه وسلم انه تزوج امراة علی نعلین، فاجاز نکاحه

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے دو جوتوں کے (بطور مہر) عوض میں ایک عورت

کے ساتھ شادی کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے نکاح کو برقرار رکھا''۔

بکر بن شرود کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے:

قال: کل مسکر خمر، وما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے''۔

۱۲۸۹ - بکر بن صالح

یہ ''مجہول'' ہے اور یہ ازدی کا قول ہے۔

۱۲۹۰ - بکر بن عبدربہ

انہوں نے علی بن ابی سارہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: ان سے ہیثم بن مدرک ضریر نے روایات نقل کی ہیں اور یہ بصری ہے۔

۱۲۹۱ - بکر بن عبدالرحمٰن مزنی بصری

انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۲۹۲ - بکر بن عمرو (خ،م) معافری

یہ مصر کا رہنے والا تھا اور جامع فسطاط کا امام تھا۔

انہوں نے مشرح بن ہاعان، بکیر بن اشج اور ایک جماعت سے اور ان سے حیوۃ بن شریح، ابن لہیعہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ صاحب فضیلت اور عبادت گزار شخص تھا' اس کا محل ''صدق'' ہے۔ شیخین نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور اس کا جوانی میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ میرا خیال ہے یہ ادھیڑ عمری تک بھی نہیں پہنچا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے قابل اعتماد قرار دیا جائے گا۔

ابوعبداللہ حاکم فرماتے ہیں: اس کے معاملے کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱۲۹۳ - بکر بن قرواش

انہوں نے سعد بن مالک سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

یہ روایت ''منکر'' ہے اور یہ روایت ابوطفیل نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔
ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ صرف اسی روایت میں سنا ہے یعنی ''ذوثدیہ'' کا ذکر (صرف اسی روایت میں سنا ہے)۔

۱۲۹۴ - بکر بن قیس:

انہوں نے محمد بن زیاد الجحی سے روایات نقل کی ہیں۔
ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے ابن سیرین سے اور ان سے ثوری اور حفص بن غیاث نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۹۵ - بکر بن محمد بصری،

انہوں نے زیاد بن میمون سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۲۹۶ - بکر بن محمد بن فرقد

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے اور انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے روایات نقل کی ہیں۔
امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
ان سے محمد بن مخلد اور ابن الاعرابی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۲۹۷ - بکر بن مختار بن فلفل

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے صرف اعتبار کے طور پر روایت نقل کرنا جائز ہے۔
ابراہیم بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم، فجاء ابوبكر، فقال: افتح له، وبشره بالجنة، واخبره بأنه خليفه من بعدى

''ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو اور بتا دو کہ میرے بعد وہ خلیفہ ہوگا''۔
اس کے بعد اس نے پوری روایت نقل کی ہے۔

۱۲۹۸ - بکر بن معبد عبدی

ان سے ابوسلمہ منقری نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

قوام نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان علیا مر بشط فرات فاذا کدس طعام لرجل من التجار لیغلی به، فاحرقه

''ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دریائے فرات کے کنارے سے گزرے تو وہاں ایک تاجر کا گودام موجود تھا جس میں اناج تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ اسے مہنگا کر کے بیچے گا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے جلوا دیا''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۲۹۹ - بکر بن وائل (م، عو)

یہ زہری کا شاگرد ہے۔ حافظ عبدالحق کہتے ہیں: یہ راوی ''ضعیف'' ہے اور یہ سب کچھ اس کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے۔ ویسے یہ ''ثقہ'' ہے' کیوں کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کا جوانی میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے۔

۱۳۰۰ - بکر بن یزید مدنی

ان سے قعنبی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۳۰۱ - بکر بن یونس (ت، ق) بن بکیر

انہوں نے موسیٰ بن علی اور لیث سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

شیخ ابوحاتم رازی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم مر علی قوم یرمون ویتحالفون، فقال: ارموا ولا اثم علیکم، فهم یقولون: اخطأت واللّٰه، اصبت واللّٰه

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو حلف بھی دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ تیر اندازی کرو کوئی گناہ نہیں ہوگا جبکہ وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! تم نے نشانہ نہیں لگایا اللہ کی قسم! تم نے صحیح نشانہ لگایا ہے۔

اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے:

ان اللہ یباھی الملائکۃ عشیۃ عرفۃ بعمر

''عرفہ کی شام اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے عمر پر فخر کا اظہار کر رہا تھا''۔

یہ روایت انتہائی ''منکر'' ہے۔

۱۳۰۲-بکر الاعتق

اس کی کنیت ابوعتبہ ہے۔

انہوں نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ یہ روایت مستند نہیں ہے:

یا انس صل الضحی

''اے انس! تم چاشت کی نماز ادا کرو''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

یہ روایت اس راوی سے نضر بن انس نے نقل کی ہے۔

ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔ انہوں نے عطاء سے اور ان سے یزید بن ہارون اور عبدالصمد بن عبد الوارث نے روایات نقل کی ہیں اور فرماتے ہیں: بعض اوقات یہ غلطی کر جاتا ہے۔

جن راویوں کا نام بکیر ہے

۱۳۰۳-بکیر بن بشر

انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام بکیر بن بشیر ہے۔

۱۳۰۴-بکیر بن جعفر جرجانی

انہوں نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور ابن عدی نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

۱۳۰۵-بکیر بن زیاد

یہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۳۰۶ - بکیر بن سلیم،

(یا پھر بکیر بن) ابن سلیمان

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۳۰۷ - بکیر بن ابی السمیط بصری

انہوں نے ابن سیرین اور قتادہ سے اور ان سے عفان اور مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' اور یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں اس سے یہ روایت منقول ہے:

افطر الحاجم والمحجوم

''پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' یہ روایت نسائی میں موجود ہے۔

۱۳۰۸ - بکیر بن شہاب حنظلی دامغانی

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان فی جهنم وادیا تستعیذ منه جهنم کل یوم سبعین مرة، اعده الله للقراء المرائین باعمالهم

''بیشک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ان علما کے لیے تیار کیا ہے جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں''۔

ابوالحسن نامی راوی ''مجہول'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

من توضأ ثم خرج الی المسجد فقال: بسم الله الذی خلقنی فهو یهدین۔ الا هداه الله لاصوب الاعمال وذکر الحدیث بطوله

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جو شخص وضو کرنے کے بعد مسجد کی طرف جاتا ہے اور یہ پڑھتا ہے 'اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت دے گا'' تو اللہ تعالیٰ اسے درست ترین عمل کی رہنمائی کرتا

ہے"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے۔ یہ روایت "موضوع" ہے۔

۱۳۰۹ - بکیر بن شہاب

اگر یہ وہ راوی ہے جس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں تو پھر یہ عراق کا رہنے والا ہے اور "صدوق" ہے۔

ان سے عبداللہ بن ولید، مبارک بن سعید ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۱۰ - بکیر بن عامر (د) بجلی ابواسماعیل کوفی

انہوں نے شعبی اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے وکیع اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ "مستند" نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں مجھے اس کے حوالے سے ایسے کسی متن کا علم نہیں ہو سکا جسے "منکر" قرار دیا جائے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ومسح علی خفیہ، فقلت: یا رسول اللہ، نسیت ؟ قال: بل انت نسیت، بھذا امرنی ربی

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم بھول گئے ہو میرے پروردگار نے مجھے اسی بات کا حکم دیا ہے"۔

۱۳۱۱ - بکیر

یہ ابوبکر بن ابی مریم غسانی ہے۔

اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ اس کے نام کے ساتھ کیا ہے اور انہوں نے اس کے حوالے سے منقول تمام "منکر" روایات نقل کر دی ہیں۔

۱۳۱۲ - بکیر بن مسمار (م،س،ت)

یہ مہاجر نامی راوی کا بھائی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ابن عمر اور عامر بن سعد کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ان سے حاتم بن اسماعیل اور واقدی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سے ابوبکر حنفی نے روایات نقل کی ہیں' پھر امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مہاجر بن سمار کا بھائی نہیں ہے' کیوں کہ وہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور ''ثقہ'' تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ بکیر دامغانی ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ''جب حزن'' کے بارے میں روایت نقل کی ہے جس کا تذکرہ ہم نے ''دامغانی'' کے حالات میں کیا ہے جو ابن سیرین سے منقول ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا اور کہا ہے: یہ ''مستقیم الحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: امام مسلم نے اس کے حوالے سے دو مقامات پر روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۱۳- بکیر بن معروف، ابو معاذ خراسانی

انہوں نے مقاتل بن حیان، ابو الزبیر، یحییٰ بن سعید انصاری سے اور ان سے ولید بن مسلم، مروان بن محمد اور عبدان بن عثمان نے روایات نقل کی ہیں۔

بعض حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس پر الزام عائد کرتا ہوں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی نقل کردہ روایات زیادہ ''منکر'' نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

هل تدرون ما اوثق عرى الايمان ؟ قلنا: الله ورسوله اعلم قال: الولاية في الله، والحب في الله، والبغض في الله

''کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ اسلام کی مضبوط ترین رسی کون سی ہے ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھنا اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھنا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

شهدت خيبر، فكنت فيمن صعد الثلمة فقاتلت حتى رئى مكاني، وابليت، وعلى ثوب احمر، فما اعلم انى ركبت في الاسلام ذنبا اعظم منه للشهرة

''میں جنگ خیبر میں شریک ہوا میں ان لوگوں میں سے تھا جو شگاف پر چڑھ گئے تھے۔ میں لڑائی کرتا رہا تا کہ میری بہادری

مشہور ہو جائے اور میں نے پوری کوشش کی۔ میرے جسم پر سرخ کپڑا تھا اور میرے علم کے مطابق میں نے مسلمان ہونے کے بعد سب سے بڑا گناہ یہی کیا ہے جو شہرت کے حصول کی کوشش کی تھی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان فی جھنم وادیا تستعیذ منه جھنم کل یوم سبعین مرة، اعده الله للقراء المرائین

''بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ریا کار علما کے لیے تیار کی ہے''۔

بکیر کا انتقال 160ھ کے آس پاس شام میں ہوا۔

۱۳۱۴- بکیر بن وہب (س)

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے صرف ابو اسود نامی راوی نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔ ویسے یہ جزری ہے جس کے بارے میں ازدی کا کہنا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۱۳۱۵- بکیر بصری

یہ ہشیم کا استاد ہے اور ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام بلال ہے

۱۳۱۶- بلال بن عصمہ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ قول سنا ہے۔

ان اصدق القول قول الله

''بیشک سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے''۔

اسلم منقری کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

۱۳۱۷- بلال بن عبید العتکی

اس نے ابو عبید عتکی کے حوالے سے ابو زرعہ شیبانی کی روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور یہ ازدی کا قول ہے۔

۱۳۱۸- بلال بن مرداس (د، ت، ق)

اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہیں۔ یہ ازدی کا قول ہے۔

یہ ابن ابی موسیٰ ہے اور اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ایک شخص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

ان سے سدی اور عبدالاعلیٰ ثعلبی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۱۹- بلال بن یحییٰ (عو) العبسی

انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ''مرسل'' ہیں۔

ان کا یہ بھی کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۳۲۰- بلج مہری

اس نے ابوشیبہ مہری کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے اور نہ ہی اس کے شیخ کا پتہ چل سکا ہے۔

یہ روایت شعبہ نے ابوجودی کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند معروف نہیں ہے۔

۱۳۲۱- بلہط بن عباد

انہوں نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

یہ روایت ''منکر'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حر الرمضاء، فلم یشکنا، وقال: استکثروا من لا حول ولا قوۃ الا باللہ، فانہا تدفع تسعۃ وتسعین بابا من الضر، ادناہا الھرم

''ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو قبول نہیں کیا اور ارشاد فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ بکثرت پڑھا' کیوں کہ یہ ننانوے قسم کی تکلیفیں دور کردیتا ہے جس میں سب سے کم تر بڑھاپا ہے'' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''شدید ترین غم ہے۔ یہ روایت عقیلی نے نقل کی ہے۔

۱۳۲۲- بلیل بن حرب بصری

انہوں نے فیض بن محمد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

میں یہ کہتا ہوں ابوسعید اشج نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ایک قول کے مطابق اس کا نام ''بلبل'' ہے۔

۱۳۲۳ - بندار بن عمر الرویانی

یہ فقیہہ نصر مقدسی کا استاد ہے۔
نخشبی کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

۱۳۲۴ - بنانہ (د)

انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔
اس خاتون کی شناخت صرف اس روایت سے ہوسکی ہے جو ابن جریج نے ان سے نقل کی ہے:

لا تدخل الملائكة بيتا فيه جرس
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی موجود ہو''۔

۱۳۲۵ - بنوس بن احمد واسطی

اس نے ابوخلیفہ جمحی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

جن راویوں کا نام بہز ہے

۱۳۲۶ - (صح) بہز بن اسد (خ،م) العمی

انہوں نے شعبہ اور ایک گروہ سے اور ان سے احمد، بندار اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثبت ہونا اس پر ختم ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور امام ہے۔
ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا'
اس میں یہ خرابی ہے ویسے میرے علم کے مطابق بحر نامی اس راوی پر تنقید نہیں کی گئی۔

۱۳۲۷ - بہز بن حکیم (عو) بن معاویہ بن حیدہ، ابوعبدالملک قشیری بصری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔
اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے زرارۃ بن اوفی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔
ان سے سفیان، حماد بن زید، یحییٰ قطان، مکی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔
علی بن مدینی' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صالح شخص ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی ''منکر'' روایت نہیں دیکھی اور میں نے ثقہ راویوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا جس نے اس سے روایت نقل کرنے میں اختلاف کیا ہو۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: بہز نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جو روایات نقل کی ہیں وہ عربی اسناد ہیں۔

احمد بن بشیر کہتے ہیں: بہز کے پاس آیا تو وہ شطرنج کھیل رہا تھا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بکثرت خطاء کیا کرتا تھا۔

جہاں تک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ہمارے ائمہ (محدثین) کی ایک جماعت نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: کسی بھی عالم نے اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا۔ انہوں نے اس سے استدلال میں توقف کیا ہے۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اگر اس کی نقل کردہ یہ روایت نہ ہوتی:

''بے شک ہم اس کا نصف مال اپنے پروردگار کے حکم کے تحت حاصل کرلیں گے''۔

تو ہم اسے ''ثقہ'' راویوں میں شامل کردیتے' یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کے بارے میں' میں نے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کی تھی۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔ اس کا ذکر صحیح میں اس لیے نہیں ہوا کہ اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جو روایات نقل کی ہیں ان کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ ''حجت'' ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس نے زہری اور انصاری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ ان دونوں کے انتقال کے درمیان 91 برس کا فاصلہ ہے۔

عبدالمجید نامی راوی نے اس راوی کی سند کے ساتھ اس کے دادا کا یہ قول نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حبس ناسا في تهمة ثم خلى سبيلهم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک الزام کی وجہ سے کچھ لوگوں کو روک لیا تھا پھر آپ نے انہیں چھوڑ دیا''۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: في كل ذود سائمة الصدقة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چرنے والے اونٹ پر زکوٰۃ لازم ہے''۔

ابن ابوعاصم نے اپنی کتاب ''العفو'' میں اس راوی کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان اخاہ اتی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال: جیرانی علی ما اخذوا؟ فاعرض عنه، فاعاد قوله، فاعرض عنه، فقال: لئن قلت ذاك فان الناس یزعمون انك نهیت عن الغی ثم تستخلی به فقام الیه اخوه، فقال: یا رسول اللّٰہ، انه لیکف عنه فقال: اما لئن قلتموها ولئن کنت افعل ذلك انه لعلی وما هو علیکم خلوا له عن جیرانه

''اس کا بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔عرض کیا: میرے پڑوسی جو چیز پکڑ لیتے ہیں اس کی ادائیگی میرے ذمے لازم ہوگی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیرلیا۔اس نے اپنی بات دہرائی تو نبی اکرم ﷺ نے پھر اس سے منہ پھیرلیا اوراس نے عرض کیا: اگر آپ یہ کہتے ہیں: تو ٹھیک ہے ویسے لوگ تو یہ کہتے ہیں: آپ نے گمراہی سے منع کیا ہے اوراب آپ اس کا موقع دے رہے ہیں تو اس شخص کا بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سے اس چیز کو روک لیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ یہ کہتے ہو' تو ٹھیک ہے اگر میں نے ایسا کرنا ہوتا تو اس کی ادائیگی میرے اوپر لازم ہوتی' لیکن یہ تم پر لازم نہیں ہے اس کو اس کے پڑوسیوں سے الگ کروادو۔

۱۳۲۸ - بہلوان بن شہرمزن ابوالبشر الیزدی

یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

عبدالعزیز نامی راوی بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے نیشاپور میں ایک غیر معروف شیخ کے حوالے سے ابوحسین داؤدی کے حوالے سے ''صحیح بخاری'' بیان کی تھی تو لوگوں نے اسے جھوٹا قرار دیا تھا' کیوں کہ اس نے یہ کہا تھا کہ میری پیدائش 565 ہجری میں ہوئی تھی پھر اس نے یہ بات بھی کہی کہ میں نے شیخ ابوالوقت سجزی کی زیارت کی ہوئی ہے اوروہ ایک عام سافر دتھا۔

﴿جن راویوں کا نام بہلول ہے﴾

۱۳۲۹ - بہلول بن حکیم قرقسانی

ان سے ابوکریب نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۳۳۰ - بہلول بن راشد

یہ مغرب (مراکش) سے تعلق رکھنے والا ایک عمر رسیدہ شخص ہے۔

انہوں نے یونس بن یزید سے اوران سے قعنبی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۳۳۱ - بہلول بن عبید کندی کوفی، ابوعبید

انہوں نے سلمہ بن کہیل اور ایک جماعت سے اور ان سے حسن بن قزعہ، ربیع بن سلیمان جیزی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف الحدیث'' اور ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کیا کرتا تھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور مستند نہیں ہے۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے 6 روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام

''جو شخص کسی بدعتی کا احترام کرے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة (فی قبورهم) الحدیث

''لا الہ الا اللہ والے لوگوں کو ان کی قبروں میں وحشت نہیں ہوگی''۔

ابن حبان نے ان کے حوالے سے یہ متن نقل کیا ہے۔

انہوں نے کہا ہے یہ روایت سلمہ سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے پھر انہوں نے کہا ہے یہ روایت صرف عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کے طور پر ہی معروف ہے' پھر اس کے بعد ابن جوزی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بات کہی ہے۔ یہاں بہلول بن عبید نامی ایک اور راوی بھی ہے' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ہم اس میں کسی خرابی سے واقف نہیں ہیں۔

۱۳۳۲ - بہیم بن الہیثم

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ اسی طرح کیا اور اس کے حالات بیان کیے ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۳۳۳ - بہیہ

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ان سے ابوعقیل یحییٰ بن المتوکل نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہوتی' اس کی سند کے ساتھ وہ روایت منقول ہے جو بچوں کے

بارے میں ہے کہ اگر تم چاہو تو میں جہنم میں ان کی چیخ و پکار تمہیں سنوا سکتا ہوں۔
شیخ جوز جانی فرماتے ہیں: میں نے اس خاتون کے بارے میں تحقیق کی تا کہ مجھے اس کی شناخت حاصل ہو سکے تو اس نے مجھے تھکا دیا۔

ابن عدی نے اس خاتون کا تذکرہ کیا ہے پھر فرماتے ہیں: یحییٰ نامی راوی نے اس کے حوالے سے چھ روایات نقل کی ہیں اور اس خاتون کی نقل کردہ روایات ''منکر'' نہیں ہیں۔

۱۳۳۴ -بوری بن فضل ہرمزی

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

صریر الاقلام عند الاحادیث یعدل عند الله التکبیر الذی یکبر فی رباط عسقلان وعبادان، ومن کتب اربعین حدیثا اعطی ثواب الشهداء الذین قتلوا بعبادان وعسقلان

''احادیث بیان ہونے کے وقت اپنے قلم کو جنبش دینا (یعنی احادیث تحریر کرنا) اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس تکبیر کے برابر ہے جو عسقلان اور عبادان کی پہرہ داری کے دوران کہی جاتی ہے۔ اسے ان شہداء کا ثواب عطا کیا جائے گا جو عبادان اور عسقلان میں قتل ہوئے تھے''۔

اس روایت کو اس راوی سے نقل کرنے میں محمد بن مضر نامی راوی منفرد ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک نے اس روایت کو ایجاد کیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام بیان ہے﴾

۱۳۳۵ -بیان بن حکم

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
ابن مذہب کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حکم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا قصر عبد فی العمل ابتلاه الله بالهم

''جب بندہ عمل میں کوتاہی اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے''۔
یہ روایت ''معضل'' ہے۔

۱۳۳۶ -(صح) بیان بن عمرو بخاری العابد (خ)

انہوں نے یحییٰ قطان اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے بخاری' ابوزرعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جلیل القدر عالم ہے تاہم اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔
ابن ابی حاتم کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔
وہ روایت جو اس نے صالح بن نوح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ جھوٹی ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خرابی کی وجہ اس کے علاوہ کوئی اور ہو تو یہ راوی سچا شمار ہوگا۔
حسن بن عمرو بخاری کہتے ہیں: یہ شخص روزانہ تین مرتبہ قرآن کی تلاوت کیا کرتا تھا۔

۱۳۳۷ - بیان الزندیق

ابن نمیر کہتے ہیں: خالد بن عبداللہ نے اسے قتل کروا کر آگ میں جلوا دیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ راوی بیان بن سمعان نہدی ہے جس کا تعلق بنو تمیم سے تھا۔ ایک سو ہجری کے بعد اس نے عراق میں ظہور کیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا ان میں معبود کا ایک جزء ہے جس کے ناسوت میں یہ متحد ہے پھر اس کے بعد ان کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ خدا بنے پھر اس کے بعد ان کے صاحبزادے ابو ہاشم خدا بنے' پھر ان کے بعد بیان نامی یہ راوی خدائی میں شریک ہو گیا۔ بیان نامی اس راوی نے امام باقر کو ایک خط لکھا تھا جس میں انہیں اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ وہ نبی ہے' ہماری اس کتاب میں اس نوعیت کے راویوں کا ذکر نہیں ہوگا' کیوں کہ اس نے کوئی روایت نقل نہیں کی۔ میں نے تو ویسے ہی آخر میں بر سبیل تذکرہ اس کا ذکر کر دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿حرف التاء﴾

''ت'' سے شروع ہونے والے نام

۱۳۳۸ -تبیع ابوالعدبس (د،ق)

انہوں نے ابومرزوق سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے صرف ابوالعنبس نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۳۳۹ -تزید بن اصرم

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام برید ہے جیسا کہ پہلا گزر چکا ہے۔

۱۳۴۰ -تغلب بن ضحاک کوفی

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۳۴۱ -تلید بن سلیمان (ت) کوفی الاعرج

انہوں نے عطاء بن سائب اور عبدالملک بن عمیر سے اور ان سے احمد اور ابن نمیر نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال: هذا فی الجنة، وان من شیعته قوما یلفظون الاسلام لهم نبذ یسمون الرافضة، من لقیهم فلیقتلهم، فانهم مشرکون

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: یہ جنتی ہے۔ اس کے ماننے والوں میں سے ایک قوم ہو گئی۔ جو اسلام کو ایک طرف کر دیں گے ان کا ایک مخصوص برا لقب ہوگا۔ انہیں رافضی کہا جائے گا جو شخص ان کا سامنا کرے وہ انہیں قتل کرے' کیوں کہ وہ لوگ مشرک ہوں گے''۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔
یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ کسی بلند جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلاموں کی اولاد میں سے کسی شخص نے اٹھ کر اسے مارا اور اس کی ٹانگیں توڑ دیں۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ رافضی تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتا تھا اور ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں:
یہ خبیث تھا۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام تمام ہے﴾

۱۳۴۲- تمام بن بزیع بصری

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور اس کی کنیت ابوسہل تھی۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ اہل بصرہ میں اس کے حوالے سے صرف مقدمی نے روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے موسیٰ بن اسماعیل اور یحییٰ حمانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۴۳- تمام بن نجیح: (د،ت)

انہوں نے حسن، دمشقی سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔
انہوں نے عون بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات کی ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی ہے اور یہ ''غیر ثقہ'' ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''ذاہب الحدیث'' ہے۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ''موضوع'' روایات ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے اس نے جان بوجھ کر

انہیں ایجاد کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اصل کل داء البردة

''ہر بیماری کی اصل ٹھنڈک ہے''۔

اس روایت کا محمد نامی راوی حلبی ہے ہوسکتا ہے کہ خرابی کی بنیاد یہی شخص ہو۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لو ان غربا من جهنم وضع فی الارض لآذی من فی المشرق

''اگر جہنم میں سے ایک ڈول زمین میں رکھ دیا جائے۔ تو مشرق میں موجود ہر چیز اس کی اذیت کو محسوس کرے''۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ہر بیماری کی اصل ٹھنڈک ہے''۔

﴿جن راویوں کا نام تمیم ہے﴾

۱۳۴۴- تمیم بن احمد بن احمد بن البندنیجی

یہ بعد کے زمانے کا محدث ہے۔ ابن اخضر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے۔

ابن نجار کہتے ہیں: یہ ہمارے استاد شیخ احمد کا بھائی تھا۔ اس نے ابن زاغونی اور شیخ ابوالوقت سے احادیث کا سماع کیا تھا اور پھر اس نے ابن بطر اور ابوحسین بن طیوری کے شاگردوں سے علم حدیث حاصل کیا اور ان کے بعد کے لوگوں سے بھی حاصل کیا۔ یہاں تک کہ اس کا انتقال ہوا۔ اس نے بہت سی کتابیں تحریر کی ہیں۔ یہ علم حدیث کا سچا طلبگار اور منقول کتابوں اور اجزاء کا شناسا تھا۔ متاخرین کے احوال اور ان کے حالات سے بھرپور آگاہ تھا۔ تاہم اس کے پاس علم کم تھا' کیوں کہ یہ روایات نقل کرنے میں تساہل کا شکار ہو جاتا تھا اور اپنے حافظے کی بنیاد پر سنی ہوئی باتیں اصل کے ساتھ مقابلہ کیے بغیر نقل کر دیتا تھا۔ اسی لیے اہل علم کی ایک جماعت نے اس کی نقول کے ذریعے سماع کو ممنوع قرار دیا ہے جیسا کہ حافظ محمد بن عبدالغنی مقدسی اور حافظ ضیاء الدین مقدسی نے یہ رائے پیش کی ہے۔

ابوالقاسم کا' ابن کادش سے' ابن شاہین کی الترغیب کے ایک جزء کا سماع نقل کیا گیا ہے جو ایک کامل نسخے کی شکل میں تھا' لیکن پھر یہ بات واضح ہوئی انہوں نے ایک منتخب نسخے سے سماع کیا ہے اور یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ نسخہ کامل نہیں ہے۔ اس میں بہت سی احادیث نہیں ہیں تو اضافی حصے کے بارے میں ہمارا سماع باطل ہوگیا۔ میں نے ابن اخضر سے تمیم اور اس کے بھائی احمد کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ان دونوں کو انتہائی ضعیف قرار دیا اور ان دونوں پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا۔

اس کا انتقال 597 ہجری میں ہوا۔

۱۳۴۵-تمیم بن عطیہ (ت) عنسی

یہ داریا کا رہنے والا تابعی تھا۔

انہوں نے مکحول اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

دحیم اور ابوزرعہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔اس نے مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے: میں قاضی شریح کی خدمت میں بیٹھتا رہا ہوں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی فرماتے ہیں: یہ بات اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے' کیوں کہ میرے خیال میں مکحول کبھی بھی قاضی شریح کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: درست یہ ہے کہ یہ تمیم بن عطیہ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام تمیم بن طرفہ ہے۔اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تمیم بن طرفہ طائی جو کوفہ کے رہنے والے تھے۔

وہ ثقہ راویوں میں سے ہیں اور انہوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۴۶-تمیم بن عبداللہ

انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بصرہ کا رہنے والا بزرگ آدمی تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۳۴۷-تمیم بن خرشف

اس نے قتادہ کے حوالے سے رونے کے بارے میں ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۱۳۴۸-تمیم بن محمود (د،س،ق)

یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت عبدالرحمٰن بن شبل کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

ان سے عثمان بن عبدالرحمٰن طرائفی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۴۹-تمیم بن ناصح

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی ہیں۔

اس نے صفوان بن عمرو اور خالد بن معدان کی صاحبزادی ام عبداللہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اس نے ابوسنان ضرار بن مرہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کی تمام روایات پھینک دی تھیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۳۵۰-تمیم ابوسلمہ (س)

اس نے اپنی مالکن سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے ان کی طلاق کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔
ان سے صرف مجاہد نے روایات نقل کی ہیں۔

جن راویوں کا نام توبہ ہے

۱۳۵۱-توبہ بن عبداللہ (س)، ابوصدقہ

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''ثقہ'' ہیں اور ان سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۵۲-توبہ بن علوان

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور انہوں نے شعبہ اور اہل عراق سے وہ روایات نقل کی ہیں جو ان سے منقول نہیں ہے۔ انہوں نے اہل یمن سے بھی روایات نقل کی ہیں اور اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما كانت الليلة التي زفت فاطمة الى على كان النبى صلى الله عليه وسلم امامها وجبرائيل عن يمينها وميكال عن يسارها وسبعون الف ملك خلفها

''جب وہ رات آئی جس میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آگے چل رہے تھے۔ حضرت جبرائیل ان کے دائیں طرف تھے حضرت میکائیل ان کے بائیں طرف تھے اور ستر ہزار فرشتے ان کے پیچھے تھے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صریح جھوٹ ہے۔

۱۳۵۳-توبہ

(یہ ربیع کا والد ہے) یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے اپنے والد اور وکیع کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۳۵۴- (صح) توبہ عنبری (خ،م)

یہ ان کا آزاد کردہ غلام ہے (یعنی یہ اس قبیلے کا حصہ نہیں ہے بلکہ اس قبیلے کی طرف اس کی نسبت ''ولاء'' کے اعتبار سے ہے)۔

(اس کی کنیت) ابوالمورع (ہے)

یہ بصرہ کا رہنے والا جلیل القدر آدمی ہے۔

انہوں نے انس، شعبی اور ابوالعالیہ سے اور ان سے شعبہ، سفیان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ابن کیسان ہے جو عباس بن عبدالعظیم کا دادا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا صلی احدکم فلیتزر ولیرتد

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ ''ازار'' باندھ لے اور اسے موڑ لے''۔

ابن مدینی کہتے ہیں: توبہ نامی اس راوی سے تقریباً 30 روایات منقول ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی افراد فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اس راوی کو ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے۔

﴿حرف الثاء﴾

''ث'' سے شروع ہونے والے نام

﴿جن راویوں کا نام ثابت ہے﴾

۱۳۵۵-ثابت بن احمد، ابوالبرکات المؤدب

انہوں نے اسماعیل بن سمرقندی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن دبیثی کہتے ہیں: یہ دھوکے باز تھا۔

۱۳۵۶-(صح) ثابت بن اسلم (ع) بنانی

کسی مدافعت کے بغیر ''ثقہ'' ہے اور جلیل القدر حیثیت کا مالک ہے۔

ابن عدی نے قابل انکار حرکت کی ہے کہ انہوں نے اس کا تذکرہ کتاب ''الکامل'' میں کر دیا ہے' حالاں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول اس کی نقل کردہ روایت ''صحیح'' میں مذکور ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اس سے اڑھائی سو کے قریب روایات منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں جو ''منکر'' روایات ہیں۔

اس کی وجہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' کیوں کہ اس کے حوالے سے کئی ضعیف راویوں نے روایات نقل کی ہیں۔ غالب قطان نے بکر بن عبداللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اپنے زمانے کے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہے وہ ثابت بنانی کو دیکھ لے۔ ہم نے اس سے بڑا عبادت گزار نہیں دیکھا۔

شعبہ کہتے ہیں: ثابت روزانہ ایک مرتبہ قرآن پڑھ لیتا تھا اور ہمیشہ نفلی روزے رکھتا تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں: میں نے ثابت کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی پسلیاں حرکت کرنے لگیں۔

سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں: میں نے ثابت کو دیکھا ہے قیمتی اور طیالسی لباس پہنا کرتے تھے اور عمامہ باندھتے تھے۔

ابن علیہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 127 ہجری میں ہوا۔ یحییٰ بن قطان کا بھی یہی کہنا ہے۔ انہوں نے مزید یہ نقل کی ہے۔ اس وقت

اس کی عمر 86 برس تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابھی میں یہ ذکر نہیں کرونگا کہ ابن عدی نے اس سردار کا تذکرہ ''کتاب الکامل'' میں کیوں کیا ہے' البتہ یحییٰ بن سعید قطان کا قول ذکر کیا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایوب پر حیرت ہے کہ وہ ثابت کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثابت' قتادہ کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ یہ وعظ کیا کرتا تھا اور قتادہ زیادہ یاد رکھتا ہے اور وہ محدث تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ثابت اپنے نام کی طرح ثابت ہے۔ اگر ابن عدی نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا تذکرہ نہ کرتا۔

۱۳۵۷- ثابت بن انس

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۵۸- ثابت بن ابوثابت

یہ عوف کا استاد ہے۔

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۱۳۵۹- ثابت بن حماد ابوزید بصری

انہوں نے ابن جدعان اور یونس سے روایات نقل کی ہیں۔

ازدی وغیرہ نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''انتہائی ضعیف'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مر بی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اسقی راحلة لی فی رکوة، اذ تنخمت فاصابت نخامتی ثوبی، فاقبلت اغسلها، فقال: یا عمار، ما نخامتك ولا دموعك الا بمنزلة الماء الذی فی رکوتك، انما تغسل ثوبك من البول والغائط والمنی والدم والقیء

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ میں اس وقت اپنی سواری کو ایک برتن میں پانی پلا رہا تھا۔ اسی دوران میں نے تھوک پھینکا تو میرا تھوک میرے کپڑے پر لگ گیا۔ میں اسے دھونے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! تمہاری بلغم اور تمہارے آنسو اس پانی کی طرح ہیں جو تمہارے برتن میں ہے تم اپنے کپڑے سے پیشاب' پاخانے' منی' خون اور قے کو دھویا کرو''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثابت سے ایسی روایات بھی منقول ہیں جن میں اس کی مخالفت کی گئی ہے اس کی سند میں ثقہ راوی منقول ہے لیکن وہ روایات منکر ہے۔

۱۳۶۰-ثابت بن ابی صفیہ (ت)، ابوحمزہ الثمالی،

یہ مہلب بن ابی صفیہ کا غلام ہے۔

انہوں نے حضرت انس، شعبی اور ایک گروہ سے اور ان سے وکیع، ابونعیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشی ء" ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "لین الحدیث" ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

ابوصفیہ کا نام دینار ہے۔

عبیداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ابوحمزہ ثمالی کے پاس تھے تو وہاں ابن مبارک بھی موجود تھے۔ ابوحمزہ ثمالی نے ایک روایت نقل کی جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ تھا۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھ گئے تو انہوں نے اس کے حوالے سے تحریر شدہ روایات پھاڑ دیں اور وہاں سے چلے گئے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من زار اخاه فی اللّٰه لا لغيره التماس موعود اللّٰه وكل اللّٰه به سبعين الف ملك ينادونه: طبت وطابت لك الجنة

"جو شخص اپنے کسی دینی بھائی کی زیارت کرے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایسا کرے کسی اور مقصد کے لیے ایسا نہ کرے اور وہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے حصول کے لیے ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو بلند آواز میں پکارتے ہیں۔ تم پاک ہو گئے ہو۔ تمہارے لیے جنت تیار ہو گئی ہے"۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: سلیمانی نے اس کا شمار رافضیوں میں کیا ہے۔

۱۳۶۱-ثابت بن زیاد

انہوں نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۳۶۲-ثابت بن زید

انہوں نے قاسم سے اور ان سے ابن ابی عروبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد فرماتے ہیں: اس سے "منکر" روایات منقول ہیں۔

یہ ثابت بن زید بن ثابت بن زید بن ارقم ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں وہم غالب ہوتا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا' یہ اس وقت ہے جب یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہو۔

۱۳۶۳-ثابت بن زہیر، ابوزہیر بصری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متن اور سند میں یہ ''ثقہ'' راویوں کی مخالفت کرتا ہے۔

محمد بن عبید نے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی التشهد: بسم اللّٰہ خیر الاسماء ، وکان ابن عمر یفعله

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں یہ پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو سب سے بہترین نام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت ایک جماعت نے نافع سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

ان سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے حسن اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں۔

۱۳۶۴-ثابت بن سعید (د) بن ابیض بن حمال

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بھتیجے فرج بن سعید نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور اس سے دو روایات منقول ہیں اس میں سے ایک روایت یہ ہے کہ ''اراک میں چراگاہ نہیں ہوتی''۔

۱۳۶۵-ثابت بن ابوصفوان

ان سے ابن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۳۶۶-ثابت بن سلیم کوفی

انہوں نے ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۳۶۷-ثابت بن عبداللہ

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۳۶۸-ثابت بن عبیداللہ بن ابوبکرہ

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۳۶۹-(صح) ثابت بن عجلان (خ، د، س، ق) شامی

ان سے بقیہ اور محمد بن حمیر نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس کے بارے میں توقف کرتا ہوں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس سے 3 ''غریب'' روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس کی نقل کردہ جن روایات کو ''منکر'' قرار دیا ہے اس میں ایک روایت یہ ہے جو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے:

كنت البس اوضاحا من ذهب، فقلت: يا رسول الله، اكنز هو ؟ قال: ما بلغ ان تؤدى زكاته فزكى فليس بكنز

''میں نے سونے سے بنا ہوا ہار پہنا ہوا تھا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ''کنز'' ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زکوٰۃ تم ادا کر دیتی ہو خواہ وہ کتنا ہی کیوں نہ ہو وہ پاک ہوگا۔ وہ ''کنز'' شمار نہیں ہوگا''۔

حافظ عبدالحق کہتے ہیں: ثابت کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

دحیم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

ابوحسن بن قطان نے ان کی اس رائے سے اختلاف کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے' اس کے بارے میں عقیلی کی رائے بھی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں: اس طرح کا اعتراض اسی شخص پر کیا جاتا ہے جو مطلق طور پر ''ثقہ'' راوی کے طور پر معروف نہ ہو۔ البتہ جو راوی ثقہ راوی کے طور پر معروف ہو اس کا کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہونا اسے نقصان نہیں پہنچاتا' ماسوائے اس صورت کے کہ اس سے بکثرت منفرد روایات منقول ہو۔

میں یہ کہتا ہوں جو شخص ثقہ راوی کے طور پر معروف ہو وہ تو ٹھیک ہے' لیکن جس راوی کی توثیق کی گئی ہو امام احمد بن حنبل جیسی شخصیت نے اس کے بارے میں توقف کیا ہو۔ (اس کا حکم مختلف ہوگا) اور ابوحاتم جیسے شخص نے کہا ہو کہ یہ ''صالح الحدیث'' ہے' تو ہم اسے ''ثقہ'' کے مرتبے تک نہیں پہنچائیں گے اور اس کی نقل کردہ منفرد روایت کو ''منکر'' قرار دیا جائے گا۔ اس اعتبار سے عقیلی اور عبدالحق کے قول کو ترجیح حاصل ہوگی۔

یہ حمص کا رہنے والا عمر رسیدہ شخص ہے اور اس نے بکثرت روایات نقل نہیں کی ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور مجاہد عطاء اور ایک جماعت سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ یہ ایک دروازے کی طرف غازی کے طور پر واقع ہوا ہے۔

دحیم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں ایک مرتبہ دریافت کیا گیا: کیا یہ "ثقہ" ہے؟ تو وہ خاموش رہے۔

۱۳۷۰- ثابت بن عطیہ

انہوں نے ہشام دستوائی سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۱۳۷۱- ثابت بن عمارہ (د، ت، س)

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ان سے یحییٰ بن سعید قطان، عثمان بن عمر بن فارس نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ "متین" نہیں ہے۔ غنیم بن قیس اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۷۲- ثابت بن عمرو

انہوں نے یونس بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں: درست یہ ہے کہ ابن عمر ہے۔

۱۳۷۳- ثابت بن قیس (د، س) ابوالغصن غفاری مدنی

انہوں نے حضرت انس، ابن المسیب اور (دیگر) اکابرین سے اور ان سے معن، قعنبی اور ابن ابی اویس نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی کہا ہے البتہ دوسرے قول کے مطابق یہ "ضعیف" ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ہوسکتا ہے کہ یہ کوئی دوسرا شخص ہو جس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

ان کا انتقال 168 ہجری میں سو برس کی عمر میں ہوا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

''جس شخص کو حکمران کے پاس ایسا اثر ورسوخ حاصل ہو جس کے ذریعے وہ (کسی کو) نقصان سے بچا سکے یا فائدہ پہنچا سکے (اور وہ کسی کی مدد کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو اس دن ثابت رکھے گا جب لوگوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن اسحاق صواف کہتے ہیں: ہم نے ثابت بن موسیٰ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' جو محمد بن عبید محاربی نے ان کے حوالے سے نقل کی تھی تو وہ بولے: میں اس روایت سے واقف نہیں ہوں۔

ثابت (نامی اس راوی سے) ان دو روایات کے علاوہ تین معروف روایات منقول ہیں۔

عقیلی فرماتے ہیں: دیگر راویوں نے اپنی سند کے ساتھ شریک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من کثرت صلاته بالليل

''جس شخص کی رات کی (نفلی) نماز زیادہ ہو''۔

عقیلی فرماتے ہیں: اسی سند کے ساتھ قدم ڈگمگا جانے والی روایت بھی منقول ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی وہ شخص ہے جس نے شریک کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''جس شخص کی رات کی (نفلی) نماز زیادہ ہو''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شریک کا قول ہے۔ شریک نے جو سند بیان کی تھی اس کے بعد یہ روایت ہے۔

يعقد الشيطان على قافية رأس احدكم ثلاث عقد

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ''شیطان آدمی کی گردن پر تین گرہیں لگاتا ہے''۔

ثابت نے روایت میں ''ادراج'' کرتے ہوئے شریک کے الفاظ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے طور پر نقل کر دیا پھر ضعیف راویوں کی ایک جماعت نے ثابت کے حوالے سے یہی الفاظ اسی طرح آگے نقل کر دیئے۔

ابو معین رازی' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ثابت ابو یزید نامی راوی ''کذاب'' ہے۔

مطین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

ان کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔

۱۳۷۸- ثابت بن میمون

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

(ذہبی کہتے ہیں) میں کہتا ہوں: شاید یہ وہ ثابت بن میمون ہو جس نے ابو ثابت اسلمی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۹- ثابت بن ابی المقدام

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

ابن جوزی نے اس کا اسی نام سے تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بھی بعید از امکان نہیں کہ یہ راوی ثابت ابو مقدام ہو' اس کا نام ثابت بن

ہرمز ہے۔اس نے سعید بن مسیب سے روایات نقل کی ہیں۔یہ ''ثقہ'' ہے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۸۰-ثابت بن یزید الاودی کوفی

انہوں نے عمرو بن میمون الاودی سے اور ان سے یحییٰ قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

بعض محدثین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ابن جوزی نے ''الضعفاء'' میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے: یہ ثابت بن یزید ابوالسری کوفی ہے۔

حفص بن غیاث کہتے ہیں: اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

قطان کہتے ہیں: یہ درمیانہ درجے کا ہے۔حافظ ابواحمد نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: محدثین کے نزدیک یہ ''متین'' ہے۔

۱۳۸۱-ثابت بن یزید

اگر تو یہ وہ شخص ہے جو زائدہ کے طبقے کا ہے تو پھر یہ ثابت احول ہوگا۔یہ ثقہ' مشہور ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔

انہوں نے عاصم الاحول اور ایک جماعت سے اور ان سے عارم اور عفان نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 169 ہجری میں ہوا۔

شعبہ نے ان کے بارے میں لوگوں کی رہنمائی کی ہے۔(اس کا ذکر تمیز کے لیے کیا گیا ہے)

۱۳۸۲-ثابت بن ولید بن عبداللہ بن جمیع

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے' تاہم ان پر لفظی تنقید نہیں کی۔انہوں نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جس کا متن محفوظ ہے۔

۱۳۸۳-ثابت، ابوسعید

انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں روایت منقول ہے۔

ان سے ابوسعید المؤدب محمد بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔ان کی ان سے ملاقات ''رے'' (تہران) میں ہوئی تھی۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۳۸۴-ثابت الحفار

انہوں نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایات نقل کی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۳۸۵-ثابت انصاری

انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۳۸۶-ثابت (د، ت، ق)

عدی بن ثابت نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اس راوی کی شناخت صرف اس کے بیٹے (کی نقل کردہ روایت) کے حوالے سے ہو سکی ہے۔ صحیح یہ ہے: یہ عدی بن ابان بن ثابت بن قیس بن خطیم انصاری ظفری ہے' لیکن پھر اس کا نام اس کے دادا کے حوالے سے عدی بن ثابت ذکر کیا جانے لگا۔ ابن سعد اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے: یہ عدی بن ثابت بن دینار ہے۔
یہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔
ایک قول یہ بھی ہے یہ عدی بن ثابت بن عبید بن عازب ہے اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کا بیٹا ہے۔ بہر حال ہر صورت میں عدی بن ثابت نامی راوی کا والد مجہول الحال ہے' کیوں کہ اس (ثابت) کے بیٹے (عدی) کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۳۸۷-ثبیت بن کثیر بصری

انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اور ان سے یمان بن عدی حمصی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔
یحییٰ الحمصی نے اپنی سند کے ساتھ بہز کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يستاك عرضا، ويشرب مصا، ويتنفس ثلاثا، ويقول: هو اهنأ وامرا وابرأ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوڑائی کی سمت میں مسواک کیا کرتے تھے اور چسکی لے کر پیتے تھے۔ آپ (پیتے ہوئے درمیان میں) تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ زیادہ باسہولت' زیادہ سیراب کرنے والا اور (بیماری سے) زیادہ محفوظ رکھنے والا ہے''۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام ''نبیت'' یعنی ''ن'' کے ساتھ ہے۔

۱۳۸۸-ثروان بن ملحان

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

سیکون بعدی امراء یقتتلون علی الملك

''عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو حکومت کے لیے قتل وغارت گری کریں گے''۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ روایت اس راوی سے سماک بن حرب نے نقل کی ہے۔ شعبہ نے اس کا نام الٹ بیان کیا ہے یعنی ملحان بن ثروان۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق سماک کے علاوہ اور کسی نے بھی ثروان کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی۔

﴿جن راویوں کا نام ثعلبہ وثعلب ہے﴾

۱۳۸۹-ثعلبہ بن بلال بصری الاعمی

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور اس نے قواریری کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۳۹۰-ثعلبہ بن سہیل (ت،ق) الطہوی، ابو مالک کوفی الطبیب نزیل الری

انہوں نے زہری اور ایک جماعت سے اور ان سے جریر، محمد بن یوسف فریابی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ ثعلبہ فرماتے ہیں: میں نے شیطان کو گھیر لیا اور اس کو واسطہ دیا تو وہ بولا: مجھے چھوڑ دو' کیوں کہ میں ''شیعہ'' ہوں۔ میں نے دریافت کیا: شیعوں میں سے تم اور کس سے واقف ہو؟ وہ بولا: اعمش اور ابواسحاق سے۔

ثعلبہ کہتے ہیں: پیٹ میں جانے والی ہر چیز متغیر ہو جاتی ہے سوائے زیرہ کے۔

انہوں نے یہ بھی کہا ہے: نیک لوگوں کے اخلاق خون کو پانچ دن تک دھکیلتے ہیں۔

معاویہ عجلی کہتے ہیں: میں ''رے'' کے قاضی عنبسہ کے پاس موجود تھا۔ ثعلبہ بن سہیل اس کے پاس آئے' عنبسہ نے اس سے دریافت کیا: آپ نے سب سے زیادہ حیرت انگیز کون سی چیز دیکھی ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے سحر کے علاج کے لیے شراب (یا کوئی مشروب) بنایا۔ جب سحر آیا اور میں وہ مشروب لینے گیا تو وہاں مجھے کوئی چیز نہیں ملی' پھر میں نے ایک اور مشروب رکھا اور اس پر کچھ پڑھ کر (دم کر دیا) جب جادو آیا اور میں (وہ شراب لینے) آیا' تو وہ شراب اپنی جگہ موجود تھی جبکہ شیطان اندھا ہو کر پورے گھر میں چکر لگاتا رہا۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثعلبہ بن سہیل: ''لیس بشیء'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''منقطع'' ہے۔

صحیح یہ ہے کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے' اس شخص کے بارے میں یحییٰ کے دو قول ہوں۔

۱۳۹۱-ثعلبہ بن عباد (عو) عبدی تابعی

انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

اس کے حوالے سے صرف اسود بن قیس نے استسقاء (بارش کی دعا) کے بارے میں طویل روایت نقل کی ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: اسود بن قیس، مجہول راویوں سے روایات نقل کرتا ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں: ثعلبہ ''مجہول'' ہے۔

۱۳۹۲-ثعلبہ بن مسلم (د) خثعمی

انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اسماعیل بن عیاش نے اس سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۱۳۹۳-ثعلبہ بن یزید حمانی

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کے عہد خلافت میں) پولیس کا انچارج تھا اور غالی شیعہ تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

اس نے یہ روایت نقل کی ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی: ان الامۃ ستغدر بك

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عنقریب ایک گروہ تم سے غداری کرے گا''۔

ان سے حبیب بن ابوثابت نے روایت نقل کی ہے اور اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے کوئی ''منکر'' روایت نظر نہیں آئی۔

۱۳۹۴-ثعلبہ حمصی

انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۱۳۹۵-ثعلب بن مذکور الاکاف

اس نے ہبۃ اللہ بن حصین کے حوالے سے ایک بار روایت نقل کی جو بری عادات کا مالک تھا۔

﴿جن راویوں کا نام ثمامہ ہے﴾

۱۳۹۶-ثمامہ بن اشرس، ابومعن نمیری بصری،

یہ معتزلہ کے اکابرین اور گمراہوں کے بڑوں میں سے ایک ہے۔اس کا خلیفہ ہارون الرشید سے خاص تعلق تھا' پھر مامون کے ساتھ بھی رہا۔اس سے نامانوس اور مشکوک روایات منقول ہیں۔

ابن حزم کہتے ہیں: ثمامہ اس بات کا قائل تھا کائنات طباع کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے' اہل کتاب اور بت پرستوں سے تعلق رکھنے والے مقلدین (یعنی ان مذاہب کے عام افراد) جہنم میں نہیں جائیں گے' بلکہ مٹی بن جائیں گے۔جو شخص کبیرہ گناہوں پر اصرار کرتا ہوا مرے گا وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اہل ایمان کے نابالغ بچے بھی مٹی بن جائیں گے۔

۱۳۹۷-ثمامہ بن حصن، ابوثفال

اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

۱۳۹۸-(صح) ثمامہ بن عبداللہ (ع) بن انس بن مالک

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ابویعلیٰ کے حوالے سے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے کہ انہوں نے اس راوی کے "ضعیف" ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ان سے معمر، ابوعوانہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ شخص قاضی بن گیا تھا' اس لیے اس کی تعریف نہیں کی گئی۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زکوٰۃ سے متعلق خط والی روایت ذکر کی گئی تو وہ بولے: یہ روایت درست نہیں ہے' اس روایت کو ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اسی طرح (ثمامہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) یہ روایت نقل کرنے میں بھی منفرد ہے۔

"حضرت قیس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں وہی مقام حاصل تھا جو حاکم کی بارگاہ میں کوتوال کو حاصل ہوتا ہے"۔

حماد بن سلمہ نے ثمامہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی علی (قبر) صبی، فقال: لو نجا احد من ضمۃ القبر لنجا ھذا

الصبی

''نبی اکرم ﷺ نے ایک بچے (کی قبر) پر نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کو قبر کے دبوچنے سے نجات ملنا ہوتی تو اس بچے کو مل جاتی''۔

(ذہبی کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں یہ روایت ''منکر'' ہے۔ جہاں تک اس سے پہلے والی دو روایات کا تعلق ہے' وہ دونوں ''صحیح'' ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

۱۳۹۹-ثمامہ بن عبیدہ ابوخلیفہ عبدی' بصری

انہوں نے ابوزبیر مکی سے اور ان سے عدنی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

ابن مدینی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۴۰۰-ثمامہ بن کلثوم

اس سے روایات نقل کرنے میں محمد بن عیسیٰ بن الطباع نامی راوی منفرد ہے۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۴۰۱-ثمامہ بن کلاب

انہوں نے ابوسلمہ سے ''مشروبات'' کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۴۰۲-ثمامہ بن وائل (ت،ق) ابوثفال المری

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

جن راویوں کا نام ثواب وثوابہ وثوبان ہے

۱۴۰۳-ثواب بن عتبہ (ت،ق)

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ یہ بات عباس دوری نے یحییٰ سے نقل کی ہے' پھر عباس دوری کا کہنا ہے: میں نے ابوزکریا کے حوالے سے پہلے یہ بات تحریر کی تھی اس میں کچھ (ضعف) ہے اور یہ ''ضعیف'' ہے' لیکن پھر ابوزکریا نے اپنے اس موقف سے رجوع کر لیا اور ان کا یہ دوسرا قول ہی حتمی ہے۔

ابوولید طیالسی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم، ولا یطعم یوم النحر حتی ینحر

''نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے دن کچھ کھائے بغیر (عیدگاہ) تشریف نہیں لے جاتے تھے جبکہ عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے''۔

ابوعبیدہ نے اپنی سند کے ساتھ اس روایت کی متابعت کی ہے۔

ابوحاتم اور ابوزرعہ نے اس کی توثیق کا انکار کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثواب نامی اس راوی کی شناخت اس روایت کے علاوہ نہیں ہو سکی۔

۱۴۰۴-ثوابہ بن مسعود تنوخی

یہ ابن وہب کا استاد ہے۔ ابن یونس نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۴۰۵-ثوبان بن سعید

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

جن راویوں کا نام ثور و ثویر و ثہلان ہے

۱۴۰۶-(صح) ثور بن زید (خ، م) الدیلی

یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے اور یہ ''ثقہ'' ہیں۔

محمد بن برقی نے اس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام لگایا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس راوی کو ثور بن یزید سمجھے ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے اور ان سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بیہقی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۴۰۷-ثور بن عفیر (س)

یہ شقیق کا والد ہے۔

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کے بیٹے کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

۱۴۰۸-(صحیح) ثور بن یزید (خ،عو) کلاعی ابوخالد حمصی

یہ حفاظِ حدیث میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے خالد بن معدان، عطاء اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے یحییٰ قطان، ابوعاصم اور دیگر کئی افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جسے اس بارے میں شک ہو کہ یہ راوی قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے تاہم اس کی نقل کردہ احادیث درست ہیں۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سفیان سے ثور سے روایات نقل کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے تم اس سے روایات حاصل کرلو تاہم اس کے دوسینگوں سے بچ کر رہنا۔

ضمرہ نے ابن ابورواد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے جب ان کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس نے شام جانا ہوتا تو وہ اس سے کہہ دیتے: وہاں ثور نامی ایک شخص ہے اس سے بچ کر رہنا کہیں وہ اپنے سینگوں کے ذریعے تمہیں مار نہ دے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثور قدریہ فرقے کے عقائد رکھتا تھا۔ حمص کے رہنے والوں نے اسے جلاوطن کردیا تھا اور (اپنے علاقے) سے نکال دیا تھا۔

عبداللہ بن سالم کہتے ہیں: میں نے حمص والوں کو پایا کہ انہوں نے تقدیر سے متعلق "ثور" کے کلام کی وجہ سے اسے (اپنے علاقے) سے نکال دیا اور اس کا گھر جلا دیا۔

ولید کہتے ہیں: میں نے امام اوضاعی سے کہا ثور بن یزید نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' تو انہوں نے مجھے کہا: تم نے یہ کیا ہے۔

سلمہ کہتے ہیں: امام اوزاعی کی رائے ثور بن اسحاق اور زرعہ بن ابراہیم کے بارے میں خراب تھی۔

عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں: ثور سب سے زیادہ "ثبت" راوی ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا اس کے بارے میں میرے ذہن میں ایسی کوئی الجھن نہیں ہے جس کی میں متابعت کروں یعنی ثور بن یزید کے بارے میں۔

وکیع کہتے ہیں: میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سب سے زیادہ عبادت گزار "ثور بن یزید" تھے۔

دحیم کہتے ہیں: ثور نامی راوی "ثبت" ہے۔

بقیہ نے ثور کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے خالد بن معدان کی طرف سے خلیفہ ولید بن عبدالملک کو خط لکھا تھا۔

ثور کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلکاروں کو خط میں یہ لکھا تھا کہ جب تم مجھے خط لکھو تو سب سے پہلے اپنے بارے میں بتاؤ۔

ثور نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اطيب الكسب كسب التجار الذين اذا حدثوا لم يكذبوا، واذا ائتمنوا لم يخونوا، واذا وعدوا لم

یخلفوا، واذا اشتروا لم یذموا، واذا باعوا لم یطروا، واذا کان علیهم لم یمطلوا، واذا کان لهم لم یعسروا

''سب سے زیادہ پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی کمائی ہے جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے' ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے' جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے' جب کوئی چیز خریدیں تو اس کی مذمت نہیں کرتے جب کوئی چیز فروخت کریں تو اسے اس کی حد سے نہیں بڑھاتے' جب ان کے ذمے کوئی ادائیگی لازم ہو تو ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے اور جب انہوں نے (کسی سے) وصولی کرنی ہو تو تنگی کا شکار نہیں کرتے''۔

ثور نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ کے بارے میں یہ روایت بھی نقل کی ہے:

انه سئل عن استقراض الحمیر والخبز، فقال: سبحان الله! هذا من مکارم الاخلاق، خذ الصغیر، واعط الکبیر، وخذ الکبیر، واعط الکبیر، خیرکم احسنکم قضاء سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك

''حضرت معاذ سے گدھا یا روٹی قرض کے طور پر لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے سبحان اللہ! یہ بلند اخلاق کا حصہ ہے۔ تم چھوٹی چیز لے کر بڑی دو' بڑی چیز لے کر بڑی دو' کیوں کہ ''تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو زیادہ بہتر طور پر قرض ادا کریں''۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ثور نے حجوری کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سمعت انسا. وسأله الولید بدیر مران ان یحدثنا حدیثا سمعه من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ان الایمان یمان الی هذین الحیین: لخم وجذام، وان الکفر والجفاء فی هذین الحیین: ربیعة ومضر.

میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سنا ولید نے ''دیر مران'' کے مقام پر ان سے یہ گزارش کی کہ وہ ہمیں کوئی حدیث سنائیں جو انہوں نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک ایمان ان دو قبیلوں میں زیادہ ہے: لخم اور جذام' جبکہ کفر اور بے وفائی ان دو قبیلوں میں زیادہ ہے: ربیعہ اور مضر''

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان الیهود اذا صلوا خلعوا نعالهم، فاذا صلیتم فاحتذوا نعالکم

''یہودی جب نماز ادا کرتے ہیں تو جوتے اتار لیتے ہیں جب تم نماز ادا کرنے لگو تو جوتے پہن لیا کرو''۔

ابن سعد اور ایک گروہ کا کہنا ہے ثور بن یزید کا انتقال 253 ہجری میں ہوا۔

۱۴۰۹-ثور بن لاوی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے مسعودی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۴۱۰-ثویر بن ابی فاختہ (ت)، ابوجہم کوفی

یہ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے اور ایک قول کے مطابق سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے شوہر جعدہ بن ہبیرہ کا غلام ہے۔

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کئی لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے شعبہ اور دونوں سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں۔

یونس بن ابواسحاق کہتے ہیں: یہ شخص رافضی تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

ابوصفوان ثقفی نے ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: ثویر (نامی راوی) جھوٹ کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ اور ابن مہدی نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک اس کے والد ابوفاختہ کا تعلق ہے' تو ان کا نام سعید بن علاقہ ہے اور وہ اکابر تابعین میں سے ایک ہیں۔

عجلی اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔ ایک قوت کے مطابق: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

ثویر نے قباء کے رہنے والے ایک بزرگ کے حوالے سے' ان کے والد' جو ایک صحابی تھے' کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه سال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم عن البان الاتن، فقال: لا بأس بها

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھی کے دودھ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

ثویر نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

لا یحبنی کافر ولا ولد زنی ''کافر لوگ اور حرامی لوگ مجھ سے محبت نہیں رکھیں گے''۔

۱۴۱۱-ثہلان بن قبیصہ

انہوں نے حبیب بن ابوفضالہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایات ''مستند'' نہیں ہیں۔ یہ ازدی کا قول ہے۔

﴿حرف الجیم﴾

''ج'' سے شروع ہونے والے نام

﴿جن راویوں کا نام ابر ہے﴾

۱۴۱۲- جابان (س)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حجت'' نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جعفی نے مجھے یہ روایت سنائی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا یدخل الجنة ولد زنی

''زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے' کیوں کہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ جابان کا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور سالم کا جابان سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۱۴۱۳- جابر بن الحر

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے عاصم سے اور ان سے علی بن ہاشم نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۱۴- جابر بن زکریا

انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں اور یہ غیر معروف شخص ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۴۱۵- جابر بن مسلم

انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۱۴۱۶- جابر بن سیلان

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام عیسیٰ ہے، (اور یہ بھی کہا گیا ہے): عبدربہ ہے۔
اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔
ان سے روایت نقل کرنے میں محمد بن زید بن مہاجر منفرد ہیں۔
انہوں نے جابر بن لہیعہ اور لیث سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۱۷- جابر بن صبیح (د، ت، س) ابوبشر بصری

انہوں نے خلاس اور دیگر حضرات سے اور ان سے شعبہ اور قطان نے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

۱۴۱۸- جابر بن عبداللہ یمامی

یہ راوی ''کذاب'' ہے۔
اس نے دو صدیاں گزرنے کے بعد حسن بصری کے حوالے سے ''بخارا'' میں احادیث بیان کرنا شروع کیں تو وہاں کے گورنر خالد بن احمد نے اسے جلاوطن کر دیا۔ اس نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے:

ولدت فحملونی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا لی وقال: اللھم نزھہ فی العلم

''جب میں پیدا ہوا تو لوگ مجھے اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعائے خیر کی اور کہا: اے اللہ! اسے علم میں پاک وصاف کر دے''۔

۱۴۱۹- جابر بن عبداللہ بن جابر عقیلی

اس نے بشر بن معاذ اسدی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' حالاں کہ یہ بات جھوٹ ہے اور اس نے 250ھ کے بعد یہ بات بیان کی تو اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا (ذہبی کہتے ہیں) میرے خیال میں بشر نامی شخص کا کوئی وجود نہیں ہے۔

۱۴۲۰- جابر بن عمرو (م، ت، ق) ابوالوازع

یہ مشہور تابعی ہیں اور انہوں نے حضرت ابوبردہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے مہدی بن میمون اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔اس کے بارے میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں (نقل کرنے والوں کا) اختلاف ہے۔

۱۴۲۱- جابر بن فطر یا شاید ابن نصر

انہوں نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۲۲- جابر بن مرزوق الجدی

انہوں نے عبداللہ العمری الزاہد سے روایات نقل کی ہیں اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔
قتیبہ بن سعید اور علی بن بحر نے اس کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ثقہ راویوں کی روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا کان یوم القیامۃ یدعی بفسقۃ العلماء فیؤمر بھم الی النار قبل عبدۃ الاوثان، ثم ینادی مناد: لیس من علم کمن لم یعلم

''جب قیامت کا دن ہوگا تو فاسق علماء کو بلایا جائے گا اور بت پرستوں سے پہلے انہیں جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا' پھر ایک منادی بلند آواز میں یہ اعلان کرے گا جس شخص کو علم ہو وہ اس کی مانند نہیں ہے جسے علم نہ ہو''۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اذنب ذنبا فعلم ان له ربا ان شاء ان یغفر له (غفر کان حقا علی اللّٰه ان یغفر له)

''جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور وہ اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو اگر چاہے تو اس کی مغفرت کر سکتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کی مغفرت کر دے''۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا یصبر علی لاواء المدینۃ

''جو شخص مدینہ منورہ (میں رہائش) کی سختیوں پر صبر کرے گا''۔
درست یہ ہے کہ یہ روایت موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۱۴۲۳- جابر بن نوح (ت) حمانی

انہوں نے اعمش اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے احمد، ابوکریب نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشی ء" ہے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس کی احادیث کو "منکر" قرار نہیں دیتا۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "قوی" نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان من تمام الحج ان تحرم من دويرة اهلك

"حج کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے گھر کے دروازے سے احرام باندھو"۔

۱۴۲۴- جابر بن وہب (س)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔
اس کے حوالے سے ایک ہی روایت منقول ہے۔

۱۴۲۵- جابر بن یزید

انہوں نے مسروق سے اور ان سے فرقد سبخی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

۱۴۲۶- جابر بن یزید، ابوجہم

انہوں نے ربیع بن انس سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۴۲۷- جابر بن یزید (د، ت، ق) بن حارث جعفی کوفی

یہ شیعہ مسلک کے علماء میں سے ایک ہے۔
اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ابوطفیل، شعبی اور ایک مخلوق کے حوالے سے نقل کی ہیں۔
ان سے شعبہ، ابوعوانہ اور ایک بڑی تعداد نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن مہدی نے سفیان کا قول نقل کیا ہے: جابر جعفی حدیث روایت کرنے میں پرہیزگار تھے میں نے حدیث روایت کرنے میں اس سے زیادہ پرہیزگار شخص نہیں دیکھا۔
شعبہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔
یحییٰ بن ابی بکیر شعبہ سے نقل کرتے ہیں: جب جابر جعفی لفظ "اخبرنا"، "حدثنا"، یا "سمعت" ذکر کرے تو پھر یہ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہوگا۔

وکیع کہتے ہیں: تم چاہے جس بھی چیز کے بارے میں شک کرو (کوئی بات نہیں) لیکن تم اس بارے میں شک نہ کرنا کہ جابر جعفی ''ثقہ'' ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سفیان ثوری نے شعبہ سے کہا اگر تم نے جابر جعفی کے بارے میں کلام کیا تو میں تمہارے بارے میں ضرور بالضرور کلام کروں گا۔

جابر جعفی کہتے ہیں: میرے پاس پچاس ہزار ایسی احادیث ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی حدیث میں نے بیان نہیں کی' پھر ایک دن انہوں نے ایک حدیث بیان کی اور بولے یہ ان پچاس ہزار میں سے ہے۔

سلام بن ابومطیع کہتے ہیں: جابر جعفی نے مجھ سے کہا میرے پاس علم کے پچاس ہزار باب ہیں جو میں نے کسی کے سامنے بیان نہیں کیے۔ (سلام کہتے ہیں) میں ایوب کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو وہ بولے پھر اس صورت میں تو یہ راوی جھوٹا ہے۔

شریک کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میرے والد کے پاس جابر جعفی کے حوالے سے دس ہزار مسائل تھے۔

اسماعیل بن ابوخالد' شعبی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اے جابر! تم اس وقت تک نہیں مرو گے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کر کے (بیان نہ کرنے) لگو۔

اسماعیل کہتے ہیں: اس کے تھوڑے ہی عرصے بعد جابر پر جھوٹ کا الزام عائد کر دیا گیا۔

امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: یحییٰ القطان نے جابر جعفی کو ''متروک'' قرار دے دیا ہے۔ عبدالرحمان نے پہلے اس کے حوالے سے ہمیں احادیث سنائی تھیں پھر بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا بعد میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جابر کی احادیث ترک کر دی تھیں۔

ابویحییٰ حمانی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا اور جابر جعفی سے بڑا جھوٹا شخص کوئی نہیں دیکھا۔ میں اس کے پاس جس بھی مسئلے کے بارے میں گیا اس نے اس کے بارے میں کوئی (جھوٹی) حدیث بیان کر دی اور کہا کہ اس کے پاس ایسی کئی ہزار احادیث ہیں جو اس نے ظاہر نہیں کی۔

ثعلبہ کہتے ہیں: میں جابر جعفی کے پاس جانے لگا تو لیث بن ابوسلیم نے مجھ سے کہا: تم اس کے پاس نہ جاؤ' کیوں کہ وہ ''کذاب'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات تحریر نہیں کی جائیں گی۔ اس میں کوئی بزرگی نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ شخص اپنی نقل کردہ روایات میں ''قوی'' نہیں ہے۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: کیا تمہیں سفیان بن عیینہ پر حیرانگی نہیں ہوتی' جب مجھے جابر جعفی کی اس بات کا پتہ چلا کہ اس کے پاس کئی ہزار احادیث ہیں تو میں نے اس کو ترک کر دیا لیکن سفیان پھر بھی اس سے روایات نقل کر دیتا ہے۔

اعمش کہتے ہیں: کیا ایسا نہیں ہوا کہ اشعث بن سوار نے مجھ سے حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے جواب دیا: جی نہیں

(اس بارے میں) نصف حدیث بھی نہیں ہے اور کیا تمہیں اس بارے میں جابر جعفی کے حوالے سے حدیث نہیں سنائی گئی؟

جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں: میں جابر جعفی کے حوالے سے حدیث بیان کرنے کو جائز نہیں سمجھتا' کیوں کہ وہ رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا۔

یحییٰ محاربی کہتے ہیں: زائدہ نے جابر جعفی کی روایات کو پرے کر دیا تھا اور یہ کہا تھا: یہ ''کذاب'' ہے اور رجعت کا عقیدہ رکھتا ہے۔

عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے میں ایک ایسے موسم میں جابر جعفی کے پاس آیا جس میں کھیرے کو کگڑی نہیں ہوتی تھیں۔ وہ اپنے حوض کے اردگرد گھومتا رہا پھر اس نے میرے سامنے کھیرے و کگڑی نکالیں اور بولا: یہ میرے باغ کی ہیں۔

عباس دوری' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جن لوگوں نے جابر کو دیکھا ہے ان میں زائدہ کے علاوہ اور کسی نے اسے نہیں چھوڑا۔ جابر جعفی ''کذاب'' اور بے حیثیت تھا۔

ابواحوص کہتے ہیں: میں جب بھی جابر جعفی کے پاس سے گزرا میں نے اپنے پروردگار سے عافیت ہی طلب کی۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے جابر جعفی کو ترک کر دیا اور اس سے کوئی حدیث نہیں سنی' کیوں کہ اس نے کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں ان چیزوں کا علم دیا جس کا آپ کو علم حاصل تھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اس بات کی تعلیم دی جو علم انہیں حاصل ہوا تھا' پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اس علم کی تعلیم دی جو انہیں حاصل ہوا تھا۔

پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو بلایا یہاں تک کہ اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک کا ذکر کیا۔

سفیان کہتے ہیں: تو میں نے اسے ترک کر دیا۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ جابر جعفی کا یہ قول نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو علم تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منتقل ہوا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے امام حسن رضی اللہ عنہ کو منتقل ہوا پھر وہ اسی طرح منتقل ہوتے ہوئے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جعفی کی زبانی ایسا کلام سنا کہ میں تیزی سے وہاں سے اٹھ گیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں چھت ہم پر نہ گر جائے۔

سفیان کہتے ہیں: یہ ''رجعت'' کا عقیدہ رکھتا ہے۔ شیخ جوز جانی فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: عبدالرحمٰن نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے تو اس سے نجات ملی۔

بندار کہتے ہیں: ابن مہدی نے اسی سے زیادہ ایسے مشائخ کو برے کیا ہے جن سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوجمیلہ کہتے ہیں: میں نے جابر جعفی سے کہا! تم خلیفہ مہدی کو کیسے سلام کرتے ہو؟ تو عمرو بولا: اگر میں وہ الفاظ تمہیں کہہ دوں تو تم

(میری) تکفیر کردو۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا: اس نے جابر جعفی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

فلن ابرح الارض حتی یأذن لی ابی او یحکم اللّٰہ لی

''پس میں تو اس سرزمین سے نہ ٹلوں گا جب تک کہ والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ میرے اس معاملے کا فیصلہ کردے''۔

تو جابر بولا: اس کی تفسیر منقول نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس نے جھوٹ بولا (حمیدی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: اس جواب کے ذریعے اس کی مراد کیا تھی؟ تو سفیان بولے رافضی اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آسمان میں موجود ہیں اور وہ اپنی اولاد میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ وہ وقت آئے گا کہ ایک منادی آسمان سے یہ اعلان کرے گا فلاں شخص (یعنی امام مہدی) کے ساتھ نکلو!

جابر جعفی کہتا ہے: اس آیت سے یہی مراد ہے۔

(سفیان کہتے ہیں) اس کے حوالے سے روایت نہ کرو' کیوں کہ وہ رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا اور اس نے یہ بات غلط بیان کی ہے' کیوں کہ یہ آیت حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

وکیع کہتے ہیں: شعبہ سے کہا گیا آپ نے بہت سارے لوگوں کو ترک کردیا' لیکن آپ جابر جعفی سے روایات نقل کردیتے ہیں تو وہ بولے: اس نے ایسی چیزیں روایت کی ہیں کہ میں ان کے حوالے سے خود پر قابو نہیں رکھ سکتا۔

سفیان کہتے ہیں: حدیث روایت کرنے میں' میں نے جابر جعفی اور منصور سے زیادہ پرہیزگار کوئی نہیں دیکھا۔

شعبہ کہتے ہیں: ارے کیا جابر اس کے ہمراہ ان لوگوں کے پاس آیا ہے؟ وہ شعبی کے ہمراہ ان لوگوں کے پاس آیا ہے؟ اگر سفر کا مسئلہ نہ ہوتا تو ہم شعبی کے ہمراہ ان کے پاس جاتے۔

میں نے زکریا بن ابوزائدہ کو دیکھا وہ جابر کے بارے میں ہمارے ساتھ مزاحمت کررہے تھے تو سفیان نے مجھ سے کہا ہم نوجوان ہیں اور یہ بزرگ آدمی ہے یہ کیوں ہماری مزاحمت کررہا ہے؟ پھر شعبہ نے ہم سے کہا: ان پاگل لوگوں کی طرف توجہ نہ دو جو جابر جعفی پر تنقید کرتے ہیں' کیوں کہ اس نے کسی ایسے راوی کے حوالے سے تمہیں کوئی روایت سنائی ہے۔ جس سے اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من بنی للّٰہ مسجدا ولو مثل مفحص قطاۃ بنی اللّٰہ لہ بیتا فی الجنۃ

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بناتا ہے اگرچہ وہ تیتر کے گھونسلے کی مثل ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: کل شیء خطأ الا السیف، وفی کل خطأ ارش

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تلوار کے علاوہ (کسی بھی چیز کے ذریعے کیا جانے والا قتل) خطا شمار ہوگا اور قتل خطا میں دیت کی ادائیگی لازم ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتی بضبعۃ من غزوۃ الطائف، فجعلوا یضربونھا بالعصی یرون انھا میتۃ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ضعوا فیھا السکین، واذکروا اسم اللّٰہ وکلوا

''غزوۂ طائف میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے بجو آ گئے۔ لوگوں نے لاٹھیوں کے ذریعے انہیں مارنا شروع کر دیا۔ ان کا یہ خیال تھا کہ یہ مردار ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان پر چھری چلا دو۔ اللہ تعالیٰ کا (ذبح کرتے وقت) نام لو اور (انہیں) کھالو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

کتب علی النحر، ولم یکتب علیکم، وامرت بصلاۃ الضحی ولم تؤمروا

''مجھ پر قربانی لازم کی گئی ہے۔ تم پر لازم نہیں کی گئی۔ مجھے چاشت کی نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تمہیں (اس کا) حکم نہیں دیا گیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخل علی الحسن والحسین فوھبت لھما دینارا، وشققت مرطی بینھما، فردیتھما، فخرجا مسرورین یضحکان، فلقیھما النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفۃ کفۃ، فقال: قرۃ الاعین، من کسا کما ووھبکما دینارا فجزاہ اللّٰہ خیرا قالا: امنا عائشۃ قال: صدقتما، ھی واللّٰہ امکما وام کل مؤمن قالت: فواللّٰہ ما صنعت وما قال احب من الدنیا وما فیھا الی

''ایک مرتبہ حسن اور حسین میرے ہاں آئے' میں نے انہیں ایک دینار دیا' اور اپنی چادر دو حصوں میں تقسیم کر کے ان کو اوڑھا دی وہ دونوں خوش ہو کر ہنستے ہوئے چلے گئے' نبی اکرم ﷺ کی ان دونوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تمہیں کس نے پہننے کے لیے چادر دی ہے؟ اور کس نے تمہیں دینار دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے! انہوں نے بتایا: ہماری امی عائشہ نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے سچ کہا ہے۔ اللہ کی قسم! وہ تم دونوں کی اور ہر مومن کی ماں ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! میرا وہ عمل اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان میرے لیے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

(ذہبی کہتے ہیں) یہ روایت ''منکر'' ہے۔ اس کے تینوں راوی رافضی ہیں' لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت نقل کرنے میں انہیں ''متہم'' قرار نہیں دیا جا سکتا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیادہ تر لوگوں نے اس پر یہ الزام لگایا ہے کہ یہ رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا۔ جابر جعفی کے حوالے سے

''سنن ابوداؤد'' میں صرف ایک روایت منقول ہے جو سجدہ سہو کے بارے میں ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ''سبائی'' تھا اور عبداللہ بن سباء کے شاگردوں میں سے تھا۔ یہ اس بات کا قائل تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا میں واپس آئیں گے۔

جراح بن ملیح کہتے ہیں: میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میرے پاس ستر ہزار ایسی احادیث ہیں جو سب امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

زائدہ کہتے ہیں: جابر جعفی ''رافضی'' تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہا کرتا تھا۔

حمیدی کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سفیان سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا: اے ابومحمد! ان لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو جابر جعفی کے ان الفاظ پر اعتراض کرتے ہیں: ''وصی الاوصیاء'' نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' تو سفیان بولے: یہ سب سے کم (غلط بات) ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اللہ کے رسول جو صادق و مصدوق ہیں' انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی ہے:

بیع المحفلات خلابة ولا تحل الخلابة لمسلم

محفلات کا سودا دھوکہ ہے' اور کسی مسلمان کے لیے دھوکہ دینا جائز نہیں ہے۔

یہ روایت ابن ابی شیبہ اور بزار نے نقل کی ہے۔

ابن عیینہ' جابر جعفی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہ) دابۃ الارض ہیں (جس کا ذکر احادیث میں ہے)

جابر جعفی کہتے ہیں: میں امام باقر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے جیشانی پیالہ میں مجھے پلایا' میں نے ان کے حوالے سے چالیس ہزار احادیث یاد کی ہیں۔

جابر جعفی کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

۱۴۲۸- جابر بن یزید بن رفاعۃ (س)

اس کا اسم منسوب ''عجلی'' اور ایک قول کے مطابق ''ازدی موصلی'' ہے۔ یہ ''کوفی الاصل'' ہے۔

مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

انہوں نے شعبی اور مجاہد سے اور ان سے معافی بن عمران، ابن مہدی اور عفان نے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے اسے دیکھا ہے۔

۱۴۲۹- جابر- ابوجویبر

انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور اس کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''الادب المفرد'' میں روایت منقول ہے۔

ان سے ابونضرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

جن راویوں کا نام جارود یا جاریہ ہے

۱۴۳۰-جارود بن یزید ابوعلی عامری نیشاپوری

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کی کنیت ابوضحاک ہے۔

اس نے بہز بن حکیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''کیا تم لوگ فاجر کے ذکر سے خوفزدہ ہو''۔

ابواسامہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

علی بن مدینی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''غیر ثقہ'' ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ حافظ محمد بن یعقوب کو یہ کہتے ہوئے سنا: ابوبکر جارودی جب اپنے دادا کی قبر کے پاس سے گزرتا تھا تو یہ کہتا تھا: اے ابا جان! اگر آپ نے بہز بن حکیم کی روایات نقل نہ کی ہوتیں تو میں آپ کی زیارت کے لیے آتا۔

سراج کہتے ہیں: اس کا انتقال 230 ہجری میں ہوا۔

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے: اس نے اپنے دادا کا یہ قول نقل کیا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ایک سال تک طلاق ہوگی' تو ایسا شخص حانث نہیں ہوگا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللّٰہ حی کریم، اذا رفع احدکم یدیه فلا یردھما صفرا الحدیث

''بے شک اللہ تعالیٰ زندہ اور مہربان ہے جب اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں تو وہ انہیں نامراد واپس نہیں کرتا''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اخوف ما اخاف علی امتی من بعدی لعمل قوم لوط، الا فلترتقب امتی العذاب اذا فعلوا ذلک

''مجھے اپنے بعد اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ قومِ لوط کے عمل کے حوالے سے ہے' جب وہ لوگ اس کا ارتکاب شروع کریں گے تو پھر عذاب کا بھی انتظار شروع کر دیں''۔

ان سے محمد بن عبدالملک بن زنجویہ وابن عرفہ' قطن بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لان اطأ علی جمر احب الی من ان اطأ علی قبر

''میں کسی انگارے پر پاؤں رکھ دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی قبر پر پاؤں رکھوں''۔

۱۴۳۱- جاریہ بن ابی عمران مدنی

اس نے بعض تابعین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۳۲- جاریہ بن ہرم، ابوشیخ الفقیمی

یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ابن جریج اور ایک جماعت کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ابن عدی کو اس کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے اس نے یہ کہا ہے یہ ابوشیخ ہنائی ہے' حالاں کہ ''ہنائی'' تابعی ہے اور عمر رسیدہ شخص ہے اور ''صدوق'' ہے اس کا نام خیوان ہے۔

اس راوی کو علی بن مدینی نے دیکھا ہے اور کہا ہے: یہ قدریہ فرقے کا پیشوا تھا۔ ہم نے اس کے حوالے سے پہلے روایات تحریر کیں پھر ہم نے اسے ترک کر دیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور حفص بن غیاث ایک بزرگ کے پاس موجود تھے۔ وہ ابوشیخ بن ہرم تھا جس کے حوالے سے احادیث تحریر کی جاتی تھیں تو حفص بن غیاث نے اس کے سامنے اس کے امتحان کے لیے احادیث رکھنا شروع کیں اور بولے: کیا عائشہ بنت طلحہ نے آپ کو احادیث بیان کی ہیں تو وہ بولا عائشہ بنت طلحہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فلاں روایت مجھے سنائی ہے۔ حفص نے کہا کیا قاسم بن محمد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے تمہیں روایت سنائی ہے' تو اس نے اسی کی مثل کہہ دیا۔

حفص بن غیاث نے کہا سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تمہیں روایت سنائی ہے' تو اس نے یہی الفاظ کہہ دیے پھر جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو حفص نے اپنا ہاتھ جاریہ نامی راوی کے ہاتھ میں موجود تختیوں پر مارا اور اس میں جو کچھ موجود تھا سب کو مٹا دیا تو وہ بولا تم لوگ مجھ سے حسد کرتے ہو حفص نے کہا: نہیں۔ یہ سب جھوٹ ہے۔

میں نے یحییٰ سے کہا وہ شخص کون تھا تو انہوں نے اس کا نام بیان نہیں کیا تو میں نے کہا: اے ابوسعید ہو سکتا ہے اس عمر رسیدہ شخص کے حوالے سے ہمارے پاس بھی کوئی روایات موجود ہوں اور ہمیں ان کا پتہ نہ ہو' تو یحییٰ بولے یہ راوی موسیٰ بن دینار تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من کذب علی متعمدا الحدیث

''جو شخص میری طرف جھوٹی بات جان بوجھ کر منسوب کرے''۔

یہ روایت علی بن قرین اور عمرو بن یحییٰ نے جاریہ کے حوالے سے اسی کی مثل نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من كذب علي متعمدا، او رد علي شيئا امرت به فليتبوا بيتا في جهنم

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے یا میں نے جس چیز کا حکم دیا ہو اسے نہ مانے تو وہ جہنم میں اپنے گھر میں رہنے کے لیے تیار رہے''۔

یہ روایت ''منکر'' ہے۔

جن راویوں کا نام جامع ہے

۱۴۳۳- جامع بن ابراہیم السکری، ابوالقاسم مصری

اس کا انتقال 300ھ کے بعد ہوا' ابن یونس نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

۱۴۳۴- جامع بن سوادة

اس نے آدم بن ابوایاس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو میاں بیوی کو اکٹھا کرنے کے بارے میں ہے اور گویا خرابی کی بنیاد یہی شخص ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من مشى في تزويج بين اثنين اعطاه الله بكل خطوة وبكل كلمة عبادة سنة، ومن مشى في تفريق بين اثنين كان حقا على الله ان يضرب رأسه بألف صخرة من جهنم

''جو شخص دو افراد کے درمیان شادی کروانے کے لیے چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم اور اس کے ہر ایک کلمے کے عوض میں ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو شخص میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروانے کے لیے چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ لازم ہے کہ جہنم کے ایک ہزار پتھروں کو اس کے سر پر مارے''۔

جن راویوں کا نام جبارۃ ہے

۱۴۳۵- جبارہ بن مغلس (ق) حمانی کوفی

انہوں نے کثیر بن سلیم، شبیب بن شیبہ اور ایک بڑی تعداد سے اور ان سے ابن ماجہ، مطین، ابویعلیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن نمیر کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو جھوٹ بولتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت ''مضطرب'' ہوتی ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ عادل راویوں کے حوالے سے نقل کرتا ہے۔
یحییٰ ابن معین کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔
ابن نمیر کہتے ہیں: اس کے سامنے حدیث ایجاد کر کے بیان کی جاتی ہے اور یہ اسے روایت کر دیتا ہے اسے اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔
جبارہ بن مغلس کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نسي الصلاة على اخطأ طريق الجنة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول جاتا ہے وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت اس سند کے ساتھ باطل ہے۔
جبارہ بن مغلس کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے:

كل صلاة لا يقرأ فيها بأم القرآن وآيتين فهي خداج

''ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے اور دو آیتیں نہ پڑھی جائیں وہ نامکمل ہوتی ہے''۔
ان کا انتقال 241 ہجری میں ہوا۔
اس وقت اس کی عمر ایک سو برس کے قریب تھی۔

۱۴۳۶- جبار بن فلان طائی

انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۴۳۷- جبرون بن واقد افریقی

انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔
اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ اس نے حیا کی کمی کی وجہ سے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

كلام الله ينسخ كلامي الحديث

''اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر دیتا ہے''۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت بھی نقل کی ہے:

ابوبکر وعمر خیر الاولین الحدیث

''ابوبکر اور عمر پہلے دور کے بہترین لوگ ہیں''۔

یہ روایت اور اس سے پہلی روایت کو نقل کرنے میں قطری نامی راوی منفرد ہے اور یہ دونوں روایات ''موضوع'' ہیں۔

۱۴۳۸- جبر او جبیر (س) بن عبیدہ

اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے کہ یہ کون ہے

اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

وعدنا بغزوۃ الھند

''ہمارے ساتھ غزوہ ہند کا وعدہ کیا گیا ہے''۔

۱۴۳۹- جبریل بن احمر (د،س) الجملی

انہوں نے ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ابن حزم اندلسی کہتے ہیں: ایسا شخص ''حجت'' نہیں بن سکتا۔

ان سے ابن ادریس اور محاربی نے روایات نقل کی ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام جبلہ ہے﴾

۱۴۴۰- جبلہ بن ابی خلیسہ

اس نے ایک شخص سے جس کا اس نے نام بھی بیان کیا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۴۱- جبلہ بن سلیمان

انہوں نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۱۴۴۲- جبلہ بن عطیہ

انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت ''منکر'' ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن مخلد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: اللهم علم معاویة الکتاب ومکن له فی البلاد

نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم عطا کر اور اسے حکمران بنا دے''۔

(جبیر)

۱۴۴۳- جبیر بن ابی صالح

انہوں نے ابن شہاب زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے روایت نقل کرنے میں ابن ابی ذئب منفرد ہیں۔

اس کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ''الادب المفرد'' میں یہ روایت منقول ہے' تاہم یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ راوی کون ہے۔

۱۴۴۴- جبیر بن ایوب

امام ابوزرعہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ بات نباتی' بردعی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ ''تصحیف'' ہے' کیوں کہ اس کا نام جریر بن ایوب ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے۔

اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ جریر نامی راوی کا بردعی کی ابوزرعہ سے روایت میں ذکر نہیں ہے۔

۱۴۴۵- جبیر بن شفاء

ان سے معاویہ بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۴۶- جبیر بن ابی صالح

انہوں نے ابن شہاب زہری سے روایات نقل کی ہیں اور یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے۔

ابن ابوذئب نے اس کے حوالے سے بیماری کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۴۴۷- جبیر بن عطیہ

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۴۸- جبیر بن فلان

جبیر نامی یہ راوی سعید کے والد ہیں' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۴۹- جبیر

جبیر نامی اس راوی نے ابومنذر سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۵۰- جبیر بن فرقد

جبیر نامی یہ راوی محمد بن سماک کا استاد ہے۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم کی کتاب میں کیا گیا ہے اور یہ تمام راوی ''مجہول'' ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام جحدر، وجراح، وجراد ہے﴾

۱۴۵۱- جحدر

یہ احمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۴۵۲- جراح بن ضحاک (ت)، ابواسحاق سبیعی

یہ کمتر درجے کا صالح شخص ہے بعض حضرات کا کہنا ہے اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور اس نے ''رے'' میں سکونت اختیار کی۔

۱۴۵۳- جراح بن ملیح (م، د، ت، ق) الرواسی،

یہ وکیع کا والد ہے۔ انہوں نے قیس ابن مسلم، سماک اور ایک تعداد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابن مہدی، مسدد اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

اس میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے اور یہ علم حدیث کا ماہر نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دوسرے قول کے مطابق ''ضعیف'' قرار دیا

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے اور بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: اس کا اعتبار کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 186 ہجری میں ہوا۔

۱۴۵۴- جراح بن ملیح (س، ق) بہرانی حمصی

انہوں نے ارطاۃ بن منذر، زبیدی اور کئی لوگوں سے اور ان سے ہشام بن عمار، موسیٰ بن ایوب نصیبی اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وکیع کے والد کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ اس کا تذکرہ ''الکامل'' کے مصنف نے کیا ہے۔

۱۴۵۵- جراح بن منہال، ابوالعطوف جزری

انہوں نے ابن شہاب زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ غفلت کا شکار ہونے والا شخص تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں جھوٹ بولتا تھا اور شراب پیا کرتا تھا۔

ان کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

اس کی سند کے ساتھ حضرت ابورافع کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

من حق الولد علی الوالد ان یعلمه کتاب الله والرمی والسباحة

''اولاد کا والد پر حق ہے کہ وہ اسے اللہ کی کتاب تیراندازی اور تیراکی سکھائے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

رفعت جراحة الی النبی صلی الله علیه وسلم فامر بها ان تداوی سنة وان ینتظر بها سنة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک زخمی کا مقدمہ پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ ہدایت کی کہ ایک سال تک اس کا علاج کرایا جائے اور پھر ایک سال تک اس کا انتظار کیا جائے''۔

۱۴۵۶- جراح بن موسیٰ

انہوں نے عائذ بن شریح سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۵۷- جراد

انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ کہ یہ کون ہے؟

۱۴۵۸- جرثومہ بن عبداللہ، ابومحمد النساج

انہوں نے ثابت اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوسلمہ نے اس راوی کے حوالے سے تسبیح کی فضیلت کے بارے میں ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الضعفاء'') میں کہتے ہیں: موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لها؟ سبحی (مائة) عدل مائة رقبة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ایک سو مرتبہ ''سبحان اللہ'' پڑھو یہ ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''۔

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

ان سے حماد بن زید، علی بن عثمان لاحقی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۴۵۹- جرول بن جیفل ابوتوبہ نمیری حرانی

انہوں نے خلید بن دعلج سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''صدوق'' ہیں

ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۶۰- جرموز بن عبداللہ عرقی

ابن ماکولا نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام جریر ہے﴾

۱۴۶۱- جریر بن ایوب بجلی کوفی

یہ ضعف کے حوالے سے مشہور ہے۔

عباس نے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

عبداللہ دورقی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

حافظ ابونعیم یہ کہتے ہیں۔ یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغسل یوم الجمعۃ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جمعہ کے دن غسل کرنے کی تلقین کی تھی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ما من عبد اصبح صائما الا فتحت لہ ابواب السماء، وسبحت اعضاؤہ، واستغفر لہ اھل السماء الدنیا الی ان تواری بالحجاب، فان صلی رکعۃ او رکعتین تطوعا اضاءت لہ السموات نورا، وقلن ازواجہ من الحور العین: اللھم اقبضہ الینا، فقد اشتقنا الی رؤیتہ، وان ھلل او سبح تلقاھا سبعون الف ملك یکتبونھا الی ان تواری بالحجاب

''جب کوئی بندہ صبح کے وقت روزے کی حالت میں ہوتا ہے' تو اس کے لیے آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اس کے اعضاء تسبیح بیان کرتے ہیں۔ آسمان دنیا کے افراد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ (یعنی اس روزے کا ثواب) حجاب کے پیچھے پہنچ جاتا ہے پھر اگر وہ ایک یا دو رکعات نفل ادا کرلے تو اس کے لیے آسمان تک نور روشن ہو جاتا ہے اور حور عین سے تعلق رکھنے والی اس کی بیویاں یہ کہتی ہیں۔ اے اللہ! اسے ہمارے پاس لے آ' کیوں کہ ہمیں اسے دیکھنے کا اشتیاق ہے اگر وہ ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتا ہے یا ''سبحان اللہ'' پڑھتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے انہیں تحریر کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ (یعنی ان کلمات کا ثواب) حجاب کے پیچھے چلا جاتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابولیلیٰ سے منقول ہونے کے حوالے سے ''موضوع'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جریر سے کچھ روایات منقول ہیں جو اس نے اپنے دادا ابوزرعہ بن عمرو کے حوالے سے امام شعبی سے نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایات میں سے ہر روایت میں احتمال پایا جاتا ہے۔

۱۴۶۲- جریر بن بکیر عبسی

انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

۱۴۶۳- جریر بن حازم (ع)، ابوالنضر ازدی بصری

یہ اکابر ائمہ اور ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ اگر ابن عدی نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں اس کا تذکرہ یہاں نہ کرتا۔

بعض حضرات نے اس کا شمار کم سن تابعین میں کیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی گئی جو اس نے ابوطفیل سے نقل کی ہے اس کے بارے میں مستند طور پر ثابت ہے کہ یہ مکہ میں ابوطفیل کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔

انہوں نے طاؤس، حسن، ابن سیرین، ابورجاء عطاردی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے ایوب سختیانی، ابن عون، یزید بن ابی حبیب، جن کا انتقال ان سے کافی پہلے ہو گیا تھا' ان کے صاحبزادے وہب، ابن مہدی، عارم، شیبان بن فروخ اور ہدبہ نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن مہدی کہتے ہیں: یہ قرہ کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: جریر اختلاط کا شکار ہو گیا تھا تو ان کی اولاد نے اسے محجوب قرار دے دیا' تو اس کی اختلاط کی حالت کے دوران کسی نے اس سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انتقال سے ایک سال پہلے اس کے حافظے میں تغیر آ گیا تھا۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔
تبوذکی کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ کو جریر بن حازم سے زیادہ کسی کی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔
جریر کے صاحبزادے وہب بیان کرتے ہیں: ابوعمرو بن علاء نے میرے والد کو یہ کہا تھا: آپ ''معد'' سے زیادہ فصیح ہیں۔
یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: بجو سے متعلق روایت کے بارے میں ابن جریر کہا کرتے تھے کہ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے پھر انہوں نے اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کے طور پر بیان کرنا شروع کر دیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الضبع فقال: ھی من الصید، وجعل فیھا اذا اصابھا المحرم کبشا
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''بجو'' کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شکار کا حصہ ہے اور اگر محرم شخص اس کا شکار کر لیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ایک دنبے کا تاوان دینے کا فیصلہ دیا''۔
ابن جریج نے عبداللہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔
مختصر یہ کہ جریر کے حوالے سے قتادہ سے کچھ ''منکر'' روایات منقول ہیں۔
شیخ عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ سے جریر بن حازم کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
میں نے کہا یہ قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ''منکر'' روایت نقل کرتا ہے' تو وہ بولے قتادہ سے روایت نقل کرنے میں یہ ''ضعیف'' ہے۔
شیخ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن ہاشم نے جریر بن حازم سے احادیث کا سماع کیا اور وہ بولے ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ تو قتادہ کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کرتا ہے' تو وہ بولے قتادہ سے روایات نقل کرنے میں یہ ''ضعیف'' ہے۔
شیخ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن ہاشم کہتے ہیں: جریر بن حازم نے آرمینیا میں ابن اسحاق سے اس کی ''مغازی'' کا

سماع کیا ہے۔

حماد بن زید کہتے ہیں: جب اجنبی لوگ آئے تو ہم لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہشام دستوائی نے کہا ان کی روایات لے آؤ اور جریر بن حازم ہم میں سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

ابونصر تمار کہتے ہیں: جب جریر بن حازم کے پاس کوئی ایسی روایت آتی جسے وہ بیان نہیں کرنا چاہتے تھے تو وہ کہتے تھے "اوہ" اور پھر وہ اپنی داڑھ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔

جریر نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

سألت انسا عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم: فقال كان يمد صوته مدا

"میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آواز کو کھینچا کرتے تھے"۔

ہمام نے اس کی متابعت کی ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ جریر بن حازم کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے:

نادى فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان من اصبح ولم يوتر فلا وتر له

"ہمارے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں کہا جس شخص نے ایسی حالت میں صبح کی کہ اس نے وتر ادا نہیں کیے تھے تو اس کے وتر نہیں ہوئے"۔

ابن عدی نے اس کا تفصیلی ترجمہ نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اوقات یہ کسی چیز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس کا انتقال 170ھ میں ہوا۔

۱۴۶۴- جریر بن ربیعہ

یہ اسود بن قیس کا استاد ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ راوی "مجہول" ہے اور اسود کے تمام شاگرد "مجہول" ہیں پھر اس نے ان میں سے کچھ لوگوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۴۶۵- جریر بن شراحیل

انہوں نے حجیہ بن عدی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۴۶۶- جریر بن عبداللہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔

ان سے ابوسلمہ منقری نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۶۷- جریر بن عبداللہ، ابوسلیمان، شامی

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

كف اللسان عن اعراض الناس صيام

''لوگوں کی عزت سے زبان کو روکے رکھنا روزہ ہے''۔

۱۴۶۸- جریر بن عبدالحمید (ع) ضبی

یہ ''اہل رے'' کا عالم اور ''صدوق'' تھا۔ کتب میں اس سے استدلال کیا گیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ علم حدیث میں زیادہ فہم نہیں رکھتا تھا اور اشعث اور عاصم احول کی روایات اس کے لیے مختلط ہوگئیں تھیں یہاں تک کہ ''بہز'' اس کے پاس آئے اور انہوں نے اسے شناخت کروائی۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اپنے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے تغیر کا شکار ہوگیا تھا اس کی اولاد نے اسے محجوب قرار دے دیا تھا۔ ابوعباس بنانی نے جریر بن عبدالحمید کے حالات میں یہی کلام نقل کیا ہے اور معروف یہ ہے کہ یہ جریر بن حازم کے بارے میں ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

تاہم امام بیہقی نے اپنی ''سنن'' میں جریر بن عبدالحمید سے تیس روایات نقل کی ہیں اور فرماتے ہیں' اس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ آخری عمر میں حافظے کی خرابی کا شکار ہوگیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے عبدالملک بن عمر منصور اور ان کے طبقے کے افراد سے اور ان سے احمد، ابن راہویہ، ابن معین، یوسف بن موسیٰ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عمار کہتے ہیں: یہ ''حجت'' تھے اور ان کی کتابیں مستند ہیں۔

سلیمان بن حرب کہتے ہیں: جریر اور ابوعوانہ تشابہ کا شکار ہو جاتے تھے اس لیے کہ یہ دونوں چرواہے تھے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: جریر بن عبدالحمید رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے ایک رسی باندھی ہوئی تھی جب وہ تھک جاتے تھے تو اس کے ساتھ لٹک جاتے تھے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: ابن شبرمہ نے مجھ سے کہا اس راوی یعنی جریر پر حیرت ہوتی ہے' میں نے اسے یہ پیشکش کی کہ میں اسے صدقے کے مال میں سے ہر مہینے ایک سو درہم دیا کروں گا یہ بولا کیا تمام مسلمان اتنی ہی رقم وصول کرتے ہیں؟ تو میں نے جواب دیا جی نہیں تو وہ بولا مجھے پھر اس کی ضرورت نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جریر کہتے ہیں: مجھے کوفہ میں دو ہزار درہم کی پیشکش ہوئی کہ وہ قرأت کے ساتھ مجھے دیا کریں گے تو میں نے انکار کر دیا پھر آج میں آیا ہوں اور میں ان کے پاس منقول روایات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

امام احمد کہتے ہیں: جریر نامی راوی شریک کے مقابلے میں کم غلطی کرتے تھے۔

ابوحاتم کہتے ہیں: جریر سے استدلال کیا جائے گا۔

سلیمان بن حرب کہتے ہیں: جریر اور ابوعوانہ دونوں صلاحیت رکھتے تھے کہ یہ دونوں بکریوں کے چرواہے تھے یہ دونوں آنکھ کے ساتھ دیکھنے میں تشابہہ کا شکار ہو جاتے تھے۔ میں نے 'ابن مہدی نے' شاذان نے مکہ میں اس کے حوالے سے روایات تحریر کی ہیں۔

ابوولید کہتے ہیں: میں ''رے'' میں جریر کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس نے میرے حوالے سے دو روایات تحریر کیں میں نے اس سے کہا تم بھی ہمیں کوئی حدیث سناؤ تو وہ بولا مجھے یاد نہیں ہے اور میری کتابیں موجود نہیں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ میرے پاس آ جائیں گی' تو میں ان میں اسے تحریر کرلوں گا۔

ابوولید کہتے ہیں: ایک دن اس نے کسی حدیث کا کوئی حصہ بیان کیا تو میں نے کہا میرا خیال ہے تمہاری کتابیں آ گئی ہیں وہ بولا جی ہاں! تو میں نے ابوداؤد سے کہا ہمارے ساتھی کی کتابیں اس کے پاس آ گئی ہیں تم میرے ساتھ چلو تاکہ ہم ان کا جائزہ لیں ہم ان کے پاس آئے تو میں نے اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تحریروں کا جائزہ لیا۔

یعقوب سدوسی کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ہاشم کو یہ کہتے ہوئے سنا جریر نے بغداد میں کبھی بھی لفظ حدثنا یا اس طرح کا کوئی اور لفظ استعمال نہیں کیا بعض اوقات انہیں اونگھ آ جاتی تھی اور وہ سو جایا کرتے تھے پھر وہ اونگھنے کی جگہ سے ہی پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

وہ بنومسیب ضبی کے ہاں پڑاؤ کرتے تھے جب پھیلاؤ آیا تو وہ مشرقی حصے میں رہنے لگے۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کیا تم اسے عبور کرو گے تو وہ بولے میری والدہ مجھے نہیں کرنے دیں گی۔

تو میں نے اسے عبور کیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے ساتھ ہو لیا امیر سندی کسی بھی شخص کو عبور نہیں کرنے دیتا تھا یعنی پھیلاؤ کی وجہ سے ایسا کرتا تھا تو میں بیس دن تک ان کے ہاں رہا میں نے ان سے ایک ہزار پانچ سو روایات تحریر کیں۔

سدوسی کہتے ہیں: ابوخیثمہ کے سامنے جریر کی روایات کو ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کرنے کا ذکر کیا گیا کہ یہ حدثنا نہیں کہتے ہیں: تو وہ بولے وہ ''تدلیس'' نہیں کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم اعمش منصور یا مغیرہ کی روایات کے بارے میں اس کے پاس آئے تو اس نے آغاز شروع میں کتاب لی اور بولا: حدثنا فلاں' پھر اس نے اس کے حوالے سے وہ روایت نقل کی' اس پر صرف ایک روایت کے بارے میں الزام عائد کیا گیا ہے پھر اس کے بعد اس نے منصور کے بعد منصور کہا اور اعمش کے بعد اعمش کہا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوا۔

عبدالرحمٰن بن محمد کہتے ہیں: میں نے شاذکونی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں جریر کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں میری یادداشت بہت اچھی لگی وہ میری بڑی عزت افزائی کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور اہل بغداد ان کے پاس آئے میں وہاں موجود تھا۔ انہوں نے جریر کی خدمت میں میرے مرتبے کو

ملاحظہ کیا تو کسی ایک نے ان سے کہا یہ وہ شخص ہے جسے یحییٰ بن قطان اور عبدالرحمٰن نے اس لیے بھیجا ہے تا کہ تمہاری حدیثیں خراب کر دے۔

راوی کہتے ہیں: جریر نے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم سے گونگے کی طلاق کے بارے میں روایت ہمیں سنائی تھی پھر اس کے بعد انہوں نے سفیان کے حوالے سے مغیرہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے یہ روایت سنائی۔

ایک مرتبہ میں ان کے بھتیجے کے پاس موجود تھا میں نے ان کے بھتیجے کی کتاب کی پشت کی طرف دیکھا کہ یہ روایت ابن مبارک کے حوالے سے سفیان سے منقول ہے' تو میں نے کہا تمہارے چچا نے تو یہ روایت ایک مرتبہ مغیرہ کے حوالے سے اور ایک مرتبہ سفیان کے حوالے سے نقل کی ہے اور ایک مرتبہ ابن مبارک کے حوالے سے سفیان سے نقل کی ہے۔

مناسب یہ ہے کہ ہم ان سے اس بارے میں دریافت کریں کہ انہوں نے کس سے یہ سنی ہے۔

شاذکونی کہتے ہیں: یہ روایت ''موضوع'' ہے میں نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے خراسان کے رہنے والے ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنائی تھی تو میں نے ان سے یہ کہا آپ نے تو یہ روایت مغیرہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی روایت کے بارے میں وقوف کیا ہو' تو وہ شخص کون ہے' وہ بولے علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک شخص میرے پاس آیا تھا تو وہ لوگ میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے کیا ہم نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ اس لیے یہاں آیا ہے تا کہ آپ کی روایات کو خراب کر دے۔

شاذکونی کہتے ہیں: اہل بغداد نے مجھ پر حملہ کر دیا اور اہل رے کی ایک قوم نے میرے بارے میں تعصب کا اظہار کیا یہاں تک کہ ان کے درمیان برائی بہت زیادہ ہو گئی۔

عبدالرحمٰن بن محمد کہتے ہیں: میں نے عثمان بن ابوشیبہ سے گونگے کی طلاق والی روایت کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ کے پاس وہ کس کے حوالے سے منقول ہے؟ تو وہ بولے جریر کے حوالے سے مغیرہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے اور ہم نے ان سے یہ روایت ان کی تحریر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لالکائی کہتے ہیں: جریر کے ''ثقہ'' ہونے پر اتفاق ہے۔

یوسف بن موسیٰ کہتے ہیں: جریر کا انتقال 188ھ ہجری میں ہوا بعض حضرات نے کہا ہے اس وقت وہ 80 برس کے تھے۔

۱۴۶۹- جزایر بن عطیہ

انہوں نے شریح قاضی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۷۰- جریر بن عقبہ

انہوں نے قاسم سے روایات نقل کی ہیں۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): ابن عتبہ

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

تستفتحون حصنا بالشام يقال له انفة يبعث منه اثنا عشر الف شهيد

''تم لوگ شام میں ایک قلعہ فتح کروگے جس کا نام ''انفہ'' ہوگا۔ اس میں سے بارہ ہزار شہید اٹھائے جائیں گے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جریر بن عتبہ ''مجہول'' ہے۔

یہی قول زیادہ درست ہے اور ایک قول یہ ہے اس راوی کا نام ''حریز'' ہے۔

۱۴۷۱ - جریر بن ابی عطاء

انہوں نے ابن شہاب زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اس نے ایک اثر نقل کیا ہے۔

۱۴۷۲ - جریر بن ہنب

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

اس کے حوالے سے صرف قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۷۳ - جریر بن یزید (س، ق) بن جریر بن عبداللہ بجلی

انہوں نے اپنے چچازاد ابوزرعہ سے اور ان سے ہشیم، جریر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ اور شامی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں ایک روایت منقول ہے۔

۱۴۷۴ - جریر بن یزید (ق)

اس نے منذر اور ابن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موزوں کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

ان سے روایت نقل کرنے میں بقیہ منفرد ہیں۔

اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے اس پر اعتماد نہیں کیا گیا۔

۱۴۷۵ - جریر، ابوعروہ

انہوں نے عطاء بن یسار سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۴۷۶ - جریر ضبی (د)

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے غزوان نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

﴿جن راویوں کا نام جری، وجزی ہے﴾

۱۴۷۷ - جری بن کلیب (عو) السدوسی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف قتادہ نے روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قتادہ نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:
نهى ان يضحى بعضباء الاذن والقرن
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کٹے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع کیا ہے''۔
اس شخص کی روایت اہل کوفہ سے منقول ہے۔

۱۴۷۸ - جری بن کلیب (ت) نہدی کوفی

اس شخص نے بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کے حوالے سے تسبیح کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔
ان سے حضرت ابو اسحاق سبیعی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۴۷۹ - جری بن کلیب (عو)

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
بظاہر یہ لگتا ہے یہ ''نہدی'' ہے (جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)

۱۴۸۰ - جزی بن بکیر

انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام ''ز'' کے ساتھ ہے اور ایک قول کے مطابق ''ر'' کے ساتھ ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
اس کی نقل کردہ حدیث اہل کوفہ کے پاس ہے۔

جن راویوں کا نام جسر، وجسرۃ ہے

۱۴۸۱- جسر بن حسن کوفی

(اور ایک قول کے مطابق): الیمامی ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: یہ ''واہی الحدیث'' ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
من قرأ آیة الکرسی دبر کل صلاة مکتوبة فمات دخل الجنة
''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہو وہ مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا''۔
انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:
ان رجلا لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: مرحبا بسیدنا وابن سیدنا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: السیّد اللہ عزوجل
''ایک شخص کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات ہوئی تو وہ بولا: ہمارے سید (سردار) اور ہمارے سید (سردار) کے صاحبزادے کو خوش آمدید! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سید'' (سردار) اللہ تعالیٰ ہے''۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۱۴۸۲- جسر بن فرقد قصاب، ابوجعفر بصری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ''ضعیف'' ہے۔
کئی حوالوں سے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول منقول ہے۔ یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جعفر بن جسر اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے بکری ذبح کرنے کے لیے اسے لٹایا اسی دوران ایوب سختیانی میرے پاس سے گزرے۔ میں نے چھری رکھی اور ان کے ساتھ بات چیت کرنے لگا۔ بکری اٹھی اس نے باغ میں چھوٹا سا گڑھا کھودا اور چھری کھسکا کر لے جا کر اس گڑھے میں ڈال دی اور اس پر مٹی ڈال دی تو ایوب نے مجھ سے کہا: کیا تم نے دیکھا نہیں! کیا تم نے دیکھا نہیں! اس دن میں نے یہ عہد کیا کہ آج کے بعد میں کبھی کوئی چیز ذبح نہیں کروں گا۔

ابن عدی نے اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

قالت عائشة: بأبي وامي يا رسول الله! علمنيه قال: يا عائشة، نهينا عن تعليمه النساء والصبيان والسفهاء سألت الله الاسم الاعظم، فجاء ني جبرائيل به مخزونا مختوما، اللهم اني اسألك باسمك المخزون المكنون، الطاهر المطهر، المقدس المبارك، الحي القيوم

''میں نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کا سوال کیا تو جبرائیل اسے مہر شدہ خزانے کی شکل میں لے کر آئے (جس کے الفاظ یہ تھے) ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس اسم کے واسطے سے دعا مانگتا ہوں جو خزانہ ہے اور پوشیدہ ہے۔ (اے وہ ذات!) جو پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے' جو پاکیزگی والا ہے اور برکت والا ہے' جو زندہ اور قائم رکھنے والا ہے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ مجھے بھی وہ (اسم اعظم) سکھا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواتین' بچوں اور بے وقوفوں کو اس کی تعلیم دینے سے ہمیں منع کیا گیا ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''موضوع'' ہونے سے مشابہت رکھتی ہے اور ''جسر'' اس کا احتمال نہیں رکھتا۔

۱۴۸۳-جسرہ بنت دجاجہ (د،س،ق)

انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔

بیہقی کہتے ہیں: اس خاتون (کے مستند ہونے) میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسا کہ ابو عباس بنانی نے نقل کیا ہے: اس خاتون سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں یہ بات کہی ہے: اس خاتون سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔

جہاں تک امام احمد کا تعلق ہے' تو انہوں نے اس کی ساتھی خاتون (یعنی شاگرد) ''فلیت'' کے بارے میں یہ کہا ہے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

احمد عجلی کہتے ہیں: ''جسرہ'' نامی یہ خاتون تابعیہ ہیں اور ''ثقہ'' ہیں' ان کا یہ کہنا کہ اس سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں' یہ جرح میں صریح نہیں ہے۔ ''فلیت'' نے اس خاتون کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

لا احل المسجد لجنب ولا لحائض

''میں مسجد کو جنبی شخص اور حیض والی عورت کے لیے حلال قرار نہیں دیتا''۔

﴿جن راویوں کا نام جعد، وجعدۃ ہے﴾

۱۴۸۴- جعد بن درہم،

ان کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔

یہ بدعتی اور گمراہ ہے۔ یہ اس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل نہیں بنایا تھا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام نہیں کیا تھا۔ اس نظریے کی وجہ سے اسے قربانی کے دن عراق میں قتل کر دیا گیا۔ اس کا واقعہ مشہور ہے۔

۱۴۸۵- جعدہ

انہوں نے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا (ت،س) سے اور ان سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

تاہم شعبہ کے بیشتر مشائخ عمدہ حیثیت کے مالک ہیں اور یہ راوی سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہے۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت شعبہ 'جعدہ' ابوصالح کے حوالے سے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی شناخت صرف ایک ہی روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے اور وہ روایت بھی محل نظر ہے۔

الصائم المتطوع امیر نفسہ

''نفلی روزہ رکھنے والا اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے''۔

﴿جن راویوں کا نام جعفر ہے﴾

۱۴۸۶- جعفر بن ابان (خ) مصری

ابن حبان نے اس کا یہی نام ذکر کیا ہے۔ علی نے مکہ میں اس سے سماع کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سر المؤمن فقد سرني، ومن سرني فقد سر الله الحديث

''جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے اور جو مجھے خوش کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ينادي مناد يوم القيامة اين بغضاء الله ؟ فيقوم سؤال المساجد

''قیامت کے دن ایک منادی یہ اعلان کرے گا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ لوگ کہاں ہیں؟ تو مسجد میں مانگنے والے کھڑے ہو جائیں گے''۔

میں نے کہا: اے بڑے میاں! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو تو وہ بولا: تم مجھ پر اعتراض نہیں کر سکتے تم لوگ میری اسناد کی وجہ سے مجھ سے حسد کرتے ہو لیکن میں اس پر تنقید کرتا رہا اور جب میں نے ایک جماعت کے ہمراہ اسے حاکم (سے سزا دلوانے) سے ڈرایا تو اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ مکہ میں احادیث بیان نہیں کرے گا۔

اس نے ابن عُیَح کے نسخے سے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے منقول لیث کی روایات نقل کی ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: جعفر بن ابان "ضعیف" ہے۔

۱۴۸۷-جعفر بن احمد بن علی بن بیان بن زید بن سیابہ، ابوالفضل الغافقی مصری

یہ ابن ابوالعلاء کے نام سے معروف ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے اس کا نسب بیان کرنے کے بعد یہ بات کہی ہے۔ میں نے 299ھ اور 304ھ میں مصر میں اس سے احادیث تحریر کی تھیں اور میرا خیال ہے یہ 304ھ میں ہی فوت ہو گیا تھا۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ہمارے سامنے ایسی "موضوع" روایات بیان کیں کہ ہم نے اس پر یہ الزام لگایا کہ اس نے خود وہ روایات ایجاد کی ہیں بلکہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ شخص رافضی تھا۔

ابن یونس نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے یہ رافضی تھا اور اپنی طرف سے احادیث ایجاد کر لیتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس ابن حبان کا استاد ہے جس کا ذکر ابھی پہلے ہوا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

احسنوا الى عمتكم النخلة فان الله خلقها من فضلة طينة آدم

"اپنی پھوپھی کھجور کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت آدم علیہ السلام کی طینت کے فضلے سے پیدا کیا ہے"۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

قدم وفد البحرين فاهدوا للنبى صلى الله عليه وسلم خلة من تمر برنى، فقال: اتانى جبرائيل فقال: يا محمد، كل البرنى، ومر امتك باكله، فان فيه سبع خصال: يهضم الطعام، وينشط الانسان، ويخبل الشيطان، ويقرب من الرحمن، ويزيد فى المنى، ويذهب النيسان، ويطيب النفس

"بحرین کا وفد حاضر ہوا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمدہ کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا: اے حضرت محمد! آپ یہ برنی کھجوریں کھائیں اور اپنی امت کو بھی ان کے کھانے کی ہدایت کریں کیوں کہ اس میں سات خصوصیات ہیں: یہ کھانے کو ہضم کر دیتی ہے انسان کو چاک و چوبند رکھتی ہے شیطان کو رسوا کرتی ہے رحمان کے قرب کا باعث بنتی ہے منی کو زیادہ کرتی ہے بھولنے کی بیماری کو ختم کرتی ہے اور

طبیعت کو ہشاش بشاش کر دیتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الفراعنة خمسة في الامم، وسبعة في امتي الحديث

''ہر امت میں پانچ فرعون ہوتے ہیں میری اُمت میں سات ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من ابصر سارقا دكتم كان عليه مثل ما على السارق ولا يسرق السارق حتى يخرج الايمان من قلبه الحديث

''جو شخص کسی چور کو دیکھے اور اسے چھپالے تو اسے بھی وہی گناہ ہوگا جو چور کو ہوگا اور جب چور چوری کر رہا ہوتا ہے' تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

يؤتى بالسارق والمطلع عليه فتجعل لهما السرقة في العرصة السابعة، فيقال لهما: اذهبا فخذاها، فاذا بلغاها ساخت بهما النار الى الدرك الاسفل

''(قیامت کے دن) چوری کرنے والے کو اور اس پر مطلع ہونے والے شخص کو لایا جائے گا اور ساتویں صحن میں چوری شدہ چیز کو رکھا جائے گا اور ان دونوں سے کہا جائے گا تم جاؤ اور اسے حاصل کرلو جب وہ وہاں پہنچیں گے تو آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں لے جائے گی''۔

انہوں نے جو جھوٹی روایات نقل کی ہیں' ان میں ایک روایت یہ بھی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله خلق آدم من طين، فحرم اكل الطين على ذريته

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا ہے اور ان کی ذریت پر مٹی کو کھانا حرام قرار دیا گیا ہے''۔

۱۴۸۸- جعفر بن احمد بن العباس

(اور یہ بھی کہا گیا ہے یہ جعفر) ابن محمد بزاز ہے۔

انہوں نے ہناد بن السری سے روایات نقل کی ہیں۔

اس پر یہ الزام ہے کہ یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں اس سے ایسی روایات منقول ہیں' جو انہوں نے جبارہ بن مغلس اور فلاس اور ایک بڑی تعداد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے علی بن عمر سکری اور ابن شاہین نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''بابیانی'' کے نام سے معروف ہے۔

۱۴۸۹-جعفر بن احمد بن شہریل الاستر بادی الزاہد

انہوں نے محمد بن ابی عبدالرحمٰن مقری سے روایات نقل کی ہیں۔
ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۱۴۹۰-جعفر بن احمد العباس

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۱۴۹۱-جعفر بن ایاس (ع) ابوبشر واسطی،

یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔
ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کر کے برا کیا ہے' یہ شخص بصرہ کا رہنے والا ہے پھر اس نے ''واسط'' میں بھی سکونت اختیار کی۔
انہوں نے سعید بن جبیر، مجاہد اور ان کے طبقے (کے افراد) سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ اکابر علماء میں سے ایک ہے اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے' کیوں کہ اس نے حضرت عباد بن شرحبیل یشکری جو صحابی رسول ہیں ان کے حوالے سے سنن کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے جسے اس نے ان سے سنا ہے۔
ان سے شعبہ' ہشیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
شعبہ ان احادیث کی ''ضعیف'' قرار دیتے تھے جو ابوبشر نے حبیب بن سالم سے نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوبشر میرے نزدیک منہال بن عمرو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔
ابن قطان کہتے ہیں: شعبہ ابوبشر کی ان روایات کو ضعیف قرار دیتا ہے جو انہوں نے مجاہد سے نقل کی ہیں۔
اور یہ کہا ہے: انہوں نے اس سے (کسی حدیث کا) سماع نہیں کیا۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) جو التحیات کے بارے میں ہے۔
اس روایت کو ''منکر'' قرار دیا گیا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ روایت نصر بن علی نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔
شعبہ نے ابوبشر کی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے جو انہوں نے مجاہد کے حوالے سے نقل کی ہے اور پرندوں کے بارے میں ہے۔
یہ روایت منہال بن عمرو نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن عمرو سے نقل کی ہے (اور درج ذیل ہے)
انه مر بقوم قد نصبوا طيرا يرمونه بالنبل فلعن من مثل بالبهائم

''ایک مرتبہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک پرندے کو باندھا ہوا تھا وہ تیروں کے ذریعے اس پر نشانے بازی کر رہے تھے تو انہوں نے ان لوگوں پر لعنت کی جو جانوروں کا مثلہ کرتے ہیں''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ابوبشر سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شعبہ نے ابوبشر کے حوالے سے عباد بن شرحبیل کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رجلا منا من بني عنبر: يقول: قدمت المدينة وقد اصابني جوع شديد، فدخلت حائطا، فاخذت من سنبله، فاكلت، فجاء صاحب الحائط فضربني واخذ ما في ثوبي، فانطلقنا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ما علمته اذ كان جاهلا، ولا اطعمته اذ كان جائعا، فامر لي بنصف وسق من شعير

''ہم میں ایک شخص جس کا تعلق بنوعنبر سے تھا وہ یہ بیان کرتا ہے: میں مدینہ منورہ آیا مجھے شدید بھوک لگی تھی میں ایک باغ میں داخل ہوا میں نے اس کی بالی میں سے پھل کو توڑ کر کھالیا۔ باغ کا مالک آیا اور اس نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ میرے کپڑوں میں جو کچھ تھا وہ حاصل کرلیا پھر ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اگر ناواقف تھا تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں؟ اور اگر یہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کا نصف وسق دینے کا حکم دیا''۔

یہ اس سند کے اعتبار سے صحیح غریب ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت سفیان بن حسین کے حوالے سے ابوبشر سے نقل کی ہے۔

جعفر کا انتقال 125ھ میں ہوا۔

۱۴۹۲- جعفر بن برقان (م،عو)

یہ میمون بن مہران کا شاگرد ہے اور ''رقہ'' کے علماء میں سے ایک ہے۔

ان سے وکیع، کثیر بن ہشام، ابونعیم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زہری کی روایت میں غلطی کر جاتا ہے جبکہ میمون اور یزید بن اصم کی روایات میں یہ ''ثقہ'' اور ''ضابط'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور اُمی ہے البتہ زہری کی روایات میں یہ اس مرتبے کا نہیں ہے۔

کئی اہل علم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

عجلی فرماتے ہیں: یہ ثقہ اور جزری ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں' میں نے جعفر بن برقان سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔

عثمان دارمی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ''ثقہ'' ہے البتہ زہری کی روایات میں یہ ''ضعیف'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 154 ہجری میں ہوا۔

۱۴۹۳- جعفر بن بشر بصری ذہبی

حافظ ابو محمد بصری کہتے ہیں: یہ پسندیدہ شخصیت کا مالک نہیں ہے۔ یہ بات محمد بن ولید بصری نے بیان کی ہے۔

۱۴۹۴- جعفر بن جریر

ازدی نے اسی طرح اس کا مختصر طور پر تذکرہ کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۴۹۵- جعفر بن جسر بن فرقد، ابو سلیمان قصاب، بصری

اس کے والد کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

رفع اللہ عن هذه الامة ثلاثا : الخطأ، والنسیان، والامر یکرهون علیه

''اللہ تعالیٰ نے اس امت سے تین چیزوں کو اٹھالیا ہے: غلطی' بھول چوک اور ایسا معاملہ جس میں انہیں مجبور کیا گیا ہو''۔

حسن کہتے ہیں: اس سے مراد زبانی طور پر کچھ کہنا ہے عملی طور پر کچھ کرنا اس میں شامل نہیں ہوگا۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قال: سبحان اللہ وبحمدہ غرس اللہ له الف نخلة فی الجنة اصلها ذهب وفروعها در

جو شخص ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں کھجور کے ایک ہزار درخت لگا دیتا ہے۔ جن کی بنیاد سونے کی ہوتی ہے اور ان کی شاخیں جواہرات کی ہوتی ہیں''۔

ساجی نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے:

لا تسموا بأسماء فیها اوه اوه ، فان اوه شیطان

''ایسے نام نہ رکھو جن میں اوہ' اوہ آتا ہو کیوں کہ اوہ شیطان ہے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جعفر سے اس کے علاوہ بھی ''منکر'' روایات منقول ہیں جو میں نے ذکر کی ہیں' ہو سکتا ہے یہ خرابی اس کے والد کی طرف سے ہو' کیوں کہ اسے بھی ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس کے حافظے میں شدید اضطراب پایا جاتا تھا یہ قدریہ فرقے کے عقائد کی طرف مائل تھا اور اس نے ''منکر'' روایات بیان کی ہیں ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اذا کان یوم القیامة، وجمع اللہ الاولین والآخرین فی صعید واحد فالسعید من وجد لقدمه موضعا،

فینادی منادمن تحت العرش: الامن برا ربه من ذنبه، والزمه نفسه فلیدخل الجنة

''جب قیامت کادن ہوگا تواللہ تعالیٰ تمام پہلے اور بعدوالے لوگوں کوایک میدان میں جمع کرے گا تووہ شخص خوش قسمت ہوگا جواپنے پاؤں کے لیے جگہ پالے گا پھرعرش کے نیچے سے ایک منادی یہ اعلان کرے گا خبردار! جس شخص نے اپنے گناہ سے اپنے پروردگارکوبری کردیااوراسے اپنے اوپرلازم کیاوہ جنت میں داخل ہوجائے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت ''منکر'' ہے قدریہ فرقے کے لوگ اس کودلیل کے طور پرپیش کرتے ہیں۔

ابن عسا کرنے راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال سبحان الله وبحمده غرس الله له بها الف شجرة في الجنة اصلها مِّن ذهب، وفروعها دُر، وطلعها كثدي الابكار الحديث

''جوشخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتاہے تواللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جنت میں ایک ہزار ایسے درخت لگا تا ہے جن کی بنیاد سونے کی ہوتی ہے اوران کی شاخیں جواہرات کی ہوتی ہیں اوران کے شگوفے کنواری عورتوں کی چھاتیوں جیسے ہوتے ہیں''۔

۱۴۹۶-جعفربن ابوجعفراشجعی

اس کے والدکانام میسرہ ہے۔اس کاذکرآگے آئے گا۔

۱۴۹۷-جعفربن حارث ابوالاشہب کوفی

اس کے واسط میں سکونت اختیارکی تھی۔

انہوں نے نافع اوراعمش سے اوران سے محمد بن یزیداوردیگرکئی افرادنے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''لاشیءٔ'' ہے۔

اوردوسرے قول کے مطابق: یہ ''ضعیف'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکرالحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اوردیگرحضرات کا کہنا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:)

اول ما یحاسب به عبد صلاته

''بندے سے سب سے پہلے نمازکے بارے میں حساب لیاجائے گا''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس کی نقل کردہ روایات میں کوئی ایک ''منکر'' روایت نہیں ملی۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں

کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جعفر بن حارث واسطی نے منصور کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں کہ اس کے حافظے میں کچھ خرابی تھی۔

ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

۱۴۹۸-جعفر بن حذیفہ

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابومخنف نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

ابومحنف نامی راوی کا نام لوط تھا۔

۱۴۹۹-جعفر بن حرب ہمذانی

یہ بغداد میں معتزلہ کے اکابرین میں سے تھا اور اس کی کئی تصانیف ہیں۔ اس کا انتقال 230ھ کے بعد ہوا۔

۱۵۰۰-جعفر بن ابوالحسن خواری

ابن غنام نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

ابن جوزی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۵۰۱-جعفر بن حمید انصاری

اس نے اپنے نانا عمر بن ابان مزنی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

طبرانی نے اس کے حوالے سے یہ منفرد روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ عمران بن ابان کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

وہ کہتے ہیں:

ارانی انس بن مالك رضي الله عنه الوضوء، فمسح صماخيه، وقال: يا غلام انهن من الرأس، هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کر کے دکھایا انہوں نے اپنی کنپٹیوں کا مسح کیا اور فرمایا: اے لڑکے! یہ سر کا حصہ ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عمران بن ابان کا پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے یہ روایت اس شخص کے ضعیف ہونے کی طرف ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

۱۵۰۲-جعفر بن حیان (ع) ابواشہب عطاردی، سعدی بصری الخزاز الاعمی

انہوں نے ابورجاء عطاردی، حسن اور متعدد لوگوں سے اور ان سے مسلم، ابونصر تمار اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اور یہ کہا ہے: میری پیدائش 70 یا 71ھ میں ہوئی تھی۔
دانی اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس نے ابورجاء سے قرآن پڑھنا سیکھا تھا' جبکہ ابن جوزی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں:
میں اس بات کا اعتقاد نہیں رکھتا کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات کہی ہوگی' کیوں کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ابواشہب واسطی کو بھی ''واہی'' قرار دیا ہے اسی لیے شائد ابن جوزی کو وہم ہوا ہے اور انہوں نے اس راوی جعفر بن حیان ابواشہب واسطی کے بارے میں یہ بات کہہ دی' حالاں کہ وہ شخص بصرہ کا رہنے والا ہے۔ واسطی نہیں ہے۔
ان دونوں راویوں کی کنیت اور نام ایک جیسا ہے' لیکن شہر کا نام اور والد کا نام مختلف ہے۔ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے ابوحرب یہ کہتے ہیں: میں نے عطاردی کے بارے میں تحقیق کی تو مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا جس نے ابن جوزی سے پہلے اسے کسی بھی حوالے سے کمزور قرار دیا ہو لیکن میں نے اس کا تذکرہ اس لیے کیا ہے تاکہ یہ بات پتہ چل جائے کہ یہ ''ثقہ'' ہے اور اس کے بارے میں جو قیل وقال کی گئی ہے اس سے محفوظ ہے۔

۱۵۰۳-جعفر بن خالد اسدی

یہ ابن محمد ہے، جس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

۱۵۰۴-جعفر بن زبیر (ق)

انہوں نے قاسم ابوعبدالرحمن اور ایک جماعت سے اور ان سے وکیع، یزید بن ہارون اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔
شعبہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ غندر کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا وہ بولے میں جا رہا ہوں تاکہ جعفر بن زبیر پر حملہ کردوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے چار سو جھوٹی روایات ایجاد کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی روایات میں ضعف واضح ہے۔
یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: اگر میں چاہتا تو اس کے حوالے سے ایک ہزار احادیث تحریر کرسکتا تھا۔ اس نے سعید بن مسیب کے

حوالے سے چالیس روایات ذکر کی ہیں۔

جعفر بن زبیر کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

من اسلم علی ید رجل فله ولاؤہ

''جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے اس کی ولاء کا حق اسے ہی ملتا ہے''۔

اسی کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے:

لو استطعت ان اواری عورتی من شعاری لفعلت

''اگر مجھ میں یہ استطاعت ہو میں اپنی شرمگاہ کو اپنے اندرونی لباس کے ذریعے چھپالوں تو میں ایسا کرلوں گا''۔

اسی کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے:

یا رسول اللہ، افی کل صلاۃ قراءۃ ؟ قال: نعم، ذلك واجب

''اے اللہ کے رسول! کیا ہر نماز میں قرأت ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یہ واجب ہے''۔

اسی کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے:

الجمعة واجبة علی خمسین، لیس علی دون خمسین جمعة

''جمعہ پچاس افراد پر لازم ہوتا ہے۔ پچاس سے کم افراد پر لازم نہیں ہوتا''۔

اسی کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے:

الذین یحملون العرش یتکلمون بالفارسیة الدریة

''جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ فارسی زبان میں کلام کرتے ہیں''۔

اس نے تاریک سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے جس کا متن درج ذیل ہے:

یاتی علی جهنم یوم ما فیها احد من بنی آدم، تخفق ابوابها

''جہنم پر ایک ایسا دن بھی آئے گا جب اس میں اولاد آدم سے تعلق رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی نہیں ہوگا اس وقت اس کے دروازے حرکت میں ہوں گے''۔

۱۵۰۵- جعفر بن زیاد (ت، س) احمر کوفی

انہوں نے بیان بن بشر، عطاء بن سائب اور ایک جماعت سے اور ان سے ابن مہدی، یحییٰ بن بشر حریری نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔

شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: یہ راستے سے ہٹا ہوا تھا۔

عثمان دارمی کا کہنا ہے: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ یہ ''ثبت'' نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے اور شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: ان سے ابن عیینہ، وکیع، ابوغسان نہدی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ خراسان چلا گیا اس وقت کے خلیفہ منصور کو اس کے بارے میں کسی ایسی بات کا پتہ چلا جو حکومت سے متعلق تھی تو اس نے ایک طویل عرصہ تک اسے قید رکھا پھر اسے چھوڑ دیا۔

اس کا نواسہ حسین بن علی کہتا ہے میرا دادا خراسان میں شیعہ کے اکابرین میں سے تھا تو امام باقر نے اس بارے میں اسے خط لکھا تو اسے شیعوں کے ایک گروہ کے ہمراہ ''ساجور'' میں پکڑ لیا گیا اور ایک طویل عرصے تک قید رکھا گیا۔

مطین کہتے ہیں: اس کا انتقال 167ھ میں ہوا۔

۱۵۰۶-جعفر بن سعد (د) بن سمرہ

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے سلیمان بن موسیٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

اس سے زکوۃ کے بارے میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے چچازاد سے نقل کی ہے۔

ابن حزم نے اس کو مسترد کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا چچازاد خبیب بن سلیمان بن سمرہ ہے جس کی حالت ''مجہول'' ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن قطان کہتے ہیں: ان سب میں سے کسی کی بھی حالت کے بارے میں پتہ نہیں ہے۔

محدثین نے ان کے بارے میں بڑی تحقیق کی ہے اور ان کے حوالے سے کئی روایات منقول ہیں۔

بزار نے ان میں سے ایک سو کے قریب روایات ذکر کی ہیں۔

عبدالحق ازدی کہتے ہیں: خبیب نامی راوی ''ضعیف'' ہے۔

اور جعفر نامی راوی ایسی حیثیت کا مالک نہیں ہے کہ اس پر اعتماد کیا جا سکے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سند کے ساتھ جو روایات منقول ہیں ان میں سے ایک درج ذیل روایت ہے:

امرنا علیه السلام ببناء المساجد وتصلح صنعتها

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں کی تعمیر کرنے اور انہیں خوبصورت بنانے کا حکم دیا ہے''۔

یہ روایت بھی ہے:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج الزکاۃ من الذی نعدہ للبیع

"نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس سامان میں سے بھی زکوٰۃ نکالیں جسے ہم نے فروخت کرنے کے لیے تیار کیا ہے"۔

وقال علیه السلام : من یکتم غالا فانه مثله

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خیانت کرنے والے کو چھپاتا ہے تو وہ بھی اس کی مانند ہوگا۔

ان روایات میں سے چھ روایات سنن ابوداؤد میں بھی مذکور ہیں۔

جعفر نامی راوی سے ایک اور سند کے ساتھ سلیمان بن موسیٰ سے روایات منقول ہیں اور سلیمان نامی یہ راوی کوفہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا اسم منسوب زہری ہے' یہ مشہور نہیں ہے۔ بہر حال اس کی سند تاریک ہے اور اس پر حکم جاری نہیں کیا جاسکتا۔

۱۵۰۷-جعفر بن سلیمان (م،عو) ضبعی

یہ بنو حارث کا غلام ہے۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): یہ بنو حریش کا غلام ہے اس نے "بنوضبیعہ" کے ہاں پڑاؤ کیا تھا اور شیعہ ہونے کے باوجود عالم اور زاہد تھا۔

انہوں نے ثابت، ابوعمران جونی اور ایک مخلوق سے اور ان سے ابن مہدی، مسدد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے: اس کی نقل کردہ روایات کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور جعفر کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ "صنعاء" آیا تھا تو لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی تھیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے یہ اُمی تھا۔

ابن سعد نے کہا ہے: یہ "ثقہ" ہے تاہم اس میں "ضعف" پایا جاتا ہے اور اس میں "تشیع" تھا۔

احمد بن مقدام کہتے ہیں: ہم لوگ یزید بن زریع کی محفل میں موجود تھے' انہوں نے کہا جو شخص جعفر بن سلیمان یا عبدالوارث کے پاس جائے گا وہ میرے قریب نہ آئے۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ عبدالوارث کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ معتزلی ہے اور جعفر کی نسبت رفض کی طرف کی جاتی تھی۔

عقیلی فرماتے ہیں: محمد بن مروان نے اپنی سند کے ساتھ سہیل بن ابوخدویہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ میں نے جعفر بن سلیمان سے یہ کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہو وہ بولا جہاں تک برا کہنے کا تعلق ہے' تو ایسا نہیں ہے تاہم جسے میں چاہوں اسے ناپسند کرتا ہوں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الثقات" میں جریر بن یزید کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے والد نے مجھے جعفر ضبعی کے پاس بھیجا۔ میں نے اس سے کہا: یہ پتہ چلا ہے کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہو' تو وہ بولا برا تو نہیں کہتا البتہ جسے میں چاہوں

اسے ناپسند کرسکتا ہوں تو یہ شخص رافضی ہے اور گدھے کی مثل ہے۔

عقیلی کہتے ہیں: عمر بن علی فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو جعفر بن سلیمان سے یہ کہتے ہوئے سنا' کیا تم نے ایوب کو دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! کیا تم نے ابوعون کو دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں!۔

عبداللہ نے دریافت کیا: کیا تم نے یونس کو دیکھا ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو عبداللہ نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے کہ تم ان کے پاس نہیں بیٹھتے اور عوف کے پاس جا کر بیٹھتے ہو' حالاں کہ اس کی یہ حالت ہے کہ اللہ کی قسم! عوف ایک بدعت سے راضی نہیں ہوتا جب تک اس میں دو بدعتیں نہ آ جائیں۔

ایک تو وہ قدری فرقے سے تعلق رکھتا ہے دوسرا وہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے جعفر بن سلیمان حرشی ''ضبعی'' کے نام سے معروف ہے۔

اس کی نقل کردہ بعض روایات سے اختلاف کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے عبدالرزاق کی زبانی یہ ایک کلام سنا جس سے میں نے یہ استدلال کیا کہ اس شخص کے مسلک کے بارے میں جو کہا جاتا ہے وہ ٹھیک ہے۔

میں نے کہا تمہارے تمام اصحاب تو سنت کے پیروکار ہیں یعنی معمر' ابن جریج' اوزاعی' مالک' سفیان' تو تم نے یہ مذہب کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو وہ بولے جعفر بن سلیمان ہمارے پاس آیا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ فاضل ہے اور ہدایت یافتہ ہے' تو میں نے اس سے یہ مسلک حاصل کیا۔

محمد بن ابوبکر کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے عبدالرزاق کو غیر موجود پایا۔ عبدالرزاق کے علاوہ اور کسی نے جعفر کو خراب نہیں کیا یعنی تشیع کے حوالے سے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے یمن میں بہت زیادہ روایات بیان کیں اور عبدالصمد نامی راوی اس کے پاس جایا کرتے تھے۔

ابوطالب کہتے ہیں میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام احمد سے کہا گیا سلیمان بن حرب تو یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات تحریر نہیں کی جائیں گی' تو وہ بولے حماد بن زید نے تو اس سے منع نہیں کیا۔

اس میں تشیع پایا جاتا تھا۔

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ روایات بیان کی ہیں اور اہل بصرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو کا شکار ہیں تو میں نے امام احمد سے کہا اس کی نقل کردہ روایات زیادہ تر غیر مستند ہیں۔

وہ بولے: جی ہاں! اس نے انہیں جمع کیا تھا اور عبدالرحمٰن اور دیگر حضرات نے اس کے حوالے سے انہیں بیان کر دیا۔

ابن ناجیہ کہتے ہیں: میں نے وہب بن بقیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جعفر بن سلیمان سے کہا گیا لوگ یہ کہتے ہیں: تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہو' تو وہ بولا: جہاں تک برا کہنے کا تعلق ہے' تو میں ایسا نہیں کرتا۔ البتہ جس سے میں چاہوں اسے ناپسند کرسکتا

ہوں۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ساجی کو اس حکایت کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ جعفر نے اس کے ذریعے اپنے دو پڑوسی مراد لیے تھے جنہیں ان الفاظ کے ذریعے تکلیف ہوتی تھی۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں یہ بات بعید بھی نہیں ہے' کیوں کہ جعفر نے شیخین کے مناقب میں روایات نقل کی ہیں اور یہ ذات کے اعتبار سے ''صدوق'' ہے۔

یہ بعض روایات نقل کرنے میں ''منفرد'' ہے جن میں سے بعض روایات ''منکر'' ہیں اور ان سے استدلال کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

ان میں سے ایک حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت ہے:

ان رجلا اراد سفرا فقال: زودونی

''ایک شخص نے سفر کا ارادہ کیا تو اس نے عرض کی مجھے زادِ راہ عنایت کیجئے''۔

ومنها حديث: لينتهين اقوام عن رفع ابصارهم عند الدعاء في الصلاة

اس میں سے ایک یہ روایت ہے: لوگ نماز کے دوران دعا مانگتے وقت اپنی نگاہیں اوپر اٹھانے سے ضرور باز آجائیں گے۔

وحديث: حسر عن بدنه وقال: انه حديث عهد بربه

ایک یہ روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانور کی رسی کھول دی اور فرمایا یہ اپنے پروردگار کے قریب ہے۔

وحديث: كان يفطر على رطبات

یہ روایت بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجوروں کے ذریعے افطار کرتے تھے۔

وحديث: طلقت لغير سنة، وراجعت لغير سنة

یہ روایت بھی ہے میں نے سنت کے علاوہ طلاق دے دی اور میں نے سنت کے علاوہ رجوع کرلیا۔

وحديث: مم اضرب منه يتيمي

یہ روایت بھی ہے کہ کس وجہ سے میں اپنے یتیم کو ماروں۔

وحديث: ما يقال ليلة القدر

یہ روایت بھی ہے جو شب قدر کے بارے میں کہا گیا ہے۔

اس میں سے اکثر روایات صحیح مسلم میں منقول ہیں۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية استعمل عليهم عليا الحديث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ما تریدون من علی ! علی منی، وانا منه، وهو ولی کل مؤمن بعدی

''تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحاح میں شامل کیا ہے۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

مات رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یستخلف احدا

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا''۔

یہ روایت سفیان نے جعفر کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ اسی وقت نقل کی ہے جب اس کے بعد یہ روایت بھی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی نہیں ہیں۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

امرت بقتال القاسطین والمارقین

''مجھے ناانصافی کرنے والوں اور مرتدوں کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الجنة تحت ظلال السیوف

''جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے''۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

اهدی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم حجل مشوی فذکر حدیث الطیر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا اس کے بعد انہوں نے پرندے سے متعلق روایت ذکر کی ہے۔

جعفر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے:

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخر، شیئا لغد

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن کے لیے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جعفر شیعی، میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے شیخین کے فضائل کے بارے میں بھی روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' نہیں ہیں اور میرے نزدیک اس کی نقل کردہ روایات کو قبول کرنا لازم ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان الله تعالی یعافی (الامیین یوم القیامة ما لا یعافی) العلماء

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھ لوگوں کو معاف کر دے گا' لیکن علماء کو معاف نہیں کرے گا''۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: جس شخص نے اسے جعفر کے حوالے سے نقل کیا ہے اس نے غلطی کی ہے۔

جعفر کا انتقال رجب کے مہینے میں 178ھ میں ہوا۔

۱۵۰۸-جعفر بن سہل نیشاپوری

انہوں نے اسحاق بن راہویہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: اس نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۰۹-جعفر بن عامر بغدادی

انہوں نے ہشام کے بھائی احمد بن عمار کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

ابن جوزی نے اس پر الزام عائد کیا ہے۔

۱۵۱۰-جعفر بن عباس

انہوں نے ابن بیلمانی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۵۱۱-جعفر بن عبداللہ حمیدی مکی

انہوں نے محمد بن عباد بن جعفر سے اور ان سے ابوداؤد طیالسی نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں وہم اور اضطراب پایا جاتا ہے۔

پھر انہوں نے یہ کہا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الحجر ثم سجد علیہ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور پھر اس پر سجدہ کیا''۔

یہ روایت دیگر راویوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ محمد بن عباد رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کو سجدہ کیا تو ابن جریج کی نقل کردہ یہ (بعد والی) روایت زیادہ مستند ہے۔

پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا:

قال: قلت: یا رسول اللہ، کیف علمت انک نبی ؟

''وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ آپ نبی ہیں''۔
اس کے بعد اس نے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۵۱۲- جعفر بن عبداللہ بغدادی

انہوں نے ہشام بن عمار کے بھائی احمد بن عمار کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور ابن جوزی نے اس پر الزام عائد کیا ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): اس کا نام جعفر بن عامر ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
لیس للدین دواء الا القضاء والحمد
''قرض کی دوا یہی ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے اور دینے والے کی تعریف کی جائے یا شکریہ ادا کیا جائے''۔

۱۵۱۳- جعفر بن عبدالواحد ہاشمی قاضی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث اپنی طرف سے بنا لیتا تھا۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا اور ثقہ راویوں کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کرتا تھا۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
ما اصطحب اثنان علی خیر ولا شر الا حشرا علیه، وتلا: " واذا النفوس زوجت "
''جب بھی دو لوگ کسی برائی یا بھلائی کے بارے میں ایک دوسرے کے ساتھی بنیں گے تو وہ اسی حوالے سے ہی (قیامت کے دن) اٹھائے جائیں گے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی''۔
''جب لوگوں کو جوڑوں کی شکل میں بنایا جائے گا''۔
یہ روایت جھوٹی ہے۔
ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ سب جھوٹی ہیں اور ان میں سے بعض چوری کی ہوئی ہیں۔
اس نے یہ قسم اٹھائی ہوئی تھی کہ یہ لفظ حدثنا استعمال نہیں کرے گا تو یہ شخص کہا کرتا تھا کہ فلاں نے ہمیں یہ بات کہی ہے۔
اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
ولد النبی صلی اللہ علیه وسلم مسرورا مختونا
''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو آپ مسکرا رہے تھے اور آپ ختنہ شدہ تھے''۔
اس میں خرابی کی بنیاد جعفر ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: خلیفہ مستعین نے اسے قاضی کے منصب سے معزول کردیا تھااوراس کے حوالے سے اطلاع ملنے پر اسے بصرہ کی طرف جلاوطن کردیا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جعفر بن عبدالواحد نے ایک موصول روایت نقل کی ہے جس میں اس نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قعنبی نے اس کے خلاف بددعا کی جس کے نتیجے میں اسے رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس نیک آدمی کی بددعا اسے لاحق ہوگئی ہوگی۔

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں ایک یہ روایت بھی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

اصحابی کالنجوم من اقتدی بشیء منها اهتدی

''میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جو ان میں سے کسی کی بھی پیروی کرے' ہدایت حاصل کرلیتا ہے''۔

اس کا انتقال 257 ہجری میں ہوا۔

۱۵۱۴- جعفر بن علی بن سہل الحافظ

ابومحمد دوری دقاق

انہوں نے ابواسماعیل ترمذی اور ابراہیم حربی سے اور ان سے دارقطنی، ابن جمیع جمع نے روایات نقل کی ہیں۔

حمزہ سہمی کہتے ہیں: میں نے ابوزرعہ محمد بن یوسف جرجانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث اور دین دونوں میں پسندیدہ شخصیت نہیں ہے بلکہ یہ فاسق اور جھوٹا تھا۔

۱۵۱۵- جعفر بن عمران واسطی

انہوں نے عمر بن کثیر سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

جہاں تک اس راوی کا تعلق ہے جس نے حسن سے روایات نقل کی ہیں تو وہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۵۱۶- جعفر بن عیاض (س،ق)

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فقر اور قلت سے پناہ مانگنے کی روایت نقل کی ہے۔

ان سے روایت نقل کرنے میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ منفرد ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۵۱۷- جعفر بن عیسیٰ

یہ قضا کے عہدے پر فائز تھا اور یہ شخص جعفر بن عیسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن ابوالحسن بصری ہے اور اسی حوالے سے معروف ہے۔ یعنی

اس کی نسبت حسن بصری کی طرف ہے۔

انہوں نے حماد بن زید، جعفر بن سلیمان سے اور ان سے ابواحوص محمد بن نصر الاثرم اور نصر بن داؤد صاغانی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جہمی ''ضعیف'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

اس کا انتقال 219ھ میں ہوا۔

۱۵۱۸- جعفر بن ابولیث

اس نے ابن عرفہ کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے جبکہ اس کے حوالے سے میسرہ بن علی خفاف نے روایات نقل کی ہیں تو گویا یہاں تاریکیاں ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں۔

۱۵۱۹- جعفر بن مبشر ثقفی

یہ معتزلہ کے اکابرین میں سے تھا۔ علم کلام کے بارے میں اس کی تصانیف ہیں اور یہ فقیہ حبیش بن مبشر کا بھائی ہے۔

انہوں نے عبدالعزیز بن ابان سے اور ان سے عبیداللہ بن محمد الزیدی نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 234 ہجری میں ہوا۔

۱۵۲۰- جعفر بن محمد بن عباد مخزومی

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ علم حدیث کا ماہر نہیں تھا۔

۱۵۲۱- جعفر بن محمد (م، عو) بن علی بن حسین ہاشمی،

یہ ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) ہیں جو جلیل القدر ائمہ میں سے ایک ہیں۔ انتہائی نیک، سچے اور بلند شان کے مالک تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: مجاہد نامی راوی میرے نزدیک ان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

مصعب نے دراوردی کا یہ قول نقل کیا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس وقت تک روایات نقل نہیں کیں جب تک بنوعباس کی حکومت ختم نہیں ہوگئی۔

مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: امام مالک، امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایات اس وقت تک نقل نہیں کرتے جب تک دوسرا راوی ساتھ نہیں ملا لیتے۔

احمد بن سعد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے کبھی بھی یحییٰ بن سعید سے امام جعفر صادق کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم نے امام جعفر صادق کی روایات کے بارے میں مجھ سے کیوں نہیں پوچھا؟ میں نے کہا میں ان کے بارے میں نہیں پوچھنا چاہتا تو یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا اگر وہ حافظ الحدیث ہوں تو پھر ان کے والد کی نقل کردہ روایت سب سے بہترین ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں پھر یحییٰ کا کہنا ہے: حفص بن غیاث 'عبادان' کے پاس گئے وہ اس وقت رباط نامی جگہ پر تھے وہاں بصرہ کے رہنے والے لوگ اکٹھے ہو کر ان کے پاس آئے اور بولے آپ تین افراد کے حوالے سے ہمیں حدیث نہ سنائیے گا۔ اشعث بن مالک' عمرو بن عبید اور امام جعفر صادق۔ تو حفص بن غیاث بولے جہاں تک اشعث کا تعلق ہے' وہ ویسے ہی تمہارا راوی ہے اس لیے تمہارے لیے میں اسے ترک کر دیتا ہوں جہاں تک عمرو بن عبید کا تعلق ہے' تو تم لوگ زیادہ بہتر جانتے ہو اور باقی رہ گئی بات امام جعفر صادق کی تو اگر تم لوگ کوفہ میں ہوتے تو میں چمڑے کے جوتوں کے ساتھ تمہاری پٹائی کرتا۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے امام جعفر صادق ''ثقہ'' اور ''مامون'' ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں ان جیسی شخصیت کے بارے میں دریافت نہیں کیا جا سکتا۔

۱۵۲۲- جعفر بن محمد بن ہبۃ اللہ ابوالفضل بغدادی صوفی

یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

ابن مسدی کہتے ہیں: میں نے اس سے احادیث حاصل کی ہیں اور اس نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اس نے شیخ ابوالوقت سے احادیث کا سماع کیا ہے اس کا انتقال ''قوص'' میں 627ھ میں ہوا۔

۱۵۲۳- جعفر بن محمد بن جعفر العباسی المحدث

تمیم بندنیجی نے اس پر الزام عائد کیا ہے کہ اس نے ایک جزء کے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے۔

۱۵۲۴- جعفر بن محمد بن اللیث الزیادی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور کہا ہے: اس کے سماع کے بارے میں اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔

۱۵۲۵- جعفر بن محمد (ت) بن الفضیل الرسعنی

انہوں نے محمد بن حمیر حمصی اور ایک جماعت سے اور ان سے ترمذی، عبدان، یوسف بن یعقوب الازرق نے روایات نقل کی ہیں اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' ہے۔

۱۵۲۶- جعفر بن محمد خراسانی

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

تبنی مدینة بین جد وتین عظیمین لھی اسرع انکفاء باھلھا من القدر فی اسفلھا

''مدینہ کو سختی اور نرمی کے درمیان قائم کیا گیا ہے جو دونوں بڑی ہیں تو یہ اپنے اہل کو اس سے زیادہ تیزی سے الٹا دیتا ہے۔ جتنی تیزی سے ہنڈیا کے نیچے والے حصے سے چیز الٹائی جاتی ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: اس میں خرابی کی بنیاد جعفر نامی راوی ہے جو کہ ''مجہول'' ہے۔

۱۵۲۷- جعفر بن محمد فقیہ

یہ ''مجہول'' ہے۔

متین کہتے ہیں: جعفر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

انا مدینة العلم وعلی بابھا

''میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہے''۔

یہ روایت ''موضوع'' ہے۔

۱۵۲۸- جعفر بن محمد بن عباس بزار

سہمی کہتے ہیں: میں نے امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

۱۵۲۹- جعفر بن محمد انطاکی

انہوں نے زہیر بن معاویہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایات بھی منقول ہے جس کا متن یہ ہے:

یبعث معاویة علیه رداء من نور

''جب معاویہ کو (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا تو اس پر نور کی چادر ہوگی''۔

۱۵۳۰- جعفر بن محمد بن فضل الدقاق،

یہ شخص ابن مجاہد مقری کا شاگرد ہے۔

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور صوری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور یہ ابن مارستانی کے نام سے معروف ہے۔

ان سے ابن المذہب، ابوالقاسم تنوخی نے روایات نقل کی ہیں اور

انہوں نے علم حدیث کی طلب میں سفر بھی کیا ہے اور احادیث طلب بھی کی ہیں۔

ان کا انتقال 380 ہجری میں ہوا۔

ابوزرعہ محمد بن یوسف کہتے ہیں: جعفر دقاق علم حدیث میں پسندیدہ شخصیت نہیں ہے اور دین میں بھی پسندیدہ شخصیت نہیں ہے' یہ فاسق اور جھوٹا شخص تھا۔

سہمی کہتے ہیں: جعفر بن محمد دقاق جو ابن مارستانی کے نام سے معروف ہے اور بغداد کا رہنے والا ہے' یہ 284ھ میں مصر سے آیا تھا۔

انہوں نے ابن مجاہد، ابن صاعد، ابوبکر نیشاپوری سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا ہے اس نے ان سب حضرات سے سماع نہیں کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے ایک ضعیف "معجم" ملی ہے جس میں اس کی روایات جمع کی گئی ہیں۔

۱۵۳۱- جعفر بن محمد بن خالد بن زبیر بن عوام قرشی

انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے:) اس کا نام: جعفر بن خالد ہے۔

ان سے معن، خالد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

۱۵۳۲- جعفر بن محمد بن کزال

انہوں نے عفان اور اس کی مثل افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

۱۵۳۳- جعفر بن محمد، ابویحییٰ زعفرانی رازی

اسماعیل صفار نے اس کے حوالے سے ایک "موضوع" روایت نقل کی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ راوی "صدوق" تھا۔

۱۵۳۴- جعفر بن محمد بن بکارۃ موصلی

انہوں نے ابوخلیفہ جمحی کے حوالے سے ایک "موضوع" روایت نقل کی ہے اور اس میں خرابی کی بنیاد یہی شخص ہے۔

۱۵۳۵- جعفر بن محمد بن مروان قطان کوفی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۱۵۳۶-جعفر بن مرزوق مدائنی

انہوں نے اعمش، یحییٰ بن سعید انصاری سے روایات نقل کی ہیں۔
عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں جن میں سے کسی ایک کی بھی متابعت نہیں کی گئی۔
ان میں سے ایک روایت درج ذیل ہے:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

علی الوالی خمس خصال: جمع المال من حقه، ووضعه فی حقه، وان یستعین علی امورهم بخیر من یعلم، ولا یحصرهم فیهلکهم، ولا یؤخر امر یوم لغد

''والی پر پانچ خصوصیات اختیار کرنا لازم ہے مال کو حق طور پر جمع کرنا اسے حق طور پر خرچ کرنا اور لوگوں کے معاملات میں اپنے علم کے مطابق سب سے بہترین شخص سے مدد حاصل کرنا اور لوگوں کو اس طرح محصور نہ کر دینا کہ انہیں ہلاکت کا شکار کر دے اور آج کے کام کو کل کے لیے موخر نہ کرنا''۔

۱۵۳۷-جعفر بن مصعب

انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۵۳۸-جعفر بن ابومغیرہ (د،ت،س) القمی

یہ سعید بن جبیر کے شاگرد ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے اور یہ ''صدوق'' تھے۔
ان سے یعقوب قمی، مندل بن علی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے انہوں نے اس کی توثیق نہیں کی' بلکہ خاموش رہے ہیں۔
ابن مندہ کہتے ہیں: سعید بن جبیر سے روایات نقل کرنے میں یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہشیم نے مطرف کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

وسع کرسیه السموات والارض. قال: علمه

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔
شیخ ابن مندہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عمار دہنی نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول

نقل کیا ہے: اس کی کرسی سے مراد اس کے پاؤں رکھنے کی جگہ ہے اور عرش اس کی قدر کی طاقت نہیں رکھتا۔

ابوبکر ہذلی اور دیگر راویوں نے سعید بن جبیر کا قول یہ نقل کیا ہے کرسی سے مراد اس کے دونوں پاؤں رکھنے کی جگہ ہے۔

۱۵۳۹-جعفر بن مہران السباک

اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے اور اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں ''منکر'' قرار دیا گیا ہے۔

حسن بن سفیان نے اپنی ''مسند'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال: صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یقنت فی صلاۃ الغداۃ حتی فارقتہ

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرتا رہا وہ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا''۔

یہ غلطی جعفر نامی راوی کی طرف سے ہے۔ یہ روایت ابومعمر اور ابوعمر حوضی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور انہوں نے عوف کی بجائے راوی کا نام عمرو بیان کیا ہے' اس سے مراد عمرو بن عبید ہے اور یہ راوی ''ضعیف'' ہے۔

۱۵۴۰-جعفر بن میسرہ،

یہ جعفر بن ابوجعفر اشجعی ہے۔

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف اور ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کنیت ''ابوالوفا'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سمع حی علی الفلاح فلم یجبہ فلا ھو معنا ولا ھو وحدہ

''جو شخص حی علی الفلاح سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد تک نہ جائے) تو وہ ہمارے ساتھ نہیں ہے اور وہ اکیلا بھی نہیں ہے''۔

غسان بن ربیع نے جعفر بن میسرہ سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقرأ: " قل یایھا الکافرون " و" قل ھو اللہ احد "

وقال: صلیت بکم بثلث القرآن وبربع القرآن

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (میں نے تمہیں نماز میں) ایک تہائی قرآن اور ایک چوتھائی قرآن پڑھایا ہے''۔

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل الکعبة فقال: ما اطیب ریحك ! ویا حجر ما اعظم حقك ! ثلاثا، واللہ للمسلم اعظم حقا منکما ثلاثا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے اے حجر اسود! تمہارا حق کتنا عظیم ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(پھر فرمایا) اللہ کی قسم! مسلمان کا حق تم دونوں کے حق سے زیادہ ہے یہ بات بھی آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی''۔

۱۵۴۱- جعفر بن میمون (عو) بصری

یہ اونی چادریں فروخت کرتا تھا۔

انہوں نے ابوالعالیہ، ابوعثمان نہدی اور ایک جماعت سے اور ان سے غندر، یحییٰ قطان نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے ''منکر'' روایات نہیں دیکھی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم امرہ ان ینادی لا صلاۃ الا بقراء ۃ فاتحة الکتاب،

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ بلند آواز میں یہ اعلان کریں سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

۱۵۴۲- جعفر بن نسطور

میں نے اس کا تذکرہ ضعیف راویوں سے متعلق کسی کتاب میں نہیں دیکھا اور اس کی یہ اوقات نہیں ہے کہ اس کے جھوٹ میں مشغول ہوا جائے۔

ان سے منصور بن حکم نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے:

کنت مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی غزوۃ تبوك فسقط من یدہ السوط، فنزلت عن جوادی فرفعته الیه، فقال: مد اللہ فی عمرك مدا، فعشت بعد النبی صلی اللہ علیه وسلم ثلاثمائة وعشرین سنة.

''میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں موجود تھا۔ آپ کے دست مبارک سے کوڑا گر گیا میں اپنے گھوڑے سے اترا اور اسے اٹھا کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں طویل زندگی عطا کرے تو نبی اکرم ﷺ کے بعد میں 320 برس سے زندہ ہوں''۔

۱۵۴۳- جعفر بن نصر

انہوں نے حماد بن زید اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

اس پر جھوٹے ہونے کا الزام ہے۔

یہ ابومیمون عنبری ہے۔

''الکامل'' کے مصنف نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے یہ ثقہ راویوں سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

لما لقی ابراهيم ربه عزوجل قال: كيف وجدت الموت ؟ قال: وجدت جسدی ينزع بالسلمه قال: هذا وقد يسرناه عليك

جب حضرت ابراہیم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو پروردگار نے دریافت کیا تم نے موت کو کیسا پایا' تو انہوں نے عرض کیا میں نے اپنے جسم کو ایسا پایا کہ اسے سلامتی سے الگ کر لیا گیا تو پروردگار نے فرمایا: ہم نے موت کو تمہارے لیے آسان کر دیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تعلموا نساء کم الكتابة، ولا تسكنوهن العلالي، خير لهو المرأة المغزل، وخير لهو الرجل السباحة

''تم لوگ اپنی خواتین کو تحریر کا فن نہ سکھاؤ اور انہیں بالا خانوں میں رہائش نہ دو۔ عورت کے لیے سب سے بہترین مصروفیت سوت کاتنا ہے اور مرد کے لیے سب سے بہترین کھیل تیراکی کرنا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

من كرم اصله وطاب مولده حسن محضره

''جس شخص کی اصل معزز ہو' پیدائش اچھی ہو' اسے موت بھی اچھی آتی ہے''۔

اور یہ روایات جھوٹی ہیں۔

۱۵۴۴- جعفر بن ہارون

انہوں نے محمد بن کثیر صنعانی سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے ایک ''موضوع'' روایت نقل کی ہے۔

۱۵۴۵- جعفر بن ہلال بن حباب

ان سے ابوالحسن مدائنی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۵۴۶- جعفر بن یحییٰ (د،ق) بن ثوبان

انہوں نے اپنے چچا عمارہ سے اور ان سے ابوعاصم وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا چچا کمزور حیثیت کا مالک ہے۔ اس کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ یعلیٰ بن امیہ کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: احتکار الطعام فی الحرم الحاد

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرم میں اناج کو ذخیرہ کرنا بے دینی ہے''۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے ''واہی'' ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: جعفر نامی راوی سے صرف ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۴۷- (صح) جعید بن عبدالرحمٰن (خ،م)

(اور ایک قول کے مطابق): جعد ہے۔

یہ مکی بن ابراہیم کا استاد ہے اور یہ ''صدوق'' ہے۔

ازدی نے شاذ رائے اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۱۵۴۸- جلاس بن عمرو، (او عمیر)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابوجناب نے روایات نقل کی ہیں۔

(اور ایک قول کے مطابق اس کا نام) جلدس بن محمد ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۱۵۴۹- جلد بن ایوب بصری

انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: اہل بصرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن عیینہ یہ کہتے ہیں: جلد' جلد ہے اور جلد تھا اسحاق بن راہویہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی نقل کردہ روایت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔
اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۵۵۰- جماہر بن عبید (او حمید)

انہوں نے ابو منیب جرشی سے روایات نقل کی ہیں۔
علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام جمیع ہے﴾

۱۵۵۱- جمیع بن عبدالرحمٰن عجلی کوفی

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔
ابو نعیم ملائی نے اسے فاسق قرار دیا ہے۔

۱۵۵۲- جمیع بن عمر عجلی

یہ سابقہ راوی ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں: جمیع بن عبدالرحمٰن وہ راوی ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور یہ شخص فاسق تھا۔
سفیان بن وکیع کہتے ہیں: جمیع نے املاء کے طور پر ہمیں روایت بیان کی ہے کہ ابو ہالہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے شخص نے مجھے یہ حدیث سنائی۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمیع بن عمرو نامی راوی نے ہند بن ابو ہالہ کی روایت نقل کی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔
ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۵۵۳- جمیع بن عمر بن سوار

یہ ''متروک'' ہے۔
انہوں نے ابن مجادہ سے روایات نقل کی ہیں۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
یا علی انت وشیعتک فی الجنة
''اے علی! تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے''۔
ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۵۵۴- جمیع بن عمیر (عو) تیمی تیم اللہ بن ثعلبہ کوفی

خباری کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے علاء بن صالح، صدقہ بن مثنی نے روایات نقل کی ہیں اور یہ محل نظر ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ رافضی ہے اور احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

ابن نمیر کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ جھوٹا شخص تھا یہ کہا کرتا تھا کراکی (آبی پرندہ) آسمان میں بچے دیتا ہے اور اس کے بچے آسمان سے گرتے نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی: انت اخی فی الدنیا والآخرۃ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ''سنن'' میں تین احادیث منقول ہیں اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کوفی ہے اور ''صالح الحدیث'' ہے۔ یہ شیعہ کے اکابرین میں سے تھا۔

۱۵۵۵- جمیع،

یہ ولید (د) بن عبداللہ بن جمیع کا دادا ہے۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے

انہوں نے ام ورقہ سے ان کی امامت کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۱۵۵۶- جمیع

(اور ایک قول کے مطابق): جمیع - پیش کے ساتھ - ابن ثوب السلمی

انہوں نے خالد بن معدان سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات بھی یہی فرماتے ہیں:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان عزیرا النبی کان من المتعبدین، فرای فی منامہ انھارا جاریۃ تطرد، ونیرانا تشتعل، ثم رای فی

منامه قطرة من ماء وشرارة من نار، فسأل ربه عن ذلك، فقال: هو ما مضى من الدنيا، ثم ما بقي منها

''اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عزیر علیہ السلام انتہائی عبادت گزار شخص تھے۔ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں بہتی ہوئی نہریں دیکھیں اور بل کھاتی ہوئی آگ دیکھی' پھر انہوں نے خواب میں پانی کا ایک قطرہ دیکھا اور آگ کا ایک شرارہ دیکھا انہوں نے اپنے پروردگار سے اس بارے میں دریافت کیا تو پروردگار نے فرمایا: وہ دنیا کا گزرا ہوا حصہ ہے اور یہ باقی رہ جانے والا حصہ ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

عن النبي صلى الله عليه وسلم لو جمع نار الدنيا لم تكن الا شرارة من شرار النار

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی تمام آگ اکٹھی ہو جائے تو یہ جہنم کے شراروں میں سے ایک شرارہ بھی نہیں بن سکتی''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

نعم الرجل انا لشرار امتي يدخلون الجنة بشفاعتي، واما اخواني فيدخلون الجنة بأعمالهم

''اپنی امت کے برے لوگوں کے حق میں' میں سب سے بہتر شخص ہوں' کیوں کہ وہ لوگ میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے جہاں تک میرے بھائیوں کا معاملہ ہے' تو وہ اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

طوبى لمن (رآني ولمن) رآى من رآني

''اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور جس نے اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا ہوا ہو''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ ''ضعیف'' ہے۔

جن راویوں کا نام جمیل ہے

۱۵۵۷- جمیل بن حسن (ق) الاہوازی

انہوں نے ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔

عبدان کہتے ہیں: یہ کاذب اور فاسق ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث روایت کرنے میں یہ ''صالح'' ہے اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۵۵۸-جمیل بن زید طائی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

ابوبکر بن عیاش جمیل نامی راوی سے نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایات میں سے ایک بھی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں سنی۔ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات تحریر کردو جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے انہیں تحریر کردیا۔ اسماعیل بن زکریا نے جمیل نامی اس روای کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ وخلی سبیلھا

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن کعب یا شاید حضرت کعب بن زید کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج امراۃ من غفار فرای بکشحھا بیاضا ففارقھا

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی پھر آپ نے اس کے پہلو میں سفیدی (پھلبھری) کا داغ دیکھا تو اس سے علیحدگی اختیار کرلی"۔

۱۵۵۹-جمیل بن زید

انہوں نے ابوشہاب سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۶۰-جمیل بن سالم

یہ خلف بن خلیفہ کا استاد ہے۔

۱۵۶۱-جمیل

یہ وہ شخص ہے جس نے ابووہب سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۶۲-جمیل، ابوزید الدہقان

انہوں نے عمر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سب "مجہول" ہیں۔

۱۵۶۳-جمیل (س)

انہوں نے ابوملیح سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے روایت نقل کرنے میں ابن عون منفرد ہیں۔

۱۵۶۴-جمیل بن سنان

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے پیشاب کرتے دیکھا ہے۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے۔

۱۵۶۵-جمیل الخیاط

انہوں نے ابواسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستند نہیں ہے۔

۱۵۶۶-جمیل بن عمارہ

(اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا نام جمیل): ابن عامر ہے۔
انہوں نے سالم سے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔
ان سے اسماعیل بن نشیط نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۶۷-جمیل بن مرہ (د،ق) بصری

انہوں نے ابوالوضی سے اور ان سے دونوں حمادوں اور عباد بن عباد نے روایات نقل کی ہیں۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
شیخ ابن خراش فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ ''منکر'' روایات ہیں۔

۱۵۶۸-جمیل

انہوں نے اسماعیل سدی سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی غیر معروف ہے اور اس کی نقل کردہ روایت بھی منکر ہے۔

جن راویوں کا نام جناب وجناح ہے

۱۵۶۹-جناب بن خشخاش عنبری

ان سے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے روایات نقل کی ہیں۔
سلیمانی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت غریب ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۵۷۰-جناح الرومی

انہوں نے عائشہ بنت سعید سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''مجہول'' ہے اور یہ ابوحاتم کا قول ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۷۱-جناح مولیٰ ولید

انہوں نے حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام جنادۃ ہے﴾

۱۵۷۲-جنادہ بن اشعث

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: یہ پھوپھی چچا کی مثل ہوتی ہے۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

اسی طرح (درج ذیل راوی بھی معروف نہیں ہے)

۱۵۷۳-جنادہ بن ابی خالد

انہوں نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۷۴-جنادہ بن سلم (ت) عامری

یہ ابوسائب سلم کا والد ہے اور اس نے مجالد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس لائق ہے کہ اسے ''متروک'' قرار دیا جائے پھر فرماتے ہیں: یہ موسیٰ بن عقبہ کی احادیث کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے وہ روایات عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے بیان کر دیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جنادہ بن سلم بن خالد بن جابر بن سمرہ سوائی ہے۔

۱۵۷۵-جنادہ بن مروان، حمصی

انہوں نے حریز بن عثمان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر الزام عائد کیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام جنان وجندب ہے﴾

۱۵۷۶-جنان طائی

اس نے حضرت ابوموسیٰ سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے تاہم یہ بعد کے زمانے کے لوگوں کی ایجاد ہے۔

۱۵۷۷-جندب بن الحجاج

انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۵۷۸-جندب بن حفص سمان

یہ محمد بن مثنیٰ عنزی کا استاد ہے۔

﴿جن راویوں کا نام جنید ہے﴾

۱۵۷۹-جنید بن حکیم

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے احمد بن ابوعوام نے یہ روایت نقل کی ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا

''جو شخص میری امت کے لیے چالیس احادیث یاد کر لے''۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے

یہ روایت ابن مندہ نے اپنی ''امالی'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۱۵۸۰-جنید بن حکیم

انہوں نے علی بن مدینی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ان سے ابوبکر الشافعی (دقاق) نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۸۱-جنید بن علاء

یہ تابعی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صالح الحدیث" ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے حضرت ابودرداء اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ اس نے ان دونوں حضرات کی زیارت نہیں کی ہے۔

ان سے عبدالرحیم بن سلیمان، ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔ مناسب یہ ہے اس کی نقل کردہ روایات سے پہلوتہی کی جائے۔

میں کہتا ہوں یہ جعفر بن ابووہرہ ہے۔ اس کے حوالے سے میت کو غسل دینے کے بارے میں طویل "منکر" روایت منقول ہے جو ابن سراق کی دوسری روایت ہے۔

۱۵۸۲- جنید بن عمرو العدوانی مکی مقری

انہوں نے حمید بن قیس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۵۸۳- جنید حجام (س) کوفی

انہوں نے اپنے استاد زید حجام سے اور ان سے قتیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوزرعہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

جن راویوں کا نام جہم ہے

۱۵۸۴- جہم بن جارود (د)

انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اور ان سے خالد بن ابویزید حرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے اور اس کے حوالے سے صرف خالد بن ابویزید حرانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۸۵- جہم بن ابی جہم

انہوں نے ابوجعفر بن ابوطالب سے اور ان سے محمد بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی "معروف" نہیں ہے اور اس سے سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ منقول ہے۔

۱۵۸۶- جہم بن صفوان، ابومحرز سمرقندی

یہ گمراہ اور بدعتی شخص تھا۔ جہمیہ فرقے کا پیشوا تھا اور کمسن تابعین کے زمانے میں ہلاکت کا شکار ہو گیا تھا۔ میرے علم کے مطابق اس نے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے' لیکن اس نے بہت بڑا شر بو دیا تھا۔

۱۵۸۷-جہم بن عثمان

انہوں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے؟
بعض محدثین نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔

۱۵۸۸-جہم بن مسعدہ فزاری

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔
انہوں نے ابن ابوذئب کے حوالے سے دو ''منکر'' روایات نقل کی ہیں اور ان سے ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۵۸۹-جہم بن مطیع

یہ عبدالعزیز بن عمران کا استاد ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۵۹۰-جہم بن واقد

انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند نہیں' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے۔

۱۵۹۱-جواب بن عبیداللہ تیمی

انہوں نے حارث بن سوید سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
شیخ ابن نمیر نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
ابوخالد احمد کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے یہ قصے بیان کیا کرتا تھا اور ''ارجاء'' کا عقیدہ رکھتا تھا۔
ثوری کہتے ہیں: میں جرجان سے گزرا وہاں جواب تیمی موجود تھا تو میں نے اس وجہ سے اس سے اعراض کیا یعنی ''ارجاء'' کے عقیدے کی وجہ سے ایسا کیا۔
خلف بن حوشب نے ذکر کیا ہے: جواب تیمی جب ذکر سنتا تھا تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم سے کیا تو وہ بولے اگر وہ اس تھرتھراہٹ کو روکنے پر قادر ہے' تو پھر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اگر وہ اس پر قادر نہیں ہے' تو یہ اس سے پہلے ہی سبقت لے جا چکا ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جواب کی مستند روایات بہت کم ہیں اس کی زہد اور دیگر موضوعات کے بارے میں ''مقطوع'' روایات ہیں۔

۱۵۹۲- جودی بن عبدالرحمٰن بن جودی ابوالکرم الوادیاشی مقری

انہوں نے سہیلی اور ابن محمد سے علم حاصل کیا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس نے ابوحسن بن نعمہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان کا انتقال 623 ہجری کے بعد ہوا۔

ابن مسدی نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے: یہ اپنی روایات کے بارے میں مضطرب الحال ہے اور میں اس کے عہدے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بری الذمہ ہوتا ہوں۔

۱۵۹۳- جون بن بشیر

انہوں نے ولید بن عجلان سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۵۹۴- جون بن قتادہ (د،س،ق)

انہوں نے سلمہ بن محبق سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

ان سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے پانی پیا تو عرض کیا گیا یہ مردار کا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت اسے پاک کر دیتی ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی کنیز کے ساتھ صحبت کر لی۔

۱۵۹۵- جویبر بن سعید (ق) ابوالقاسم ازدی بلخی

یہ مفسر ہے اور ضحاک کا شاگرد ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: اس (کی نقل کردہ روایات میں) مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ' دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔

ان سے حماد بن زید، ابن مبارک، یزید بن ہارون اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

تجب الصلاة على الغلام اذا عقل والصوم اذا اطاق

''لڑکے پر نماز واجب ہو جاتی ہے جب اسے عقل آ جائے اور روزہ بھی واجب ہو جاتا ہے جب وہ اس کی طاقت رکھتا ہو''۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم یرمد ابدا

''جو شخص عاشورہ کے دن اثمد سرمہ لگاتا ہے اس کی آنکھیں کبھی دکھنے نہیں آتی ہیں''۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: اہل علم کا کچھ لوگوں سے تفسیری روایات حاصل کرنے میں تساہل سے کام لینا اس بات کی علامت نہیں کہ وہ لوگ حدیث میں اسے کسی پائے کا نہیں سمجھتے ہیں۔

پھر لیث بن ابوسلیم جویبر ضحاک اور محمد بن سائب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نقل کردہ روایت کی تعریف نہیں کی جائے گی۔ البتہ ان کے حوالے سے تفسیری روایات تحریر کرلی جائیں گی۔

﴿حرف الحاء﴾

(''ح'' سے شروع ہونے والے نام)

۱۵۹۶- حابس یمانی (ق)

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: برقانی نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تھا تو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ''مجہول'' اور ''متروک'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص ہے کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ صحابی رسول ہے۔

ان سے ابوالطفیل، جبیر بن نفیر نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حضرت معاویہ کے اکابر امراء میں سے تھا اور جنگ صفین میں قتل ہوا تھا' یہ صاحب علم اور عبادت گزار تھا۔

۱۵۹۷- حاتم بن اسماعیل (خ،م) مدنی،

یہ ''ثقہ'' مشہور یہ ''صدوق'' ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

اہلِ علم کی ایک جماعت نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل علم کا کہنا ہے: اس میں غفلت پائی جاتی تھی۔

۱۵۹۸- حاتم بن انیس

یہ ''مجہول'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۱۵۹۹- حاتم بن حریث (د،س،ق) طائی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

عثمان دارمی کا کہنا ہے: یہ ''ثقہ'' اور ''صدوق'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''حمص'' کا رہنے والا کمسن تابعی ہے۔

۱۶۰۰- حاتم بن سالم القزاز

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے روایت نقل نہیں کرتا۔
اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے عبدالوارث کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۶۰۱- حاتم بن صعدی

انہوں نے ایوب سختیانی سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۰۲- حاتم بن عدی

انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ مصر سے تعلق رکھتا ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہوتی۔

۱۶۰۳- حاتم بن میمون (ت)

انہوں نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قرأ " قل هو الله احد " مائتي مرة كتب الله له الفا وخمسمائة حسنة، الا ان يكون عليه دين

''جو شخص سورۃ اخلاص دو سو مرتبہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پندرہ سو نیکیاں عطا کرتا ہے ماسوائے اس کے ذمے قرض ہو''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ثابت کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔
اس کے حوالے سے مذکورہ حدیث محمد بن مرزوق نے روایت کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے''۔

۱۶۰۴- حاتم بن ابونصر (د، ق)

انہوں نے عبادہ بن نسی سے روایات نقل کی ہیں۔ ہشام بن سعد کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔ ابن کتان نے اس پر یہ الزام لگایا ہے کہ یہ ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام حاجب ہے

۱۶۰۵ - حاجب بن احمد طوسی، ابومحمد

انہوں نے محمد بن رافع، الذہلی اور محمد بن حماد الابیوردی سے اور ان سے ابن مندۃ اور قاضی ابوبکر حیری نے روایات نقل کی ہیں۔

مسعود بن علی کہتے ہیں: میں نے امام حاکم سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے اس نے علم حدیث کا سماع نہیں کیا اس کے ایک چچا نے سماع کیا ہوا تھا۔ بلاذری اس کے پاس آیا اور بولا کیا تم اپنے چچا کے ساتھ اس محفل میں موجود تھے اس نے جواب دیا جی ہاں! تو اس نے اپنے چچا کی تحریرات میں سے کچھ روایات منتخب کر کے اسے بتائیں جو ان پانچ اجزاء میں تھیں۔ حاکم اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے ہمارے استاد ابومحمد بلاذری اس راوی کے حق میں یہ گواہی دیتے تھے کہ اس کی ان لوگوں سے ملاقات ہوئی ہے وہ یہ کہتے تھے یہ ایک سو آٹھ برس کا شخص تھا۔ میں نے ان سے سماع کیا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچے کہ میں ان سے سماع کر لیتا۔ اس کا انتقال 336 ہجری میں اچانک ہوا تھا۔

۱۶۰۶ - حاجب بن سلیمان منبجی

یہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اپنے حافظ کے حوالے سے احادیث بیان کیا کرتا تھا' اس کے پاس تحریر موجود نہیں تھی۔

انہوں نے اپنی ایک روایت میں وہم کیا ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے:

قبل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بعض نسائه صلی ولم یتوضأ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا اور نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا''۔

درست روایت یہ ہے کہ یہ روایت اس سند کے ساتھ وکیع سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے حالت میں اپنی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۱۶۰۷ - حاجب

انہوں نے ابوالشعثاء بصری' حسن اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے اسود بن شیبان نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو غلطی کر جاتے ہیں اور وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ استدلال کی حد سے نکل جاتے ہیں۔ اس وقت جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

الحدث حدثان، اشدھما حدث اللسان

''حدث دوطرح کے ہوتے ہیں ان میں سے شدید ترین وہ حدث ہے جس کا تعلق زبان سے ہے''۔

وہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس کی متابقت نہیں کی گئی ہے' جبکہ ابن عیینہ کہتے ہیں: میں نے حاجب ازدی کو سنا ہے وہ ''اباضیہ'' فرقے کا سردار تھا۔

جن راویوں کا نام حارث ہے

۱۶۰۸ - حارث بن اسد المحاسبی

یہ (مشہور) صوفی اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

انہوں نے یزید بن ہارون اور دیگر حضرات سے اور ان سے ابن مسروق، احمد بن حسن صوفی نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوالقاسم نصرآبازی کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حارث نامی اس راوی نے علم الکلام میں کچھ گفتگو کی' تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے لاتعلقی اختیار کی چناں چہ یہ شخص غیر معروف زندگی گزارنے لگا جب اس کا انتقال ہوا تو صرف چار آدمیوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی لیکن یہ روایت منقطع ہے۔

حاکم کہتے ہیں: میں نے احمد بن اسحاق کو اسماعیل بن اسحاق کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: میرے تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حارث نامی یہ شخص تمہارے ہاں بہت آتا ہے' تو جب یہ تمہارے گھر آئے مجھے کسی جگہ بٹھا دینا تاکہ میں ان کا کلام سن لوں میں نے ایسا ہی کیا۔ حارث اور اس کے مریدین وہاں آ گئے ان لوگوں نے کھانا کھایا' عشاء کی نماز ادا کی' وہ لوگ حارث کے سامنے بیٹھ گئے اور خاموش بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی' ان میں سے ایک شخص نے آغاز کیا اس نے حارث سے سوال کیا۔ حارث نے جواب دینا شروع کیا تو وہ لوگ اس طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے موجود ہوتے ہوں اور ان میں سے کچھ لوگ رونے لگے: کچھ گریہ وزاری کرنے لگے' کچھ چیخ وپکار کرنے لگے' میں بالا خانے پر چڑھ کر آیا تو میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو روتے ہوئے پایا یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہوگئی آگے چل کر راوی یہ کہتا ہے جب وہ لوگ چلے گئے تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بولے میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا اور میں نے علم حقائق کے بارے میں ایسا کلام بھی نہیں سنا اور اس بنیاد پر میں تمہارے لیے ان کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں اسماعیل نامی راوی کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے درست' لیکن منکر ہے اور میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہے۔ اس طرح کی بات کا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے صادر ہونا بعید ہے جہاں تک محاسبی کا تعلق ہے' تو اپنی ذات کے اعتبار سے وہ ''صدوق'' محدثین نے اس کے تصوف اور اس کی بعض تصانیف کی وجہ سے اس پر تنقید کی ہے۔

حافظ سعید بن عمرو کہتے ہیں: میں امام ابوزرعہ کے پاس موجود تھا ان سے حارث محاسبی اور ان کی کتابوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے سائل سے کہا ان کتابوں سے بچو یہ بدعت اور گمراہی کی کتابیں ہیں۔ تم لوگ آثار کا علم حاصل کرو کیوں کہ تمہیں ان میں وہ چیز مل جائے گی جو تمہارے لیے کافی ہو ان سے کہا گیا ان کتابوں میں عبرت موجود ہے تو وہ بولے جس شخص کو اللہ کی کتاب میں عبرت نہ ملے اسے ان کتابوں میں بھی عبرت نہیں مل سکتی کیا تم نے کبھی یہ سنا ہے کہ سفیان ثوری مالک یا اوزاعی نے اس طرح کے خطرات وساوس کے بارے میں کتابیں تصنیف کی ہوں۔ لوگ بدعت کی طرف جلدی جاتے ہیں۔

حارث کا انتقال 243 ہجری میں ہوا۔ حارث کے تو کیا کہنے؟ اگر ابوزرعہ متاخرین کی تصانیف دیکھ لیتے: جیسے ابوطالب مکی کی "قوت القلوب" ہے اور قوت القلوب کے بھی کیا کہنے اگر وہ "بہجۃ الاسرار" دیکھ لیتے جو ابن جہضم کی تصنیف ہے یا سلمی کی حقائق تفسیر دیکھ لیتے تو ان کی عقل رخصت ہو جاتی تو اگر وہ ابوحامد طوسی (یعنی امام غزالی) کی تصانیف دیکھ لیتے باوجودیکہ انہوں نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" میں بہت سی "موضوع" روایات نقل کر دی ہیں تو پھر کیا ہوتا اور اگر وہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب کتاب "غنیۃ الطالبین" دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا اور اگر وہ "فصوص الحکم" یا "فتوحات مکیہ" دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا' جی ہاں حارث اپنے زمانے میں صوفیاء کے پیشوا تھے اور ان کے معاصرین میں علم حدیث کے ایک ہزار ائمہ تھے جن میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ جیسے لوگ شامل تھے تو جب علم حدیث کے ائمہ ابن دخمیسی اور ابن شہانہ فصوص الحکم کے مصنف کی طرح عارفین کے قطب بن گئے اور ابن سفیان کی طرح' ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور درگزر کا سوال ہی کر سکتے ہیں۔

۱۶۰۹ - حارث بن افلح

ان سے مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

محمد بن یحییٰ ذہلی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من صلی فی هذا المسجد یعنی مسجد قباء کان له عدل عمرة

"جو شخص اس مسجد میں (یعنی مسجد قبا) میں نماز ادا کرے تو یہ اس کے لیے عمرہ کرنے کے برابر ہوگا"۔

درست یہ ہے کہ راوی کا نام نوح بن ابوبلال ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

حارث نے بھی یہ روایت حسین بن جنید کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ ابن نجار کا قول ہے۔

۱۶۱۰ - حارث بن انعم

ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۱۶۱۱ - حارث بن بدل

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی حاتم نے ان دونوں کا تذکرہ کیا ہے یہ دونوں راوی ''مجہول'' ہیں۔

۱۶۱۲- حارث بن بلال (د،س،ق) بن حارث

انہوں نے اپنے والد کے ساتھ حج کو فسخ کرنے کا حکم صحابہ کرام کے ساتھ مخصوص ہونے والی روایت نقل کی ہے اور اس کے حوالے سے یہ روایت صرف ربیعہ الرائے نے نقل کی ہے اس سے دراوردی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتا اور اس کی سند معروف نہیں ہے۔

۱۶۱۳- حارث بن ثقف

انہوں نے محمد بن سیرین سے اور ان سے صرف یحییٰ بن یمان نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس راوی کے حوالے سے کسی مسند روایت سے واقف نہیں ہوں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

قال معاذ: یا رسول الله، ما هو كائن بعدك ؟ قال: تكون خلفاء ، ثم يكون ملكا، ثم تكون فتن يتبع بعضها بعضا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا: خلفاء ہوں گے پھر بادشاہ ہوں گے پھر فتنے ہوں گے جو ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے''۔

۱۶۱۴- حارث بن حجاج بن ابی الحجاج

انہوں نے ابوجعفر کے حوالے سے سالم بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۶۱۵- حارث بن حصیرہ ازدی، ابونعمان کوفی

انہوں نے زید بن وہب، عکرمہ اور ایک گروہ سے اور ان سے مالک بن مغول، عبداللہ بن نمیر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

قال ابواحمد زبیری کہتے ہیں: یہ ''رجعت'' کا عقیدہ رکھتا تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔ خشبی کا اسم منسوب اس لکڑی کی طرف ہے جس پر امام زید بن علی بن حسین کو مصلوب کیا گیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

یہ کوفہ میں شیعہ کے سرگرم افراد میں سے ایک تھا۔

زنیج کہتے ہیں: میں نے جریر سے دریافت کیا: کیا آپ نے حارث بن حصیرہ کو دیکھا ہے وہ بولے جی ہاں میں نے دیکھا ہے وہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا زیادہ خاموش رہا کرتا تھا اور ایک عظیم معاملے پر اصرار کیا کرتا تھا۔

عباد بن یعقوب کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالملک نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

''میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ میرے بعد یہ بات وہی شخص کہے گا جو جھوٹا ہوگا۔

حارث نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

مهما ضيعتم فلا تضيعوا الصلاة

''تم جو بھی چیز ضائع کردو اس کی پرواہ نہیں' لیکن تم لوگ نماز ضائع نہ کرنا''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شیعہ کے اکابرین میں سے تھا اگر ثوری نے اس سے روایت نہ کی ہوتی تو اسے ''متروک'' قرار دیا جاتا۔

۱۶۱۶-حارث بن خلیفہ، ابوالعلاء

ابن ابی حاتم نے اسی طرح اس کا مختصر طور پر ذکر کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۱۷-حارث بن رحیل

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۱۸-حارث بن ابوزبیر

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا علم رخصت ہوگیا تھا۔

انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عن سهل: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: یا عباس، انت خاتم المهاجرین کما انا خاتم النبیین

''حضرت سہل بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! آپ ہجرت کرنے والوں کا سلسلہ ختم کرنے والے ہیں جس طرح میں انبیاء کا سلسلہ ختم کرنے والا ہوں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ اس کا راوی اسماعیل ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۱۶۱۹-حارث بن زیاد (د،س)

ابورہم سمعی کے حوالے سے اس راوی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے اور اس سے صرف یوسف بن سیف نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے دو کتابوں میں یہ روایت منقول ہے:

هلم الى الغداء المبارك - يعني السحور

''مبارک کھانے کی طرف آجاؤ (یعنی سحری کی طرف آجاؤ)''۔

۱۶۲۰-حارث بن زیاد

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''ضعیف'' اور ''مجہول'' ہے۔

۱۶۲۱ -حارث بن سریج النقال

یہ فقہاء میں سے ایک ہے۔ ان سے دونوں حمادوں اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: حدیث میں اس پر الزام عائد کیا گیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور حدیث میں سرقہ کیا کرتا تھا۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: لوگوں نے حسد کی وجہ سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اسی طرح شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

بعض محدثین نے یہ کہا ہے: یہ قرآن (کے مخلوق ہونے کے بارے میں) خاموشی اختیار کرتا تھا۔

شیخ عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ حارث نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ وائل بن حجر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتيت النبي صلى الله عليه وسلم ولي شعر، فقال: ذباب

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے بڑے بڑے بال رکھے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بکھرے ہوئے ہیں''۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جو بھی روایت عاصم کے حوالے سے ابن عیینہ سے نقل کرے تو وہ کذاب اور خبیث ہوگا اور حارث کی کوئی اوقات نہیں ہے۔

مجاہد بن موسیٰ کہتے ہیں: ہم لوگ ابن مہدی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حارث نے ایک رقعہ ان کی طرف بڑھایا جس میں ایک مقلوب روایت تھی۔ انہوں نے اسے بیان کرنا شروع کیا یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہو گئے تو پھر انہیں سمجھ آئی تو انہوں نے اسے پھینک دیا اور بولے اللہ کی قسم! یہ جھوٹا ہے اللہ کی قسم! حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کو ثوری

نے عاصم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے صوفی الکبیر نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 236 ہجری میں ہوا۔

۱۶۲۲ - حارث بن سعید

انہوں نے ایوب بن مدرک سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اسے "متروک" قرار دیا ہے۔

۱۶۲۳ - حارث بن سعید الکذاب المتنبی،

عبدالملک بن مروان نے اسے مصلوب کر دیا تھا۔ اس نے کوئی بھی روایت نقل نہیں کی ہے۔ اس کے حالات دونوں بڑی تاریخوں میں ہیں۔

۱۶۲۴ - حارث بن سعید (د،ق) العتقی مصری

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): سعید ابن حارث ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن منین سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۲۵ - حارث بن سفیان

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

ان سے مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۲۶ - حارث بن شبل بصری،

انہوں نے ام نعمان الکندیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشیء" ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد کانا طیران

"میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے یوں غسل کرتے تھے جیسے ہم دونوں پرندے ہیں"۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے اس سند کے ساتھ چار روایات نقل کر کے فرماتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ غیر محفوظ ہیں۔

۱۶۲۷ - حارث بن شبل کرمینی

یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے' سہل بن شاذویہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۶۲۸ - حارث بن شبیل

شیخ ابن خراش فرماتے ہیں: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

۱۶۲۹ - حارث بن عبداللہ (عو) ہمدانی الاعور

یہ اکابر تابعین میں سے ایک ہے تاہم اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔ اس کی کنیت ابوزہیر ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے عمرو بن مرۃ، ابواسحاق اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں: ابواسحاق نے اس سے صرف چار روایات کا سماع کیا ہے اسی طرح عجلی نے بھی یہی بات کہی ہے تاہم انہوں نے مزید یہ فرمایا کہ یہ سب کتابی طور پر اس نے حاصل کیے ہیں۔

مغیرہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے حارث ''اعور'' نے ہمیں حدیث سنائی' حالاں کہ وہ جھوٹا ہے کہ منصور نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل ہے۔ حارث پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ ابوبکر بن عیاش نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حارث' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کرے گا اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں: یہ کھوٹا شخص تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اسی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اور ان کا یہ قول بھی منقول ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات محفوظ نہیں ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: سفیان کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق عاصم کی روایات حارث کی روایات پر فضیلت رکھتی ہیں۔

عثمان دارمی نے یہ بات بیان کی ہے:

اعور میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے حارث اعور کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ''ثقہ'' ہے۔

عثمان کہتے ہیں: اس بارے میں یحییٰ کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام شعبی کہتے ہیں: اس امت میں کسی بھی شخص کی طرف اتنی جھوٹی باتیں منسوب نہیں کی گئی جتنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

ایوب کہتے ہیں: ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی جانے والی اکثر روایات جھوٹی ہیں۔

اعمش نے ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے: حارث یہ کہتا ہے میں نے تین سال میں قرآن کا علم حاصل کیا' دو سال میں وحی کا علم حاصل کیا۔

امام شعبی کہتے ہیں: حارث نے مجھے یہ بات بتائی اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔

ابواسحاق کہتے ہیں: حارث اعور نے یہ بات بیان کی ہے' حالاں کہ وہ جھوٹا شخص ہے۔ ابراہیم نے علقمہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جس نے دو سال میں قرآن کا علم سیکھا تو حارث اعور نے کہا قرآن تو ہے آسان وحی اس سے زیادہ شدید ہے۔

بندار کہتے ہیں: یحییٰ اور عبدالرحمان نے میرے ہاتھ سے قلم لیا اور انہوں نے تقریباً چالیس کے قریب روایات ضائع کر دیں جو حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

حمزہ زیات کہتے ہیں: مرہ ہمدانی نے حارث سے ایک بات سنی تو انہوں نے اس کا انکار کیا انہوں نے اس سے کہا تم بیٹھ جاؤ تا کہ میں تمہارے لیے ایک چیز نکال کر لاؤں پھر وہ اندر گئے اور اپنی تلوار نکال کر لائے حارث کو صورتحال کی سنگینی کا احساس ہو گیا تو وہ چلا گیا۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حارث غالی قسم کا شیعہ تھا اور علم حدیث میں ''واہی'' کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نماز کے دوران امام کو لقمہ نہ دو''۔

اس روایت کو فریابی نے یونس بن اسحاق سے اس کے والد کے حوالے سے اس سے نقل کیا ہے حالاں کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیمار شخص کا ہلکی آواز میں کراہنا تسبیح کرنا ہے اس کا چیخ و پکار کرنا لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے اور اس کا بچھونے پر سو جانا عبادت ہے اس کی جان صدقہ ہے اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف پلٹنا دشمن سے جنگ کرنے کی مثل ہے اور اسے وہ تمام نیکیاں ملیں گی جو وہ اپنی صحت کے دوران نیک عمل کیا کرتا تھا جب وہ بیماری سے اٹھے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہو گا''۔

یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

ابوبکر بن ابوداؤد کہتے ہیں: حارث لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ تھا سب سے زیادہ میراث کا علم رکھتا تھا' سب سے زیادہ علم حساب رکھتا تھا' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے علم میراث سیکھا تھا۔

حارث کی روایات چاروں ''سنن'' میں موجود ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ وہ لوگوں کے بارے میں انتہائی سخت ہیں۔ انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے معاملے کو قوی کیا ہے تاہم جمہور ان ابواب میں اس سے

منقول روایات کے باوجود اسے کمتر قرار دیتے ہیں۔ امام شعبی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' لیکن انہوں نے اس سے روایات بھی نقل کر لی ہیں بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے لہجے اور حکایات میں رہ کر جھوٹا ہے جہاں تک حدیث نبوی کا تعلق ہے' تو اس بارے میں وہ علم کا ماخذ ہے۔

محمد بن سیرین کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پانچ جلیل القدر شاگرد تھے۔ جن سے استفادہ کیا جاتا تھا میں نے ان میں سے چار کو پایا ہے جبکہ حارث کا زمانہ میں نے نہیں پایا۔ میں اسے نہیں دیکھ سکا ابن سیرین اسے ان پر فضیلت دیا کرتے تھے اور یہ ان میں سب سے بہتر تھا تاہم ان تین حضرات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ علقمہ' مسروق اور عبید

حارث کا انتقال 65ھ میں ہوا۔

۱۶۳۰ - حارث بن عبداللہ ہمدانی خازن

انہوں نے شریک اور ان جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "صدوق" ہے البتہ ابن عدی نے شریک کے حالات میں لکھا ہے کہ اس نے ایک روایت نقل کی ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس میں خرابی خازن نامی اس راوی کی وجہ سے ہو۔

۱۶۳۱ - حارث بن عبدالرحمٰن (م، ت، س، ق) ابن ابی ذباب

انہوں نے مقبری سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "ثقہ" ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

وردی نے اس کے حوالے سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

ابن حزم کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے انس بن عیاض، محمد بن فلیح' جو ان کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۳۲ - حارث بن عبدالرحمٰن قرشی عامری (عو)

یہ ابن ابوذئب کا ماموں تھا۔

انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

میرے علم کے مطابق ابن ابی ذئب کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔

تاہم فضیل بن عیاض نے اس کے حوالے سے حکایت نقل کی ہے

اور یہ کہا ہے: میرے خیال میں میں نے اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی قریشی نہیں دیکھا۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال ابن ابوذباب سے دس سال پہلے ہو گیا تھا۔
ان کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔
یہ دونوں مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں اور دونوں ''صدوق'' ہیں۔

۱۶۳۳ - حارث بن عبیدہ

یہ حمص کا قاضی ہے۔
انہوں نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم، ہشام بن عروہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اردد علی ابیک ما حبست علیه، فانك ومالك کسهم من کنانته

''تم نے اپنے والد کا جو خرچ نہیں دیا تھا وہ انہیں لوٹا دو' کیوں کہ تم اور تمہارا مال اس کے ترکش میں موجود تیر کی طرح ہے۔
یہ روایت عمرو بن عثمان حمصی نے اس سے نقل کی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یا معشر التجار، فاستجابوا ومدوا الیه اعناقهم، فقال: ان اللّٰه باعثکم یوم القیامة فجارا الا من صدق ووصل وادی الامانة

''اے تاجروں کے گروہ! چناں چہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن گنہگاروں کے طور پر زندہ کرے گا ماسوائے اس شخص کے جو سچ بولے صلہ رحمی کرے اور امانت ادا کرے''۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے کوئی صحیح اصل منقول نہیں ہے جس کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۶۳۴ - حارث بن عبید (م، د، ت) ابوقدامۃ الایادی بصری المؤذن

انہوں نے ابوعمران جونی اور ثابت سے اور ان سے یحییٰ بن یحییٰ، مسدد اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث نقل کرنے میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔
شیخ فلاس فرماتے ہیں: میں نے ابن مہدی کو دیکھا ہے کہ اس نے ابوقدامہ کے حوالے سے روایت نقل کی اور کہا ہے: میں نے صرف بھلائی دیکھی ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔
دوسرے قول کے مطابق: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جو بکثرت وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل: فعلت كذا ؟ قال: لا والله الذى لا اله الا هو. والنبى يعلم انه قد فعل. فقال له: ان الله قد غفر لك كذبك بتصديقك بلا اله الا هو

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے یہ کام کیا ہے۔ اس نے عرض کیا: جی نہیں' اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (میں نے یہ کام نہیں کیا ہے)' حالاں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ اس نے ایسا کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کی اس وجہ سے مغفرت کر دے کہ تم نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت صحاح ستہ میں منقول نہیں ہے۔
عقیلی فرماتے ہیں: یہ ایسی سند کے ساتھ بھی منقول ہے جو اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔
ابو قدامہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان النبى صلى الله عليه وسلم لم يسجد فى شىء من المفصل منذ تحول الى المدينة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو اس کے بعد آپ نے مفصل سورتوں میں کسی بھی سورت میں سجدہ تلاوت نہیں کیا''۔

اس روایت کا راوی مطر حافظے میں کمزور ہے اور یہ روایت ''منکر'' ہے' کیوں کہ مستند طور پر یہ بات ثابت ہے:

ان ابا هريرة سجد مع النبى صلى الله عليه وسلم فى: " اذا السماء انشقت "

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورۃ انشقاق میں سجدہ تلاوت کیا تھا''۔

حالاں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعد میں مسلمان ہوئے تھے۔

۱۶۳۵ - حارث بن عمر الطائی

انہوں نے شداد بن سعید سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۳۶ - حارث بن عمر، ابو وہب

(اور ایک قول کے مطابق): ابن عمیر (اور ایک قول کے مطابق): ابن عمرو ہے۔

۱۶۳۷ - حارث بن عمرو (د، ت)

انہوں نے کئی افراد سے روایات نقل کی ہیں۔
انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اجتہاد کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو حارث بن عمرو سے نقل کرنے میں ابوعون محمد بن عبیداللہ ثقفی نامی راوی منفرد ہے۔
اس روایت کو حارث کے حوالے سے ابوعون کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔

۱۶۳۸ - حارث بن عمرو سلامانی

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۳۹ - حارث بن عمران (ق) جعفری

انہوں نے محمد بن سوقہ اور ہشام بن عروہ سے اور ان سے علی بن حرب، احمد بن سلیمان نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص ثقہ راویوں سے جھوٹی روایات نقل کرتا تھا۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

تخیروا لنطفکم، وانکحوا الاکفاء

''اپنے نطفوں کے بارے میں بہتری کی کوشش کرو اور کفو میں نکاح کرو''۔
عکرمہ بن ابراہیم نے ہشام سے اس روایت کو نقل کرنے میں متابعت کی ہے اور وہ ''ضعیف'' ہے۔ اصل میں یہ روایت ''مرسل'' ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اختضبوا وافرقوا خالفوا الیہود

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خضاب لگاؤ اور مانگ نکالو اور یہودیوں کے برخلاف کرو''۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ضعف واضح ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''واہی الحدیث'' ہے۔

۱۶۴۰ - حارث بن عمیر (عو، س) بصری

انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی اور انہوں نے ایوب، ابوطوالہ اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے حمزہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، لوین اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

حماد بن زید اسے مقدم قرار دیتے تھے اور اس کی تعریف کرتے تھے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

اسحاق کے حوالے سے اس راوی سے امام ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ' ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں میرا علم تو یہی ہے کہ یہ واضح طور پر "ضعیف" ہے' کیوں کہ ابن حبان نے کتاب "الضعفاء" میں یہ لکھا ہے اس نے مستند راویوں کے حوالے سے "موضوع" روایات نقل کی ہیں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے حمید اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے "موضوع" روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من رابط ليلة حارسا من وراء المسلمين كان له اجر من خلفه ممن صلى وصام

"مسلمانوں کی حفاظت کے لیے جو شخص ایک رات تک پہرہ داری کرے گا اسے اپنے پیچھے موجود افراد کے نوافل ادا کرنے اور نفلی روزہ رکھنے کا سا اجر ملے گا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

قال العباس: لاعلمن ما بقاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا فاتاه فقال: يا رسول الله، لو اتخذنا لك مكانا تكلم الناس منه قال: بل اصبر عليهم ينازعوني ردائي، ويطئون عقبي، ويصيبني غبارهم، حتى يكون الله هو يريحني منهم

"حضرت عباس بولے: میں جانتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اور کتنا عرصہ رہیں گے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم آپ کے لیے کوئی جگہ بنادیں جہاں سے آپ لوگوں کے لیے کلام کیا کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان کے حوالے سے صبر سے کام لیتا ہوں کہ وہ میری چادر کے بارے میں مجھ سے تنازعہ کریں اور میری پشت کو روند دیں گے اور مجھ تک ان کا غبار پہنچے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی مجھے ان سے راحت نصیب کردے گا"۔

حماد بن زید نے یہ روایت ایوب سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حارث نے امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے اُن کے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان آية الكرسي، وشهد الله (انه لا اله الا هو) ، والفاتحة معلقات بالعرش، يقلن: يا رب تهبطنا

الی ارضك، والی من یعصیك الحدیث بطوله

آیت الکرسی (اور یہ آیت) ''اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور سورۃ فاتحہ عرش کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور یہ عرض کرتی ہیں: اے میرے پروردگار! تو نے ہمیں اپنی زمین کی طرف نازل کر دیا اور ان لوگوں کی طرف نازل کر دیا جو تیری نافرمانی کرتے ہیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''موضوع'' ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۱۶۴۱ - حارث بن عمیرہ (د، ت، س)

صحیح یہ ہے کہ اس کا نام یزید بن عمیرہ زبیدی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس سے ایک روایت منقول ہے جو مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یزید ''صدوق'' ہے۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس کی طرف سند کے اعتبار سے ہے ابو حاتم بستی نے اس بارے میں غلطی کی ہے کہ انہوں نے کتاب ''الضعفاء'' کے ذیل میں اس کا تذکرہ کر دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کندی اور ایک قول کے مطابق زبیدی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بات درست نہیں ہے یعنی جس شخص نے اس کا نام حارث بن عمیرہ بیان کیا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے اور یہ بنائی کا قول ہے۔

۱۶۴۲ - حارث بن عیینہ حمصی

انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلم سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۴۳ - حارث بن غسان

انہوں نے ابو عمران جونی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے' تو عقیلی فرماتے ہیں کہ یہ بصری ہے' اور کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یجاء یوم القیامة بصحف مختمة، فتصب بین یدی اللہ تعالی فیقول لملائکته: اقبلوا هذا، والقوا هذا، فتقول الملائکة: وعزتك ما رأینا الا خیرا فیقول: انه کان لغیر وجهی

''قیامت کے دن کچھ صحیفے آئیں گے جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھولا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اسے قبول کر لو اور اسے پرے کر دو۔ تو فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت کی قسم! ہمیں تو اس میں بھلائی ہی ملی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرے غیر کے لیے تھے''۔

اس سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے ابو جریج سے نقل کی ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: یہ ''منکر'' روایات نقل کرتا تھا۔

۱۶۴۴-حارث بن مالک

انہوں نے سعد سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۶۴۵-حارث بن محمد

انہوں نے ابوالطفیل سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

زافر بن سلیمان نے اس سے ابوطفیل سے یہ روایت نقل کی ہے: ''شوریٰ کے دن میں دروازے پہ موجود تھا'' اس روایت کے بارے میں زافر کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: محمد ورامینی نے اپنی سند کے ساتھ ابوطفیل کے حوالے سے یہ طویل روایت نقل کی ہے جسے محمد بن حمید نے زافر کے حوالے سے نقل کیا ہے' تو یہ ابن حمید کا کام ہے وہ یہ چاہتا تھا کہ اس کو بہتر کردے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں اس نے اسے خراب کردیا ہے اور یہ ایک ''منکر'' روایت ہے۔

ابوطفیل کہتے ہیں: میں اس وقت دروازے پر موجود تھا جس دن مجلس مشاورت ہو رہی تھی جب آوازیں بلند ہوئیں تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: لوگ ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں' حالاں کہ اللہ کی قسم! میں اس معاملے کا ان سے زیادہ مستحق ہوں' میں نے اس ڈر سے اس بات کو مان لیا ہے کہ کہیں لوگ دوبارہ کافر ہوکر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا نہ شروع کردیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی حالاں کہ اللہ کی قسم میں حکومت کا ان سے زیادہ مستحق تھا لیکن میں نے اس ڈر سے اس بات کو مان لیا کہ کہیں لوگ ایک دوسرے کے گردنیں اڑانا نہ شروع کردیں کہ تم لوگ عثمان کی بیعت کرنا چاہتے ہو' تو میں اسے بھی مان لوں گا۔ عمر نے مجھے پانچ آدمیوں کے درمیان رکھا ہے۔ انہیں ان پر میری فضیلت کا پتہ نہیں چلا اور ان لوگوں کو بھی میری فضیلت کا پتہ نہیں ہے ہم سب معاملے میں برابری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں چاہوں تو میں اس بارے میں کلام کرسکتا ہوں اور کوئی عربی یا کوئی عجمی شخص میری بات کو مسترد نہیں کرے گا میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں' کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جسے میرے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بھائی قرار دیا ہو؟ تو لوگوں نے جواب دیا جی نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کا چچا میرے چچا حمزہ کی مانند ہو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جس کا میرے بھائی جعفر کی مانند بھائی ہو وہ جعفر جس کے پاس جواہرات سے آراستہ دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ جنت میں اڑتے ہیں۔ لوگوں نے خواب دیا جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کے میرے دو بچوں کی مانند بچے ہوں یعنی حسن اور حسین' جو اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں لوگوں نے جواب دیا جی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس کی بیوی میری بیوی کی مانند ہو لوگوں نے جواب دیا

جی نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکین کے خلاف جنگ کرتے ہوئے مجھ سے زیادہ لڑائی کی ہو لوگوں نے جواب دیا جی نہیں۔

اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔ یہ راویت درست نہیں ہے۔ امیر المومنین اس طرح کی باتیں نہیں کر سکتے۔

۱۶۴۶- (صح) حارث بن محمد بن ابی اسامہ تمیمی، صاحب المسند

یہ ''مسند'' کے مصنف ہیں' انہوں نے علی بن عاصم اور یزید بن ہارون سے سماع کیا ہے۔

یہ ''حافظ الحدیث'' تھے اور علم حدیث کے ماہر تھے یہ اور بلند اسناد رکھتے تھے۔ ان کے بارے میں کسی دلیل کے بغیر کلام کیا گیا ہے۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' لیکن میرے نزدیک یہ ''صدوق'' ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

بغداد کے رہنے والے بعض بغدادی حضرات نے انہیں ''لین'' قرار دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث روایت کرنے کا معاوضہ وصول کیا کرتے تھے۔

احمد بن سلام نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن خلف بن مرزبان کا یہ قول نقل کیا ہے: میں حارث بن اسامہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کی دہلیز پر کچھ احادیث تحریر کرنے والے لوگوں کو پایا وہ ان کے نام تحریر کر رہے تھے اور ہر ایک سے دو درہم وصول کر رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا تم میرا نام بھی تحریر کروانہوں نے لکھ لیا پھر وراق نے ان کے سامنے پیش کیا جب انہوں نے میرا نام پڑھا تو بولے ابن مرزبان ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جی نہیں اس میں تو کوئی کرامت نہیں ہوگی لوگوں نے اس بارے میں مجھے بتایا تو میں نے ایک رقعہ لیا اور اس میں یہ شعر لکھ کر بھیجا حارث محدث کو اس کے سچے اور جاں نثار بھائی کا پیغام پہنچا دو۔ تیرا ناس ہو! تم اپنی نسبت صنبہ قبائل کے قدیم ترین شخص کی طرف کرتے ہو اور تم نے تمام لوگوں سے احادیث حاصل کی ہیں اور تم ملاقات میں ابن تخبہ کے مقابل آ گئے ہو' جس نے یزید' واقدی' روح' ابن سعد' قعنبی اور ھذبہ سے روایت کیا ہے' پھر تم نے سفیان' مالک' مسند' شعبہ اور ابن مدائنی کی احادیث سے کتب تصنیف کی ہیں اور تم سلف میں شمار ہوئے اور لوگوں میں تمہاری کتب عام ہوئیں۔

بھلا بتاؤ! کیا تم نے ان حضرات سے علم پر بیعت لی ہے اور اس کو قربان کر دیا جو تم سے شدید محبت کرتا ہے۔

برائی ہے شیخ قدیم کے لیے جس کے دل کو حرص وحوس نے گھیر لیا ہے۔ وہ معاشی لحاظ سے بے آباد گیا میدان کی طرح ہے جبکہ اس کی امیدیں نوے سال بعد بھی تر و تازہ ہیں۔

جب اس نے یہ شعر پڑھے تو بولے اسے اندر آنے دو۔ اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے اس نے مجھے رسوا کر دیا ہے۔ اس کا انتقال 282 ہجری میں ہوا۔

۱۶۴۷- حارث بن محمد معکوف

اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تزول قدما عبد حتی یسأل عن حبنا اهل البیت

''بندے کے قدم اس وقت تک زائل نہیں ہوں گے جب تک اس سے ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا''۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا تھا۔

ابوبکر بن باغندی نے یعقوب بن اسحاق طوسی کے حوالے سے اس روایت کو اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۱۶۴۸- حارث بن مسلم رازی مقری

سلیمانی کہتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۱۶۴۹- حارث بن مینا

انہوں نے عمر سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''مجہول'' ہے۔

ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی کوئی (استنادی) حیثیت نہیں ہے۔

۱۶۵۰- حارث بن منصور واسطی الزاہد

انہوں نے ثوری اور بحر السقاء سے اور ان سے یحییٰ بن ابوطالب، حسن بن مکرم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ثوری نے اس پر تنقید کی ہے ویسے یہ راوی ''صدوق'' ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بہترین لوگوں میں سے ایک تھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ''اضطراب'' پایا جاتا ہے۔

۱۶۵۱- حارث بن نبہان (ت، ق) جرمی

انہوں نے عاصم بن بہدلہ اور ابواسحاق سے اور ان سے مسلم، طالوت، عیشی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نیک شخص تھا، لیکن یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

حارث بن نبہان کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه

''تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے''۔

اس سے یہ روایت بھی ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے:

انه كان يقرأ في الصبح يوم الجمعة " الم تنزيل "، " وهل اتى "

''نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الدہر کی تلاوت کرتے تھے''۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' اور ''ضعیف'' ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۶۵۲- حارث بن نعمان (ت،ق) بن سالم

انہوں نے اپنے ماموں سعید بن جبیر اور انس سے اور ان سے نوح بن قیس، ثابت بن محمد الزاہد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

سلمٰی بن بشر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اكرموا اولادكم واحسنوا ادبهم

''اپنی اولاد کی عزت افزائی کرو اور انہیں اچھی تعلیم و تربیت دو''۔

عقیلی فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

الماء يقطر من لحيتي على ثيابي من الوضوء احب الى من الدر والياقوت يتناثر علي، وكان لا يمسح الماء عن وجهه

''وضو کے پانی میں سے میری داڑھی سے کسی قطرے کا میرے کپڑے پر گر جانا میرے نزدیک ہیرے جواہرات میرے اوپر گرنے سے بہتر ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے سے پانی کو نہیں پونچھا کرتے تھے''۔

۱۶۵۳- حارث بن نعمان بن سالم، ابونصر طوسی اکفانی،

اس نے بغداد میں سکونت اختیار کی تھی اور یہ ''صدوق'' ہے۔

انہوں نے اپنے ہم نام حارث بن نعام بن سالم لیثی' شعبہ اور ایک جماعت سے اور ان سے احمد، حسن بن صباح بزار نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۵۴- حارث بن نوف، ابوجعد

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نباتی نے اس طرح اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

۱۶۵۵- حارث بن وجیہ (د، ت، ق) راسبی بصری

اس نے مالک بن دینار سے یہ روایت نقل کی ہے:

تحت كل شعرة جنابة

"ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے"۔

ان سے مسلم، نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشیء" ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ "منکر" روایات ہیں۔

۱۶۵۶- حارث بن یزید

انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کسی روایت کا سماع نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۱۶۵۷- حارث بن یزید سکونی

یہ ولید بن مسلم کا استاد ہے۔

۱۶۵۸- حارث

یہ ابوہاشم کا استاد ہے اور یہ دونوں "مجہول" ہیں۔

۱۶۵۹- حارث عدوی (ت)

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

ان سے ان کے پوتے سلیمان بن عبداللہ بن حارث نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۶۰- حارث جہنی (د)

یہ خارجہ کا والد ہے۔

انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی کی شناخت صرف اسی روایت کے حوالے سے ہوسکی ہے۔

لا یخبط ولا یعضد حمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ولکن یھش برفق

''اللہ کے رسول کی چراگاہ کے نہ پتے اتارے جائیں گے اور نہ درخت کاٹے جائیں گے' صرف نرمی سے انہیں جھاڑا جائے گا''۔

یہ راوی حارث بن رافع بن ملکیث ہے اور اس کی نقل کردہ روایت ''حسن'' شمار ہوگی۔ ان شاء اللہ!

۱۶۶۱-حارث

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ بیمار ہوئے۔

ان سے ان کے پوتے سلیمان بن عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ معروف نہیں ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'الخصائص'' میں منقول ہے۔

جن راویوں کا نام حارثہ ہے

۱۶۶۲-حارثہ بن ابورجال (ت، ق) محمد بن عبدالرحمٰن مدنی

یہ عبدالرحمٰن کا بھائی ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے اپنی دادی عمرہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ابومعاویہ اور ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ کسی نے بھی اسے قابل اعتبار شمار نہیں کیا۔

محمد بن عثمان نے علی بن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: ہمارے اصحاب مسلسل اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

یعلی بن عبید نے اپنی سند کے ساتھ عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا یہ قول نقل کیا ہے:

سالت عائشة، کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خلا فی البیت: قالت: الین الناس، بساما ضحاکا

''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تنہا ہوتے تھے تو کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا آپ سب سے نرم دل تھے مسکراتے اور ہنستے رہتے تھے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات ''منکر'' ہیں۔

۱۶۶۳- حارثہ بن عدی

یہ تابعی ہیں۔

۱۶۶۴- حارثہ بن ابی عمرو

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۱۶۶۵- حارثہ بن مضرب (عو)

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابواسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

ابن جوزی نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حازم ہے﴾

۱۶۶۶- حازم بن ابراہیم بجلی بصری

انہوں نے سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس نے اس راوی کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کے بارے میں کسی کا قول نقل نہیں کیا اور کسی کی جرح نقل نہیں کی۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۶۶۷- حازم بن بشیر بصری

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۶۸- حازم بن حسین بصری

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۶۶۹- حازم بن خارجہ

یہ بھی اسی طرح ''مجہول'' ہے۔

۱۶۷۰- حازم بن عطاء (ق) ابوخلف اعمی

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

اس کا ذکر کنیت سے متعلق باب میں آئے گا۔

﴿جن راویوں کا نام حاشد، وحاضر ہے﴾

۱۶۷۱- حاشد بن عبداللہ بخاری

یہ بخارا میں علم حدیث کے ماہرین میں سے ایک ہے اور "صحیح بخاری" کے مصنف کے طبقے میں شمار ہوتا ہے۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۱۶۷۲- حاضر بن آدم مروزی

انہوں نے ابن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۶۷۳- حاضر بن مہاجر (س، ق) باہلی

انہوں نے سلیمان بن یسار سے اور ان سے صرف شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حامد ہے﴾

۱۶۷۴- حامد بن آدم مروزی

انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایات نقل کی ہیں۔ جوزجانی اور ابن عدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ احمد بن علی سلمانی نے اس کا شمار ان لوگوں میں کیا ہے جو احادیث گھڑنے میں مشہور ہیں۔ ابوداؤد سنجی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا ہمارے ہاں ایک شیخ، جس کا نام حامد بن آدم ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" روایت نقل کی ہے:

الغیبة اشد من الزنا

غیبت' زنا سے زیادہ شدید گناہ ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بولے یہ شخص جھوٹا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔

۱۶۷۵- حامد بن حماد عسکری

انہوں نے اسحاق بن زیاد نصیبی کے حوالے سے ایک ''موضوع'' روایت نقل کی ہے اور خرابی کی بنیاد یہی شخص ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من ولد له مولود فسماه محمدا تبركا به كان هو والولد في الجنة

''جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام ''محمد'' رکھے تو وہ شخص اور اس کا بچہ جنت میں ہوں گے''۔

۱۶۷۶- حامد تلیانی

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۱۶۷۷- حامد صائدی، (اور ایک قول کے مطابق): شاکری

انہوں نے سعد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے صرف ابواسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام حباب ہے﴾

۱۶۷۸- حباب بن جبلہ دقاق

انہوں نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

۱۶۷۹- حباب بن فضالہ ذہلی

انہوں نے حضرت انس سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی کوئی (استنادی) حیثیت نہیں ہے۔

یعقوب فسوی کہتے ہیں: احمد ازرقی نے اپنی سند کے ساتھ جناب بن خزار کا یہ قول نقل کیا ہے: میں بصرہ آیا وہاں میری ملاقات حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے عرض کیا: میں سفر پر جانا چاہ رہا ہوں' میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ سے اس بارے میں اجازت لے لوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ میں نے جواب دیا ہندوستان۔ وہ بولے تمہارے والدین یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہے۔ میں نے جواب دیا وہ دونوں ہی زندہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا وہ تمہارے جانے پر راضی ہیں۔ میں نے کہا وہ ناراض ہیں۔ میں نے اپنے والد کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اور حاکم نے مجھے روک لیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو یا آخرت کا؟ اس نے جواب دیا دونوں ہی تو حضرت

انس رضی اللہ عنہ بولے میرا تو یہ خیال ہے تم نے ان دونوں کو ہی ضائع کر دیا ہے۔ تم واپس اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو ان کے ساتھ رہو کیوں کہ تمہیں اس سے بہترین کمائی نہیں ملے گی۔

۱۶۸۰-حباب واسطی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کمزور حیثیت کا مالک شیخ (عمر رسیدہ فرد) ہے۔

جن راویوں کا نام حبال، حبان، وحبان ہے

۱۶۸۱ -حبال بن رفیدۃ، ابو ماجد

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

بستی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے اس میں پہلے حرف پر زیر آتی ہے۔

۱۶۸۲ -حبان بن اغلب سعدی

یہ ابو حاتم کا استاد ہے۔ ابو حفص فلاس نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے اس میں پہلے حرف پر زبر آتی ہے۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف الحدیث''۔

۱۶۸۳ -حبان-بالکسر-یہ ابن زہیر ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): ابن یسار ہے، ابو روح

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا' اس لیے اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا' البتہ ابن حبان نے ابن زہیر اور ابن سیار کے درمیان فرق کیا ہے وہ کہتے ہیں: ابن زہیر وہ راوی جس کی کنیت ابو روح ہے اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

انہوں نے برید بن ابی مریم اور محمد بن واسع سے اور ان سے ابو ہمام خارکی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۶۸۴ -حبان بن عاصم (م) عنبری

انہوں نے اپنے نانا' جو صحابی رسول ہیں' حضرت حرملہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے عبداللہ بن حسان عنبری نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے

۱۶۸۵ -حبان بن علی (ق) عنزی

انہوں نے سہیل بن ابی صالح، عبدالملک بن عمیر اور ایک گروہ سے اور ان سے ابو ولید طیالسی، لوین اور متعدد افراد نے روایات نقل

کی ہیں۔

حجر بن عبدالجبار کہتے ہیں: میں نے کوفہ میں حبان بن علی سے افضل کوئی فقیہہ نہیں دیکھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حبان اپنے بھائی مندل سے زیادہ مثالی شخصیت ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا ہے حبان ''صدوق'' ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: میں ان دونوں سے روایات تحریر نہیں کرتا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات ''منفرد'' اور ''غریب'' ہوتی ہیں۔

دورقی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: حبان اور مندل ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں ''متروک'' ہیں۔

اور ایک قول کے مطابق کہ یہ دونوں ''ضعیف'' ہیں ان دونوں کی نقل کردہ روایت کو بیان کیا جائے گا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حبان کمزور حیثیت کے مالک ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم انہیں ''متروک'' قرار نہیں دیا جائے گا۔

ان کا انتقال 171 ہجری میں ہوا۔

۱۶۸۶ -حبان بن یسار (د) کلابی بصری، ابورویحہ

(اور ایک قول کے مطابق): ابوروح ہے۔

انہوں نے ثابت بنانی، یزید بن ابی مریم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے حبان بن ہلال، ابوسلمہ تبوذکی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ نہ ''قوی'' ہے اور نہ ''متروک'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں (ضعف) پایا جاتا ہے۔

تاہم ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ تغیر کا شکار ہوگیا تھا۔

۱۶۸۷ -حبان بن یزید (م) صیرفی کوفی

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا اقبلت الرایات السود من خراسان فاتوھا فان فیھا المھدی

''جب خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں تو تم وہاں چلے جانا' کیوں کہ وہاں مہدی موجود ہوگا''۔

۱۶۸۸ -حبان، ابومعمر

یہ ابوداؤد طیالسی کا استاد ہے اور ی ''مجہول'' ہے۔

انہوں نے جابر بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام حجاب، وحبہ ہے﴾

۱۶۸۹ -حجاب

یہ شعیب کا وارد ہے۔

۱۶۹۰-حجاب بن ابوحجاب

انہوں نے جعفر بن برقان (جو کہ تابعی ہیں)' سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں

۱۶۹۱-حبہ بن جوین عرنی کوفی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ غالی شیعہ ہے اسی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ 80 بدری اصحاب موجود تھے' حالاں کہ یہ بات ناممکن ہے۔

شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: یہ ''غیر ثقہ'' ہیں۔

ان سے سلمہ بن کہیل، حکم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

سلیمان بن معبد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''غیر ثقہ'' ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

احمد بن عبداللہ عجلی کہتے ہیں: تابعی یہ ''ثقہ'' ہیں۔

یحییٰ بن سلمہ نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے حبہ عرنی نامی راوی کو ہمیشہ سبحان اللہ والحمدللہ پڑھتے ہوئے دیکھا ہے البتہ جب وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے یا حدیث بیان کررہے ہوتے تھے (اس وقت یہ کلمہ نہیں پڑھتے تھے اس کے علاوہ ہر وقت پڑھتے رہتے تھے)

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی ''منکر'' روایت نہیں دیکھی' لیکن یہ حد کو پار کر گیا تھا۔
طبرانی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔
کہا گیا ہے: ان کا انتقال 74 ہجری میں ہوا۔

جن راویوں کا نام حبیب ہے

۱۶۹۲-حبیب بن ابی الاشرس

یہ حبیب بن حسان ہے اور حبیب بن ابی ہلال ہے۔
ان سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
ان سے مروان بن معاویہ اور اسماعیل بن جعفر نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ انتہائی ''منکر الحدیث'' ہے۔
یہ ایک عیسائی عورت کے عشق میں مبتلا ہو گیا تھا کہا جاتا ہے کہ اس نے عیسائیت اختیار کر لی تھی اور اس عیسائی عورت کے ساتھ شادی کر لی تھی تو اس عورت کی وجہ سے اس کا گرجے جانا اسی وجہ سے ہوگا۔
ابن مثنیٰ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ اور عبدالرحمان کو بھی سفیان کے حوالے سے حبیب بن حسان کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔
عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔
اس کی دو کنیزیں تھیں جو عیسائی تھیں اور وہ ان کے ساتھ گرجے جایا کرتا تھا۔

۱۶۹۳-(صح) حبیب بن ابوثابت (ع)

یہ ''ثقہ'' تابعین میں سے ایک ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے۔
ابن عون نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
صحاح کے تمام مصنفین نے کسی کے تردد کے بغیر اس سے روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ ابن عون کا یہ قول ہے کہ یہ کانا تھا' لیکن یہ وصف ہے ''جرح'' نہیں ہے' اگر دولابی اور دیگر حضرات نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا۔

۱۶۹۴-حبیب بن ثابت

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔
اس کے حوالے سے محمد بن رزق اللہ نامی راوی نے روایات نقل کی ہیں اور اس کا تذکرہ ابن جوزی کی کتاب ''الموضوعات'' میں عمر نامی راوی کے حالات میں ہے۔

۱۶۹۵-حبیب بن جحدر

یہ خصیب کا بھائی تھا۔
احمد اور یحییٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے گویا کہ ان دونوں حضرات نے اسے دیکھا ہوا ہے۔

۱۶۹۶-حبیب بن ابی حبیب خرطی مروزی

انہوں نے ابراہیم صائغ دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔
ابن حبان و دیگر کا کہنا ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من صام عاشوراء كتب الله له عبادة سبعين سنة بصيامها وقيامها، واعطى ثواب عشرة آلاف ملك، وثواب سبع سموات ومن افطر عنده مؤمن يوم عاشوراء فكأنما افطر عنده جميع امة محمد ومن اشبع جائعا في يوم عاشوراء فكأنما اطعم فقراء الامة ومن مسح رأس يتيم يوم عاشوراء رفعت له بكل شعرة درجة في الجنة

''جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کے نفلی روزوں اور نوافل کا ثواب عطا کرتا ہے اور اسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور سات آسمانوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جس شخص کے ہاں عاشورہ کے دن کوئی افطاری کرے تو گویا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو افطاری کروائی اور جو شخص عاشورہ کے دن کسی بھوکے کو کھانا کھلا دے تو گویا اس نے امت کے تمام غریب لوگوں کو کھانا کھلایا اور جو شخص عاشورہ کے دن کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر دے تو ہر ایک بال کے عوض میں اس شخص کا جنت میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے''۔
اس کے بعد اس نے ایک طویل ''موضوع'' روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

ان الله خلق العرش يوم عاشوراء، والكرسي يوم عاشوراء، والقلم يوم عاشوراء، وخلق الجنة يوم عاشوراء، واسكن آدم الجنة يوم عاشوراء الى ان قال: وولد النبي صلى الله عليه وسلم (يوم عاشوراء)، واستوى الله على العرش يوم عاشوراء، ويوم القيامة يوم عاشوراء،

''بے شک اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن عرش' کرسی' جنت کو پیدا کیا۔ عاشورہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں رہائش عطا کی۔

آگے چل کر اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن عرش پر استویٰ کیا تھا اور قیامت عاشورہ کے دن آئے گی''۔

تو آپ اس جھوٹ کا خود ہی جائزہ لے لیں۔

۱۶۹۷-حبیب بن ابی حبیب (ق) ابومحمد مصری

اس کے والد کا نام زریق ہے اور ایک قول کے مطابق مرزوق ہے۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کاتب ہے۔

انہوں نے مالک، ابوغصن ثابت اور ابن ابی ذئب سے اور ان سے احمد بن ازہر، احمد بن سعد بن ابی مریم اور مقدام بن داؤد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے احادیث پڑھ کر سنایا کرتا تھا اور دو دو ورقوں کو تین قرار دیتا تھا۔ لوگوں نے ''مصر میں مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا یہ ''لیس بشیء'' ہے۔

ابن داؤد کہتے ہیں: یہ سب سے جھوٹا شخص ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے زہری کے بھتیجے سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات سب کی سب جھوٹی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مدینہ منورہ میں مشائخ کے سامنے احادیث پڑھا کرتا تھا اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں اور ان کے حوالے سے وہ روایات نقل کی ہیں جو ان سے منقول نہیں ہیں۔ ابن بکیر اور قتیبہ نے ابن حبیب کی پیش کردہ روایات سے سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ جن میں سے ایک روایت درج ذیل ہے: جو اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوسلمہ' ان کے والد کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

تذهب زينة الدنيا سنة خمس وعشرين ومائة

''125 ہجری میں دنیا کی زینت ختم ہو جائے گی''۔

دوسری روایت درج ذیل ہے: جو اس نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن جبیر' ان کے والد کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

استنزلوا الرزق بالصدقة

''صدقہ کے ذریعے رزق نازل کرواؤ''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یبعث العابد والعالم، فیقال للعابد: ادخل الجنة، وقیل للعالم: اثبت لتشفع

''قیامت کے دن ایک عبادت گزار اور ایک عالم کو زندہ کیا جائے گا۔ عبادت گزار کو کہا جائے گا۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا ٹھہر جاؤ اور شفاعت کرو''۔

احمد بن علی عوام بن اسماعیل کا یہ قول نقل کرتا ہے: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کاتب حبیب آیا اور سفیان بن عیینہ کے سامنے احادیث پڑھنے لگا۔ سفیان نے اسے کہا مسعودی نے تم لوگوں کو جواب تیمی کے حوالے سے حدیث سنائی ہے؟ تو حبیب نے کہا ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے روایت تمہیں سنائی۔

ان کا انتقال 218 ہجری میں ہوا۔

۱۶۹۸-حبیب بن ابی حبیب (م،س،ق) جرمی بصری، صاحب الانماط

انہوں نے عمرو بن ہرم اور حسن بصری سے اور ان سے ابن مہدی، سلیمان بن حرب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس پر اعتراضات کیے ہیں۔

شیخ عبداللہ بن احمد فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: یہ ایسا ویسا ہے۔

عبدالرحمٰن نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔

اثرم نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جہاں تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے اس کی احادیث تحریر کرنے سے منع کیا ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے میں نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی تھیں پھر حدیث کی کتاب لے کر اس کے پاس آیا۔ اس نے میرے سامنے وہ احادیث پڑھیں تو میں نے انہیں پھینک دیا۔

پھر ان کا کہنا ہے یہ ایک تاجر شخص تھا اور علم حدیث میں مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے نماز قصر کرنے کے بارے سے ایک روایت منقول ہے۔

۱۶۹۹-حبیب بن ابی حبیب (ت)

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۰۰-حبیب بن ابی حبیب

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۰۱-حبیب بن ابی حبیب

انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق ان میں کوئی حرج نہیں ہے ماسوائے اس راوی کے جن کا ذکر آخر میں آیا ہے' کیوں کہ وہ دمشقی ہے۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے اس کا تذکرہ اپنی تصنیف ''الکامل'' میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کے ''قلیل الحدیث'' ہونے کے باوجود میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن راشد نے اس کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن قاسم سے ایک حدیث نقل کی ہے جو میت پر رونے کے بارے میں ہے۔ اس کی سند نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے۔

۱۷۰۲-حبیب بن ابی حبیب

انہوں نے ابراہیم بن حمزہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عمدہ نہیں ہے۔

۱۷۰۳-حبیب بن حسان کوفی

یہ ابن ابواشرس ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے اور حافظ صالح بن محمد کا دادا ہے۔

محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ابومعاویہ نے حبیب بن ابواشرس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اذا رأيتم احدكم قد اصاب حدا فلا تلعنوه ولا تعينوا عليه الشيطان، لكن قولوا: اللهم اغفر له؛ اللهم ارحمه

''جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جس نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہو' تو تم اس پر لعنت نہ کرو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو' بلکہ تم یہ کہو: اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم کر''۔

۱۷۰۴-حبیب بن حسن القزاز ابوالقاسم

اس نے ابومسلم کجی اور ایک جماعت سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے حمامی، ابونعیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

برقانی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن ابوالفوارس' خطیب بغدادی اور ابونعیم اصفہانی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال 359ھ میں ہوا۔

۱۷۰۵-حبیب بن خالد اسدی

انہوں نے ابواسحاق سبیعی اور اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

۱۷۰۶-حبیب بن خدرہ

یہ راوی "معروف" نہیں ہے اور میں نے "الاسماء" میں اس کا تذکرہ نہیں دیکھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حریش کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت مع ابى حين رجم النبى صلى الله عليه وسلم ما عزا، فلما اخذته الحجارة ارعدت، فضمنى النبى صلى الله عليه وسلم، فسال على من عرقه مثل ريح المسك

"میں اپنے والد کے ساتھ موجود تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو سنگسار کروایا تھا جب انہیں پتھر لگے تو مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ آپ کا کچھ پسینہ مبارک بہہ کر میرے اوپر آیا تو وہ مشک کی خوشبو کی مانند تھا"۔

۱۷۰۷-حبیب بن زبیر (ت) الہلالی

(اور ایک قول کے مطابق): حنفی

انہوں نے اصبہان میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے عکرمہ، عبداللہ بن ابی ہذیل سے اور ان سے شعبہ اور عمر بن فروخ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صدوق" اور "صالح الحدیث" ہے۔ میرے علم کے مطابق شعبہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی ہے' یہ ابوحاتم کا قول ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے منقول روایت کو "صحیح" قرار دیا ہے۔

۱۷۰۸-حبیب بن سالم (م،عو)

انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور ان کا کاتب ہے۔

ان سے ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں' جبکہ اسے ابوبشر اور قتادہ نے وہ روایات نقل کی ہیں جو اس کی طرف تحریر کی گئی تھیں اور ان کے علاوہ ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں "اضطراب" پایا جاتا ہے۔

۱۷۰۹- حبیب بن صالح

انہوں نے جناح سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۷۱۰- حبیب بن صالح (د، ت، ق) طائی حمصی

انہوں نے اپنے والد، یزید بن شریح، یحییٰ بن جابر سے اور ان سے بقیہ، اسماعیل بن عیاش اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔
جوزجانی نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۱۷۱۱- حبیب بن عبداللہ (د)

یہ تابعین کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور یہ راوی "مجہول" ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے سنان بن سلمہ، حکم بن عمرو غفاری سے اور ان کے حوالے سے صرف ان کے صاحبزادے عبدالصمد نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۱۲- حبیب بن عبدالرحمٰن بن اردک

انہوں نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔
درست یہ ہے کہ اس کا نام عبدالرحمٰن بن حبیب ہے۔
یحییٰ بن سعید نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ علی (بن مدینی) کہتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔
یہ بات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے جیسا کہ عنقریب اس کا ذکر آئے گا' لیکن انہوں نے اس کا نام الٹ نقل کیا ہے۔

۱۷۱۳- حبیب بن ابوالعالیہ

انہوں نے عکرمہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور
ان سے یحییٰ قطان نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر تنقید کی ہے۔

۱۷۱۴- حبیب بن عمر انصاری

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے "بقیہ" (نامی راوی) نے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۱۷۱۵- حبیب بن عمرو سلامانی

ابن ابوحاتم نے اس کا ذکر (ضعیف راویوں سے متعلق کتاب) میں کیا ہے۔
یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۷۱۶-(صح) حبیب معلم (ع)، ابو محمد، بصری

یہ مشہور ہیں اور حبیب بن ابو قریبہ ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): یہ حبیب بن ابی بقیہ یا پھر حبیب بن زائدہ، یا حبیب بن زید ہے۔ واللہ اعلم۔

انہوں نے حسن اور عمرو بن شعیب اور ایک جماعت سے اور ان سے یزید بن زریع، عبدالوارث اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: میں اس کی نقل کردہ روایت کو ''صحیح'' قرار نہیں دیتا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابوزرعہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان اس کے حوالے سے احادیث نقل نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۱۷۱۷-حبیب بن مرزوق

یہ ''مجہول'' ہے اور یہ ازدی کا قول ہے۔

۱۷۱۸-حبیب بن نجیح

انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۷۱۹-حبیب بن یزید

انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۷۲۰-حبیب بن یسار

انہوں نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۲۱-حبیب بن یساف (س)

انہوں نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی معروف نہیں ہیں۔

جہاں تک ابن یساف کا تعلق ہے تو حبیب بن سالم نے حبیب بن یساف کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ روایات حبیب بن سالم کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۷۲۲-حبیب الاسکاف، ابوعمیرہ کوفی

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

۱۷۲۳-حبیب المالکی

انہوں نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ راوی حبیب بن خالد ہے اور یہ راوی ''ضعیف'' ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں تو قتل کا کہنا ہے کوفہ میں ایک شخص تھا جس کا نام حبیب مالکی تھا اسے فضیلت بھی حاصل تھی اور وہ مستند بھی تھا۔ ہم نے اس کا تذکرہ ابن مبارک کے سامنے کیا تو انہوں نے بھی اس کی تعریف کی۔

میں یہ کہتا ہوں: ان سے وہ روایت منقول ہے جو انہوں نے اعمش کے حوالے سے زید بن وہب سے نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نیکی کا حکم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ اچھا کام ہے' لیکن یہ بات سنت نہیں ہے' تم تلوار لے کر مسلمانوں کے خلاف نکل آؤ تو ابن مبارک بولے یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ تو میں نے کہا اس میں یہ خوبی ہے اور یہ خوبی ہے' لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔

جب میں نے اس راوی کی بہت زیادہ خوبیاں بیان کیں تو وہ بولے: اللہ تعالیٰ اس روایت کے علاوہ ہر چیز میں اسے عافیت نصیب کرے۔ ہم اس روایت کے سفیان کے حوالے سے حبیب بن ابوصالح کے حوالے سے بختری کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو مستحسن سمجھتے ہیں۔

۱۷۲۴-حبیب عجمی

یہ اپنے زمانے میں بصرہ کے زاہد (یعنی صوفی بزرگ) تھے یہ حبیب بن محمد ہیں اور ان کی کنیت بھی ''ابومحمد'' ہے۔

انہوں نے حسن، ابن سیرین، بکر بن عبداللہ، ابوتمیمہ طریف ہجیمی سے اور ان سے جعفر بن سلیمان، ابوعوانہ، حماد بن سلمہ، صالح مری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے اکثر حکایات منقول ہیں۔

ضمرہ بن ربیع' سری بن یحییٰ کا یہ قول نقل کرتے ہیں حبیب عجمی ''ترویہ'' کے دن بصرہ میں دکھائی دیتے تھے اور عرفہ کی شام عرفہ میں نظر آجاتے تھے۔

جعفر بن سلیمان کہتے ہیں: میں نے حبیب عجمی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم فارغ نہ بیٹھو' کیوں کہ موت تم تک پہنچنے والی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد'' میں ان کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق ان کے بارے میں جرح نہیں کی گئی میں نے ان کا تذکرہ اس لیے کیا ہے تاکہ ان کا شمار ان صوفیاء میں نہ کیا۔

جائے جنہیں حدیث روایت کرنے میں الزامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۱۷۲۵-حبیب

یہ اسم تصغیر ہے یہ شخص حبیب بن حبیب ہے' جو حمزہ زیات کا بھائی ہے۔
انہوں نے ابواسحاق اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
ابوزرعہ نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے جبکہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۱۷۲۶-حبیب

یہ تخفیف کے ساتھ ہے اور لفظ ''حب'' کی تصغیر ہے۔
یہ حبیب بن نعمان اسدی ہے۔
ان سے وہ روایات منقول ہیں جو انہوں نے انس بن مالک، خریم، (یا شاید) ایمن بن خریم کے حوالے سے نقل کی ہیں۔
عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں: ان سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام حبیش ہے﴾

۱۷۲۷-حبیش بن دینار

انہوں نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں۔
ازدی کہتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے زید بن اسلم کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۲۸-حبیش

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

بادروا اولادکم بالکنی لا تغلب علیهم الالقاب

''تم پہلے ہی اپنی اولاد کی کنیت تجویز کردو تاکہ بعد میں ان کے (برے) القاب غالب نہ آجائیں''۔

﴿جن راویوں کا نام حجاج ہے﴾

۱۷۲۹-حجاج بن ارطاۃ (عو،م،س)

یہ فقیہ اور ابوارطاۃ نخعی ہیں۔ علم حدیث میں کمزور ہونے کے باوجود جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں۔
انہوں نے شعبی سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ان کے علاوہ عطاء، عمرو بن شعیب، نافع اور ایک گروہ کثیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے سفیان، شعبہ، ابن نمیر، عبدالرزاق اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ثوری کہتے ہیں: اب ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جو اپنے سر سے نکلنے والی چیز کو ان سے زیادہ بہتر طور پر جانتا ہو۔

حماد بن یزید کہتے ہیں: یہ سفیان سے روایات نقل کرنے میں ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔

عجلی فرماتے ہیں: یہ فقیہ اور مفتی تھے ان میں کچھ دنیاداری پائی جاتی ہے۔ یہ کہا کرتے تھے شرف و منزلت کی محبت نے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا ہے۔ انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے "مرسل" روایات نقل کی ہیں' کیوں کہ انہوں نے یحییٰ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے اور ان کا یہ عیب بیان کیا گیا ہے کہ یہ تدلیس کرتے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 600 روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حفاظِ حدیث میں سے تھے۔

ابن معین کہتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے اور "صدوق" تھے' لیکن "تدلیس" کیا کرتے تھے۔

یحییٰ بن یعلی محاربی کہتے ہیں: زائدہ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم حجاج بن ارطاۃ کی احادیث کو ترک کر دیں۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد کا کہنا ہے' میں نے یحییٰ کو حجاج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے زہری کی زیارت نہیں کی ہے۔ یحییٰ کی رائے ان کے بارے میں بہت بری تھی۔

میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی حجاج' ابن اسحاق' لیث اور ہمام کے بارے میں یحییٰ سے زیادہ بری رائے ہو' تو ان لوگوں کے بارے میں ہم یحییٰ کی طرف رجوع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

قطان کہتے ہیں: یہ اور ابن اسحاق میرے نزدیک برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ابوحازم کہتے ہیں: جب حجاج لفظ "حدثنا" استعمال کرے تو یہ شخص صالح ہے اس کے سچ اور حافظے کے بارے میں شک نہیں کیا جا سکتا۔

ابوغالب نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حجاج حافظ الحدیث ہے ان سے کہا گیا کہ وہ اس مرتبے کا نہیں ہے' تو وہ بولے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی نقل کردہ روایات میں دیگر لوگوں کی روایات کے مقابلے میں کچھ اضافہ منقول ہوتا تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ ہمارے پاس آئے اس وقت ان کی عمر 31 برس تھی۔ میں نے ان کے پاس لوگوں کا اتنا ہجوم دیکھا کہ اتنا ہجوم میں نے حماد بن ابوسلیمان کے پاس بھی نہیں دیکھا تھا میں نے ان کے پاس مطر وراق' داؤد بن ابوہند اور یونس کو دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے اور یہ دریافت کر رہے تھے آپ اس مسئلے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ آپ اس مسئلے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

ہشیم کہتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے جب میری عمر سولہ برس تھی تو مجھ سے فتویٰ لیا جانے لگا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے اس کی نقل کردہ روایات کو حجت کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس کا تذکرہ انہوں

نے دوسرے راوی کے حوالے سے بھی کیا ہے۔

معمر بن سلیمان کہتے ہیں: تم لوگ ہم سے حجاج کی روایت کے بارے میں دریافت کرتے ہو ہمارے نزدیک عبداللہ بن بشر اس سے افضل ہے۔

عثمان دارمی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں وہ صالح ہے۔

ابن عبدالحکم کہتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں: آدمی کی مروت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ باجماعت نماز ادا کرنا نہیں چھوڑتا تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ ایسی مروت کو رسوا کرے۔

اصمعی کہتے ہیں: بصرہ میں جس قاضی نے سب سے پہلے رشوت وصول کرنی شروع کی تھی وہ حجاج بن ارطاۃ تھا۔

یوسف بن رافذ کہتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو دیکھا ہے انہوں نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور سیاہ خضاب لگایا ہوا تھا۔

عبداللہ بن یزید کہتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے عمدہ لباس پہنا ہوا تھا اور خلیفہ مہدی کے پاس چلے گئے پھر جب وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کے ساتھ چالیس اونٹنیاں تھیں جن پر مال واسباب لدا ہوا تھا۔

حفص بن غیاث کہتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے کبھی کسی شخص کے ساتھ جھگڑا نہیں کیا اور کسی شخص کے ساتھ بحث نہیں کی۔

امام احمد کہتے ہیں: حجاج تدلیس کیا کرتے تھے جب ان سے دریافت کیا جاتا آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ تو وہ کہتے تھے تم یہ پوچھو بلکہ یہ کہو آپ نے کس کا ذکر کیا تھا۔

انہوں نے زہری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ انہوں نے زہری کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق کے حوالے سے روایات نقل کرلو کیوں کہ یہ دونوں حافظ الحدیث ہیں۔

عمر بن علی مقدمی نے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے ابن محیریز کا یہ قول نقل کیا ہے:

''میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے دریافت کیا آپ کا کیا خیال ہے (چور کے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکانا سنت ہے) انہوں نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا آپ کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر آپ کے حکم کے تحت اس کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا''۔

ابن حبان کہتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ عام سے فرد تھے وہ مہدی کے ساتھ خراسان چلے گئے تو اس نے انہیں قاضی بنا دیا اور اس کے ''رے'' سے واپس آنے تک اس کا انتقال ہو گیا یہ 145ھ کی بات ہے۔

عبداللہ بن مبارک' یحییٰ القطان' ابن مہدی' یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے یہ بات ابن حبان نے بیان کی ہے تاہم اس قول میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

پھران کا کہنا ہے میں نے محمد بن لیث وراق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عیسیٰ بن یونس کا یہ قول نقل کیا ہے حجاج بن ارطاۃ باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوتے تھے ان سے اس بارے میں وجہ دریافت کی گئی تو وہ بولے جب میں تمہاری مسجد میں

آ تا ہوں تو میرے راستے میں مزدور اور سبزی فروش آ جاتے ہیں۔

کئی راویوں کا کہنا ہے کہ حجاج بن ارطاۃ سے کہا گیا آپ صدر محفل کی جگہ تشریف رکھیں تو وہ بولے میں جہاں بھی ہوں میں ہی صدر رہوں گا۔

وہ یہ بھی کہا کرتے تھے شرف ومنزلت کی محبت نے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا۔

ابن حبان اور ابن عدی نے ان کے حالات تفصیل سے نقل کیے ہیں اور تدلیس کے حوالے سے ان پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں انہیں تفصیل سے بیان کیا ہے ان میں کچھ ایسی خامیاں تھیں جو اہل علم کے لائق نہیں ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے تدلیس کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے ان میں حجاج بن ارطاۃ' حسن بصری' قتادہ' حمید' یونس بن عبید' سلیمان تیمی' یحییٰ بن ابوکثیر' ابواسحاق' حکم' اسماعیل بن ابوخالد' مغیرہ' ابوزبیر' ابن نجیح' ابن جریج' سعید بن ابوعروبہ' ہشیم اور ابن عیینہ کا تذکرہ کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں ان میں اعمش' ولید بن مسلم' بقیہ اور کئی دیگر حضرات بھی شامل ہیں۔

۱۷۳۰-حجاج بن الاسود

انہوں نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی غیر معروف ہے میرے علم کے مطابق مستلم بن سعید کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے اس نے بھی ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ

''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

۱۷۳۱-حجاج بن تمیم

انہوں نے میمون بن مہران سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ان سے سوید بن سعید، جبارہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کی نقل کردہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ ''واہی الحدیث'' تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الا ادلکم علیٰ کلمة تنجیکم من الاشراك باللّٰه ؟ " قل یایها الکافرون " عند منامکم

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے کلمے کی طرف نہ کروں جو تمہیں شرک سے بچالے تم لوگ سوتے وقت سورہ کافرون پڑھا کرو''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

فی عبد من رقیق الخمس سرق من الخمس وقال: مال اللہ سرق بعضہ بعضا

''مالِ خمس کے غلاموں میں سے ایک غلام نے مالِ خمس میں سے چوری کرلی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا مال ہے اس کے ایک حصے نے دوسرے حصے کو چوری کرلیا ہے''۔

حجاج بن تمیم نے میمون کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال لی جبرائیل: لقد امسی ابن عباس شدید وسخ الثیاب، ولیلبسن ولدہ بعدہ السواد

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا آج شام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کپڑے انتہائی میلے تھے تو ان کے بعد ان کی اولاد سیاہ کپڑے ضرور پہنے گی''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستقیم نہیں ہیں۔

۱۷۳۲- حجاج بن حجاج اسلمی

یہ شعبہ کا استاد ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۷۳۳- حجاج بن حجاج (د، س) بن مالک اسلمی

انہوں نے اپنے والد اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں تو اس حوالے سے یہ ''صدوق'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت ''سنن'' میں بھی مذکور ہے۔

۱۷۳۴- حجاج بن حجاج (خ، م) باہلی الاحول بصری

یہ ''ثقہ'' ہیں۔

ان سے ابراہیم بن طہمان، یزید بن زریع نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۳۵- حجاج بن دینار (د، ت، ق) واسطی

انہوں نے معاویہ بن قرہ اور ایک جماعت سے اور ان سے شعبہ عیسیٰ بن یونس اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

عبداللہ بن مبارک، یعقوب بن شیبہ اور عجلی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۷۳۶-حجاج بن رشدین بن سعد مصری

انہوں نے اپنے والد اور حیوہ بن شریح سے اور ان سے محمد بن عبداللہ بن حکم وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
ان کا انتقال 211 ہجری میں ہوا۔

۱۷۳۷-حجاج بن روح

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۱۷۳۸-حجاج بن الریان

تمام کہتے ہیں: حسن بن حبیب نے حجاج کے حوالے سے 264ھ میں ہمیں حدیث سنائی تھی۔ میں نے اس کے علاوہ اور کسی سے سماع نہیں کیا۔

ولید بن مسلم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

یخرج رجل من ولد حسن من قبل المشرق لو استقبل به الجبال لهدها

''حسن کی اولاد میں سے مشرق کی سمت سے ایک شخص نکلے گا اگر پہاڑ بھی اس کے سامنے آئیں گے تو وہ انہیں بھی اپنے ساتھ لے کے جائے گا''۔

یہ روایت ''موقوف'' اور ''منکر'' ہے۔

۱۷۳۹-حجاج بن ابی زینب (م،د،س،ق) واسطی صیقل

انہوں نے ابوعثمان نہدی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے یزید بن ہارون، عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے یہ شخص ''ضعیف الحدیث'' ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص نہ قوی ہے اور نہ ''حافظ الحدیث'' ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

۱۷۴۰-حجاج بن سلیمان الرعینی، ابوازہر

انہوں نے لیث سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن یونس کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ "منکر" روایات ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

ابن عدی نے اس کا ساتھ دیا ہے پھر انہوں نے یہ بات اپنی سند کے ساتھ بیان کی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

كل ابن آدم يلقى الله بذنب قد اذنبه يعذبه عليه ان شاء او يرحمه، الا يحيٰى بن زكريا، فانه كان سيّدا وحصورا، واهوى النبى صلى الله عليه وسلم الى قذاة من الارض، فاخذها وقال: كان ذكره مثل هٰذه القذاة

"آدم کا ہر بیٹا جب گناہ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا جس کا ارتکاب اس نے کیا ہوگا تو اگر اللہ چاہے گا تو اس گناہ پر اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اس پر رحم کردے گا' صرف حضرت یحییٰ بن زکریا کا معاملہ مختلف ہے (وہ کسی گناہ کے ہمراہ حاضر نہیں ہوں گے) کیوں کہ وہ سردار اور پاکدامن تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر پڑے ہوئے تنکے کی طرف بڑھایا آپ نے اسے لیا اور ارشاد فرمایا ان کی شرمگاہ اس تنکے کی مانند تھی"۔

یونس بن عبدالاعلیٰ نے حجاج کا یہ قول نقل کیا ہے میں نے ابن لہیعہ سے کہا میں نے اپنے ہاں بوڑھی خواتین کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے۔

الرفق فى العيش خير من بعض التجارة

"زندگی میں نرمی اختیار کرنا ایک قسم کی تجارت کرنے سے بہتر ہے"۔

تو وہ بولے یہ بات محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۱۷۴۱-حجاج بن سلیمان المعروف بابن القمری

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا تم فجور عبد ملك عينيه فبكى بهما ما شاء

"جب کسی بندے کا گناہ مکمل ہوجاتا ہے۔ تو وہ اب اپنی آنکھوں کا مالک ہے کہ ان کے ذریعے جتنا چاہے رولے"۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

لعن الله القدرية الذين يؤمنون بقدر ويكفرون بقدر

"اللہ تعالیٰ قدریہ فرقے کے لوگوں پر لعنت کرے جو لوگ تقدیر کے کچھ حصے پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں"۔

۱۷۴۲-حجاج بن سنان

انہوں نے علی بن زید بن جدعان سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

۱۷۴۳-حجاج بن صفوان مدنی

انہوں نے اسید بن ابی اسید سے اوران سے ابوضمرہ اور قعنبی نے روایات نقل کی ہیں۔
قعنبی نے اس کی تعریف کی ہے اور شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

۱۷۴۴-حجاج بن عبید (د،ق)

(اور ایک قول کے مطابق): ابن یسار
اس نے ابراہیم بن اسماعیل کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نفل نمازوں کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔
ان سے صرف لیث بن ابی سلیم نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند درست نہیں ہے۔

۱۷۴۵-حجاج بن علی

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس کے حوالے سے ابومخنف نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔
ابومخنف نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۱۷۴۶-حجاج بن فرافصہ (د،س)

انہوں نے ابن سیرین اور عطا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بصرہ کے عبادت گزار افراد میں سے ایک تھا۔
ان سے ثوری اور معتمر نے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ عمر رسیدہ نیک اور عبادت گزار شخص تھا۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

كادالفقر يكون كفرا، وكاد الحسد يغلب القدر

''غربت کفر تک پہنچادیتی ہے اور حسد تقدیر پر غالب آجاتا ہے''۔

یزید نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۱۷۴۷-حجاج بن فروخ واسطی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشی ء" ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "منکر" روایات نقل کی ہیں اوران کا طویل ذکر کیا ہے۔

کئی راویوں نے حجاج نامی اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

کان بلال اذا قال: " قد قامت الصلاۃ " نھض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فکبر

"حضرت بلال جب "قد قامت الصلوٰۃ" کہتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر تکبیر کہہ دیتے تھے"۔

امام بزار نے اپنی "مسند" میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا تزوج احدکم فکان لیلۃ البناء فلیصل رکعتین ولیأمرھا فلتصل خلفہ، فان اللّٰہ جاعل فی البیت خیرا

"جب کوئی شخص شادی کرے تو شادی کی پہلی رات اسے دو رکعات نماز ادا کرنی چاہئے اور اپنی بیوی کو بھی اس کی ہدایت کرنی چاہئے کہ وہ اس کے پیچھے نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں بھلائی رکھ دیتا ہے"۔

یہ روایت انتہائی "منکر" ہے۔

۱۷۴۸-حجاج بن منیر قلا

ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: انہوں نے عبدالملک بن مسلمہ کے حوالے سے ایک "منکر" روایت نقل کی ہے۔

۱۷۴۹-حجاج بن محمد مصیصی اعور

یہ "ثقہ" لوگوں میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے ابن جریج اور شعبہ سے اور ان سے احمد، ابن معین اور ذہلی نے روایات نقل کی ہیں۔

اثرم نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی "حافظ الحدیث" تھا اور حدیث کے اعتبار سے مستند تھا۔ یہ حروف کا اہتمام کے ساتھ خیال رکھتا تھا اور اس کا معاملہ انتہائی بلند ہے۔

ابراہیم حربی کہتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھے بتایا جب حجاج نامی یہ راوی آخری مرتبہ بغداد آیا تو یہ اختلاط کا شکار ہو چکا تھا

جب یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دیکھا کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کوئی شخص اس کے ہاں نہ جائے۔
اس کا انتقال 206ھ میں ہوا۔

۱۷۵۰-حجاج بن میمون

انہوں نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ یہ ابن طاہر کا قول ہے۔

۱۷۵۱-حجاج بن نصیر (ت) فساطیطی بصری

انہوں نے شعبہ، قرۃ اور (ان کے) طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے دارمی اور کجی نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ''صدوق'' ہے تاہم محدثین نے اس کی کچھ ایسی روایات پر تنقید کی ہے جو اس نے شعبہ سے نقل کی ہیں۔
ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا تھا۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔
اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔
جہاں تک ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔
وہ یہ کہتے ہیں: یہ غلطی کرتا تھا اور وہم کا شکار ہو جاتا تھا۔
ان کا انتقال 214 ہجری میں ہوا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے کوئی ''منکر'' متن نقل نہیں کیا۔

۱۷۵۲-حجاج بن نعمان

انہوں نے سلیمان بن حکم سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۱۷۵۳-حجاج بن یزید

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ''مرسل'' حدیث نقل کی ہے:

اطلبوا الحاجات من حسان الوجوہ

''اپنی ضروریات' خوبصورت چہرے والوں سے طلب کرو''۔

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

تربوا الکتاب ''خط کومٹی میں ملادیا کرو''۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

۱۷۵۴-حجاج بن یساف

یہ کہمس کا استاد ہے اور ''مجہول'' ہے۔

۱۷۵۵-حجاج بن یسار

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے لیث نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کے بارے میں کسی نے کلام نہیں کیا ہے۔ یہ ابن جوزی کا قول ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ شخص ''مجہول'' ہے' لیکن ابن جوزی کو وہم ہوا ہے' کیوں کہ انہوں نے یہ بات ابن الیساف نامی راوی کے بارے میں کہی ہے۔

۱۷۵۶-حجاج بن یوسف ثقفی الامیر

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ اس بات کا اہل ہے کہ اس سے راویت نقل نہ کی جائے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' اور مامون نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ثابت' حمید اور دیگر حضرات نے حکایات بیان کی ہیں۔

اگر یہ شخص بڑی غلطیوں' کھلی خرابیوں اور برائی کا مرتکب نہ ہوتا تو اس کا حال جاری رہتا۔

۱۷۵۷-حجاج بن یوسف (م) ابواحمد ثقفی بغدادی

یہ شاعر کا بیٹا ہے' ''ثقہ'' مشہور اور حافظ الحدیث ہے۔

انہوں نے مسلم' قاضی محاملی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 259 ہجری میں ہوا۔

۱۷۵۸-حجاج ہمدانی

یہ ابن ابوخالد کا استاد ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام حجر، وحجیر ہے

۱۷۵۹-حجر عدوی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۷۶۰-حجر بن حجر کلاعی

ان سے صرف خالد بن معدان نے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت نقل کی ہے جس کو اس نے دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر نقل کیا ہے۔

۱۷۶۱-حجیر بن عبداللہ (د، ت، ق) کندی

انہوں نے ابن بریدہ اور ان سے دلہم بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۷۶۲-حجیہ بن عدی (عو) الکندی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہونے سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے حکم، سلمہ بن کہیل، ابواسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ ''صدوق'' ہوگا۔ انشاء اللہ!

اس کے بارے میں عجلی کا کہنا ہے۔ یہ ''ثقہ'' ہیں۔

۱۷۶۳-حدیر ابوالقاسم

ان سے لیث بن ابوسلیم نے لڑکی کے پیشاب کے بارے میں روایت نقل کی ہے یہ مستند نہیں ہے۔

۱۷۶۴-حدثان

انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان سے عاصم بن نعمان نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۷۶۵-حدیج بن معاویہ

یہ زہیر بن معاویہ کا بھائی ہے۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔: امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا محل "صدق" ہے۔ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کی بعض روایات کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے ایسی روایت منقول کی ہے جو اس نے ابواسحاق اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے۔

ان سے سعید بن منصور، لوین اور نفیلی نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 170 ہجری کے بعد ہوا۔

۱۷۶۶-حذیفہ البارقی (س) (اور ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب) "ازدی" ہے

انہوں نے جنادہ ازدی سے اور ان سے مرثد یزنی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "مجہول" ہے اور اس نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے مکروہ ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۷۶۷-حراش بن مالک

یہ راوی "مجہول" ہے۔

انہوں نے یحییٰ بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام حرام ہے﴾

۱۷۶۸-حرام بن حکیم (عو)، دمشقی

انہوں نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں۔

دحیم نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

علامہ ابن حزم نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء يكون بعد الماء قال: اغسل انثييك وذكرك

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کے بعد پانی (یعنی منی کے بعد نکلنے والے مواد) کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خصیوں اور شرمگاہ کو دھولو"۔

ابومحمد عبدالحق کہتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے اور اس روایت کے حوالے سے اس راوی کا مواخذہ کیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے

کہ یہ راوی مستورالحال شخص کی روایت بھی قبول کرلیتا ہے تاہم حرام نامی راوی کو ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

زید بن واقد اور عبداللہ بن علاء نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔ اس شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی روایت نقل کی ہے اور اس کی روایت غریب ہونے کے باوجود اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ''حسن'' ہو۔ واللہ اعلم۔

ایک قول کے مطابق اس راوی کا نام حرام بن معاویہ ہے اس کے نام کے بارے معاویہ بن صالح پر اختلاف کیا گیا ہے جہاں تک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے (یعنی ان کے نزدیک یہ دو الگ لوگ ہیں)

۱۷۶۹-حرام بن عثمان انصاری مدنی

انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے دو صاحبزادوں سے اور ان سے معمر وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ کہتے ہیں۔ یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کردیا تھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے حرام نامی اس راوی سے روایت نقل کرنا حرام ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''غالی شیعہ'' تھا' اسناد کو الٹ پلٹ کردیتا تھا اور ''مرسل'' روایات کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کردیتا تھا۔

ابراہیم بن یزید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے حرام نامی اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: حرام نامی اس راوی سے نقل کرنا حرام ہے۔

شیخ جوزجانی نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے خرام بن عثمان سے کہا عبدالرحمٰن بن جابر' محمد بن جابر اور ابوعتیق کیا یہ لوگ ایک ہیں؟ تو وہ بولے: اگر تم چاہو تو میں انہیں دس بنادیتا ہوں۔

دراوردی نے ہرام کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: صل فی القمیص الواحد اذا لم یکن رقیقا، شد علیك وزر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اسی قمیص میں نماز ادا کرلو جبکہ وہ باریک نہ ہو اور اس کا بٹن بند کرلو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لو حج الاعرابی عشرا لکانت علیہ حجۃ اذا هاجر من استطاع الیہ سبیلا

''اگر دیہاتی شخص دس حج بھی کرچکا ہو' تو جب وہ ہجرت کرے گا تو اب اس پر حج کرنا لازم ہوجائے گا جب اس میں حج کی استطاعت ہو''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

احتاطوا لاهل الاموال فی العامل والواطئۃ والنوائب، وما یجب فی التمر من الحق

''کام کرنے والے پاؤں کے نیچے روندنے والی اور پریشانیوں کے حوالے سے زمین والوں کے لیے احتیاط کرو اور اس چیز کے حوالے سے بھی جو کھجور میں حق لازم ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

انه حرم خراج الامة الا ان يكون لها عمل او كسب يعرف وجهه

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز کے خراج کو حرام قرار دیا ہے البتہ اگر اس کنیز کو کوئی کام کرنا آتا ہو یا وہ کوئی ایسی کمائی کر سکے جس میں اس کے چہرے کی شناخت ہو سکے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا يمين لولد مع يمين والد، ولا يمين لزوجة مع يمين زوج، ولا يمين لمملوك مع يمين مليك، ولا يمين في قطيعة ولا في معصية

''باپ کی قسم کے ساتھ بچے کی کوئی قسم نہیں ہوگی۔ شوہر کی قسم کے ساتھ بیوی کی کوئی قسم نہیں ہوگی۔ آقا کی قسم کے ساتھ غلام کی کوئی قسم نہیں ہوگی اور قطع رحمی یا گناہ کے بارے میں قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا اتى احدكم باب حجرته فليسلم فانه يرجع قرينه، فاذا دخل فليسلم يخرج ساكنها من الشياطين، ولا تبيتوا القمامة معكم الحديث بطوله

''جب کوئی شخص اپنے گھر کے دروازے پر آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے تو اس کے ساتھ آنے والا شخص واپس چلا جاتا ہے جب وہ شخص اندر داخل ہوتا ہے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے تو اس کے گھر میں موجود شیاطین اس میں سے نکل جاتے ہیں اور تم اپنے ساتھ کوڑا کرکٹ رکھ کے رات بسر نہ کرو (یعنی رات کے وقت گھر میں کوڑا کرکٹ نہیں ہونا چاہئے)''

سوید بن سعید نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن مضطجعون في المسجد، فضربنا بعسيب، فقال: اترقدون في المسجد! انه لا يرقد فيه

قال: فاجفلنا واجفل علي، فقال: تعال يا علي، انه يحل لك من المسجد ما يحل لي، والذي نفسي بيده انك لذواد عن حوضي يوم القيامة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم اس وقت مسجد میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے چھڑی کے ذریعے ہمیں مارا اور فرمایا: کیا تم لوگ مسجد میں سو رہے ہو؟ اس میں سویا نہیں جاتا' تو ہم وہاں سے اٹھ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تم آ جاؤ' کیوں کہ تمہارے لیے مسجد میں وہ چیز جائز ہے جو میرے لیے جائز ہے۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم قیامت کے دن میرے حوض سے کچھ لوگوں کو پرے کرو گے''۔

یہ روایت انتہائی ''منکر'' ہے۔

جن راویوں کا نام حرب ہے

۱۷۷۰-حرب بن جعد

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۷۷۱-حرب بن حسن الطحان

اس کی نقل کردہ روایات ''مستند'' نہیں ہیں۔ یہ ازدی کا قول ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس راوی کا ذکر سیف نامی راویوں میں آئے گا۔

۱۷۷۲-حرب بن سریج بصری

انہوں نے حسن اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' اور دیگر حضرات نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے یہاں تک کہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو یہ اس حد سے نکل جاتا ہے کہ اس سے استدلال کیا جا سکے۔
ان سے عبیداللہ قواریری، شیبان بن فروخ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اس کی کنیت ''ابوسفیان'' ذکر کی ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور یہ محل نظر ہے۔
ابوولید کہتے ہیں: یہ ہمارا پڑوسی تھا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
شیبان نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ما زلنا نمسك عن الاستغفار لاهل الكبائر حتى سمعنا من نبينا صلى الله عليه وسلم: ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ، واني ادخرت شفاعتي لاهل الكبائر الحديث

''پہلے ہم کبیرہ گناہ کے مرتکب افراد کے لیے دعائے مغفرت نہیں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ آیت سنی۔

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے اس کے علاوہ وہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا''۔

(اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی آپ کا یہ فرمان بھی سنا) ''میں نے اپنی شفاعت کو کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لیے سنبھال

کے رکھ لیا ہے"۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غریب اور منفرد روایات پائی جاتی ہیں۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۷۷۳-(صح) حرب بن شداد (خ،م) ابوالخطاب بصری

انہوں نے شہر، حسن، یحییٰ بن ابوکثیر سے اور ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوداؤد اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "صالح" ہے۔

یحییٰ قطان اس کے حوالے سے حدیث نقل نہیں کرتے تھے۔

بعض محدثین نے کہا ہے: اس میں "لین" (کمزوری) پائی جاتی ہے۔

صحاح ستہ کے تمام مولفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 161 ہجری میں ہوا۔

۱۷۷۴-حرب بن ابوالعالیہ (م،س)، ابومعاذ، بصری

یہ "صدوق" ہے۔

انہوں نے حسن اور ابوزبیر سے اور ان سے قتیبہ، قواریری اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے اور دوسرے قول کے مطابق: "ضعیف" قرار دیا

اس راوی نے ایک حدیث یا شاید دو حدیثوں میں وہم کیا ہے۔

۱۷۷۵-حرب بن میمون (م،ت)، ابوالخطاب انصاری بصری،

یہ "صدوق" تھا البتہ غلطی کر جاتا تھا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "لین" ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صالح" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے اپنے آقا نضر بن انس سے روایات نقل کی ہیں اور عطاء بن ابی رباح سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے عبداللہ ابن رجاء یونس المؤدب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

جہاں تک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے، تو انہوں نے کتاب "الضعفاء" میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان کے بعد "اغمیہ" کے مصنف

نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن نصر نے اپنی سند کے ساتھ حرب بن میمون کا یہ بیان نقل کیا ہے میں حسن اور محمد کے پاس موجود تھا وہ دونوں حضرت نضر بن انس کو غسل دے رہے تھے' پھر ایک چادر لائی گئی جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو وہ بولے یہ قارون کے ماننے والوں کی آرائش وزیبائش کا حصہ ہے انہوں نے اسے واپس کردیا تو سلیمان بن حرب بولے: یہ سب سے بڑا جھوٹا ہے۔

حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:

محمد سے کہا گیا آپ حسن کے جنازے میں کیوں شریک نہیں ہوئے تو وہ بولے میرے نزدیک میرے خاندان کے سب سے معزز ترین فرد نضر بن انس انتقال کر گئے تھے اس وجہ سے میں اس کے جنازے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔

۱۷۷۶-حرب بن میمون عبدی، ابوعبدالرحمٰن بصری

یہ عبادت گزار شخص ہے اور ''صاحب الاغنیاء'' کے طور پر معروف ہے۔

انہوں نے عوف، حجاج بن ارطاۃ اور خالد الحذاء سے اور ان سے حمید بن مسعدہ، نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ علی بن مدینی اور فلاس نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 180ھ کے آس پاس ہوا۔ یہ کمسن اور ضعیف تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عدی نے اس کا تذکرہ اس سے پہلے والے راوی کے ساتھ ملا دیا ہے انہوں نے ان دونوں کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے حالاں کہ درست یہ ہے کہ یہ دو لوگ ہیں۔ پہلا شخص ''صدوق'' ہے اس نے عطاء سے ملاقات کی تھی جبکہ دوسرا ''ضعیف'' ہے اور اس نے جس سے روایات نقل کی ہیں ان میں سب سے بلند حیثیت کے مالک ''حمید طویل'' ہیں۔

عبدالغنی بن سعید بیان کرتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اس پر متنبہ کیا ہے۔

۱۷۷۷-حرب بن ہلال

(اور ایک قول کے مطابق): حرب بن عبیداللہ

انہوں نے اپنے ماموں کے حوالے عشور کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۷۷۸-حرب بن وحشی (د،ق) بن حرب

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کے صاحبزادے وحشی حمصی کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

۱۷۷۹-حرب بن یعلی بن میمون

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۷۸۰-حرب ابورجاء

خالد بن حمید نے سلام کے حوالے سے حرب سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد معروف نہیں ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حر ہے﴾

۱۷۸۱-حر بن مالک، ابوسہل عنبری

انہوں نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سره ان یحبه اللہ ورسوله فلیقرأ فی المصحف

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں تو اسے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا چاہئے''۔

ابن عدی نے یہ روایت اس کے حالات میں نقل کی ہے اور کہا ہے ابن بخیت نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے مصحف استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

۱۷۸۲-حر بن سعید نخعی کوفی

''انہوں نے شریک کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے: ''علی سب سے بہترین بشر ہے''۔

میں اس شخص کے بارے میں کسی کے کلام سے آگاہ نہیں ہو سکا۔

۱۷۸۳-حر بن ہارون

انہوں نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے جو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے۔

أن النبی صلی اللہ علیه وسلم اتی بسویق لوز فرده، وقال: هذا شراب الجبابرة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ستوؤں کی خاص قسم پیش کی گئی تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: یہ ظالم لوگوں کی شراب ہے''۔

۱۷۸۴- حر کوفی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حبیب بن ابو ثابت نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حرملہ ہے﴾

۱۷۸۵- حرملہ بن ایاس شیبانی

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوقتادہ یا شاید حضرت ابوقتادہ کے غلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روزے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے لوگوں نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے۔

ابن عیینہ نے اسے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوقتادہ سے نقل کیا ہے جبکہ محمد بن جبیر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ابوقتادہ سے نقل کیا ہے جبکہ منصور نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوقتادہ سے نقل کیا ہے۔

۱۷۸۶- (صح) حرملہ بن یحییٰ (م، س) بن عبداللہ بن حرملہ بن عمران، ابوحفص تجیبی مصری

یہ ائمہ میں سے ایک ہیں اور ثقہ ہیں۔ انہوں نے ابن وہب کا نقل کردہ موطا کا نسخہ نقل کیا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ شاگرد ہیں۔

ان سے مسلم، ابن قتیبہ عسقلانی، حسن بن سفیان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں' کیوں کہ انہوں نے بکثرت ایسی روایات نقل کی ہیں جو عجیب وغریب ہیں اور انہیں نقل کرنے میں یہ منفرد ہیں اس لیے

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن محمد سے یہ درخواست کی کہ وہ حرملہ نامی راوی سے مجھے کچھ روایات املاء کروائیں تو وہ بولے یہ ''ضعیف'' ہے۔

یہ بات مشہور ہے کہ حرملہ کے پاس ایک ہزار احادیث تھیں جو انہوں نے ابن وہب سے نقل کی تھیں یہاں تک کہ محمد بن موسیٰ نے کہا کہ ابن وہب کی دو حدیثوں کے علاوہ تمام روایات حرملہ کے پاس موجود ہیں۔

حسن بن سفیان کہتے ہیں: حرملہ نے ابن وہب کے حوالے سے ہارون بن اسماعیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

القضاء ثلاثة وذكر الحديث

''قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں''۔

حسن بن سفیان کہتے ہیں: میرے پاس ابوبکر بن اعین آئے اورانہوں نے میرے حوالے سے یہ حدیث تحریر کی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جبارہ بن مغلس نے اس روایت کونقل کیا ہے اور وہ ''ضعیف'' ہے انہوں نے شریک سے اسے نقل کیا ہے۔

حسن بن سفیان نے حرملہ کے حوالے سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے 'کبھی بھی بھنا ہوا انڈہ نہ کھانا جس کسی نے رات کے وقت اسے کھایا ہے' تو کم ہی ایسا ہوا ہے کہ وہ سلامت رہا ہو۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حرملہ کی احادیث میں مہارت حاصل کی پھران میں سے بہت زیادہ روایات کی تحقیق کی تو مجھے ایسی کوئی روایت نہیں ملی کہ جسے حرملہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف کی ہے اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے کمسن ہے۔

عیاش نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: مصر میں ایک بزرگ ہے جس کا نام حرملہ ہے وہ ابن وہب کی روایات کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہے۔

ابوعمر کندی کہتے ہیں: حرملہ فقیہہ تھے۔ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس نے ابن وہب کی روایات ان سے زیادہ تحریر کی ہوں۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ ابن وہب ان کے گھر میں ایک سال اور چند مہینوں تک چھپے رہے تھے۔

یہ اس زمانے کی بات ہے جب انہیں قاضی بننے کے لیے طلب کیا گیا تھا۔ حرملہ کہتے ہیں: آشوب چشم کی بیماری کی وجہ سے ابن وہب میری عیادت کرنے کے لیے آئے تو وہ بولے: میں آشوب چشم کی بیماری کی وجہ سے تمہاری عیادت کرنے نہیں آیا میں اس وجہ سے آیا ہوں' کیوں کہ تم میرے خاندان کا حصہ ہو۔

اشہب نے حرملہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یہ مسجد میں موجود سب افراد سے زیادہ بہتر ہے۔

حافظ محقق ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جو اہل مصر کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے وہ یہ کہتے ہیں: حرملہ نے لوگوں کو وہ روایات املاء کروائی ہیں جو ابن وہب نے انہیں بیان کی تھیں۔

اور کہتے ہیں: ان کی پیدائش 166ھ میں ہوئی اور ان کا انتقال 21 شوال 243ھ میں ہوا۔

جن راویوں کا نام حرمی وحریث ہے

۱۷۸۷- (صح) حرمی بن عمارہ (خ، م، س) بن ابی حفصہ، ابوروح عتکی،

یہ ان کا آزاد کردہ غلام ہے (یعنی یہ اس قبیلے کا حصہ نہیں ہے' بلکہ اس قبیلے کی طرف اس کی نسبت ''ولاء'' کے اعتبار سے ہے)۔ یہ بصری ہیں، ان کو اس کے والد کے ساتھ لاحق نہیں کیا گیا۔

انہوں نے قرہ بن خالد، ہشام بن حسان اور شعبہ سے اور ان سے ابن مدینی، بندار اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کر کے غلط کیا ہے۔ اثرم کہتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حرمی میں یہ چیز نہیں ہے وہ ''صدوق'' ہے البتہ اس میں غفلت پائی جاتی ہے' پھر میں نے ان کے سامنے علی بن مدینی کے حوالے سے منقول وہ روایت نقل کی جو انہوں نے حرمی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی تھی:

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:)

''جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے''۔

تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''منکر'' قرار دیا ہے اور یہ بولے علی بن مدینی نے اس کے حوالے سے ایک اور ''منکر'' روایت بھی نقل کی ہے جو حوض کے بارے میں ہے اور وہ حارثہ بن وہب سے نقل کی ہے' تو میں نے کہا معبد بن خالد کی حدیث؟

وہ بولے جی ہاں! تم اسے حق سمجھتے ہو پھر وہ مسکرا دیے گویا کہ وہ اس پر حیران ہو رہے تھے انہوں نے شعبہ سے منقول ان دونوں روایات کو ''منکر'' قرار دیا۔

عقیلی فرماتے ہیں: یہ دونوں روایات دوسرے راویوں کے حوالے سے معروف ہیں۔

۱۷۸۸- حریث بن ابح (د) شامی

انہوں نے ایک خاتون سے روایات نقل کی تھیں جو صحابیہ تھی۔

ان سے حبیب ابن عبید نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۷۸۹- حریث بن ابی حریث

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر تنقید کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۱۷۹۰- حریث بن سائب (ت) بصری

انہوں نے حسن' ابونضرہ سے روایات نقل کی ہیں' جبکہ ان سے ابن مہدی، مسلم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زکریا ساجی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

۱۷۹۱- حریث بن سلیم

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان سے بکیر بن عطاء نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۷۹۲-حریث بن ظہیر (س)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اوران سے عمارہ بن عمیر نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۱۷۹۳-حریث بن ابی مطر (ت،ق) فزاری

ان کے والد کا نام عمرو ہے۔

ان سے وہ روایات منقول ہیں جوانہوں نے شعبی، سلمہ بن کہیل کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ان سے وکیع، عبیداللہ بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

کئی محدثین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ''قوی'' نہیں ہے اور دوسرے قول کے مطابق: یہ محل نظر ہے۔

۱۷۹۴-حریث العذری (د،ق)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو اسے اپنے سامنے کی طرف کوئی چیز رکھ لینی چاہئے''۔

ان سے روایت نقل کرنے میں اسماعیل بن امیہ منفرد ہے اور اس نے اس کے بارے میں اضطراب کیا ہے۔

جن راویوں کا نام حریز ہے

۱۷۹۵-(صح) حریز بن عثمان (خ،عو) الرحبی حمصی

رحبہ، حمیر کی ایک شاخ ہے یہ راوی ''متقن'' اور ''ثبت'' تھا تاہم یہ بدعتی تھا۔

انہوں نے عبداللہ بن بشر صحابی، خالد بن معدان، راشد بن سعد اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے بقیہ، یحییٰ وحاظی، علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

علی بن عیاش کا کہنا ہے ہم نے ایک رجسٹر میں اس کی روایات جمع کی تھیں جو دو سو کے قریب تھیں پھر ہم وہ روایات لے کر ان کے پاس آئے تو یہ حیران ہوا اور بولا: یہ تمام روایات مجھ سے منقول ہیں۔

معاذ بن معاذ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق میں نے اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شامی شخص نہیں دیکھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ "ثقہ" ہے اور یہ شخص قدریہ فرقے سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔

اسی طرح یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

شیخ فلاس کہتے ہیں: یہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا ویسے یہ حدیث کا حافظ ہے۔

میں نے یحییٰ قطان کو ثور بن یزید کے حوالے سے اس سے روایات نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے علم کے مطابق شام میں اس سے زیادہ "ثبت" اور کوئی شخص نہیں ہے۔

ابویمان کہتے ہیں: پہلے یہ ایک صحابی کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا پھر اس نے اسے ترک کر دیا۔

احمد بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ حریز نامی اس راوی کا یہ قول نقل کیا ہے:

"میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرتا' کیوں کہ انہوں نے جنگ صفین میں میرے آباؤ اجداد کو قتل کر دیا تھا"۔

وہ کہتے ہیں: میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک ہمارے امام ہیں اور ایک تمہارے امام ہیں' یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

عمران بن ابان کہتے ہیں: میں نے حریز بن عثمان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں ان سے محبت نہیں کرتا' کیوں کہ انہوں نے میرے آباؤ اجداد کو قتل کیا ہے۔

شبابہ کہتے ہیں: میں نے ایک شخص کو حریز بن عثمان سے یہ کہتے ہوئے سنا مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت نہیں کرتے تو وہ بولا تم خاموش رہو پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: اللہ تعالیٰ ان پر ایک سو مرتبہ رحم کرے۔

علی بن عیاش کہتے ہیں: میں نے حریز کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اللہ کی قسم! میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کبھی برا نہیں کہا۔

ابوبکر بن داؤد نے اپنی سند کے ساتھ حریز بن عثمان کا یہ قول نقل کیا ہے: تم کسی شخص پر الزام اس وقت تک عائد نہ کرو۔ جب تک تم وہ بات نہ جان لو جو اس شخص اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اگر وہ شخص نیک ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمہاری عداوت کی وجہ سے اسے نہیں چھوڑ دے گا اور اگر وہ شخص گناہ گار ہوگا تو ہوسکتا ہے وہ اپنے عمل کے ذریعے تمہارے لیے کافی ہو۔

اس کا انتقال 163ھ میں ہوا۔

۱۷۹۶-حریز او ابوحریز (ق)

انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی کی شناخت صرف اس روایت سے ہوسکی ہے جو عبداللہ بن دینار بحرانی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۱۷۹۷-حریز او ابوحریز (د)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے صرف ابن جریج نے حج کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حریش ہے﴾

۱۷۹۸-حریش بن الخریت (ق) بصری،

یہ زبیر کا بھائی ہے۔

انہوں نے ابن ابوملکیہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حساب کے آسان ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''واہی الحدیث'' تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے:)

قالت: كنت اضع للنبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة آنية مخمرة

''میں تین ڈھانپے ہوئے برتن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ دیتی تھی''۔

۱۷۹۹-حریش (د،س) بن سلیم

(اور ایک قول کے مطابق): حریش بن ابی حریش کوفی

انہوں نے طلحہ بن مصرف اور حبیب بن ابوثابت سے اور ان سے طیالسی، محمد بن الصلت نے روایات نقل کی ہیں۔

بعض محدثین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۱۸۰۰-حریش بن یزید

انہوں نے جعفر بن محمد سے روایات نقل کی ہیں' اور ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں ''ضعیف'' ہیں۔

جن راویوں کا نام حزن، حزور، حسام ہے

۱۸۰۱-حزن بن نباتہ

انہوں نے ایک صحابی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۸۰۲-حزور، ابوغالب (د،ت)

انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے منقول روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ ایک قول یہ ہے اس کا نام سعید ہے۔

اس راوی کا تذکرہ کنیت سے متعلق باب میں بھی آئے گا۔

۱۸۰۳-حسام بن مصک، ابوسہل ازدی بصری

انہوں نے محمد، حسن اور ایک جماعت سے اور ان سے شعبہ (ان سے مقدم ہونے کے باوجود)، حجاج الاعور، مسلم بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث پرے کردی جائے گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

حسام کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے:

ما بعث الله نبیا الا حسن الصوت، وکان نبیکم صلی الله علیه وسلم حسن الوجه، حسن الصوت، غیر انه لا یرجع

''اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو معبوث کیا اس کی آواز اچھی ہوتی تھی اور تمہارے نبی کا چہرہ بھی خوبصورت ہے اور آواز بھی خوبصورت ہے۔ لیکن وہ ترجیع نہیں کرتے''۔

جعفر بن زبیر کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے

طور پر منقول ہے:

مكة ام القرى، ومرو ام خراسان

''مکہ تمام وادیوں کی ماں ہے اور مرو خراسان کی ماں ہے''۔

جعفر بن زبیر کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے:

يا بلال، لا يقيم الا من اذن

''اے بلال! اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان دی تھی''۔

﴿جن راویوں کا نام حسان ہے﴾

۱۸۰۴-(صح) حسان بن ابراہیم (خ،م) الکرمانی، ابوہشام،

یہ کرمان کے قاضی تھے۔

انہوں نے ابراہیم صائغ، عاصم الاحول اور (ان کے) طبقے کے افراد سے اور

ان سے علی بن مدینی، علی بن حجر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اسحاق بن ابواسرائیل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الضبع اذا اصابها المحرم: جزاء كبش مسن وتؤكل

''اگر احرام والا شخص کسی بجو کا شکار کر لیتا ہے تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: اس کا فدیہ ایک بڑی عمر کا مینڈھا ہے جسے کھایا جا سکتا ہو''۔

یہ روایت ''منکر'' ہے اسے نقل کرنے میں حسان نامی راوی منفرد ہے خاص طور پر لفظ ''بڑی عمر'' کا نقل کرنے میں منفرد ہے کیوں کہ اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

عبدالرحمٰن نامی راوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے کئی ایسی روایات نقل کی ہیں جو صرف اسی سے منقول ہیں ویسے یہ ''اہل صدق'' میں سے ہے تاہم اس سے غلطی کا صدور ہو جاتا ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): یہ ایک سو سال تک زندہ رہا تھا اور اس کا انتقال 189ھ میں ہوا تھا۔

۱۸۰۵-حسان بن بلال

انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اور ان سے عبدالکریم جزری نے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے حسان سے سماع نہیں کیا۔ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الضعفاء الکبیر'' میں حسان کا تذکرہ کیا ہے۔

علی بن مدینی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۸۰۶-حسان بن حسان (خ) ابو علی بصری

انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے شعبہ، ہمام، عبدالعزیز بن ماجشون سے اور ان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابوزرعہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مقری نے اس کی تعریف کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسان بن ابی عباد ''قوی'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہوسکتا ہے ان کی مراد یہی شخص ہو جس کا یہاں ذکر کیا جارہا ہے' کیوں کہ یہی حسان بن حسان بن ابوعباد ہے۔

۱۸۰۷-حسان بن حسان واسطی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ یہ ثقہ راویوں کی مخالفت کرتا ہے اور ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جن کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

یہ وہ شخص نہیں ہے جس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: وہ حسان بن عبداللہ واسطی ہے۔

انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔

ابوحاتم نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

انہوں نے لیث اور ابن لہیعہ سے اور ان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور فسوی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۸۰۸-حسان بن سعید

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۸۰۹-حسان بن سیاہ، ابوسہل الازرق بصری

انہوں نے ثابت، عاصم ابن بہدلہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے مستند راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ان کی روایات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یا عائشة، اذا جاء الرطب فهنئینی

''اے عائشہ! جب تازہ کھجور آئے تو مجھے مبارک باد دینا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ذروا الحسناء العقیم، وعلیکم بالشوهاء. او قال السوداء الولود، فانی مکاثر بکم

''خوبصورت بانجھ عورتوں کو چھوڑ دو۔ تم پر لازم ہے کہ عام نقش و نگار کی مالک عورتوں (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) ایسی سیاہ فام عورتوں کے ساتھ شادی کرو جو بچہ پیدا کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہوں کیوں کہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے اٹھارہ ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

۱۸۱۰-حسان بن عبداللہ مزنی بصری

انہوں نے ایوب سے اور ان سے اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔
اس کے حوالے سے خرید و فروخت کے بارے میں ایک روایت منقول ہے۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: روایت کا منکر ہونا اس راوی کے حوالے سے ہے جس نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۸۱۱-حسان بن عبداللہ ضمری شامی

انہوں نے عبداللہ بن سعدی سے اور ان سے ابوادریس خولانی نے روایات نقل کی ہیں۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے روایات نقل کی گئی ہیں۔

۱۸۱۲-(صح) حسان بن عطیہ (ع)

یہ ثقہ اور مشہور تابعین میں سے ایک ہے۔ اس پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے اور اسی وجہ سے اسے قتل کردیا گیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یحییٰ نے مزید یہ بات کہی ہے یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

مروان بن محمد نے سعید بن عبدالعزیز کا یہ قول نقل کیا ہے یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

۱۸۱۳-حسان بن غالب

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ "متروک" ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے مصر سے تعلق رکھنے والا یہ ایک بزرگ ہے جو روایات میں "تقلیب" کر دیتا تھا اور مستند راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کر دیتا تھا جو درست نہیں ہوتی تھیں۔ ان سے صرف اعتبار کے طور پر روایات نقل کرنا جائز ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سرح لحيته ورأسه في ليلة عوفي من انواع البلاء

"جو شخص رات کے وقت اپنی داڑھی اور سر کے بال سنوار لیتا ہے وہ مختلف قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے"۔

اس راوی نے جو غیر مستند روایات نقل کی ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الانصار احبائی، وفي الدين اخوانی، وعلى الاعداء اعوانی

"انصار میرے محبوب ہیں اور دین میں میرے بھائی ہیں اور دشمنوں کے خلاف میرے مددگار ہیں"۔

امام حاکم فرماتے ہیں: انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے "موضوع" روایات نقل کی ہیں۔

۱۸۱۴-حسان بن مخرش

یہ تابعی ہیں۔

۱۸۱۵-حسان بن منصور

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں "مجہول" ہیں۔

۱۸۱۶-حسان

انہوں نے وائل (س) بن مہانہ سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خواتین کے عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

ان سے روایت نقل کرنے میں ذر ہمدانی منفرد ہیں۔

یہ روایت ذر ہمدانی نے وائل کے حوالے سے نقل کی ہے۔

﴿جن راویوں کا نام الحسن ہے﴾

۱۸۱۷-حسن بن احمد حرانی

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

فضل البنفسج علی سائر الادھان کفضلی علی ادناکم،

''بنفشہ کو تمام تیلوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تمہارے ادنیٰ فرد پر حاصل ہے''۔

۱۸۱۸-حسن بن احمد بن مبارک تستری

انہوں نے اسماعیل بن اسحاق کے حوالے سے سورج کی مثل سند کے ساتھ ایک ''موضوع'' روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجھر بقراء ۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے علی بن حسن عنبری نے استر آباد میں نقل کی ہے۔

خطیب بغدادی نے اس کے حوالے سے کتاب ''البسملہ'' میں روایت نقل کی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں سے متعلق کتاب میں اس راوی کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الصوم جنۃ

''روزہ ڈھال ہے''۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: حسن بن احمد ''منکر'' روایات نقل کرنے والا ہے۔

۱۸۱۹-حسن بن احمد ابوعلی فارسی نحوی

یہ کئی تصانیف کا مصنف ہے ان کے پاس ایک ایسا جزء موجود تھا جو انہوں نے علی بن حسین فارسی کے حوالے سے اسحاق بن راہویہ سے منقول روایات کے بارے میں مرتب کیا تھا۔

ان سے تنوخی اور جوہری نے روایات نقل کی ہیں۔

ان نے عضد الدولہ کی بارگاہ میں علم نحو کی وجہ سے فوقیت حاصل کی تھی اس پر معتزلی ہونے کا الزام ہے' لیکن اپنی ذات کے اعتبار سے یہ شخص سچا ہے۔

۱۸۲۰-حسن بن احمد بن حکم

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

محمد بن اسماعیل وراق نے اس کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایات نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

الیمین الفاجرۃ تعقم الرحم

''جھوٹی قسم رحم کو بانجھ کر دیتی ہے''۔

۱۸۲۱-حسن بن احمد، ابوعبداللہ شماخی ہروی

بناتی نے اس کا یہی نام ذکر کیا ہے تاہم درست یہ ہے کہ اس کا نام ''حسین'' ہے۔ جیسا کہ آگے آئے گا۔

۱۸۲۲-حسن بن ابی ابراہیم،

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۸۲۳-حسن بن اسحاق ہروی

انہوں نے محمد بن سابق سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۸۲۴-حسن بن ابوایوب کوفی

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۸۲۵-حسن بن بشر (خ،ت،س) بجلی، ابوعلی کوفی

انہوں نے اسباط بن نصر، زہیر بن معاویہ سے اور ان سے امام بخاری، ابراہیم حربی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

شیخ ابن خراش فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں تردد کا شکار رہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 222 ہجری میں ہوا۔

۱۸۲۶-حسن بن ثابت کوفی

انہوں نے اعمش اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے یحییٰ بن آدم نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔
ابن نمیر نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۸۲۷- حسن بن جعفر بن سلیمان ضبعی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم جب بھی اس کے پاس سے گزرے ہم نے اس سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔ مقدمی اس پر اعتراضات کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: یہ شخص سچ نہیں بولتا ہے۔
(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام حسین ہے۔

۱۸۲۸- حسن بن جعفر، ابوسعید سمسار حربی حرفی

انہوں نے ابوشعیب حرانی اور ایک جماعت سے اور ان سے ابوتمم تنوخی وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔
عتیقی کہتے ہیں: اس میں تساہل پایا جاتا ہے۔
ان کا انتقال 376 ہجری میں ہوا۔

۱۸۲۹- حسن بن ابوجعفر (ت،ق) جفری، بصری

یہ مشہور ہیں۔
انہوں نے نافع، ثابت بنانی، اور دوسرے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی، الحوضی، موسیٰ ابن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ فلاس فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور ''منکر الحدیث'' ہے۔
ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
مسلم بن ابراہیم کہتے ہیں: یہ شخص نیک لوگوں میں سے ایک تھا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ایک قول یہ ہے اس کا انتقال حماد بن سلمہ کے ہمراہ ہوا تھا۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے اور یہ حسن بن عجلان ہے۔
ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں جو ابوزبیر سے بھی منقول ہیں اور دیگر راویوں سے بھی منقول ہیں۔
ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: نحن خیر من ابنائنا، وابناؤنا خیر من من ابنائهم، وابناء

ابنائنا خیر من ابناء ابنائهم

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اپنے بچوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ ہمارے بچے اپنے بچوں سے زیادہ بہتر ہوں گے اور ہمارے بچوں کے بچے اپنے بچوں سے زیادہ بہتر ہوں گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

مثل اهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركب فيها نجا، ومن تخلف عنها غرق، ومن قاتلنا. وفي لفظ: ومن قاتلهم. فكأنما قاتل مع الدجال

''میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی مثل ہے جو شخص اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پالی اور جو شخص اس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا اور جس شخص کے ساتھ ہم لوگ لڑائی کریں (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) جو شخص ان اہل بیت کے ساتھ لڑائی کرے گا تو وہ اسی طرح ہو گا جیسے وہ دجال کے ساتھ مل کر لڑ رہا ہے''۔

اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک درج ذیل ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قرأ قل هو الله احد مائتي مرة غفرت له ذنوب مائتي سنة

''جو شخص دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے گا اس کے دو سو برس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت مسلم بن ابراہیم نے اس راوی سے سنی ہے۔

بقیہ نامی راوی نے اس راوی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبوح انه على ايمان جبرائيل وميكائيل

''نبی اکرم ﷺ یہ بات ظاہر نہیں کرتے تھے کہ آپ حضرت جبرائیل اور میکائیل جیسا ایمان رکھتے ہیں''۔

ایوب سے یہ روایت نقل کرنے میں حماد نے اس کی متابعت کی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ ان افراد میں سے ایک ہے جو جان بوجھ کر جھوٹی بات بیان نہیں کرتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب والهر الا الكلب المعلم

''نبی اکرم ﷺ نے کتے کی قیمت اور بلی کی قیمت لگانے سے منع کیا ہے البتہ تربیت یافتہ کتے کی قیمت کا حکم مختلف ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جفری نامی یہ راوی عبادت گزار لوگوں میں سے تھا اور ''مستجاب الدعوات'' تھا' لیکن علم حدیث میں غفلت کا شکار ہو جاتا تھا۔ اس لیے اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

ابوبکر بن ابواسود کہتے ہیں: میں نے اپنے ماموں عبدالرحمٰن بن مہدی سے مختلف طرح کے راویوں کے بارے میں سنا کچھ راوی ایسے تھے جن کی حدیث کو انہوں نے ترک کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک حسن بن ابوجعفر' عباد بن صہیب اور دیگر راویوں کی ایک جماعت

تھی۔

پھر میں کچھ عرصے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ''دیات'' سے متعلق روایات والا رجسٹر نکالا تو انہوں نے حسن بن ابوجعفر کے حوالے سے مجھے روایت سنائی میں نے ان سے کہا آپ نے تو اس کی حدیث کو پرے نہیں کر دیا تھا؟ تو وہ بولے اے میرے بیٹے! میں نے اس بارے میں غور وفکر کیا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ شخص کھڑا ہو کر میرے ساتھ چمٹ جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار! تو عبدالرحمٰن سے دریافت کر کہ اس نے میری عدالت کو کس لیے ساقط قرار دیا تھا؟ تو اس وقت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میرے پاس کیا دلیل ہوگی؟ اس لیے میں نے یہ مناسب سمجھا کہ میں اس کے حوالے سے احادیث بیان کر دیا کروں۔

۱۸۳۰- حسن بن حمدان رازی

انہوں نے جسر بن فرقد سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اس سے روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

۱۸۳۱- حسن بن ابوالحسن بغدادی مؤذن

انہوں نے ابن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ یہ ابن عدی کا قول ہے۔

جی ہاں! میں یہ کہتا ہوں جہاں تک اس کے ہم نام امام بصری کا تعلق ہے تو وہ ''ثقہ'' ہیں تاہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر راویوں کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں وہ تدلیس کر جاتے ہیں جب وہ لفظ ''حدثنا'' استعمال کریں تو کسی اختلاف کے بغیر وہ ثقہ شمار ہوں گے جہاں تک تقدیر کے مسئلے کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا اور اس بارے میں وہ پہلے پھسل گئے تھے۔

۱۸۳۲- حسن بن حسین عرنی کوفی

انہوں نے شریک اور جریر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ ''صدوق'' ہیں اور شیعہ کے اکابرین میں سے ایک تھے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ روایت' ثقہ راویوں کی روایت سے مشابہت نہیں رکھتی۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انہوں نے ثقہ راویوں کے حوالے سے غیر مستند روایات نقل کی ہیں یہ ''مقلوب'' روایات بھی نقل کر جاتے ہیں۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے:

ما انا والدنیا ؟ انما مثل الدنیا کمثل الراکب قال فی ظل شجرۃ فی یوم صائف، ثم راح وترکھا.

''میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ دنیا کی مثال اس سوار کی مثل ہے جو سخت گرمی کے دن کسی درخت کے سائے میں ٹھہر جاتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہو جاتا ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت مسعودی نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے ابراہیم سے نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: مسعودی کو مستند قرار نہیں دیا جا سکتا۔

یہ روایت عبداللہ بن سعید نے اعمش کے حوالے سے نقل کی ہے: عبیداللہ، اعمش کو ساتھ لے کر چلا کرتے تھے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے منقول ہے۔

ابن اعرابی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

انما انت منذر، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انا المنذر، وعلی الهادی، بك یا علی یهتدی المهتدون

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک آپ ڈرانے والے ہو''۔

''تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور علی ہدایت دینے والا ہے اے علی! تمہارے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والے ہدایت پائیں گے''۔

یہ روایت ابن جریر نے اپنی تفسیر میں احمد بن یحییٰ کے حوالے سے حسن سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے معاذ نامی راوی سے روایات نقل کی ہیں اور معاذ نامی راوی ''منکر'' ہے ممکن ہے خرابی کی وجہ یہی شخص ہو۔

حسین بن حکم نے اپنی سند کے ساتھ عیسیٰ بن عبداللہ کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رجل لابن عباس: سبحان اللہ! انی لاحسب مناقب علی ثلاثة آلاف فقال: اولا تقول انها الی ثلاثین الفا اقرب

''ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سبحان اللہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب تین ہزار ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ وہ تیس ہزار کے قریب ہیں''۔

حسین بن حکم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یصلی المریض قائما، فان لم یستطع صلی قاعدا، فان لم یستطع ان یسجد اوما وجعل سجوده اخفض من رکوعه، فان لم یستطع ان یصلی قاعدا صلی علی جنبه الایمن مستقبل القبلة، فان لم یستطع صلی مستلقیا رجلیه مما یلی القبلة۔

''بیمار شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا' اگر وہ کھڑے ہونے کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو بیٹھ کر ادا کرے گا' اگر وہ سجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اشارہ کرے گا اور اس کا سجدہ اس کے رکوع کے مقابلے میں زیادہ پست ہوگا اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو دائیں پہلو کے بل نماز ادا کرے گا اور قبلہ کی طرف رخ کرے گا اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو چت لیٹ کر نماز ادا کرے گا اور اس کے پاؤں قبلہ کی سمت میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔ یہ روایت ''منکر'' ہے اور اس کا ایک راوی حسین بن زید ''لین'' ہے۔

۱۸۳۳-حسن بن حسین بن عاصم ہسنجانی

انہوں نے ابن ابی اویس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۸۳۴-حسن بن حسین، ابوعلی بن حمکان ہمزانی

ازہری کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' علم حدیث میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شافعی فقہاء میں سے تھے۔

انہوں نے جعفر خلدی سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 405 ہجری میں ہوا۔

۱۸۳۵-حسن بن حسین رہاوی مقری

عبدالعزیز کتانی کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایسی روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے سنی نہیں ہیں اور انہوں نے مشائخ کی طرف غلط نسبت کی ہے۔

انہوں نے عبدالرحمٰن ابن ابونصر سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 455 ہجری میں ہوا۔

۱۸۳۶-حسن بن حسین بن دومانعالی

انہوں نے ابوبکر الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس نے بعض روایات کے سماع کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔

۱۸۳۷-حسن بن حسین (بن علی بن ابی سہل)، ابومحمد نوبختی

انہوں نے قاضی محاملی سے روایات نقل کی ہیں۔ ان کا سماع درست ہے' لیکن یہ شخص رافضی اور معتزلی تھا۔

ان کا انتقال 452 ہجری میں ہوا۔

۱۸۳۸-حسن بن ابوالحسناء

انہوں نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

۱۸۳۹-حسن بن ابوالحسناء

انہوں نے ابوالعالیہ براء اور دیگر حضرات سے اور ان سے وکیع، ابن مہدی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک عظیم شیخ ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے اور یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔

۱۸۴۰-حسن بن حکم (د،ت) النخعی کوفی

انہوں نے ابراہیم، شعبی اور ایک جماعت سے اور ان سے ابواسامہ، خریبی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صالح الحدیث" ہے۔

ابن حبان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے وہ کہتے ہیں: یہ بکثرت خطا کرتا ہے اور شدید وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا جائے۔

ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

عذاب امتی فی دنیاھا

"میری امت کا عذاب دنیا میں ہی ہوگا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من بدا جفا، ومن تبع الصید غفل الحدیث

"جو آغاز کرتا ہے وہ جفا کا مرتکب ہوتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے"۔

۱۸۴۱-حسن بن حکم

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تاہم اسے "متروک" قرار نہیں دیا گیا

اور یہ حسن ابن حکم بن طہمان ہے۔

انہوں نے شعبہ اور عمران بن حدیر سے اور ان سے محمد بن حرب نشائی، یوسف بن موسیٰ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں۔ تاہم ان دونوں کا متن معروف ہے۔

۱۸۴۲-حسن بن حماد خراسانی

انہوں نے سفیان سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کی شناخت نہیں ہوسکی اگر تو اس سے مراد وہ "مروزی عطا" ہو جس نے ابوحمزہ سکری اور عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں تو اس کا احتمال ہے لیکن اس میں بعد ہے' کیوں کہ وہ دوسرا شخص ہے اور بعد کے زمانے کا ہے۔

ان سے عبداللہ بن محمود سعدی، عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ ضبی، فضل ابن عبداللہ جرجانی نے روایات نقل کی ہیں۔

مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

۱۸۴۳-حسن بن خلف

یہ ابن شاذان ہے۔اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۸۴۴-حسن بن داؤد (س،ق) منکدری

انہوں نے عبدالرزاق' ابن عیینہ اور ایک گروہ سے اور ان سے امام نسائی' ابن ماجہ اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن عبدالرحیم کہتے ہیں: یہ تباہ کن ہے میں نے اس سے پوچھا: تم نے معتمر کے حوالے سے کس سال میں روایات تحریر کی تھیں تو اس نے جواب دیا فلاں سال میں تحریر کی تھیں' جب ہم نے اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس سال میں یہ شخص پانچ سال کا تھا۔

۱۸۴۵-حسن بن دعامہ

انہوں نے عمر بن شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ اپنے استاد کی مانند "مجہول" ہے۔

۱۸۴۶-حسن بن دینار ابوسعید تمیمی

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ اس کا نام حسن بن واصل ہے اس نے محمد بن سیرین اور دیگر راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ فلاس فرماتے ہیں: حسن بن دینار یہ حسن بن واصل ہے، یہ دینار کا سوتیلا بیٹا ہے اور بنوسلیط کا آزاد کردہ غلام ہے۔

سفیان نے اس کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: شیخ ابوسعید سلیطی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اصبہان میں اس کے حوالے سے احادیث بیان کی تھیں وہ کہا کرتے تھے: حسن بن واصل نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے نزدیک یہ جھوٹا نہیں ہے تاہم یہ "حافظ الحدیث" بھی نہیں ہے۔

ابوولید نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعصام کہتے ہیں: بنوتیم سے تعلق رکھنے والے ایک شیخ نے ہمیں حدیث سنائی۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: اے اللہ! میں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم رکھتا ہوں' لیکن کیوں کہ میرے ساتھیوں نے توقف کیا اس لیے میں بھی توقف کرتا ہوں۔

شیخ فلاس فرماتے ہیں: یحییٰ اور عبدالرحمٰن اس کے حوالے سے روایات نقل نہیں کرتے تھے۔

میں نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں شعبہ کے پاس موجود تھا اس دوران حسن بن دینار وہاں آئے تو شعبہ نے ان سے کہا: اے ابوسعید! یہاں تشریف رکھیں وہ وہاں بیٹھ گئے پھر انہوں نے بتایا حمید بن ہلال نے مجاہد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' تو شعبہ کہنے لگے کیا مجاہد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے؟ تو حسن کھڑا ہو گیا اسی دوران بحر سقاء آ گئے۔ شعبہ نے ان سے کہا: اے ابوالفضل آپ کو حمید بن ہلال کے حوالے سے کوئی روایت یاد ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حمید بن ہلال نے یہ بات بیان کی ہے کہ بنوعدی سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ جن کی کنیت ابومجاہد تھی وہ یہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' تو شعبہ بولے: ہاں یہی صاحب مراد ہوں گے۔

عکلی کہتے ہیں: ابوسعید تمیمی نے علی بن زید سے یہ حدیث ہمیں سنائی ہے اور دوسرے قول کے مطابق: حسن بن دینار نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

ثوری کہتے ہیں: شیخ ابوسعید سکسکی نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمٰن' عبداللہ بن مبارک اور وکیع نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

حسن بن قتیبہ نے حسن بن دینار کے حوالے سے حمید بن ہلال سے نقل کیا ہے: ایک شخص پیشاب کرنے کے لیے گیا تو دوسرا شخص اس کے پیچھے گیا اور بولا تم نے میرے پیشاب کی برکت سے مجھے محروم کر دیا ہے۔ میں نے دریافت کیا پیشاب کی برکت کیا ہوتی ہے؟ وہ بولا: پیشاب کرتے ہوئے ہوا خارج کرنا (یعنی تمہارے ہونے کی وجہ سے میں شرم کے مارے ہوا خارج نہیں کر سکا)

سعید بن یزید نے حسن بن دینار کے حوالے سے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے''

حسن کہتے ہیں: یہ وہ پہلا گناہ تھا جو آسمان میں ہوا۔

ابن عدی' عبدان کا یہ قول نقل کرتے ہیں شیبان کے پاس دو بزرگوں کے حوالے سے پچاس ہزار احادیث تھیں لوگوں نے ان سے ان دونوں کی روایات کے بارے میں دریافت نہیں کیا اور ان کے پاس حسن بن دینار کے حوالے سے پچیس ہزار احادیث تھیں۔

عثمان بُرّی کے حوالے سے بھی اتنی ہی تھیں' یا جیسا شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابوخلیفہ نے شیبان کے حوالے سے یہ روایت ہمیں سنائی ہے جو درج ذیل ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

يقول الله: من اخذت كتيمته لم ارض له ثوابا دون الجنة، وكتيمته زوجته

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کی پوشیدہ چیز کو میں حاصل کر لیتا ہوں میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوتا اور اس کی پوشیدہ چیز سے مراد اس کی بیوی ہے''۔

کتاب ''الکامل'' میں اسی طرح مذکور ہے۔

لیکن یہ غلط ہے' کیوں کہ ابن حبان نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

لا یذهب الله بكنينة عبد فيصبر ويحتسب الا دخل الجنة وكنينته زوجته

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی پوشیدہ چیز کو رخصت کر دیتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے' تو وہ بندہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی پوشیدہ چیز سے مراد اس کی بیوی ہے''۔

(یعنی روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے)

ابن علان اور مؤمل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ما رأيت احدا ادوم قناعا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى كان ملحفته ملحفة زيات

''میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ باقاعدگی کے ساتھ سر پر رومال باندھتا ہو آپ کا سر پر باندھا ہوا رومال یوں تھا جیسے وہ تیل سے بنا ہوا ہے''۔

یہ روایت انتہائی ''منکر'' ہے اور اس کا راوی بکر معروف نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ليس من اخلاق المؤمن الملق الا في طلب العلم

''مومن کے اخلاق میں خوشامد شامل نہیں ہے البتہ علم حاصل کرنے کے لیے یہ کی جا سکتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان الله يبعث المتكبرين في صورة الذر لهوانهم على الله

''اللہ تعالیٰ متکبر لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں زندہ کرے گا' کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوں گے''۔

ہشام بن عمار نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوغادیہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قاتل عمار في النار

''عمار کا قاتل جہنم میں ہوگا''۔

یہ بڑی حیران کن بات ہے' کیوں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ابوغادیہ نے ہی قتل کیا تھا۔

ابن عدی نے اس راوی کے حالات تفصیل سے نقل کیے ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وکیع اور ابن مبارک نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔ جہاں تک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ

بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے وہ دونوں اسے جھوٹا قرار دیتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الملائكة الذين حول العرش يتكلمون بالفارسية الحديث

''وہ فرشتے جو عرش کے اردگرد ہیں وہ فارسی میں بات چیت کرتے ہیں''۔

عقیلی فرماتے ہیں: عبداللہ بن ساعدیہ مروزی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جہاں تک حسن بن دینار کا تعلق ہے تو یہ قدریہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ وہ اپنی تحریرات لوگوں کے گھروں میں بھجوا دیتا تھا اور پھر خود وہاں سے نکالتا تھا اور پھر ان میں سے بیان کیا کرتا ہے اور یہ ''حافظ الحدیث'' نہیں تھا۔

عباس دوری کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے حسن بن دینار ''لیس بشیء'' ہے۔

۱۸۴۷- حسن بن ذکوان (ت، ق، خ، د)

انہوں نے ابن سیرین، طاؤس، ابورجاء اور ایک گروہ سے اور ان سے یحییٰ قطان، عبدالوہاب بن عطاء اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی کنیت ابوسلمہ بصری ہے۔

یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔ شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحاتم نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسی روایات نقل کرتا ہے جو اس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہیں کی ہیں۔ اس کے باوجود عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ نے حسن بن ذکوان سے روایات نقل کی ہیں، لیکن یہ ان کے نزدیک ''قوی'' نہیں ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من بات طاهرا بات في شعاره ملك لا يستيقظ ساعة من الليل الا قال الملك: اللهم اغفر لعبدك فلانا، فانه بات طاهرا

''جو شخص وضو کی حالت میں رات بسر کرتا ہے اس کے لحاف میں فرشتہ بھی رات بسر کرتا ہے۔ وہ شخص رات کے وقت جب بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے فلاں بندے کی مغفرت کردے، کیوں کہ اس نے وضو کی حالت میں رات بسر کی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

حب الانصار ایمان، وبغضهم کفر، ومن تزوج امراۃ بصداق وینوی الا یعطیها فهو زان

''انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور جو شخص مہر کے عوض میں کسی عورت کے ساتھ شادی کرے اور وہ یہ نیت کرے کہ وہ اس عورت کو وہ مہر نہیں دے گا تو وہ شخص زانی شمار ہوگا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان اهل البیت لیقل طعمهم فتستنیر قلوبهم

''بے شک جس گھر والوں کا کھانا کم ہوتا ہے تو ان کے دل روشن ہوتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سال مسالة عن ظهر غنی استکثر من رضف جهنم قالوا: وما ظهر غنی ؟ قال: عشاء لیلة

''جو شخص خوشحال ہونے کے باوجود مانگتا ہے وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا خوشحال ہونے سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کا کھانا۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اثرم کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے امام احمد سے دریافت کیا' حسن بن ذکوان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: تو وہ بولے: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔

اس نے حبیب بن ثابت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں: پھر انہوں نے بتایا اس نے حبیب سے سماع نہیں کیا یہ عمرو بن خالد واسطی کی روایات ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نامانوس روایات نقل کرتا ہے۔ تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۸۴۸- حسن بن رزین

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''لیس بشئی'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یلتقی خضر والیاس کل عام بالموسم بمنی الحدیث

''حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام ہر سال حج کے موقع پر منیٰ میں ملاقات کرتے ہیں''۔

یہ روایت ابن جریج کے حوالے سے صرف اسی سند سے منقول ہے یہ روایت ''منکر'' ہے اور اس کا راوی حسن ''مجہول'' ہے۔

امام ابن خزیمہ اور ایک جماعت نے یہ روایت ابن زبداء سے نقل کی ہے۔

۱۸۴۹- حسن بن رشید

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے تین آدمیوں نے روایت نقل کی ہے۔
ان میں ''لین'' (کمزوری) پائی جاتی ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۸۵۰-حسن بن رشیق عسکری

یہ مصر کے رہنے والے مشہور شخص ہیں جن کی سند عالی ہے۔ حافظ عبدالغنی بن سعید نے انہیں معمولی سا ''لین'' قرار دیا ہے۔
اہلِ علم کی ایک جماعت نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا انکار کیا ہے کہ یہ اپنے اصل مسودے کی اصلاح کرتے تھے اور اس میں کچھ تبدیلی کر دیا کرتے تھے۔

۱۸۵۱-حسن بن زریق ابوعلی الطہوی کوفی

انہوں نے ابن عیینہ اور ایک جماعت سے اور ان سے مطین اور عبداللہ بن زیدان نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ایسی روایات بیان کی ہیں جو اس کے علاوہ کسی اور نے بیان نہیں کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے پہلوتہی کرنا لازم ہے۔
انہوں نے سفیان کے حوالے زہری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

یا ابا عمیر ما فعل النغیر ؟
''اے ابوعمیر! تمہاری بلبل کا کیا حال ہے''۔
یہ روایت زکریا ساجی نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۸۵۲-حسن بن زیاد لؤلؤی کوفی

نے ابن جریج اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔
بن ابی مریم اور عباس الدوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔
محمد بن عبداللہ کہتے ہیں: انہوں نے ابن جریج کے حوالے سے جھوٹی روایات بیان کی ہیں اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں۔ یہ راوی ''کذاب'' اور ''غیر ثقہ'' ہیں۔
ابن مدینی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ اور مامون'' نہیں ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہیں۔
محمد بن حمید رازی کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ غلط طریقے سے نماز پڑھتا ہو۔
بویطی کہتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا فضل بن ربیع نے مجھ سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں آپ کے اور

حسن بن زیاد لولوئی کے مناظرے کو دیکھوں تو میں نے کہا وہ اس پائے کا نہیں ہے' تو وہ بولے: میں اس بات کا خواہشمند ہوں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر ہم ایک کھانے پر اکٹھے ہوئے وہ ہمارے ساتھ شریک تھے ہم نے کھانا کھایا' تو میرے ساتھ موجود ایک شخص نے ان سے کہا ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: جو نماز کے دوران کسی پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے' وہ بولے اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

اس شخص نے دریافت کیا اس کی طہارت کا کیا حکم ہے۔ انہوں نے جواب دیا وہ باقی رہے گی۔ اس شخص نے ان سے دریافت کیا آپ کے خیال میں پاکدامن عورت پر الزام عائد کرنا نماز کے دوران ہنسنے سے زیادہ آسان ہے تو حسن بن زیاد لولوئی نے اپنے جوتے پکڑے اور کھڑے ہو گئے تو میں نے فضل سے کہا میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا کہ وہ اس پائے کا آدمی نہیں ہے۔

محمد بن رافع نیشاپوری کہتے ہیں: زیاد امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتے تھے اور امام سے پہلے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

ان کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔ یہ علم فقہ کے بڑے عالم تھے۔

۱۸۵۳-حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابوطالب علوی، ابومحمد مدنی

یہ مدینہ منورہ کے امیر تھے۔

انہوں نے اپنے والد، عکرمہ اور ایک جماعت سے اور ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے اسماعیل، زید بن حباب، مالک اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ''معضل'' ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے ان روایات کو ''منکر'' قرار دیا گیا ہے' جو عکرمہ سے منقول ہیں۔

ابن جوزی نے یہ دونوں اقوال نقل کیے ہیں۔

یہ منصور کی طرف سے مدینہ منورہ کے پانچ سال تک گورنر رہے' پھر منصور نے انہیں معزول کر کے انہیں قید میں ڈال دیا تھا۔ جب مہدی خلیفہ بنا تو انہوں نے اسے آزاد کیا' عزت افزائی کی اور انہیں اپنا مقرب بنایا یہ اپنے زمانے میں بنو ہاشم کے سردار تھے۔

ان کے حوالے سے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے''۔

یہ روایت ابن ابوذئب نے ان سے نقل کی ہے۔

ابن ابوذئب کا انتقال ان سے نو سال پہلے ہوا تھا۔

یہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے والد تھے۔

ان کا انتقال 168ھ میں 85 برس کی عمر میں ہوا۔

۱۸۵۴-حسن بن سعید بن جعفر، ابوالعباس عبادانی مطوعی مقریء معمر

انہوں نے کجی، ادریس بن عبدالکریم الحداد اور اکابرین سے اور ان سے ابونعیم الحافظ نے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ احادیث و روایات میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

ابوبکر بن مردویہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 371 ہجری میں ہوا۔

اور فرماتے ہیں: یہ ایک سو دو برس تک زندہ رہے تھے اور کئی راویوں سے روایات نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۸۵۵-حسن بن سفیان

انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک ان کے ہم نام کا تعلق ہے (تو اس کا تذکرہ درج ذیل ہے:)

۱۸۵۶-حسن بن سفیان نسوی حافظ،

یہ ایک ''مسند'' و ایک ''اربعین'' کے مصنف اور ''ثقہ'' اور مستند ہیں۔

مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

انہوں نے فقیہ ابوثور سے علم فقہ حاصل کیا تھا اور ان کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے' یہ بے مثال شخصیت کے مالک تھے۔

ان کا انتقال 303ھ میں ہوا۔

۱۸۵۷-حسن بن السکن

انہوں نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور وہ شخص وہم کا شکار ہوا جس نے ان کا نام حسن بن سکری بیان کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان لکل شیء صفوۃ، وصفوۃ الصلاۃ التکبیرۃ الاولی

''ہر چیز کی ایک صفائی ہوتی ہے اور نماز کی صفائی تکبیر اولیٰ ہے''۔

۱۸۵۸-حسن بن احمد لولوی نقیب

انہوں نے حافظ ابومحمد الرامہرزی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن جیرون کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے اس نے چند احادیث ایجاد کی ہیں۔

۱۸۵۹-حسن بن سلم

انہوں نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

" اذا زلزلت " تعدل نصف القرآن

''سورہ زلزال' نصف قرآن کے برابر ہے''۔

یہ روایت ''منکر'' ہے اور حسن نامی راوی ''معروف'' نہیں ہے، ان کے حوالے سے محمد بن موسیٰ حرشی کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۱۸۶۰-حسن بن سلیمان بن خیر الاستاذ، ابوعلی نافعی انطا کی مقری

یہ مصر میں علم قرأت کے ماہرین کے استاد تھے۔

انہوں نے شیخ ابوالفتح بن مدین اور ابوالفرج شنبوذی سے علم روایات سیکھا تھا اور یہ علم کا سمندر تھے البتہ ان میں کچھ رافضیت پائی جاتی تھی۔

شیخ ابوالفتح فارس ان کے دین سے راضی نہیں تھے۔

حاکم عبیدی نے انہیں 399ھ میں قتل کروادیا تھا۔

۱۸۶۱-(صح) حسن بن سوار (ت، د، س) بغوی

یہ ''ثقہ'' ہیں۔ ان کی اس روایت کو ''منکر'' قرار دیا گیا ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یطوف لا ضرب ولا طرد ولا الیك الیك

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ کے لیے کوئی مار پیٹ اور ہٹو بچو نہیں ہو رہی تھی''۔

یہ روایت عقیلی نے ذکر کی اور فرمایا: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

ابواسماعیل ترمذی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کی تو وہ بولے جہاں تک اس بزرگ کا تعلق ہے۔ تو یہ ''ثقہ'' ہے' لیکن جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے وہ ''منکر'' ہے۔ محفوظ روایت وہ ہے جو ایمن نامی راوی نے حضرت قدامہ بن عبداللہ سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں۔

رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمی الجمرة

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا''۔

قران بن تمام نامی راوی نے ایمن کے حوالے سے حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں یہ ''شاذ'' لفظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے'' تو اس صورت میں پہلی روایت کی مانند ہو جائے گی۔

۱۸۶۲-حسن بن سہیل (ق) بن عبدالرحمٰن بن عوف

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عبدالمجید بن سہیل کے بھائی ہیں میرے علم کے مطابق یزید بن ابوزیاد کوفی کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔ تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۱۸۶۳-حسن بن سیار، ابوعلی حرانی

میرے خیال میں یہ حسین بن سیار ہے جس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

حسن نامی یہ راوی دراصل بغداد کا رہنے والا تھا پھر اس نے ''حران'' میں سکونت اختیار کی۔

ابوعروبہ کہتے ہیں: اس کا معاملہ ہمارے لیے مختلط ہوگیا تھا اور اس کی کتابوں میں ''منکر'' روایات ظاہر ہوگئیں تو ہمارے اصحاب نے اس کی روایات کو ترک کر دیا' اس کا انتقال 250ھ کے بعد ہوا تھا۔

۱۸۶۴-حسن بن شاذان واسطی

ان کے والد کا نام خلف ہے۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): یہ حسن بن خلف بن شاذان ہے۔

اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی جاتی ہے۔

انہوں نے اسحاق الازرق، ابومعاویہ اور ایک گروہ سے اور ان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابوعروبہ اور محاملی نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شیخ ہے۔

ابن جوزی کہتے: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس سے کوئی ''منکر'' روایات منقول نہیں ہے۔

ان کا انتقال 246 ہجری میں ہوا۔

۱۸۶۵-حسن بن شبل کرمینی بخاری

یہ بزرگ ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معاصر ہیں۔

سہل بن شاذویہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ سلیمانی نے اس کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا ہے جو اپنی طرف سے احادیث بنا لیتے ہیں۔

۱۸۶۶-حسن بن شبل

یہ ایک بزرگ ہے اس سے ابوبکر بن ابوشیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۸۶۷- حسن بن شبیب مکتب

انہوں نے ہشیم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ليلين بعض مدائن الشام رجل عزيز منيع هو مني وانا منه فقال رجل: من هو رسول الله ؟ فقال بقضيب كان في يده في قفا معاوية: هو هذا

''عنقریب شام کے کچھ شہر میں ایک طاقتور حکمران بنے گا جو مجھ سے ہوگا اور میں اس سے ہوں گا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہوگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی گدی پر رکھتے ہوئے فرمایا: وہ یہ ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فطلع معاوية

''تمہارے سامنے اہل جنت سے ایک شخص آئے گا تو حضرت معاویہ سامنے آئے''۔

مؤدب نامی راوی ''مجہول'' ہے گویا کہ اس نے اس روایت کا سرقہ کیا ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ حسن بن شبیب بن راشد بن مطر ابوعلی المؤدب ہے۔

انہوں نے شریک، خلف بن خلیفہ، ہشیم، ابویوسف سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ہیثم بن خلف، ابویعلی موصلی، ابن صاعد اور محاملی نے روایات نقل کی ہیں۔

محاملی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

لما اهبط الله آدم اكثر من ذريته، فاجتمعوا اليه، فجعلوا يتحدثون حوله، وآدم لا يتكلم فسألوه فقال: ان الله لما اهبطني من جواره عهد الي فقال: يا آدم، اقل الكلام حتى ترجع الى جواري

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور ان کی اولاد زیادہ ہوگئی تو لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے اردگرد اکٹھے ہوتے تھے اور حضرت آدم علیہ السلام کے اردگرد بیٹھ کر آپس میں بات چیت کرتے تھے' لیکن حضرت آدم علیہ السلام کلام نہیں کرتے تھے ان لوگوں نے حضرت آدم سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت آدم نے بتایا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پڑوس سے مجھے زمین پر اتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا اور فرمایا: اے آدم! تم کلام کم کرنا یہاں تک کہ تم میرے پڑوس میں واپس آجاؤ''۔

اس روایت کو نقل کرنے میں معلم نامی راوی منفرد ہے۔

برقانی کہتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایات نقل کرتا ہے' لیکن قوی نہیں ہے کہ اس کا اعتبار کیا جائے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اصل بات وہ ہے جو ابن عدی نے اس کے بارے میں کہی ہے۔ اس راوی نے

اپنی سند کے ساتھ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

احضروا موائدكم البقل، فانه مطردة للشيطان مع التسمية

''اپنے دسترخوان پر سبزیاں بھی رکھا کرو' کیوں کہ بسم اللہ پڑھنے کے ساتھ یہ بھی شیطان کو پرے کر دیتی ہیں''۔

اس روایت میں خرابی کی بنیاد مکتب نامی راوی ہے۔

۱۸۶۸-حسن بن شداد جعفی

انہوں نے اسباط بن نصر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' اور محل نظر ہے۔

۱۸۶۹-حسن بن صابر الکسائی

انہوں نے وکیع سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔، پھر ابن حبان نے اس کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لما خلق الله الفردوس قالت: رب زيني قال: زينتك بالحسن والحسين

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت فردوس کو پیدا کیا تو اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! مجھے آراستہ کر دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھے حسن اور حسین کے ذریعے آراستہ کروں گا''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے فضل بن یوسف قصبانی نے نقل کی ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے۔

۱۸۷۰-حسن بن صالح بن الاسود

یہ گمراہ شخص تھا جو حق سے دور تھا۔ یہ ازدی کا قول ہے۔

۱۸۷۱-حسن بن صالح بن مسلم عجلی

انہوں نے ثابت بنانی سے اور ان سے محمد بن موسیٰ حرشی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن حبان نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے' پھر ابن حبان نے درج ذیل حدیث نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قرأ " اذا زلزلت " عدلت له بنصف القرآن

''جو شخص سورہ زلزال کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ اس کے لیے نصف قرآن پڑھنے کے برابر ہوگا''۔

ان کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور یہ حسن بن سلم ہے۔

انہوں نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ زیادہ مشابہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام حسن بن مسلم بن صالح عجلی ہے۔ تو گویا اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے اور یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ حسن بن سیار بن صالح ہے۔

۱۸۷۲- (صح) حسن بن صالح (م،عو) بن صالح بن حی، فقیہ، ابو عبداللہ ہمدانی ثوری،

یہ اکابر اہل علم میں سے ایک ہے' یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ حسن بن صالح بن صالح بن حی بن مسلم ابن حیان ہے۔

انہوں نے سماک بن حرب، قیس بن مسلم اور ایک گروہ سے اور ان سے یحییٰ بن آدم، احمد بن یونس، علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

اس میں بدعت پائی جاتی تھی اور کچھ شیعہ تھا' جمعہ ترک کر دیا کرتا تھا۔

زافر بن سلیمان کہتے ہیں: میں نے حج کا ارادہ کیا تو حسن بن صالح نے مجھ سے کہا اگر ثوری سے تمہاری ملاقات ہو' تو انہیں میری طرف سے سلام کہہ دینا اور یہ کہنا کہ میں پہلے والے معاملے پر ہوں۔

میری سفیان سے ملاقات ہوئی میں نے انہیں سلام پہنچایا تو انہوں نے دریافت کیا: جمعے کا کیا معاملہ ہے۔ جمعے کا کیا معاملہ ہے (یعنی وہ جمعہ کیوں نہیں پڑھتا)

خلاد بن یحییٰ کہتے ہیں: سفیان نے مجھ سے کہا حسن بن صالح نے علم کا سماع کیا' لیکن جمعہ پڑھنا ترک کر دیا۔

عبداللہ بن ادریس کہتے ہیں: میں اور ابن حی' ہم جمعہ اور جہاد کے قائل نہیں ہے۔

ابونعیم کہتے ہیں: ثوری کے سامنے ابن حی کا تذکرہ کیا گیا تو وہ بولے یہ وہ شخص ہے جو امت پر تلوار اٹھانے کا قائل ہے یعنی ظالم حکمرانوں کے خلاف خروج کا قائل ہے۔

خلف بن طبیب کہتے ہیں: جو شخص حسن بن حی کی طرف سے ہو کر آتا تھا زائدہ اس سے توبہ کروایا کرتے تھے۔

احمد بن یونس کہتے ہیں: حسن بن صالح اگر پیدا نہ ہوتا تو یہ اس کے لیے بہتر تھا' یہ جمعہ ترک کر دیتا تھا اور تلوار اٹھانے کا قائل تھا میں بیس سال تک اس کے پاس بیٹھتا رہا ہوں میں نے کبھی اسے نہیں دیکھا کہ اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا ہو اور نہ ہی کبھی اسے دنیا کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ "ثقہ" ہیں۔

شیخ عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شریک سے زیادہ مستند ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ"، "حافظ" اور "متقن" ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں اتقان' فقہ' عبادت اور زہد اکٹھے ہو گئے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "ثقہ" ہیں۔

ابن مثنیٰ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ اور ابن مہدی کو کبھی بھی ابن حی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔

شیخ فلاس فرماتے ہیں: پہلے ابن مہدی نے اس سے روایات نقل کی تھیں پھر انہوں نے اسے ترک کر دیا۔

یحییٰ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے یہ ایک آنے کے برابر بھی نہیں تھا۔

ابونعیم کہتے ہیں: ثوری جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوئے تو انہوں نے حسن بن صالح کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو بولے ہم منافقت کے خشوع وخضوع سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں پھر انہوں نے اپنے جوتے پکڑے اور دوسرے ستون کی طرف چلے گئے۔

ابونعیم کہتے ہیں: میں نے حسن بن صالح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے تقویٰ کی تحقیق کی تو مجھے زبان کم استعمال کرنے سے زیادہ کسی اور چیز میں نہیں ملا۔

ابونعیم کہتے ہیں: حسن بن صالح نے ہمیں حدیث بیان کی' لیکن وہ پرہیزگاری اور قوت میں ثوری سے کم نہیں تھے۔

ابونعیم کہتے ہیں: میں نے آٹھ سو محدثین سے روایات نقل کی ہیں' لیکن میں نے کوئی بھی حسن بن صالح سے افضل نہیں دیکھا۔

یحییٰ بن ابوبکیر کہتے ہیں: میں نے حسن بن صالح سے کہا ہمیں میت کو غسل دینے کا طریقہ بتائیں تو وہ رونے کی وجہ سے یہ بیان کرنے کے قابل بھی نہیں ہوسکے۔

عبدہ بن سلیمان کہتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ اس بات سے حیا کرے گا وہ حسن بن صالح کو عذاب دے۔

محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: حافظ ابونعیم کا کہنا ہے میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے غلطی نہ کی ہو صرف حسن بن صالح ایسا فرد ہے (جو غلطی نہیں کرتا تھا)

ابن عدی نے ان کے حالات میں ذکر کیا ہے: مجھے ان کے حوالے سے ایسی کوئی روایت نہیں ملی جو منکر ہو اور حد سے تجاوز کرچکی ہو یہ صاحب میرے نزدیک اہل صدق میں سے تھے۔

عبداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں: میں حسن بن صالح کے بھائی کے سامنے قرآن کی تلاوت کیا کرتا تھا جب میں نے یہ آیت پڑھی:

''تو تم اس کے بارے میں جلد بازی نہ کرو''۔

تو حسن بن صالح گر گئے اور یوں آوازیں نکالنے لگے جیسے بیل آوازیں نکالتا ہے۔

ان کا بھائی اٹھ کر ان کے پاس گیا اس نے اسے اٹھایا اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرا اور پانی چھڑکا اور اسے ٹیک لگائی۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں اور اس کا بھائی ''ثقہ'' ہے۔

حسن کی پیدائش 100ھ میں ہوئی اور ان کا انتقال 169ھ میں ہوا۔

عقیلی نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے ابواسامہ کہتے ہیں: میں نے زائدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن حی نامی یہ شخص بڑے عرصے سے مصلوب ہونا چاہ رہا ہے' لیکن اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو اسے مصلوب کردے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خروج کا قائل تھا۔

ابوصالح کہتے ہیں: میں نے یوسف بن اسباط کے سامنے وکیع کے حوالے سے فتنے کے بارے میں کوئی بات بیان کی تو وہ بولے: یہ شخص اپنے استاد کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے یعنی حسن بن حی کے ساتھ۔ میں نے یوسف سے کہا کیا تمہیں اس بات کا اندیشہ نہیں کہ یہ بات غیبت ہوگی' تو وہ بولے: اے احمق! وہ کیوں میں ان سب کی ماؤں باپوں سے زیادہ بہتر ہوں اور میں لوگوں کو اس

بات سے منع کرتا ہوں کہ ان لوگوں نے جو نیا طرزِ عمل اختیار کیا تھا وہ اس پر عمل نہ کریں۔ ورنہ تم لوگ بھی ان کے گناہ میں شریک ہو جاؤ گے۔

اور جو شخص انہیں بڑھانے کی کوشش کرے گا وہ انہیں زیادہ نقصان پہنچائے گا۔

ابو معمر کہتے ہیں: ہم وکیع کے پاس موجود تھے جب انہوں نے حسن بن صالح کے حوالے سے احادیث بیان کرنا شروع کیں تو ہم نے اپنے ہاتھ روک لیے اور انہیں تحریر نہیں کیا تو وہ بولے: کیا وجہ ہے کہ تم حسن کی احادیث تحریر کیوں نہیں کر رہے ہو؟ تو میرے بھائی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے انہیں اشارہ کرتے ہوئے اس طرح کہا یعنی وہ شخص' کیوں کہ خروج کا قائل ہے (اس لیے ہم اس کی روایات تحریر نہیں کرتے) تو وہ خاموش ہو گئے۔

اشجع کہتے ہیں: میں نے ابن ادریس کو یہ کہتے ہوئے سنا ان کے سامنے حسن بن صالح کے (خشیت کی وجہ سے) بے ہوش ہونے کا تذکرہ کیا گیا تو وہ بولے: سفیان کا مسکرا دینا' ہمارے نزدیک حسن بن صالح کے بے ہوش ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔

شیخ فلاس کہتے ہیں: میں نے ابن مہدی سے حسن بن صالح کی روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ اس کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث سنائیں۔

فلاس نے یہ بھی کہا ابن مہدی پہلے ان کے حوالے سے تین روایات بیان کیا کرتے تھے' پھر انہوں نے اسے ترک کر دیا۔

وکیع کہتے ہیں: صالح کے دو بیٹوں حسن اور علی اور ان کی والدہ ان تینوں نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک' ایک تہائی رات تک نوافل ادا کرتا تھا۔ جب ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو باقی دو نے رات کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا پھر علی کا انتقال ہو گیا تو حسن بن صالح ساری رات نوافل ادا کرتے رہتے تھے۔

ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا کہ جس کے چہرے پر حسن بن صالح سے زیادہ خوف ظاہر ہوتا ہو۔

ایک مرتبہ وہ رات کے وقت کھڑے ہو کر ''عم یتساء لون'' کی تلاوت کر رہے تھے تو ان پر غشی طاری ہو گئی اور فجر ہونے تک وہ اس سورت کو پوری نہیں پڑھ سکے تھے۔

حسن بن صالح کہتے ہیں: بعض اوقات میری یہ حالت ہوتی ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا اور یوں ہوتا ہے دنیا گویا میرے سامنے سمیٹ دی گئی ہے۔ ان کا یہ قول بھی منقول ہے شیطان بندے کے لیے بھلائی کے ننانوے دروازے کھولتا ہے اور وہ اس کے ذریعے برائی کا ایک دروازہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

ان کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے ایک مرتبہ انہوں نے ایک کنیز فروخت کی اور بولے: ایک مرتبہ اس نے ہمارے پاس خون تھوک دیا تھا۔

وکیع کہتے ہیں: وہ میرے نزدیک امام ہیں' وکیع سے کہا گیا وہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت نہیں کرتے تو وکیع نے دریافت کیا: کیا تم حجاج کے لیے دعائے رحمت کرو گے

میں کہتا ہوں: یہ مثال مردود ہے اور مطابق نہیں ہے۔

۱۸۷۳- حسن بن صالح، ابوعلی الحداد

یہ مکہ کے شیخ تھے۔

علی بغوی نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

انہوں نے وکیع کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں، جبکہ ان سے عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن مکی نے روایات نقل کی ہیں جو امام حاکم کے استاد تھے۔

۱۸۷۴- (صح) حسن بن صباح (خ، ت، د) بزار، ابوعلی

یہ علم حدیث اور سنت کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے ابن عیینہ اور ان کے بعد کے افراد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے امام بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن صاعد اور محاملی رحمہم اللہ تعالیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" تھے اور سنت کے عالم تھے جو بھی دن کے سامنے آتا تھا یہ اس دن میں بھلائی کیا کرتے تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ بغداد میں انہیں بڑا مرتبہ و مقام حاصل تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کی بہت قدرومنزلت کرتے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "قوی" نہیں ہے اور دوسرے قول کے مطابق یہ "صالح" ہیں۔ سراج کہتے ہیں: یہ بغداد کے نیک افراد میں سے تھے۔

ان کا انتقال 249ھ میں ہوا۔ سراج کہتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے مجھے تین مرتبہ مامون کے دربار میں لے جایا گیا مجھے اس کے پاس اس لیے لے جایا گیا، کیوں کہ میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور وہ نیکی سے منع کیا کرتا تھا جب مجھے لے جایا گیا تو اس نے دریافت کیا: کیا تم نیکی کا حکم دیتے ہو میں نے جواب دیا: جی نہیں! میں تو برائی سے منع کرتا ہوں۔

وہ کہتے ہیں: پھر اس نے مجھے ایک آدمی کی پشت پر سوار کیا اور پانچ درے لگوا کر مجھے چھوڑ دیا پھر مجھے اس کے پاس لے جایا گیا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہوں جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے دریافت کیا کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہو، تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ میرے آقا و مولیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر درود نازل کرے۔ اے امیر المومنین! میں تو یزید کو بھی برا نہیں کہتا، کیون کہ وہ آپ کا چچازاد ہے، تو کیا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہہ سکتا ہوں تو مامون نے کہا اسے چھوڑ دو، پھر وہ مجھے ساتھ لے کر روم کی سرزمین پر گیا اور مجھے قید کر دیا گیا جب اس کا انتقال ہوا تو مجھے چھوڑ دیا گیا۔

۱۸۷۵- حسن بن صباح اسماعیلی

اسے "بالکیا" کا لقب دیا گیا تھا اور یہ "نزاریہ" فرقے کا بانی تھا اور "قلعہ الموت" کے رہنے والوں کا پیشوا تھا۔ یہ بڑے بے دین لوگوں میں سے ایک تھا اور دنیا کے چالاک ترین افراد میں سے ایک تھا۔ اس کے بارے میں ایسے واقعات منقول ہیں۔ جن کا تفصیلی ذکر

ہونا چاہئے میں نے ان کی تلخیص اپنی بڑی تاریخ میں کر دی ہے جو 494 ہجری کے حوادث کے ضمن میں ہے۔

یہ دراصل "مرو" کا رہنے والا تھا۔ اس نے مصر اور کاشغر کے درمیان بہت سفر کیا اور بہت سی مخلوق کو گمراہ کیا اس نے جاہل لوگوں کو گمراہ کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ صورت پیش آئی۔ (جو تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

یہ شخص فلسفہ اور علم ہندسہ میں بڑی مہارت رکھتا تھا۔ مکر وفریب اور حیلہ کرنے کا ماہر تھا اور انتہائی باریک بین تھا۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے۔

ابو حامد غزالی اپنی کتاب "سر العالمین" میں تحریر کرتے ہیں: میں نے حسن بن صباح کے قصہ کا مشاہدہ کیا ہے۔ جب اس نے اہل قلعہ کے نیچے خود کو صوفی ظاہر کیا تو قلعہ والوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ یہ اوپر ان کے پاس (قلعہ میں) آجائے لیکن اس نے یہ بات تسلیم نہیں کی اور بولا: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے برائی کتنی پھیل چکی ہے اور لوگ کتنے خراب ہو گئے ہیں تو ایک مخلوق اس کی پیروکار بن گئی پھر (ایک مرتبہ) قلعہ کا امیر شکار کھیلنے کے لیے نکلا تو حسن بن صباح کے ساتھی اوپر چڑھ کر قلعہ پر قابض ہو گئے پھر ان کے ساتھیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔

ابن اثیر نے یہ لکھا ہے: حسن بن صباح انتہائی چالاک آدمی تھا۔ یہ علم ہندسہ حساب نجوم سحر اور دیگر علوم کا عالم تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 815 میں ہوا۔

اس کے بعد اس کا بیٹا "محمد" حکمران بنا تھا۔ میں نے صرف شناخت کے لیے اس کا ذکر (اس کتاب میں) کیا ہے۔ ورنہ اس کا علم حدیث کے راویوں کے ساتھ بھلا کیا واسطہ ہے۔

۱۸۷۶- حسن بن صہیب

انہوں نے عطاء سے اور ان سے داؤد بن عمرو ضبی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے

۱۸۷۷- حسین بن طیب بلخی

انہوں نے قتیبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا ایک چچا تھا جس کا نام حسن بن شجاع تھا تو اس نے اس شخص کی کتابوں کا دعویٰ کیا کیوں کہ اس کا نام اس کے نام جیسا تھا۔ یہ بات مجھے عبدان نے بتائی ہے۔ عبدان نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ اس راوی نے اپنے چچا سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: انہوں نے ایسی احادیث بھی بیان کی ہیں جو اس نے چوری کی تھیں۔ اس کو بغداد لایا گیا تھا اور وہاں اس کے سامنے روایات پڑھی گئی تھیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: انہوں نے ہدبہ قتیبہ اور ابی کامل جحدری سے اور ان سے ابن مظفر، زیات اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

برقانی کہتے ہیں: یہ راوی ''ذاہب الحدیث'' ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔
انہوں نے ایسی روایات بیان کی ہیں جو اس نے مطین سے نہیں سنی ہیں۔
یہ راوی ''کذاب'' ہے۔
ان کا انتقال 307 ہجری میں ہوا

۱۸۷۸-حسن بن عاصم

یہ ابوسعید عدوی ہے اور ''کذاب'' ہے۔

۱۸۷۹-حسن بن عبداللہ ثقفی

انہوں نے عبدالعزیز بن ابی رواد سے اور ان سے یحییٰ ابن بکیر نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ ''منکرالحدیث'' ہے۔
عقیلی فرماتے ہیں: یہ حسن بن عبداللہ بن ابی عون ثقفی ہے' اس کی نقل کردہ روایات میں وہم پایا جاتا ہے۔
یحییٰ بن ایوب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔
صالح بن مسمار' جو خود ایک ''ثقہ'' راوی ہیں' انہوں نے اس راوی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ''حدیث طیر'' نقل کی ہے۔ اس سند کا ایک اور راوی ابو ہرمز نافع بھی ''واہی'' ہے۔

۱۸۸۰-حسن بن عبداللہ بن مالک

۱۸۸۱-حسن بن عبداللہ

انہوں نے ایک صحابی سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے جعید نے روایات نقل کی ہیں اور یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۱۸۸۲-حسن بن عبدالحمید کوفی

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے
محمد بن بکیر نے اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں ایک ''موضوع'' روایت نقل کی ہے۔

۱۸۸۳-حسن بن عبدالرحمٰن فزاری الاحتیاطی

انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کرتا تھا اور اس کی نقل کردہ روایت اہل صدق کی نقل کردہ حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میں کہوں یہ ''کذاب'' تھا تو یہ بات درست ہوگی۔

ابن جوزی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے: بعض راویوں نے اس کا نام ''حسین'' بیان کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''قاری'' ہے اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

۱۸۸۴-حسن بن عبدالواحد قزوینی

انہوں نے ''سرخ گلاب'' کی تخلیق کے بارے میں ایک جھوٹی روایات نقل کی ہے اور وہ معروف نہیں ہے۔

ان سے مکی بن بندار وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۸۸۵-حسن بن عبیداللہ الابزاری

ان سے جعفر خلدی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''کذاب'' تھا اور اس میں حیاء کی کمی تھی اور (اس کا نام) ''حسین (بن عبیداللہ)'' ہے۔

۱۸۸۶-حسن بن عبیداللہ عبدی

انہوں نے عفان سے اور ان سے محمد بن احمد مفید نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

(اس سے روایت نقل کرنے والا) مفید (نامی شخص بھی) ''لاشی'' (بے حیثیت) ہے۔

۱۸۸۷-حسن بن عتبہ شامی

ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۸۸۸-حسن بن عثمان

انہوں نے محمد بن حماد طہرانی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

یہ ابوسعید تستری ہے۔

پھر ابن عدی نے کہا ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان اللہ یمنع القطر عن ھذہ الامۃ ببغضھم علیا

"بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے علی سے بغض رکھنے کی وجہ سے اس امت سے بارش روک لے گا"۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الامناء ثلاثة: انا، وجبرائیل، ومعاویة

"تین لوگ امین ہیں، میں، جبرائیل اور معاویہ"۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۱۸۸۹-حسن بن عثمان تمتامی،

یہ تمتام کا پوتا ہے۔ اس نے خراسان اور ماوراء النہر میں عبداللہ بن اسحاق مدائنی اور بغوی کے حوالے سے احادیث بیان کی تھیں۔

امام حاکم نے ان سے احادیث تحریر کرنے کے باوجود کہا ہے: یہ "حافظ" تھا لیکن قابل اعتماد نہیں ہے، کیوں کہ انہوں نے باغندی، مدائنی اور عبداللہ بن زید کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ ادریسی کہتے ہیں: یہ خلط ملط کر دیتا تھا۔

اس کا انتقال 346 ہجری میں "اسبیجاب" میں ہوا۔

۱۸۹۰-حسن بن عطیہ مزنی

ان سے حماد بن سلمہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۸۹۱-حسن بن عطیہ (ت) بن نجیح قرشی کوفی

انہوں نے اسرائیل، خالد بن طہمان، ابوعاتکہ اور قیس بن الربیع سے اور ان سے ابوکریب نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔

اس کے حوالے سے ابوزرعہ، عباس دوری، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں، تمتام اور ایک بڑی تعداد نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۱۸۹۲-حسن بن عطیہ (د) عوفی

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ان کے دو صاحبزادوں حسن اور محمد، ان کے دو بھائیوں عبداللہ اور عمرو (ان کے علاوہ) سفیان ثوری اور حکام بن سلم نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ "مستند" نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔

۱۸۹۳-حسن بن علان خراط

ابن جوزی نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں بیان کیا ہے اس راوی نے درج ذیل روایت گھڑی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اجیبوا صاحب الولیمۃ، فانہ ملھوف

"ولیمہ (والے کی) دعوت قبول کرو کیوں کہ وہ مشتاق ہوتا ہے"۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس میں خرابی کا بوجھ "خراط" نامی راوی پر ہے۔ ابوالقاسم بن ثلاج نے اس سے یہ روایت سنی ہے۔

۱۸۹۴-حسن بن علی الشروی

انہوں نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت کچھ "منکر" ہوتی ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۱۸۹۵-حسن بن علی (ت، ق) نوفلی

انہوں نے اعرج سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "ضعیف" ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ "قوی" نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف اور "واہی الحدیث" تھے۔

۱۸۹۶-حسن بن علی بن عاصم واسطی

انہوں نے ایمن بن نابل اور امام اوزاعی سے اور ان سے ان کے بھائی عاصم اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "ولیس بشیء" ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات درست ہیں۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۸۹۷-حسن بن علی بن شبیب معمری حافظ

یہ وسیع علم کا مالک تھا اور انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر بھی بہت کیا۔

انہوں نے علی بن مدینی، شیبان اور (ان کے) طبقے کے افراد سے سماع کیا۔ اس سے "غریب" اور "موقوف" روایات منقول ہیں جنہیں اس نے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صدوق" اور حافظ الحدیث ہے۔

عبدان کہتے ہیں: میں نے دنیا میں اس جیسا کوئی محدث نہیں دیکھا۔

بردیجی کہتے ہیں: یہ بات حیران کن نہیں ہے کہ معمری 20 یا 30 روایات نقل کرنے میں منفرد ہو حالاں کہ اس سے بہت سی روایات تحریر کی گئی ہیں (جن میں وہ منفرد نہیں ہے)

عبدان کہتے ہیں: میں نے نفسلک رازی اور جعفر بن جنید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: معمری ''کذاب'' ہے' پھر عبدان نے یہ کہا: یہ دونوں اس سے حسد کرتے تھے' کیوں کہ وہ ان دونوں کا ساتھی تھا۔ تو جب اس نے غریب روایات بھی تحریر کرلیں تو ان دونوں کو فائدہ نہیں ہوا۔

ابن عدی کہتے ہیں: میں نے ابویعلیٰ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: موسیٰ بن ہارون نے مجھے خط لکھا کہ معمری نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لعن اللہ الواصلة

''اللہ تعالیٰ مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت کرے''

اور اس نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کردیے:

ونهى عن النوح

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع کردیا''۔

تو آپ اس کے مستند ہونے کے بارے میں مجھے لکھیں' کیوں کہ (معمری کے استاد) عباس نرسی کا نسخہ آپ کے پاس ہے' تو میں نے اسے جواب میں لکھا: اس نسخے میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

معمری کا انتقال 295 ہجری میں ہوا۔ اس وقت اس کی عمر 82 برس تھی۔

۱۸۹۸- حسن بن علی بن جعد جوہری

یہ اپنے والد کی زندگی میں ہی بغداد کا قاضی بن گیا تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: لوگوں میں یہ بات معروف ہے کہ یہ شخص ''جہمی'' ہونے کے حوالے سے مشہور ہے' پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے اس عقیدے سے رجوع کرلیا تھا۔

۱۸۹۹- حسن بن علی بن عیسیٰ، ابوعبدالغنی ازدی معانی

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راویوں سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔ اس سے روایت کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ایسی روایات منقول ہیں' جن کی متابعت نہیں

کی گئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

الا تسألونی قبل ان تشوب الاحادیث الاباطیل قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: انا الشجرۃ، وفاطمۃ اصلھا، وعلی لقاحھا، والحسن والحسین ثمرھا الحدیث

''کیا تم مجھ سے (سچی روایات میں) جھوٹی روایات مل جانے سے پہلے ہی (احادیث کے بارے میں) دریافت نہیں کرو گے؟''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں درخت ہوں' فاطمہ اس کی بنیاد ہے' علی اس کا شگوفہ ہے' حسن اور حسین اس کا پھل ہیں''

شاید ابو میناء نامی راوی نے اسے ایجاد کیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا کان یوم عرفۃ غفر اللّٰہ للحاج، فاذا کان لیلۃ مزدلفۃ غفر للتجار، فاذا کان یوم منی غفر للجمالین، فاذا کان یوم الجمرۃ غفر للسؤال

''جب عرفہ کا دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ حاجیوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جب مزدلفہ کی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ تاجروں کی بھی مغفرت کر دیتا ہے' جب منیٰ کا دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اونٹ والوں کی مغفرت کر دیتا ہے اور جب جمرہ کا دن آتا ہے' تو سوال کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

اس کا اسم منسوب ''المعانی'' بھی بیان کیا گیا ہے۔

۱۹۰۰- حسن بن علی (ت، ق) ہاشمی نوفلی مدنی

اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے اعرج کے حوالے سے ابوزناد سے نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل' امام نسائی' شیخ ابوحاتم رازی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

امرنی جبرائیل بالنصح

''جبرائیل نے مجھے خیر خواہی کے بارے میں کہا''۔

ان سے یہ روایت بھی منقول ہے:

لا یمنعن احدا منکم السائل ان یعطیہ، وان رای فی یدہ قلبین من ذھب

''تم میں سے کوئی کسی سائل کو کچھ دینے سے نہ رکے اگرچہ آدمی سائل کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھ لے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

۱۹۰۱-حسن بن علی ہمدانی

ان سے اسماعیل بن بنت سدی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

والسابقون الاولون قال: هم عشرة من قريش كان اولهم اسلاما علی بن ابوطالب

''(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ'' (حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس سے مراد قریش سے تعلق رکھنے والے دس افراد ہیں جن میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا''۔

۱۹۰۲-حسن بن علی (د) بن راشد واسطی

انہوں نے ابواحوص اور ہشیم سے اور ان سے ابوداؤد اور زکریا ساجی نے روایات نقل کی ہیں۔

واسط کے مورخ بحشل نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس میں کوئی ''منکر'' چیز نہیں دیکھی۔

عباس عنبری نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال 237 ہجری میں ہوا۔

۱۹۰۳-حسن بن علی ہذلی بصری

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۹۰۴-حسن بن علی سامری اعسم

انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی اور 300 ہجری کے بعد ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے محمد بن احمد بن خروف، ابراہیم بن احمد بن مہران اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

مجھے اس کی نقل کردہ ایک ''مرفوع'' روایت ''خلعیات'' میں ملی جو ''موضوع'' ہے اس کا متن یہ ہے:

من ربی صبيا يقول لا اله الا الله لم يحاسبه الله

''جو کسی ایسے بچے کی پرورش کرے جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے حساب نہیں لے گا''۔

۱۹۰۵-حسن بن علی الواعظ، ابومحمد زنجانی

اس کا لقب ''سیلاب'' تھا اور یہ بکثرت محفوظ ہے۔ یہ واعظ اور عوامی خطیب تھا۔ ابن سمعانی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں تھا اور یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ابوالعلاء بن سلیمان سے ملاقات کی ہوئی ہے۔ اس کا انتقال 515 ہجری میں ہوا۔

۱۹۰۶- حسن بن علی بن محمی

انہوں نے علی بن مدینی اور دوسرے حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ایک مرتبہ اسے ''واہی'' قرار دیا گیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محدثین کو دیکھا کہ ان کا اس راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے اس کا ایک بیٹا تھا جو اس کو ان الفاظ کی تلقین کرتا تھا۔ جو اس کی روایت کا حصہ نہیں تھے۔

۱۹۰۷- حسن بن علی بن زکریا بن صالح، ابوسعید عدوی بصری

اسے بھیڑیا کا خطاب دیا گیا تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

انہوں نے اس کے اور اس کے ہم نام ''عدوی'' کے درمیان فرق کیا ہے۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے' تو انہوں نے (اس کا نام) حسن بن علی بن صالح ابوسعید عدوی بصری بیان کیا ہے' اور یہ کہا ہے یہ اپنی طرف سے احادیث بنالیتا تھا۔

انہوں نے خراش سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے 14 روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے (راویوں) کی ایک ایسی جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہیں؟ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے باطل (جھوٹی) روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: حسن بن علی بن زکریا بن صالح عدوی بصری (نامی اس راوی) نے ''بغداد'' میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے عمرو بن مرزوق اور مسدد کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' جبکہ ابوبکر بن شاذان' دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور کتانی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کی پیدائش 210 ہجری میں ہوئی۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

النظر الی وجه علی عبادة

''علی کے چہرے کو دیکھنا' عبادت ہے''۔

یہ روایت مختلف حوالوں سے منقول ہے۔

ابن عساکر اپنی ''تاریخ'' میں تحریر کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

كنت انا وعلی نورا يسبح الله ويقدسه قبل ان يخلق آدم بأربعة آلاف عام وذكر الحديث

''میں اور علی ایسا نور تھے جو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چار ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتا تھا''۔

خطیب بغدادی نے ابوسعید بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میرا بصرہ سے گزر ہوا تو وہاں ''طحان'' کے باغ میں لوگ اکٹھے

ہوئے تھے۔

میں نے عام لڑکوں کی طرح اس مجمع کا جائزہ لیا تو وہاں ایک عمر رسیدہ شخص نظر آیا' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ خراش ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کا خادم ہے۔ اس کی عمر 180 برس ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں: میں لوگوں میں گھسا ہوا آگے پہنچ گیا۔ لوگ اس کی بیان کردہ روایات تحریر کر رہے تھے۔ میں نے ایک شخص کے ہاتھ سے قلم پکڑا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ 13 احادیث تحریر کر لیں۔ یہ 222 ہجری کی بات ہے اس وقت میری عمر 12 سال تھی۔ انہوں نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی:

ان يهوديا اتى ابا بكر فقال: والذى بعث موسىٰ انى لاحبك فلم يرفع ابوبكر رأسا تهاونا باليهودى، فهبط جبرائيل على النبى صلى الله عليه وسلم، وقال: ان العلى الاعلى يقول لك: قل لليهودى ان الله احاد عنك النار، فاحضر اليهودى فحدثه فاسلم الحديث

''ایک یہودی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے۔ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کی توہین کرنے کے لیے سر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تو حضرت جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: بلند و برتر ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ سے فرماتا ہے: تم اس یہودی کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جہنم سے نجات دیدی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بلوا کر اسے یہ بات بتائی تو وہ مسلمان ہو گیا''۔ (الحدیث)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ما احسن الله خلق رجل وخلقه فتطعمه النار

''اللہ تعالیٰ کسی شخص کی ظاہری تخلیق اور اس کے اخلاق کو اس لیے اچھا نہیں بناتا کہ اس کو آگ کھالے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان فى السماء ثمانين الف ملك يستغفرون لمن احب ابا بكر وعمر، وثمانين الفا يلعنون من ابغضهما

''آسمان میں 180,000 ایسے فرشتے ہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والے کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور 180,000 ایسے فرشتے ہیں جو ان دونوں حضرات سے بغض رکھنے والوں پر لعنت کرتے ہیں''۔

اس کو ایک مجہول بوڑھے نے نقل کیا ہے۔ وہ صوفی ابوعبداللہ سمرقندی ہے اور انہوں نے ابن لہیعہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے:

ان فى السماء ثمانين الف الف ملك يستغفرون لمن احب ابا بكر وعمر، وفى السماء الثانية ثمانون الف الف ملك يلعنون من ابغضهما

''آسمان میں 180,00,000 ایسے فرشتے ہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور دوسرے آسمان پر 180,00,000 ایسے فرشتے ہیں جو ان دونوں حضرات سے بغض رکھنے والوں پر لعنت کرتے ہیں''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بوڑھے میں حیاء کا مادہ کم تھا اس نے یہ غور بھی نہیں کیا کہ یہ کیا جھوٹی بات بیان کر رہا ہے۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے: قاضی اسماعیل نے اس کا انکار کرتے ہوئے اس کو قید کر دیا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں سے چند ایک کو چھوڑ کر باقی اکثر ''موضوع'' ہیں اور ہم اسی پر تہمت عائد کرتے ہیں' بلکہ ہمیں یقین ہے۔ اسی نے ان روایات کو ایجاد کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

حمزہ سہمی کہتے ہیں: میں نے ابومحمد بصری کو یہ کہتے سنا ہے: ابوسعید عدوی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمائی ہیں۔ انہوں نے ہمارے سامنے یہ بات بھی بیان کی: خراش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسے حدیث سنائی۔

عروہ بن سعید نے ابن عون کے حوالے سے' ایک نسخے سے وہ روایت بیان کی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ' ان کے والد (امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ) ان کے دادا (حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ)' ان کے والد (حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیلة اسری بی سقط الی الارض من عرقی فنبت منه الورد

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی۔ اس رات میرا پسینہ زمین پر گر گیا تو اس سے گلاب کا پھول اگ آیا''۔

عدوی کہتے ہیں: خراش نے 222 ہجری میں ہمیں یہ حدیث سنائی کہ میرے آقا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ ''مرفوع'' حدیث مجھے سنائی ہے۔

من تامل خلق امراة وهو صائم فقد افطر

''جو شخص عورت کی تخلیق میں روزے کے دوران غور وفکر کرے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

علیکم بالوجوہ الملاح والحدق السود، فان اللہ یستحیی ان یعذب وجها ملیحا

''تم پر لازم ہے کہ خوبصورت چہروں اور سرمگیں آنکھوں والوں کے ساتھ رہو' کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ وہ خوبصورت چہرے کو عذاب دے''۔

یہ روایت ابن حبان نے ذکر کی ہے اور کہا ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نعرض اولادنا علی حب علی بن ابی طالب

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم اپنی اولاد کو علی بن ابوطالب کی محبت سکھائیں''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شائد اس شخص نے ثقہ راویوں کے حوالے سے کچھ ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں اور ان روایات کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

اس شخص کا انتقال 319ھ میں ہوا۔

۱۹۰۸- حسن بن علی بن مالک

یہ قاضی عمر بن حسن اشنانی کا والد ہے۔

انہوں نے عمرو بن عون اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن منادی کہتے ہیں: اس میں کچھ ''لین'' پایا جاتا تھا۔

۱۹۰۹- حسن بن علی، ابوعلی نخعی

اس کو ''ابواشنان'' کا لقب دیا گیا تھا۔

میں نے اسے بغداد میں دیکھا تھا یہ انتہائی جھوٹا شخص تھا اور ان لوگوں سے یہ روایات نقل کرتا جنہیں اس نے دیکھا ہی نہیں ہے۔

یہ ابن عدی کا قول ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن یزید دمشقی اور ہدبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۱۰- حسن بن علی بن عبدالواحد

انہوں نے ہشام بن عمار کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے وہ روایت اس کے حوالے سے مکی بن بندار نے نقل کی ہے۔

اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی جاتی ہے اور اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۹۱۱- حسن بن علی نمیری

انہوں نے فضل بن ربیع سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ اس نے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے جسے عقیلی نے ذکر کیا ہے۔

۱۹۱۲- حسن بن علی بن نصر طوسی،

یہ ''حافظ الحدیث'' ہے اس نے بندار، محمد بن رافع اور ان کے طبقے کے افراد سے احادیث کا علم حاصل کیا۔

شیخ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے زبیر بن بکار سے ''کتاب النسب'' روایت کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۱۹۱۳- حسن بن علی

انہوں نے عطاء کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں اور رازی نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

۱۹۱۴-حسن بن علی رقی

انہوں نے مخلد بن یزید سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے ان پر تہمت عائد کی ہے۔انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ سفرجلة فقال: دونکها، فانها تذکی الفؤاد

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دست مبارک میں ''سفرجل'' تھی آپ نے ارشاد فرمایا: اسے استعمال کرو کیوں کہ یہ دل کو صاف ستھرا کرتی ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۱۹۱۵-حسن بن علی بن شہریار، ابوعلی رقی

انہوں نے بغداد میں عامر بن سیار حلبی علی بن میمون رقی اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابن نجیح اور ابوسہل بن زیاد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابوسہل قطان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوعشراء کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی وهو مریض فرقاہ فتفل من قرنه الی قدمه، فرأیت رضاض البزاق علی خدہ

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت بیمار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کیا اور ان کی پیشانی سے لے کے ان کے پاؤں تک' اپنا لعاب دہن ان پر ڈالا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن کا کچھ حصہ اپنے والد کے رخسار پر دیکھا''۔

یہ روایت ''منکر'' اور منفرد ہے۔

ابن یونس کہتے ہیں: ابوعلی کا انتقال مصر میں 297ھ میں ہوا' اور کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اور ''منکر'' ہے۔

۱۹۱۶-حسن بن علی بن نعیم عبدی،

یہ ابن مسرور کا استاد ہے اور ''غیر ثقہ'' ہیں۔

انہوں نے غسان بن خلف المقرء سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۱۷-حسن بن علی دمشقی

انہوں نے ابواسحاق جہمی سے روایات نقل کیں اور نیشاپور میں احادیث بیان کی تھیں' اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں: انہوں نے ایسی روایات بیان کی ہیں جو اہل صدق کی روایات کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔
ان سے اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۱۸-(صح) حسن بن علی بن محمد، ابوعلی بن المذہب (تمیمی) بغدادی

یہ واعظ ہے اور قطیعی کے حوالے سے "مسند احمد" روایت کی ہے۔
انہوں نے ابن ماسی، ابوسعید حرفی، ابن لؤلؤ وراق اور ایک بڑی تعداد سے روایات نقل کی ہیں۔
خطیب بغدادی فرماتے ہیں: انہوں نے قطیعی کے حوالے سے مسند احمد روایت نقل کی ہے اس کا سماع صحیح ہے تاہم بعض اجزاء میں اس کا سماع درست نہیں ہے، کیوں کہ اس نے ان اجزاء میں اپنا نام شامل کر دیا ہے اور اسی کے حوالے سے امام احمد کی کتاب "الزہد" روایت کی گئی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ ان کا ایک قلمی نسخہ تھا یہ شخص حجت کا محل نہیں ہے۔
میں نے ان سے اس کی پیدائش کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا 355ھ۔ اس کا انتقال 444ھ میں ہوا۔
ابن نقطہ کہتے ہیں: خطیب بغدادی کا یہ کہنا کہ اس کا سماع صحیح ہے البتہ بعض اجزاء میں سماع صحیح نہیں ہے۔ خطیب بغدادی اس غلطی پر متنبہ نہیں ہوئے ورنہ وہ فائدہ ذکر کر دیتے۔
ہم یہ بات ذکر کر چکے ہیں حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت عوف بن مالک کی مسندیں ابن مذہب کی کتاب میں نہیں تھیں اسی طرح مسند جابر کی کچھ احادیث اس نسخے میں نہیں ہیں جسے حرانی نے قطیعی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
اگر اس شخص نے اپنے نام کو شامل کیا ہوتا جیسا کہ خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے، تو یہ ان دونوں مسندوں کو بھی شامل کر لیتا۔
پھر خطیب بغدادی نے خود اس راوی کے حوالے سے اپنی تصنیفات میں کتاب الزہد کے کچھ حصے ذکر کیے ہیں۔
حسن بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابن مذہب کا یہ قول نقل کیا ہے یہ شخص روایت میں تنگدست بزرگ تھا اس نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا ہے، لیکن یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن پر روایت میں اعتماد کیا جاتا ہے، کیوں کہ یہ اپنے سماع میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔
پھر سلفی نے ہمیں بتایا: یہ اپنی تنگدستی کے باوجود ایسا شخص ہے جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، کیوں کہ اس نے امام احمد کی کتاب الزہد نقل کی ہے، حالاں کہ اس کی اصل معدوم ہو چکی تھی اور جو کتاب اس نے نقل کی ہے وہ اصل نہیں ہے۔
ابوالفضل بن خیرون کہتے ہیں: اس نے "مسند" اور "کتاب الزہد" نقل کی ہے اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھی نقل کی ہیں، میں نے اس سے یہ تمام کتابیں سنی ہیں۔
خطیب بغدادی کہتے ہیں: ابن مذہب نے ابن مالک قطیعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو انہوں نے اس سے نہیں سنی ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں شائد اس نے "وجادت" کے طور پر اس روایت کی اجازت لی ہو، کیوں کہ اس نے اس میں ساتھ قطیعی کا ذکر کیا ہے۔

سعید حرفی کہتے ہیں: ابوشعیب حرانی نے اپنی سند کے ساتھ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے محاملی سے ایک روایت نقل کی تو میں نے ان سے کہا یہ روایت تو ابن مہدی سے منقول نہیں ہے' تو انہوں نے ابن مہدی کو پرے کر دیا۔ انہوں نے میرے سامنے جتنی بھی روایات پیش کیں ان میں اکثر نام وہ تھے جن کی نسبت نہیں تھی تو اس نے ان کی نسبت بیان کی اور ان اسمائے منسوب کو اصل میں شامل کر دیا تو اس بات پر اس کا انکار کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں ابن مذہب کے بارے میں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسا شخص ہے جو ''متقن'' نہیں ہے اسی طرح اس کا استاذ ''ابن مالک'' بھی ایسا ہی ہے جس کی وجہ سے ''مسند'' میں بعض ایسی روایات شامل ہوگئی ہیں جو متن اور سند کے اعتبار سے محکم نہیں ہیں' واللہ اعلم۔

۱۹۱۹- حسن بن علی بن ابراہیم بن یزداد الاستاذ، ابوعلی الاہوازی مقری

یہ صاحب تصانیف ہے اور شام کا علم قرأت کا استاد ہے۔

ان کی پیدائش 362ھ میں ہوئی۔

انہوں نے ایک جماعت سے علم قرأت سیکھا تھا۔

یہ راوی معروف صرف اسی حوالے سے ہے۔ انہوں نے بہت سی روایات نقل کی ہیں اور صفات کے بارے میں ایک کتاب بھی تصنیف کی تھی۔ اگر یہ اسے نہ تحریر کرتا تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر تھا کیوں کہ اس نے اس میں ''موضوع'' روایات اور شرمندہ کن روایات بھی نقل کی ہیں۔ یہ امام ابوالحسن اشعری پر بہت زیادہ تنقید کرتا تھا اس نے امام ابوالحسن اشعری کے خلاف ایک کتاب بھی تحریر کی ہے۔

علی بن خضر عثمانی کہتے ہیں: اہل علم نے ابوعلی اہوازی کے بارے میں کلام کیا ہے اس سے ایسی تصانیف کا ظہور ہوا ہے جس کے بارے میں لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اس نے ان کتابوں میں جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے اپنی ''کتاب الصفات'' میں جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے ایک روایت درج ذیل ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا کان یوم الجمعة ینزل الله بین الاذان والاقامة علیه رداء مکتوب علیه: اننی انا الله لا اله الا انا، یقف فی قبلة کل مؤمن مقبلا علیه، فاذا سلم الامام صعد الی السماء

''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اذان اور اقامت کے درمیان نزول کرتا ہے اس نے ایک چادر اوڑھی ہوتی ہے جس پر یہ لکھا ہوتا ہے بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مومن کے قبلہ کی سمت میں' اس کے سامنے آکر ٹھہر جاتا ہے' جب امام سلام پھیر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف چلا جاتا ہے''۔

اس راوی نے ابن سلمون کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے:

رأیت ربی بعرفات علی جمل احمر، علیه ازار

''میں نے عرفات میں اپنے پروردگار کو سرخ اونٹ پر دیکھا اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی''۔

احمد بن منصور کا کہنا ہے جب ابوعلی نامی اس راوی نے قرأت کے بارے میں بکثرت روایات نقل کیں تو ان پر تہمت عائد کی گئی چناں چہ رشا بن نظیف اور ابوالقاسم بن فرات روانہ ہوئے اور بغداد پہنچے انہوں نے ان شیوخ کے سامنے احادیث پڑھیں جن سے اہوازی نے روایات نقل کی تھیں پھر ان کی اجازات لے کر آئے تو اہوازی ان حضرات کے پاس گیا اور ان سے یہ گزارش کی کہ وہ ان کو روایت کرے تو انہوں نے ان کو حاصل کرلیا اور ان کے اسماء کو تبدیل کر دیا تا کہ اپنے دعویٰ کو چھپا سکے۔

قرآن کی برکت اس کی طرف واپس آ گئی جس کی وجہ سے اسے رسوائی کا شکار نہیں ہونا پڑا۔

ابوطاہر واسطی پر اسی بات پر عتاب کیا گیا ہے اس نے اہوذی کے سامنے روایات پڑھی ہیں وہ یہ کہتا ہے میں نے اس کے سامنے ایک علم پڑھا ہے اور میں کسی کے ایک حرف کے بارے میں بھی اس کی تصدیق نہیں کرتا۔

کتانی کہتے ہیں: میری ابوالقاسم لالکائی سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے ابوعلی اہوازی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے اگر وہ قرأت کے بارے میں روایات سے سلامت رہتا تو بہتر تھا۔

خطیب بغدادی نے پرہیزگاری کی کمی کی وجہ سے اہوازی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

رأيت ربي بمنى على جمل اورق عليه جبة

''میں نے اپنے پروردگار کو منیٰ میں ایک خاکستری اونٹ پر دیکھا اس نے جبہ پہنا ہوا تھا''۔

ابوالقاسم بن عساکر کہتے ہیں: اس روایات کے بارے میں الزام اہوازی پر عائد کیا گیا ہے۔

ابوالفضل بن خیرون نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔

حافظ عبداللہ بن احمد سمرقندی کہتے ہیں: حافظ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا ابوعلی اہوازی حدیث اور قرأت دونوں میں جھوٹا ہے۔

ابن عساکر نے اپنی کتاب ''تبیین کذب المفتری'' میں یہ بات بیان کی ہے کوئی ناواقف شخص بھی اہوازی کے جھوٹ کو بعید شمار نہیں کرے گا جو ان چیزوں کے بارے میں ہے جو اس نے حکایات نقل کی ہیں۔ انہوں نے قرأت کے بارے میں جن روایات کا دعویٰ کیا ہے ان کے بارے میں وہ سب سے زیادہ جھوٹا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال ذوالحج کے مہینے میں 446ھ میں ہوا۔

اگر میں نے کسی کی تائید کرنی ہوتی تو میں ابوعلی اہوازی کی تائید کرتا' کیوں کہ قرأت کے بارے میں میری ''عالی سند'' اسی کے حوالے سے منقول ہے۔

۱۹۲۰-حسن بن علی بن محمد بن باری ابوجوائز کاتب واسطی

انہوں نے ادیب بن سکرہ سے احادیث کا سماع کیا ہے جیسا کہ خود اس نے یہ بات بیان کی ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ اس سے کمتر ہے اور یہ ثقہ نہیں ہے یہ بڑے شاعروں میں سے ایک تھا میں نے اس کے حوالے سے تعلیقات تحریر کی ہیں۔ 460ھ کے بعد بھی زندہ تھا۔

۱۹۲۱- حسن بن عمارہ (ت،ق) کوفی

یہ فقیہہ ہےاور بجیلہ قبیلے کا آزاد کردہ غلام ہے۔

انہوں نے ابن ابی ملیکہ، عمرو بن مرہ اور ایک مخلوق سے اور ان سے دونوں سفیانوں، یحییٰ قطان، شبابہ اور عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: اسے فضیلت حاصل تھی تاہم دوسرے لوگ اس سے بڑے ''حافظ الحدیث'' ہیں۔

سلمان بن ابوشیخ کہتے ہیں: صلہ بن سلیمان نے مجھ سے کہا ایک شخص حسن بن عمارہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے ''مسعر'' سے آٹے اور دوسری چیزوں کے عوض میں سات سو درہم لینے ہیں اور وہ میرے ساتھ ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں اور کہتے ہیں: آج میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو ابن عمارہ نے اسے وہ رقم ادا کرتے ہوئے کہا ''مسعر'' جو بھی چیز مانگا کرے اسے دے دیا کرو پھر میرے پاس آجایا کرو۔

سلیمان کہتے ہیں: وہ ایک غریب شخص تھا جو حدیث تحریر کیا کرتا تھا جب اس نے حسن بن عمارہ کو الوداع کہا تو انہوں نے اسے پانچ سو درہم دیے۔

بکار بن اسود نے اسماعیل بن ابان کا یہ قول نقل کیا ہے۔ حسن بن عمارہ کو پتہ چلا کہ اعمش ان پر تنقید کرتا ہے تو حسن نے ان کی طرف ایک قیمتی لباس بھجوایا اس کے بعد اعمش نے ان کی تعریفیں کرنا شروع کر دیں اور اس نے ایک روایت بھی نقل کی کہ آدمی کا دل اس شخص کی طرف مائل ہو جاتا ہے جو آدمی کے ساتھ اچھائی کرتا ہے۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں ہم نے حکم سے ان روایات کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے میں نے تو ان میں سے کوئی روایات نہیں سنی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شخص جھوٹ بولتا تھا۔

نضر بن شمیل کہتے ہیں: حسن بن عمارہ نے کہا ہے: شعبہ کے علاوہ تمام لوگ ٹھیک ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ابن مدینی کہتے ہیں: مجھے اس شخص کے بارے میں شعبہ کے بیان کی ضرورت نہیں ہے' کیوں کہ اس کا معاملہ اس سے زیادہ واضح ہے۔

ان سے دریافت کیا گیا یہ شخص غلطی کرتا ہے وہ بولے غلطی کرنے کو تو رہنے دو یہ شخص احادیث اپنی طرف سے ایجاد کر لیتا ہے۔

جوزجانی کہتے ہیں: یہ شخص ''ساقط الاعتبار'' ہے۔

امام ابوحاتم' امام مسلم' امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت کا کہنا ہے یہ راوی ''متروک'' ہے۔

ابن عدی' عقیلی اور ابن حبان نے اس کے تفصیلی حالات نقل کیے ہیں۔

احمد بن سعید دارمی کہتے ہیں: نضر بن شمیل نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے ستر روایات مجھے بیان کی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔

امام ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعبہ یہ کہتے ہیں: کیا تمہیں جریر بن حازم پر حیرانگی نہیں ہوتی' یہ پاگل ہے اور حماد بن زید پر حیرانگی نہیں ہوتی یہ دونوں میرے پاس آئے اور ان دونوں نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں حسن بن عمارہ کا ذکر کرنے سے باز آ جاؤں اللہ کی قسم! میں اس سے باز نہیں آؤں گا۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن حکیم کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے امام ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: محمد بن حسن جو صاحب الرائے تھے۔ انہوں نے حسن بن عمارہ کی حوالے سے حکم کے حوالے سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

رأيت النبي صلى الله عليه وسلم قرن فطاف طوافين، وسعى سعيين

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حج قران کیا اور اس دوران آپ نے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی''۔

تو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ طیالسی نے فرمایا: انہوں نے اپنا ہاتھ اپنی گردن کی طرف اکٹھا کیا اور بولے: شعبہ یہاں سے' حسن بن عمارہ سے اپنا پیٹ چیرا کرتے تھے۔

علی بن حسن کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تم نے حسن بن عمارہ کی حدیث کیوں ترک کر دی تو وہ بولے: سفیان ثوری اور شعبہ نے میرے سامنے اس پر جرح کی تھی۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن عیینہ کا یہ قول نقل کیا ہے جب میں حسن بن عمارہ کو زہری کے حوالے سے کوئی روایت بیان کرتے ہوئے سنتا تو میں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتا تھا۔

ابوبشر دولابی' ابوصالح' عصام کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے جب ان سے شعبہ اور حسن بن عمارہ کا واقعہ دریافت کیا تو وہ بولے: حسن بن عمارہ خوشحال شخص تھا اور حکم بن عتیبہ غریب آدمی تھا تو اس نے اپنے ساتھ ملا لیا تو حکم اسے حدیث بیان کیا کرتا تھا اور روکتا نہیں تھا۔ حسن بن عمارہ نے حکم کے حوالے سے قاضی شریح اور دیگر حضرات کے فیصلوں کے بارے میں دس ہزار کے قریب روایات بیان کیں جبکہ شعبہ نے حکم سے بہت ہی تھوڑی سی روایات سنی ہیں۔

جب حکم کا انتقال ہو گیا تو شعبہ نے حسن بن عمارہ سے کہا تمہارا کیا خیال ہے؟ تم حکم کے حوالے سے ہر وہ روایات نقل کر دو گے جو تم نے اس سے سنی ہے۔ حسن نے جواب دیا جی ہاں۔ میں اس میں سے کچھ بھی نہیں چھپاؤں گا تو اس پر شعبہ نے کہا کہ جو شخص سب سے زیادہ جھوٹے شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ حسن بن عمارہ کو دیکھ لے لوگوں نے شعبہ کا یہ قول قبول کر لیا اور انہوں نے حسن بن عمارہ کو ترک کر دیا۔

ابن ابورواد کہتے ہیں: شعبہ' حسن بن عمارہ کے پاس اس کی بیماری کے دوران اس کی عیادت کرنے کے لیے گئے تو شعبہ نے ایک چکر لگایا اور حسن کے پیچھے بیٹھ گئے جہاں سے حسن انہیں نہیں دیکھ سکتے تھے تو حسن کہنے لگے میری طرف سے سب لوگوں کو معافی ہے' سوائے شعبہ کے' انہوں نے شعبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب وکیع' حسن بن عمارہ کی کسی روایت پر مطلع ہوتے تھے تو فرماتے تھے اسے پرے کردو اسے پرے کردو۔

حسن بن عمارہ کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ یہ اپنے زمانے کے اکابر فقہاء میں سے ایک تھے اور بغداد کے قاضی بھی رہے تھے۔

۱۹۲۲-حسن بن عمرو بن سیف عبدی

انہوں نے شعبہ ودیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

رازی کہتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

ابن جوزی کا کہنا ہے' ویسے میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات نہیں پائی اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اس شخص سے راضی تھے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عبداللہ بن احمد دورقی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناقة مرحلة، فقال: لك بها سبعمائة ناقة

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (صدقہ کے لیے) ایک شاندار اونٹنی لے کر آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: باہلی نامی یہ راوی عبدی ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کئی روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۲۳-حسن بن عمرو

انہوں نے نضر بن شمیل سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۹۲۴-حسن بن عمران بن عیینہ ہلالی

۱۹۲۵-حسن بن عنبسہ

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

شیخ ابن قانع نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۱۹۲۶-حسن بن ابی العوام

ان سے ابوسعید اشج نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

ان سے وہ روایات منقول ہیں جو انہوں نے ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

۱۹۲۷-حسن بن عیسیٰ قیسی بصری

انہوں نے ہیثم بن جماز سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۹۲۸-حسن بن غالب

اس نے سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۲۹-حسن بن غالب بن مبارک، ابوعلی بغدادی مقریٔ

ان سے ابوبکر قاضی المرستان نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

ابن خیرون کہتے ہیں: انہوں نے ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور ان حضرات سے وہ روایات منقول نہیں ہیں جو اس شخص نے ان کی طرف منسوب کی ہیں ان حضرات میں ابوالفضل زہری اور مفید شامل ہیں۔

اس شخص نے ابن شمعون کے حوالے سے ''خرقی'' کی مختصر بھی نقل کی ہے جس کا اس نے سماع نہیں کیا تو اس لیے میں نے اس پر کچھ اعتراض کیا اور مجھے اس کے بارے کچھ الجھن ہے۔

اس نے ادریس بن علی کے حوالے سے کچھ قرأت بھی کی ہیں اور ان پر وقوف کیا ہے لیکن پھر اس نے اس سے توبہ کر لی تھی اور اس بارے میں ''محضر'' لکھ لیا تھا۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس نے ایسی روایت نقل کی تھیں جو اجماع کو توڑتی تھیں تو اس وجہ سے اس سے توبہ کروائی گئی تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن بدران حلوانی نے ان کے سامنے احادیث پڑھی ہیں۔

اس کا انتقال 458ھ میں ہوا۔

۱۹۳۰-حسن بن غفیر مصری عطار

انہوں نے یوسف بن عدی و دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔ یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: مجھے ابن عدی پر غصہ ہے اور مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ اس نے اس حوالے سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ حمزہ سہمی نے ابن عدی کے حوالے سے اس راوی سے اس کی سند کے ساتھ کا یہ قول نقل کیا ہے:

ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ اسی دوران منصور کی طرف سے سپاہی آئے اور انہوں نے مجھے اٹھا دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک لمبا بوجھل رکیک جھوٹا واقعہ بیان کیا ہے جو کوئی جاہل خطیب ہی بیان کر سکتا ہے۔

اس جیسے سمجھدار آدمی نے اس واقعے کو تخلیق کیا اور سات صفحوں پر اسے تحریر کیا اور خوارزم کے سب سے بڑے خطیب موفق بن احمد خوارزمی نے اپنی کتاب "مناقب علیؓ" میں اسے ذکر کیا اور یہ بات بیان کی: برہان الدین علی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا نام حسین ہے اور اس کے والد کا نام عبدالغفار ہے اس حوالے سے ان کا ذکر آگے دوبارہ آئے گا۔

۱۹۳۱-حسن بن ابی فرات

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے (اس کا نام حسن) بن ابی جعدیر بوعی ہے۔

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۹۳۲-حسن بن فضل بن سمح، ابوعلی زعفرانی بوصرانی

انہوں نے مسلم ابن ابراہیم سے اور ان سے ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحسین بن منادی کہتے ہیں: لوگوں نے ان سے بکثرت روایات نقل کی تھیں جب اس کا معاملہ واضح ہوا تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی احادیث کو پھاڑ دیا۔

۱۹۳۳-حسن بن فضل بن عمرو

ان سے ابن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۹۳۴-حسن بن فہد بن حماد

یہ ابوعلی بن صواف کا استاد ہے۔

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جسے اس نے یحییٰ بن عثمان حربی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۱۹۳۵-حسن بن قاسم، ابوعلی غلام الہراس

یہ اہل عراق کا قرأت میں استاد ہے۔

اس کے علم قرأت کے بعض مشائخ سے ملاقات کے بارے میں اس پر الزام عائد کیا گیا ہے اور یہ ہر صورت میں ابوعلی اہوازی کے مقابلے میں زیادہ مثالی ہے۔ اس کے شیوخ عراق، شام اور مصر میں معروف ہیں۔

انہوں نے ان حضرات سے چوتھی صدی کے سرے پر ملاقات کی تھی ان شیوخ میں ابواحمد فرضی شامل ہیں۔

یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ اس نے ابوالقاسم عبیداللہ بن ابراہیم قاری سے علم قرأت سیکھا ہے اس کے علاوہ ابوقرہ سے علم قرأت

سیکھا ہے۔ جس سے اس کی ''واسط'' میں ملاقات ہوئی تھی اور یہ 389ھ کی بات ہے جیسا کہ مذکور ہے' تو ابوعمرو نے اس پر قرأت کی اور یہ کہا میں نے ابوبکر بن مجاہد سے علم قرأت سیکھا ہے۔

ابوالفضل بن خیرون کہتے ہیں: یہ بعض قرأتوں کے حوالے سے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور بعض چیزوں کے بارے میں اس نے ایسی اسناد کا دعویٰ کر دیا جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس نے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔ یہ 374ھ میں پیدا ہوا تھا اور 468ھ میں فوت ہوا۔

خمیس جوزی کہتے ہیں: میں اس کی دست بوسی کرتا تھا اور اس کے سامنے بہت زیادہ بیٹھا کرتا تھا اس کا لقب ''امام الحرمین'' تھا۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی اہل بغداد نے اس کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے میں نے اپنے ایک ساتھی کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ''شیخ ابوالفضل خیرون'' کو یہ کہتے ہوئے سنا ان سے یہ کہا گیا ابوالی غلام الہراس نے ابوالاہوازی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' تو وہ بولے: یہ ایک نقش ونگار کرنے والا اور اطلاع دینے والا شخص ہے جو جھوٹا ہے اور ایک جھوٹے سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں شیخ ابوالعز قلانسی اور ایک جماعت نے اس سے علم قرأت سیکھا ہے۔

۱۹۳۶-حسن بن قتیبہ خزاعی مدائنی

انہوں نے مسعر، مستلم بن سعید ودیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن عیسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

مر بی رسول الله فقال: خذ معك اداوة من ماء فذكر ليلة الجن وفيه: فقال: ثمرة حلوة، وماء عذب

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ پانی کا برتن لے لو''۔

اس کے بعد راوی نے جنوں سے ملاقات کا واقعہ بیان کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میٹھا پھل ہے اور اس کا شیرہ بھی میٹھا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے۔

ابن عدی نے یہ روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الانبياء احياء في قبورهم يصلون

''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد

''جو شخص میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھام کر رکھے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات ''منکر'' ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔
اس سے روایات نقل کرنا جائز نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
من زوج کریتہ من فاسق فقد قطع رحمھا
''جو شخص اپنی بیٹی کی شادی کسی فاسق کے ساتھ کر دے تو اس نے اس لڑکی کے ساتھ رشتے داری کے حقوق کا خیال نہیں کیا''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
رد جواب الکتاب حق کرد السلام
''خط کا جواب دینا لازم ہے جس طرح سلام کا جواب دینا لازم ہے''۔

۱۹۴۱- حسن بن محمد بن ناقہ الرزاز

انہوں نے ابوبکر قطیعی سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا' اور قابل مذمت شخص ہے البتہ اس کا سماع عمدہ ہے۔

۱۹۴۲- حسن بن محمد بن شعبہ انصاری

یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور معروف ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے سماع کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔
حافظ ضیاء مقدسی کی تحریر میں' میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔ البتہ خطیب بغدادی کی تاریخ کے حوالے سے جو میں نے نقل کیا ہے' اس میں یہ ہے کہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔
انہوں نے اسحاق بن شاہین اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے ابن مظفر اور ابن شاہین نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۴۳- حسن بن محمد (ت، ق) بن عبید اللہ بن ابویزید مکی

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔
اس کے حوالے سے محمد بن یزید نے ''سورۂ ص'' میں سجدہ تلاوت موجود ہونے کی روایت نقل کی ہے۔
عقیلی فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی
اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں جہالت پائی جاتی ہے۔ (یعنی یہ ''مجہول'' ہے) ابن خنیس کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ ہلاکت کا شکار شخص ہے۔

امام برقانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''واہی الحدیث'' ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا ہے۔

۱۹۳۷-حسن بن قیس

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے صرف عبدالملک بن ابی غنیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن ابوحاتم اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۹۳۸-حسن بن کثیر

انہوں نے یحییٰ سے اور ان سے علی بن حرب طائی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۹۳۹-حسن بن کلیب

انہوں نے اسحاق ازرق اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور خطیب نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ان سے ابوالعباس (السراج) اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

سراج نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من توضأ فليتمضمض وليستنشق، والاذنان من الرأس

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے تو اسے کلی کرنی چاہئے اور ناک میں پانی ڈالنا چاہئے اور دونوں کان سر کا حصہ ہیں''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''منکر'' ہے اور محفوظ روایت وہ ہے جو ابن جریج سے سلیمان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یعنی یہ روایت ''معضل'' ہے۔

۱۹۴۰-حسن بن محمد بلخی

یہ مرو کا قاضی ہے اور اس کی نظر کمزور تھی اس نے حمید طویل' عوف اور ہشام بن حسان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

احادیث روایت نہیں کی۔

۱۹۴۴-حسن بن محمد بن السوطی

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس کا اختلاط کا شکار ہونا ظاہر ہے۔

انہوں نے ابوطیب بن فرخان سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۴۵-حسن بن محمد بن عنبر، ابوعلی الوشاء

یہ بغداد کا رہنے والا ہے اور معروف ہے۔

انہوں نے علی بن جعد، ابن مدینی اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے علی بن عمر حربی اور ابن شخیر نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن قانع نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں نے اس کے سماع کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جس کی وجہ سے میں نے اسے ''منکر'' قرار دیا ہے پھر فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

انی امزح ولا اقول الا حقا

''میں مزاح بھی کرتا ہوں لیکن میں صرف سچی بات کرتا ہوں''۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: میں نے برقانی کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال 308 ہجری میں ہوا۔

۱۹۴۶-حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین ابن زین العابدین علی بن الشہید حسین علوی

یہ ابوطاہر نسابہ کا بھتیجا ہے۔

انہوں نے اسحاق دبری سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے حیا کی کمی کی وجہ سے دبری کے حوالے سے امام عبدالرزاق کے حوالے سے سورج کی مثل سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

علی خیر البشر

''علی خیرالبشر ہے''۔

اس نے دبری کے حوالے سے امام عبدالرزاق سے درج ذیل روایات بھی نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

علي وذريته يختمون الاوصياء الى يوم الدين

''علی اور اس کی ذریت اوصیاء پر قیامت کے دن تک مہر لگاتے رہیں گے''۔

یہ دونوں روایات اس کے جھوٹے ہونے اور اس کے رافضی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے۔

اس کے حوالے سے ابن زرقویہ اور ابوعلی بن شاذان نے روایات نقل کی ہیں اور اس علوی کے جھوٹی روایات نقل کرنے پر حیرانگی نہیں ہے۔ حیرانگی خطیب پر ہے کہ انہوں نے اس کے حالات میں یہ بات بیان کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

علي خير البشر، فمن ابى فقد كفر

''علی، خیر البشر ہے جو شخص اس کا انکار کرتا ہے اس نے کفر کیا ہے''۔

پھر خطیب نے یہ کہا ہے یہ روایت ''منکر'' ہے اور اس علوی کے علاوہ کسی نے بھی اس روایت کو اس سند کے ساتھ نقل نہیں کیا اور یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حافظ یہ کہتے ہیں: یہ روایت دو گھڑوں والی روایت کی مانند ثابت نہیں ہے۔

''اسی طرح ماموں وارث ہوتا ہے'' والی روایت کی مانند ثابت نہیں ہے۔

یہ روایت تو واضح طور پر جھوٹی ہے اور ہم رسوائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

اس علوی کا انتقال 358 ہجری میں ہوا۔ اگر اس پر تہمت عائد نہ کی گئی ہوتی تو اس کے پاس محدثین کا ہجوم ہوتا' کیوں کہ یہ ایک عمر رسیدہ شخص تھا۔

۱۹۴۷- حسن بن محمد بن عثمان کوفی

انہوں نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۹۴۸- حسن بن محمد بن احمد بن فضل، ابوعلی الکرمانی،

موتمن ساجی نے اس پر تہمت عائد کی ہے اور ابن ناصر نے اس کی برائیاں کی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے اس نے اپنی جھوٹی حیثیت پیش کی تھی اور یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

۱۹۴۹- حسن بن محمد بن اشناس متوکلی حمامی

انہوں نے عمر بن سنبک سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ رافضی اور خبیث ہے میں نے اس کے حوالے سے روایات تحریر کی تھیں۔ یہ شیعوں کے سامنے صحابہ

کرام کی برائیوں سے متعلق روایات بیان کیا کرتا تھا۔ اس کا انتقال 439 ہجری میں ہوا۔

۱۹۵۰- حسن بن محمد بن محمد بن محمد الحافظ، ابوعلی بکری

انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا روایات جمع کیں ان کی تخریج کی اور بہت سی روایات نقل کی ہیں۔ ابن زراد نے اس سے بہت بڑی کتابوں کا سماع کیا ہے۔

شیخ تقی الدین ابن صلاح نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے ابوروح کے حوالے سے اس سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

یہ دمشق میں ''شیخ الشیوخ'' کے عہدے پر فائز ہوا تھا۔

عمر بن حاجب کہتے ہیں: یہ امام عالم اور فصیح تھا۔ البتہ بہت زیادہ مبہوت ہو جاتا تھا اور بہت زیادہ دعوے کیا کرتا تھا یہ قابل تعریف نہیں تھا۔ انہوں نے مظالم کی تجدید کی اس کی زبان میں کچھ تیزی تھی۔ میں نے حافظ بن عبدالواحد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے مجھ تک یہ روایات پہنچی ہیں کہ اس نے شیوخ کے سامنے احادیث پڑھی ہیں' لیکن جب یہ کسی مشکل لفظ پر آتا تھا تو اسے ترک کر دیتا تھا اور اسے بیان نہیں کرتا تھا۔

میں نے برزالی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ بہت زیادہ اختلاط کا شکار ہو جاتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں موجود ''لین'' کے باوجود بہت سے لوگوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 656 ہجری میں مصر میں ہوا۔

۱۹۵۱- حسن بن محمی بن بہرام، ابوعلی مخرمی

انہوں نے علی بن مدینی اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے ابوالفتح ازدی، عمر بن سنبک اور محمد بن عبیداللہ بن شخیر نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے احادیث تحریر کی ہیں اور میں نے محدثین کو دیکھا ہے کہ وہ اس کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔

انہوں نے ایسی روایات بھی نقل کی ہیں جس کے حوالے سے اسے ''منکر'' قرار نہیں دیا جا سکتا۔ میں نے اس کے کانے بیٹے کو دیکھا ہے۔ اہل بغداد نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ اپنے باپ کو تلقین کیا کرتا تھا۔

محمد بن جعفر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یا علی، اسبغ الوضوء، وان شق علیك، ولا تاکل الصدقة، ولا تنز الخیل علی الحمر، ولا تجالس اصحاب النجوم

''اے علی! اچھی طرح وضو کرو اگرچہ یہ تمہارے لیے مشقت کا باعث ہو اور صدقہ نہ کھانا اور گھوڑے کی گدھی کے ساتھ جفتی

نہ کروانا اور نجومیوں کے پاس نہ بیٹھنا"۔

یہ روایت انتہائی "منکر" ہے۔ میرا خیال ہے اس میں خرابی کی بنیاد حسن بن محمی نامی راوی ہے۔

۱۹۵۲-حسن بن مدرک (خ،س،ق) بصری الطحان، ابوعلی الحافظ

انہوں نے یحییٰ بن حماد اور محبوب بن حسن سے اور ان سے بخاری، نسائی، ابن ماجہ، ابن صاعد رحمہم اللہ تعالیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے دیگر حضرات نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ احمد بن حسین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

ابوعبید نے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہیں وہ کہتے حسن بن مدرک جھوٹا ہے۔ یہ فہد بن عوف کی روایات حاصل کرتا تھا اور انہیں تبدیل کر کے یحییٰ بن حماد کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔

۱۹۵۳-حسن بن مسلم عجلی بصری

انہوں نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایات "منکر" ہے۔

عقیلی نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے اور کہا ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

من قرأ " اذا زلزلت " عدلت بنصف القرآن

"جو شخص سورہ زلزال کی تلاوت کرے تو یہ نصف قرآن کے برابر ہے"۔

انہوں نے اس کا تذکرہ حسن بن سلم اور دیگر راویوں کے بیان میں بھی کیا ہے۔

۱۹۵۴-حسن بن مسلم مروزی التاجر

انہوں نے حسین بن واقد سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے شراب کے بارے میں ایک "موضوع" روایت نقل کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت اس کے جھوٹے ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من حبس العنب زمن القطاف حتى يبيعه ممن يعلم انه يتخذه خمرا فقد اقدم على النار على بصيرة

"جو پھل اتارنے کے موسم میں انگوروں کو روک لے یہاں تک کہ وہ انگور اس شخص کو فروخت کرے جس کے بارے میں اسے پتا ہو کہ وہ شخص اس کی شراب بنائے گا تو اس نے جانتے ہوئے جہنم میں جانے کی کوشش کی ہے"۔

۱۹۵۵- حسن بن مسعود بن حسن بن علی محدث، ابوعلی الوزیر دمشقی

انہوں نے (علم حدیث کی طلب میں) سفر کیا اور طبرانی کی روایات حاصل کی ہیں۔

ابن ثاقب کہتے ہیں: اس میں بہت زیادہ تسامح پایا جاتا تھا اس نے امام طبرانی کی ''معجم کبیر'' کا ایسا نسخہ حاصل کیا تھا جس کا سماع نہیں ہوا تھا تو اس کے حوالے سے احادیث نقل کیا کرتا تھا اور وہ نسخہ اس کے اصل سماع سے منقول نہیں ہے اور نہ ہی اس کو عارض ہوا ہے۔

یہ اپنے مشائخ کے حوالے سے ''تدلیس'' بھی کرتا تھا اور ایسی روایات نقل کرتا تھا جو اس نے ان مشائخ سے نہیں سنی ہیں۔

اس کا انتقال 543 ہجری میں ''مرو'' میں ہوا۔

۱۹۵۶- حسن بن مقداد

یہ بغداد کا رہنے والا تھا اس سے سونجردی نے یہ روایت اس کے حافظے کی بنیاد پر سنی ہے اور یہ 376 ہجری کی بات ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

افضل الاعمال الصلاة لوقتها، وخير ما اعطى الانسان حسن الخلق، ان حسن الخلق خلق من اخلاق الله

''سب سے افضل عمل نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ہے اور انسان کو جو چیز دی گئی اس میں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں بے شک اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہیں''۔

میں یہ سمجھتا ہوں اس شخص نے اس روایت کو ایجاد کیا یا پھر جسار (نامی راوی) نے ایسا کیا ہوگا۔

۱۹۵۷- حسن بن مکی

یہ کہتا ہے ابن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی پھر اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو صحیح سند کے ساتھ تاریخ بغداد میں منقول ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

خرج نبي الله صلى الله عليه وسلم متكئا على علي، فاستقبله ابوبكر وعمر، فقال: يا علي، اتحب هذين الشيخين ؟ قال: نعم قال: احبهما تدخل الجنة

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سہارے تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ اے علی! کیا تم ان دو بزرگوں سے محبت رکھتے ہو' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان دونوں سے محبت رکھنا تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ روایت محمد بن اسحاق صفار نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ویسے یہ راوی ''صدوق'' ہے۔

۱۹۵۸- حسن بن منصور اسفیجابی

یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۱۹۵۹-(صح) حسن بن موسیٰ (ع) اشیب ابوعلی

یہ ایک مرتبہ حمص کا قاضی بنا تھا پھر یہ طبران کا قاضی بنا پھر موصل کا قاضی بنا۔

انہوں نے شعبہ اور ابن ابی ذئب سے اور ان سے احمد، بشر ابن موسیٰ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مدینی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" ہیں۔

عبداللہ بن علی نے اپنے والد کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بغداد میں رہتا تھا گویا کہ انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

شیخ ابن خراش فرماتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں: موصل میں ایک گرجا گھر تھا لوگوں نے ایک لاکھ (درہم یا دینار) اسے دیے کہ یہ فیصلہ دے کہ وہ اس عمارت کو ایسے ہی رہنے دے اور لوگوں کو اس کی تعمیر سے منع کر دے۔

اس کا انتقال 260 ہجری میں ہوا۔

۱۹۶۰-حسن بن میسرہ

انہوں نے نافع مولی ابن عمر سے اور ان سے فضل بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۱۹۶۱-حسن بن یحییٰ (ق) خشنی دمشقی بلاطی

انہوں نے ہشام بن عروہ اور عمر مولی غفرہ سے اور ان سے ہشام بن عمار، حکم بن موسیٰ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشیء" ہے۔

دحیم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صدوق" ہے اور اس کا حافظہ خراب تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی روایات احتمال رکھتی ہیں۔

اس کے حوالے سے بشر بن حبان سے یہ روایت منقول ہے:

جاء نا واثلة ونحن نبنی مسجدنا فسلم، وقال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من بنی مسجدا یصلی فیه بنی الله له بیتا فی الجنة افضل منه

''حضرت واثلہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اپنی مسجد تعمیر کر رہے تھے انہوں نے سلام کیا اور یہ بات ارشاد فرمائی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص کوئی ایسی مسجد بناتا ہے جس میں نماز ادا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں اس سے افضل گھر بنا دیتا ہے''۔

ہشام بن عمار اور ہیثم بن خارجہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام

''جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا ہے وہ اسلام کو منہدم کرنے میں مدد دیتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

تنزلون منزلا یقال لها الجابیة او الجویبیة یصیبکم فیها داء مثل غدة الجمل الحدیث

''تم لوگ ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ کرو گے جس کا نام جابیہ یا جویبیہ ہوگا وہاں تمہیں ایک بیماری لگے گی جو اونٹوں کی بیماری کی مانند ہوتی ہے''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

ما من نبی یموت فیقیم فی قبره الا اربعین صباحا حتی یرد الله الیه روحه

''جس بھی نبی کا انتقال ہوتا ہے' تو وہ اپنی قبر میں چالیس دن گزارے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس کی طرف واپس کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن جوزی نے اپنی کتاب ''الموضوعات'' میں نقل کی ہے۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

مررت بموسیٰ لیلة اسری بی وهو قائم یصلی بین عالیة وعویلیة،

''میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ عالیہ اور عویلیہ کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے تھے''۔

یہ روایت حسن بن سفیان نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت جھوٹی اور ''موضوع'' ہے۔

۱۹۶۲- حسن بن یحییٰ بن کثیر عنبری

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور دوسرے قول کے مطابق: یہ لاشیء ہے اور اس کا دماغ کمزور تھا۔ انہوں نے امام عبدالرزاق اور ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''مصیصی'' ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

یابن آدم، اتدری لم خلقت ؟ خلقت للنشور والموقف بین یدی اللّٰہ، وھی الجنة والنار، ولیس لھما ثالث، فان عملت بما یرضی الرحمن فالجنة دارك ومنتھاك، وان عملت بما یسخطه فالنار لا یقوم لھا جبار عنید، ولا شیطان مرید، ولا حجر ولا مدر، ولا حدید، خلقت من غضب اللّٰہ علی اھل جحودہ

''اے ابن آدم! کیاتم جانتے ہو'تمہیں کیوں پیدا کیا گیا ہے تمہیں دوبارہ زندہ کیے جانے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور یہ جنت اور جہنم ہیں ان کے علاوہ اور تیسری کوئی چیز نہیں ہے اگر تم وہ عمل کرو گے جس کے ذریعے رحمٰن راضی ہو'تو جنت تمہارا ٹھکانہ اور آخری منزل ہوگی اور اگر تم وہ عمل کرو گے جس کے ذریعے رحمٰن کو ناراض کردو تو جہنم تمہارا ٹھکانہ ہوگی اور کوئی متکبر اور سخت شخص بھی اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کوئی سرکش شیطان کوئی کچی اینٹ کوئی لوہا اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے غضب سے پیدا کیا گیا ہے وہ غضب جو اس کے نافرمانوں کے لیے ہوگا''۔

۱۹۶۳-حسن بن یحییٰ (د) ابوعلی الرری بصری

یہ ''حافظ الحدیث'' اور ''صدوق'' ہے۔

انہوں نے بشر بن عمر الزہرانی، ابوعلی حنفی، نضر بن شمیل اور یعلی بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابوداؤد، احمد بن علی تستری، ابوعروبہ، عسل بن ذکوان الاخباری، ابن صاعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' ہے۔

۱۹۶۴-حسن بن یحییٰ (س)، بصری

اس نے خراسان میں رہائش اختیار کرلی تھی۔

ان سے وہ روایات منقول ہیں جو انہوں نے ضحاک وغیرہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ان سے روایت نقل کرنے میں ابن مبارک منفرد ہیں۔

اس کے حوالے سے پچھنے لگوانے کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۱۹۶۵-حسن بن یزید کوفی الاصم

انہوں نے سدی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ یہ عافیہ قاضی کا بھانجا ہے۔

ابو معمر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

یؤم القوم اقرؤھم

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو''۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

فان کانوا فی القراء ۃ سواء فاعلمهم بالسنة

''اگر وہ لوگ قرأت میں برابر ہوں تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو''۔

یہ روایت زہیر نے اسماعیل سے اوس کے حوالے سے اسی طرح نقل کی ہے۔

جبکہ محمد بن صباح نے اس کے حوالے سے حسن بن عمارہ سے نقل کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محدثین نے اس کے حوالے سے کوئی روایت اپنی کتابوں میں نقل نہیں کی۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۱۹۶۶- حسن بن یزید،

یہ حسن بن ابوالحسن مؤذن ہے۔

انہوں نے ابن عیینہ سے اور ان سے قاسم مطرز نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۱۹۶۷- حسن بن یزید (ق)، ابو یونس القوی

یہ شخص حدیث میں ''قوی'' ہوگا ان شاء اللہ۔ انہوں نے ابوسلمہ' طاؤس اور ایک بڑی تعداد سے روایات نقل کی ہیں۔

جبکہ اس کے حوالے سے حسین جعفی اور ابوعاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: محدثین کا اس کے ''ثقہ'' ہونے پر اتفاق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا ذکر امتیاز کرنے کے لیے کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ابن عدی نے اس کے حالات میں یہ کیوں کہا ہے کہ یہ اصم کا ہم نام ہے اور ''قوی'' نہیں ہے' کیا وہ اصم کے قوی ہونے کی نفی کر رہے ہیں یا ان کی مراد یہ ہے کہ یہ راوی ''قوی'' نہیں ہے۔

۱۹۶۸- حسن بن یزید عجلی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ان سے عبداللہ بن ابی نجیح نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۹۶۹- حسن بن یزید

انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۷۰- حسن بن یزید

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اس نے سلمہ بن شبیب کے حوالے سے روایات بیان کی ہیں اور یہ ''ضعیف'' ہے۔

۱۹۷۱- حسن بن یسار (ع) (حسن بصری)

یہ انصار کے غلام (یا آزاد کردہ غلام) ہیں۔ اور اپنے زمانے میں بصرہ میں تابعین کے سردار تھے۔

یہ اپنی ذات میں ''ثقہ'' اور ''حجت'' ہیں۔ علم اور عمل میں بلند پائے کے حامل ہیں اور عظیم المرتبت ہیں۔ البتہ تقدیر کے مسئلے کے بارے میں ان سے کچھ نامناسب آراء صادر ہوئی ہیں جن کا انہوں کے قصد نہیں کیا تھا' اس لیے محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اور میں محدثین کے کلام کی طرف التفات نہیں کروں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ان کے سامنے ان مسائل کی تحقیق بیان کی گئی تو انہوں نے اس سے برأت کا اظہار کر دیا تھا۔

ان سے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا انہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا تھا یا زمین کے لیے؟ تو انہوں نے جواب دیا! زمین کے لیے۔

ان سے دریافت کیا گیا: کیا حضرت حضرت آدم علیہ السلام کے لیے یہ بات ممکن تھی کہ وہ جنت میں ہی رہتے' زمین پر نہ آتے تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو یہ اس مسئلے کی بنیاد ہے' کیوں کہ بندہ مستقیم رہنے کی قدرت نہیں رکھتا صرف اللہ کی مشیت کے ساتھ مستقیم رہ سکتا ہے البتہ حسن بصری بکثرت تدلیس کیا کرتے تھے جب یہ کسی روایت کے بارے میں کہیں کہ یہ فلاں سے منقول ہے' تو پھر اسے ضعیف قرار دیا جائے گا۔ بطور خاص ان لوگوں کے لیے جن سے انہوں نے احادیث کا سماع نہیں کیا جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات ہیں۔ محدثین نے ان روایات کو ''منقطع'' قرار دیا ہے جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۱۹۷۲- حسن بن فلان عرنی

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد کا تعلق ہے' تو وہ ''ثقہ'' ہے۔

۱۹۷۳- حسن بن واقعی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث اپنی طرف سے بنا لیتا تھا۔ انہوں نے اسی طرح مختصر طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۹۷۴- حسن یمانی

انہوں نے اپنے دادا فلاں مزنی سے روایات نقل کی ہیں جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۱۹۷۵- حسن

انہوں نے واصل الاحدب سے روایات نقل کی ہیں اور یہ غیر معروف ہے۔

۱۹۷۶- حسن کتانی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام معبد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام حسین ہے

۱۹۷۷- حسین بن احمد حافظ شماخی، ابوعبداللہ ہروی صفار

انہوں نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیے اور بھرپور محنت کی ہے۔

دمشق میں شیخ ابودحداح' احمد بن محمد سے' بغداد میں امام بغوی سے' مصر میں احمد بن عبدالوارث سے اور طہران میں امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

جبکہ ان سے برقانی اور اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

برقانی کہتے ہیں: میں نے ان کے حوالے سے احادیث تحریر کی تھیں پھر میرے سامنے یہ بات واضح ہوئی کہ یہ حجت نہیں ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔ اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا اور اس کے حوالے سے ایک ''مستخرج'' منقول ہے جو ''صحیح مسلم'' پر ہے۔

اس کا انتقال 372 ہجری میں ہوا۔

۱۹۷۸- حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر الحافظ، ابوعبداللہ صیرفی

انہوں نے ابن بختری اور اسماعیل صفار سے اور ان سے ابوحسین بن غریق نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: عبیداللہ نے اس کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے امام دارقطنی' ابن اسماعیل وراق کے حوالے سے روایات تحریر کی ہیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: ابوالقاسم الازہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں اس وقت ابوعبداللہ بن بکیر کے پاس موجود تھا اور ان کے سامنے کچھ اجزاء تھے میں نے ان کا جائزہ لینا شروع کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: تم جس بھی متن کے بارے میں چاہو میرے سامنے بیان کرو میں تمہیں اس کی سند کے بارے میں' یا میرے سامنے سند بیان کرو تو میں تمہیں اس کے متن کے بارے میں بتادوں گا تو میں نے ان کے سامنے مختلف متون کا تذکرہ کیا اور انہوں نے اپنی یادداشت کے طور پر ان کی اسانید بیان کردیں۔ میں نے کئی مرتبہ ان کے ساتھ ایسا کیا ہے پھر ازہری فرماتے ہیں: یہ راوی ''ثقہ'' ہے' لیکن محدثین ان سے حسد کرتے تھے اس لیے انہوں نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوالفوارس نے ان کے بارے میں شدید کلام کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں تساہل کا شکار ہو جاتے اور شیوخ کے اصول کے ساتھ وہ چیزیں لاحق کر دیتے تھے جو ان کا حصہ نہیں تھیں۔ یہ مقطوع روایات کو ''موصول'' روایات کے طور پر نقل کرتے تھے اور اسانید میں اسماء کا اضافہ کر دیتے تھے۔

ابن علان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم امر منادیا یوم خیبر بتحریم لحوم الحمر الاهلیة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دے دیا گیا ہے''۔

ابن بکیر کہتے ہیں: یہ روایت مجھ سے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن شاہین نے سنی ہے۔

اسی سند کے ساتھ خطیب سے یہ روایت بھی منقول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسے نقل کیا ہے۔

اس کا انتقال 388 ہجری میں ہوا' اس وقت اس کی عمر 61 برس تھی۔

۱۹۷۹- حسین بن احمد قادسی

انہوں نے ابوبکر بن مالک قطیعی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوالفضل بن خیرون نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ شیخ ابی نرسی کہتے ہیں: انہوں نے ایسی روایات کے سماع کا دعویٰ کیا ہے جو انہوں نے نہیں سنی ہیں' ویسے اس کا سماع درست بھی ہے اس کے حوالے محمد یونس کدیمی اور قعنبی کا ایک جزء منقول ہے۔ اس طرح ''مسند احمد'' کے کچھ اجزاء بھی منقول ہے جو ہم نے اس سے سنے ہیں۔

خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں: احمد بن حسین بن خیرون نے ہمیں بتایا ہے ایک مرتبہ میں قادسی سے ملا' میں نے اس سے کہا تمہارا ناس ہو مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ تم نے ابن جعابی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے تم نے اس سے کب احادیث کا سماع کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں نے اس سے سماع تو نہیں کیا' لیکن میں نے اسے دیکھا تو ہوا ہے۔ میں نے دریافت کیا: تمہاری پیدائش کب ہوئی تھی' تو اس نے جواب دیا 356 ہجری میں' میں نے جواب دیا تو ابن جعابی کا انتقال تو اس سے ایک سال پہلے ہو گیا تھا۔ اس نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیسے ہوا البتہ میرے ماموں نے مجھے ایک بزرگ دکھایا اور کہا یہ ابن جعابی ہے اور یہ بات سن 362 ہجری کی ہے۔

اسی طرح خطیب بغدادی نے بھی اس راوی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے میں نے اس سے کہا تم یہاں صرف وہ روایات نقل کرو جن کی کوئی اصل ہو لیکن اس نے ''جامع براثا'' میں منقطع روایات نقل کرنا شروع کیں اور یہ بات بیان کی کہ ناصبیوں نے مجھے اس بات سے روک دیا ہے کہ میں اہل بیت کے مناقب کے بارے میں روایات نقل کروں اس لیے میں عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہوں۔

اس کا انتقال 447 ہجری میں ہوا۔

۱۹۸۰- حسین بن ابراہیم البابی

انہوں نے حمید طویل کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک ''موضوع'' روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

تختموا بالعقيق، فانه ينفي الفقر، واليمين احق بالزينة

''عقیق کی انگوٹھی بنواؤ' کیوں کہ یہ غربت کوختم کرتا ہےاوردایاں ہاتھ زیب وزینت کے زیادہ لائق ہے (یعنی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنو)''۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ حسین نامی یہ راوی کون ہے؟ ہوسکتا ہے اسی نے یہ روایت ایجاد کی ہو۔اسی راوی سے ایک روایت بھی منقول ہےاور یہ راوی ''واہی الحدیث'' ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

لما عرج بي رأيت على ساق العرش لا اله الا الله محمد رسول الله، ايدته بعلي، ونصرته بعلي

''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں نے عرش کے پائے پر دیکھا وہاں یہ لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں علی کے ذریعے اس کی تائید کروں گا اور اس کی مدد کروں گا''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۱۹۸۱- حسین بن ابراہیم

انہوں نے حافظ محمد بن طاہر سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ دجال ہے' جس نے مختلف دنوں کی نمازوں کے بارے میں سورج کی مثل سند کے ساتھ روایت ایجاد کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:)

من صلى يوم الاثنين اربع ركعات اعطاه الله قصرا فيه الف الف حوراء

''جوشخص پیر کے دن چار رکعت ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ایسا محل تیار کرے گا جس میں دس لاکھ حوریں ہوں گی''۔

۱۹۸۲- حسین بن ادریس انصاری ہروی

یہ ابن خرم کے نام سے معروف ہیں اور یہ مشہور ہیں۔

انہوں نے سعید بن منصور اور خالد بن ہیاج سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: انہوں نے اپنی روایات کا ایک جزء مجھے بھجوایا' جس کی پہلی دوسری اور تیسری روایت جھوٹی تھی۔ میں نے اس کا تذکرہ علی بن جنید سے کیا تو وہ بولے: میں (اپنی بیوی کو) طلاق ہونے کی قسم اٹھا کے یہ کہتا ہوں کہ یہ ایک ایسی روایت ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(ابن ابی حاتم کہتے ہیں) میرے نزدیک بھی وہ روایت ایسی ہی ہے۔

مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ خرابی کی بنیاد یہ شخص ہے یا خالد بن ہیاج نامی راوی ہے (جس سے اس نے روایات نقل کی ہیں)

۱۹۸۳- حسین بن اسماعیل تیماوی

انہوں نے درباس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۸۴- حسین بن اشہب

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۸۵- حسین بن ایوب

انہوں نے ایک شیخ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جس کا انہوں نے نام بھی بیان کیا ہے لیکن یہ سب ''مجہول'' ہیں۔

۱۹۸۶- حسین بن براد

یہ بھی اسی طرح ''مجہول'' ہے۔

۱۹۸۷- حسین بن ابو بردہ

انہوں نے قیس بن ربیع سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے؟

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

المستشار مؤتمن

''جس سے مشورہ لیا جائے وہ شخص امین ہوتا ہے''۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

۱۹۸۸- حسین بن حسن شیلمانی

انہوں نے وضاح بن حسان سے اور ان سے ابویعلی موصلی اور موسیٰ بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا محل ''صدق'' ہے۔

اس کا انتقال 230 ہجری میں ہوا۔

۱۹۸۹- حسین بن حسن (س) اشقر کوفی

انہوں نے حسن بن صالح، زہیر اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے احمد بن حنبل، کدیمی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

اذا کان یوم القیامة نادی مناد: یاَھل الجمع غضوا ابصارکم حتی تمر فاطمة، فتمر ومعها سبعون من الحور العین کالبرق اللامع

''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو جب تک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزر نہیں جاتیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزریں گی اور ان کے ساتھ ستر ہزار حوریں ہوں گی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے وہاں سے گزر جائیں گی''۔

۱۹۹۰- حسین بن حسن بن یسار

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۱۹۹۱- حسین بن حماد ظاہری

اسی طرح (یہ راوی بھی ''مجہول'' ہے)۔

۱۹۹۲- حسین بن حسن بن بندار انماطی

انہوں نے ابن ماسی سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ تشیع اور اعتزال کی طرف دعوت دیا کرتا تھا اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس بات پر مناظرے بھی کیا کرتا تھا۔

۱۹۹۳- حسین بن حسن بن حماد شغافی

انہوں نے بانہ بنت بہز بن حکیم سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے؟

علی بن سعید عسکری نے اس کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۱۹۹۴- حسین بن حسن بن عطیہ عوفی

انہوں نے اپنے والد اور اعمش سے روایت نقل کی ہے۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ایسی اشیاء روایت کی ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ حفص بن غیاث کے بعد بغداد کے مشرقی حصے کا قاضی بنا تھا' پھر اس کے بعد یہ مہدی کے لشکر کا قاضی بن گیا تھا۔

اس کے حوالے سے اس کے بیٹے حسن اور اس کے بھتیجے سعد بن محمد نے اور عمر بن شبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "قوی" نہیں ہے۔
شیخ جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کو برا کہا کرتا تھا۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضعیف راویوں کی ایک جماعت نے حسین اشقر کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں اور اس شخص کی نقل کردہ روایات میں ضعف پایا جاتا ہے۔

انہوں نے اس کے حوالے سے منقول "منکر" روایات کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے ایک روایت میں انہوں نے فرمایا:
"میرے نزدیک اس میں خرابی کی بنیاد اشقر نامی راوی ہے۔
شیخ ابومعمر ہذلی کہتے ہیں: یہ راوی "کذاب" ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "قوی" نہیں ہے۔
جہاں تک ابن حبان کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کا تذکرہ کتاب "الثقات" میں کیا ہے اور کہا ہے: ان کا انتقال 208 ہجری میں ہوا۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس روی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:
كان النبى صلى الله عليه وسلم يقسم غنائم حنين وجبرائيل الى جنبه، فجاء ملك فقال: ان ربك يامرك بكذا وبكذا، فخشى ان يكون شيطانا، فقال لجبريل: تعرفه ؟ فقال: هو ملك، وما كل الملائكة اعرف

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کا مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اور حضرت جبرائیل آپ کے پہلو میں موجود تھے۔ ایک فرشتہ آیا اور بولا: آپ کے پروردگار نے آپ کو فلاں فلاں بات کا حکم دیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو چناں چہ آپ نے حضرت جبرائیل سے فرمایا: تم اس سے واقف ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یہ فرشتہ ہے اور میں فرشتوں کی مخصوص شناخت کو پہچانتا ہوں"۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ابومحذورہ نامی راوی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خرابی کی بنیاد حسین نامی راوی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
على باب حطة: من دخل منه كان مؤمنا، ومن خرج منه كان كافرا
"علی حطہ کا دروازہ ہے جو شخص اس میں داخل ہو جائے وہ مومن ہوگا اور جو نکل جائے گا وہ کافر ہوگا"۔
یہ روایت جھوٹی ہے۔
غیلانیات میں یہ بات تحریر ہے:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن موسیٰ بیان کرتے ہیں میں بغداد کے قاضی عوفی کے پاس موجود تھا تو انہوں نے ضحاک بن سفیان کی روایت نقل کی اور فرمایا:

كتب الى النبى صلى الله عليه وسلم ان اورث امرأة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط میں لکھا کہ میں عورت کو وارث قرار دوں''۔

پھر ایک گھڑی چپ رہے اور فرمایا کہ اشیم صنعانی نے یہ بات بیان کی ہے۔

عباس دوری کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عوفی نامی یہ شخص اپنی روایت میں یہودیوں کے ہار اور اخروٹ کی مثل ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے عوفی نامی اس راوی کی داڑھی انتہائی لمبی تھی۔

اس کا انتقال 201 ہجری میں ہوا۔

۱۹۹۵- حسین بن حسین بن الفانید

انہوں نے ابوعلی بن شاذان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

شجاع ذہلی اور دیگر حضرات کا کہنا ہے یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے ابن ناصر سلفی نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۹۶- حسین بن حمید بن الربیع کوفی خزاز

مطین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور ان پر تہمت عائد کی ہے۔

۱۹۹۷- حسین بن حمید بن موسیٰ عکی مصری، ابوعلی

انہوں نے یحییٰ ابن بکیر اور محمد بن ہشام السدوسی سے اور ان سے طبرانی وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۱۹۹۸- حسین بن حمید بصری

انہوں نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۹۹۹- حسین بن حمید

یہ وہ شخص ہے جس نے زہیر بن عباد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن جوزی نے ان دونوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے ہمارے علم کے مطابق ان دونوں میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان میں سے دوسرا ''عکی'' ہے اور اس میں ''لین'' کا احتمال ہے۔

۲۰۰۰- حسین بن خالد، ابوجنید

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ حارث بن ابواسامہ اس کے ساتھ لاحق ہو گئے تھے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات ضعیف راویوں کے حوالے سے منقول ہیں۔

۲۰۰۱- حسین بن داؤد، ابوعلی بلخی

انہوں نے فضیل بن عیاض اور عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت ''موضوع'' ہیں۔

اسماعیل بن فراء نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے زہری کا قول نقل کیا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

ولمن خاف مقام ربه جنتان. قال: بستانان في الجنة

''اور جو شخص اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں''۔

زہری کہتے ہیں: اس سے مراد جنت میں موجود دو باغ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی کتاب میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یابن آدم لا تزول قدماك حتى اسالك عن عمرك فيما افنيت، وعن جسدك فيما ابليت، وعن مالك من اين اكتسبته ؟ واين انفقته ؟

''اے آدم کے بیٹے! تمہارے پاؤں اپنی جگہ ہلنے سے پہلے میں تم سے تمہاری عمر کے بارے میں دریافت کروں گا کہ تم نے کس کام میں بسر کی؟ تمہارے جسم کے بارے میں دریافت کروں گا کہ تم کس کام میں اسے پرانا کیا اور تمہارے مال کے بارے میں دریافت کروں گا کہ تم نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کس طرح خرچ کیا''۔

یہ روایت خطیب نے اپنی تاریخ میں احمد بن عبداللہ اور ابوبکر شافعی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے اور یہ روایت ابوبکر نامی راوی کی نقل کردہ ''رباعیات'' میں سے ہے۔

۲۰۰۲- حسین بن داؤد، سنید، مصیصی

یہ علم حدیث کا ماہر ہے اور اس سے تفسیر بھی منقول ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۲۰۰۳- (صح) حسین بن ذکوان (ع) معلم

یہ ثقہ اور اہل علم افراد میں سے ہے۔

شیخ عقیلی نے کسی دلیل کے بغیر انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔انہوں نے ابن بریدہ، عطاء اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابن مبارک، شعبہ، یحییٰ قطان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ابوحاتم، یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: اس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جسے اس نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے' کیوں کہ کون شخص ایسا ہے جس میں روایت نقل کرنے میں غلطی نہیں ہو جاتی۔شعبہ ہیں یا امام مالک؟

۲۰۰۴-حسین بن زیاد،

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس نے مقاتل بن سلمان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے اور ''مجہول'' ہے۔

۲۰۰۵-حسین بن زید (ق) بن علی بن حسین بن علی العلوی، ابوعبداللہ کوفی

انہوں نے اپنے والد اور اپنے چچا امام محمد الباقر' عبداللہ' عمر' ام علی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ان کے دو صاحبزادوں: اسماعیل، یحییٰ، عبدالرواجبی، ابومصعب زہری، ابراہیم ابن منذر، علی بن مدینی نے روایات نقل کی ہیں۔

اور یہ کہا ہے: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شخص معروف ہے' لیکن ''منکر'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ ''منکر'' روایات ہیں۔میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر ان کا کہنا ہے: ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے دادا (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة: ان اللہ یغضب لغضبك، ویرضی لرضاك

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضامندی کی وجہ سے راضی ہوتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا انا مت فاغسلنی بسبع قرب من بئر غرس

''جب میں مرجاؤں تو مجھے سات مشکیزوں کے ذریعے غسل دینا جن کا پانی بئر غرس کا ہو''۔

ابراہیم بن منذر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لن یعمر اللہ ملکا فی امۃ نبی مضی قبلہ ما بلغ ذلک النبی من العمر فی امتہ

''اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی بھی نبی کو حکومت اتنے ہی عرصے عطا کی جتنا عرصہ وہ نبی اس امت میں موجود رہا''۔

یہ روایت امام حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں نقل کی ہے اور انہوں نے روایت کی اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا کہ میرے چچا نے یہ روایت نقل کی ہے۔

۲۰۰۶- حسین بن ابوسری عسقلانی،

یہ محمد بن ابوسری کا بھائی ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ان کے بھائی محمد نے کہا ہے میرے بھائی کے حوالے سے روایات تحریر نہ کرو' کیوں کہ یہ ''کذاب'' ہے۔

ابوعروبہ کہتے ہیں: یہ میری والدہ کا ماموں ہے اور یہ ''کذاب'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے وکیع، ضمرہ اور ایک گروہ سے اور ان سے ابن ماجہ، حسین بن اسحاق تستری اور ابن قتیبہ عسقلانی نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

السبق ثلاثۃ: یوشع الی موسیٰ، ویس الی عیسیٰ، وعلی الی

''تین لوگ سبقت لے جانے والے ہیں یوشع حضرت موسیٰ کی طرف' یٰسین حضرت عیسیٰ کی طرف اور علی' میری طرف''۔

۲۰۰۷- حسین بن ابوسفیان

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''ضعیف'' ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: اس شخص کی نقل کردہ روایت مستقیم نہیں ہوتی۔

عقیلی فرماتے ہیں: یہ سفیان بن حسین کا والد ہے۔

محمد بن فضیل اور قاسم بن مالک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی ام سلیم وھی تصلی صلاۃ التطوع، فقال لھا: اذا صلیت المکتوبۃ فاحمدی اللہ عشرا، وسبحی عشرا، وکبری عشرا، ثم سلی یقال لک: نعم، نعم

''نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے وہ اس وقت نفل نماز ادا کر رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم فرض نماز ادا کرلو تو اس کے بعد دس مرتبہ الحمدللہ' دس مرتبہ سبحان اللہ' اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو' پھر تم جو چاہو

مانگو تمہیں جواب میں کہا جائے گا: جی ہاں، جی ہاں (یعنی تمہاری دعا قبول ہوگی)"۔

۲۰۰۸- حسین بن سلمان مروزی

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۰۰۹- حسین بن سلیمان نحوی

انہوں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان سے ابو احمد بن ناصح نے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے تین جھوٹی روایات نقل کی ہیں اور خرابی کی بنیاد یہی شخص ہے۔

۲۰۱۰- حسین بن سلیمان طلحی

انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

انہوں نے عبدالملک کے حوالے سے تقریباً پانچ "منکر" روایات نقل کی ہیں۔ جس میں ایک روایت وہ ہے جو عبدالملک کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

يا علي كذب من زعم انه يحبني ويبغضك

"اے علی! وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے، حالاں کہ وہ تم سے بغض رکھتا ہو"۔

یہ روایت اس کے حوالے سے ہشام بن یونس نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے عبدالملک کے حوالے سے پہلے والی روایت نقل کی ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔

۲۰۱۱- حسین بن سوار جعفی

انہوں نے اسباط بن نصر سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "معروف" نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت "منکر" ہے۔

۲۰۱۲- حسین بن سیار حرانی

انہوں نے ابراہیم بن سعد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعروبہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ راوی "متروک" ہے۔

۲۰۱۳- حسین بن صالح سواق

انہوں نے جناح سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں ''مجہول'' ہیں اور ان کی نقل کردہ روایت کا متن ''منکر'' ہے۔

۲۰۱۴- حسین بن طلحہ

انہوں نے اپنے ماموں ابن جناح کے حوالے سے روایات بیان کی ہیں اور
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
ان سے روایت نقل کرنے میں ابوتوبہ حلبی منفرد ہیں۔

۲۰۱۵- حسین بن عبداللہ (ت، ق) بن عبیداللہ بن عباس ہاشمی مدنی

انہوں نے ربیعہ بن عباد، کریب اور عکرمہ سے اور ان سے ابن جریج، ابن مبارک، سلیمان ابن بلال اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ''منکر'' روایت منقول ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی کہتے ہیں: میں نے اس کی روایات کو ترک کردیا تھا۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
دوسرے قول کے مطابق یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔
شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں مشغول نہیں ہوجائے گا۔
عقیلی فرماتے ہیں: آدم کا کہنا ہے: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس اور عبداللہ بن یزید بن قنطس پر زندیق ہونے کی تہمت عائد کی گئی ہے۔
ابن ابورواد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

رآیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ قد رفع یدیہ الی صدرہ کاستطعام السکین

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ میں دیکھا آپ نے دونوں ہاتھ سینے تک اٹھائے ہوئے تھے یوں جیسے مسکین شخص کھانا مانگتا ہے''۔

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

الا اخبرکم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر، کان اذا زاغت الشمس فی منزلہ جمع بین الظھر والعصر، واذا حانت لہ المغرب فی منزلہ جمع بینھا وبین العشاء

''کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر کے دوران نماز کے بارے میں بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پڑاؤ کی جگہ پر موجود ہوتے تو آپ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرلیتے تھے اور جب پڑاؤ کی جگہ پر آپ کو مغرب کا

وقت ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر لیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یا بنی هاشم، انه سیصیبکم بعدی جفوة فاستعینوا علیها بأرقاء الناس

''اے بنو ہاشم! عنقریب میرے بعد تمہارے ساتھ زیادتیاں ہوں گی' تو تم ان کے خلاف غلاموں سے مدد حاصل کرنا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

انه مر بحسان وقد رش فناء اطمه وجلس اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سماطین، وجاریة یقال لها سیرین معها مزهر یختلف به بین القوم وهی تغنیهم وتقول: " هل علی ویحکم ان لهوت من حرج " فتبسم النبی صلی الله علیه وسلم، وقال: لا حرج ان شاء الله

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں پانی چھڑکا یا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک لڑکی جس کا نام سیرین تھا اور اس کے پاس ایک باجا تھا اور وہ لوگوں کے درمیان اس باجے کو لے کر گھوم رہی تھی اور یہ گا رہی تھی اور کہہ رہی تھی'':

''کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ تمہارا ناس ہو اگر میں تھوڑا سا لہو ولعب کر لیتی ہوں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ان شاء اللہ''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تصوموا یوم الجمعة، تتخذونه عیدا کما فعلت الیهود والنصاری، لکن صوموا یوما قبله ویوما بعده

''جمعہ کے دن کو عید مناتے ہوئے اس دن روزہ نہ رکھو۔ جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے کیا تھا بلکہ تم اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھا کرو''۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا انتقال 141 ہجری میں ہوا۔

۲۰۱۶- حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ بن ابوضمیرہ سعید حمیری مدنی

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے زید بن حباب وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' اور ''کذاب'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور ''مامون'' نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور ''ضعیف'' بھی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔ اس کی روایات کو چھوڑ کر دو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

كل مسكر حرام وليس في الدين اشكال

''ہرنشہ آور چیز حرام ہےاور دین میں اشکال نہیں ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

كل مسكر خمر الحديث

''ہرنشہ آور چیز خمر ہے''۔

امیہ بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اشتدي ازمة تنفرجي

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: قحط میں خود کو سنبھالے رکھو کشادگی حاصل ہوگی''۔

۲۰۱۷- حسین بن عبداللہ بن سیناء، ابوعلی الرئیس (مشہور فلسفی اور مفکر بوعلی سینا)

میرے علم کے مطابق انہوں نے علم حدیث سے متعلق کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔ اگر یہ روایت کر بھی لیتا تو اس سے روایت نقل کرنا جائز نہ ہوتا' کیوں کہ یہ فلسفی اور گمراہ شخص تھا۔

میں یہ کہتا ہوں انہوں نے اپنی کتاب ''القانون'' میں طب نبوی سے متعلق بعض روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۱۸- حسین بن عبداللہ بن شاکر سمرقندی

یہ داؤد ظاہری کا کاتب تھا۔

انہوں نے محمد بن رمح اور عدنی سے احدیث کا سماع کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ان سے ابوبکر الشافعی نے روایات نقل کی ہیں۔

ادریسی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۰۱۹- حسین بن عبدالاول

انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کروں گا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۲۰۲۰- حسین عبدالرحمٰن (د)

انہوں نے سعد اور اسامہ بن سعد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

ابن حبان نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

۲۰۲۱ - حسین بن عبدالرحمٰن

علی بن مدینی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہو سکتا ہے یہ وہ شخص ہو جس کا اسم منسوب احتیاطی ہے تو پھر یہ نا قابلِ اعتماد ہوگا۔

ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام حسن ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ (اس کا نام) حسین بن عبدالرحمٰن بن عباد بن الہیثم، ابوعلی الاحتیاطی ہے جبکہ بعض راویوں نے اس کا نام حسن بیان کیا ہے۔

انہوں نے ابن عیینہ، ابن ادریس اور جریر بن عبدالحمید سے اور ان سے ہیثم بن خلف، محمد بن ابی الازہر نحوی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

مروزی کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے احتیاطی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کا نام حسین ہے میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ یہ حاکم وقت کا مصاحب بن گیا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا تذکرہ کتاب "طبقات القراء" میں کیا ہے۔

جعفر بن محمد کہتے ہیں: حسین بن عبدالرحمٰن احتیاطی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

زينوا مجالسكم بالصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، وبذكر عمر ابن الخطاب

"اپنی محفلوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر کے آراستہ کرو"

یہ روایت "منکر" اور "موقوف" ہے۔

ہیثم بن خلف نے اس راوی سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ليس في الجنة شجرة الا على كل ورقة منها مكتوب لا اله الا الله، محمد رسول الله، ابوبكر الصديق، عمر الفاروق، عثمان ذو النورين

"جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں ہے جس کے ہر پتے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان ذوالنورین نہ لکھا ہوا ہو"۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور اس بارے میں الزام حسین نامی راوی پر عائد کیا گیا ہے۔

۲۰۲۲ - حسین بن عبدالغفار

انہوں نے سعید بن عفیر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے۔ شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ایک جماعت کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' لیکن اس کی عمر اس بات کا احتمال نہیں رکھتی کہ اس کی ان حضرات سے ملاقات ہوئی ہوگی۔ اس سے "منکر" روایات منقول ہیں۔

جہاں تک ابن یونس نامی راوی کا تعلق ہے' تو اس نے اس کا نام حسن بن غفیر ذکر کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۲۰۲۳ - حسین بن عبید اللہ تمیمی

انہوں نے شریک قاضی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

عقیلی فرماتے ہیں: محمد بن ہشام نے اس راوی سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الخلاء لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے تھے"۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ البتہ اس کی مثل ایک روایت اعمش کے حوالے سے نقل کی گئی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔ یہ بات محمد بن ربیعہ اور ایک جماعت نے اعمش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

یہ روایت وکیع اور عبدالحمید نے اعمش کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کے علاوہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

۲۰۲۴ - حسین بن عبید اللہ عجلی، ابوعلی

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس لائق ہے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں کیا جائے جو اپنی طرف سے احادیث بنالیا کرتے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان عثمان لیتحول من منزل الی منزل فتبرق لہ الجنۃ

"بے شک عثمان ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف جائے گا تو اس کے لیے جنت چمک اٹھے گی"۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

احمد بن کامل نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں ہے اور اس راوی پر اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۲۰۲۵ - حسین بن عبید اللہ بن خصیب ابزاری بغدادی منقار

انہوں نے ہناد بن سری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

احمد بن کامل کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں ایک روایت یہ بھی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فاطمۃ وقال: ان جبرائیل لیلۃ اسری بی دخلت الجنۃ فاطعمنی من جمیع ثمارھا، فصار ماء فی صلبی، فحملت خدیجۃ بفاطمۃ، فاذا قبلتھا اصبت من رائحۃ تلک الثمار

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج کروائی گئی جبرائیل مجھے جنت میں لے کر گئے اور انہوں نے مجھے وہاں کے تمام پھل کھلائے تو اس کے نتیجے میں میری پشت میں پانی پیدا ہوا تو پھر خدیجہ کو فاطمہ کا حمل ہوا۔ جب میں فاطمہ کو بوسہ دیتا ہوں تو مجھے ان پھلوں کی خوشبو محسوس ہوتی ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اتانی جبرائیل لیلۃ اربع وعشرین من رمضان، ومعہ طبق من رطب الجنۃ، فاکلت منہ وواقعت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ

''رمضان کی چوبیسویں رات جبرائیل میرے پاس آئے ان کے ساتھ جنت کی کھجوروں کا ایک تھال تھا' میں نے اس میں سے کھالیا پھر میں نے خدیجہ کے ساتھ صحبت کی تو فاطمہ کا حمل ٹھہرا''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش حضرت جبرائیل کے پہلی بار نازل ہونے سے کئی سال پہلے ہوگئی تھی۔

اس راوی کا انتقال 295 ہجری میں ہوا۔

۲۰۲۶ - حسین بن عبید اللہ، ابوعبداللہ غضائری،

یہ رافضیوں کا سردار ہے اور اس نے بعابی سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے یوم غدیر کے نام کی کتاب تصنیف کی ہے۔

ان کا انتقال 411 ہجری میں ہوا۔

یہ بہت سی روایات کا حافظ تھا لیکن بصیرت نہیں رکھتا تھا۔

۲۰۲۷ - حسین بن عروہ (ق) بصری

انہوں نے دونوں حمادوں اور مالک سے اور ان سے احمد ابن معذل اور نصر بن علی جہضمی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۲۰۲۸ - حسین بن عطاء بن یسار مدنی

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ جب یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔

اس نے زید بن اسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عن ابن عمر: قلت لابی ذر: اوصنی قال: سألت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کما سألتنی، فقال: ان صلیت الضحی رکعتین لم تکتب من الغافلین، وان صلیت اربعا کتبت من الفائزین الحدیث بطوله

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجھے کوئی نصیحت کیجیے تو انہوں نے بتایا میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاشت کی دو رکعت ادا کرو گے تو تمہارا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا اور اگر چار رکعت ادا کرو گے تو تمہارا شمار کامیاب لوگوں میں کیا جائے گا''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے جسے محمد بن مسرور نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۲۰۲۹ - حسین بن عفیر قطان، مصری،

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

میرا خیال ہے یہ عبدالغفار کا بیٹا ہے اور اس کا نام حسن ہے۔

۲۰۳۰ - حسین بن علوان کلبی

انہوں نے اعمش اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں۔ یہ ''انتہائی ضعیف'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ' نسائی اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اپنی طرف سے احادیث ایجاد کرلیا کرتا تھا اور انہیں ہشام اور دیگر محدثین کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ اس کی حدیث کو صرف حیرانگی کے طور پر تحریر کیا جاسکتا ہے۔

ان سے حسن بن سکین بلدی اور اسماعیل بن عباد الارسوفی نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اربع لا يشبعن من اربع: ارض من مطر، وعين من نظر، وانثى من ذكر، وعالم من علم

''چار چیزیں' چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتی ہیں۔ زمین بارش سے' آنکھ دیکھنے سے' عورت مرد سے اور عالم' علم سے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ جھوٹا شخص ہے۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

السخاء شجرة في الجنة اغصانها في الدنيا، فمن تعلق بغصن منها قاده الى الجنة، والبخل شجرة في النار الحديث

''سخاوت دنیا میں ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں دنیا میں بھی ہیں تو جو شخص اس میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے یہ اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور کنجوسی جہنم کا ایک درخت ہے......''۔

ابن حبان نے اس راوی کے حوالے سے اس طرح کی روایات نقل کی ہیں جن کو دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ اس نے انہیں ایجاد کر کے ہشام کی طرف منسوب کردیا ہے جیسا کہ اس نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء ثم خرج دخلت، فلا ارى له اثر شيء الا انى اجد ريح الطيب، فذكرت ذلك له فقال: اما علمت انا معشر الانبياء نبتت اجسامنا على اجساد اهل الجنة، فما خرج منا ابتلعته الارض

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے پھر واپس تشریف لے آتے پھر اندر چلے جاتے تھے تو مجھے آپ پر کسی چیز کا نشان نظر نہ آتا البتہ مجھے ایک پاکیزہ خوشبو محسوس ہوتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں پتا نہیں ہے ہم انبیاء کے جسم اہل جنت کے جسم سے پیدا ہوئے ہیں ان سے جو کچھ نکلتا ہے زمین اسے نگل لیتی ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اياكم ورضاع الحمقى، فان لبن الحمقى يعدى

''احمق عورت سے رضاعت کروانے سے بچنا' کیوں کہ احمق عورت کا دودھ متعدی ہوتا ہے (یعنی بچے پر اس کا اثر ہوتا ہے)''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

لو علمت امتی ما فی الحلبة لاشتروها بوزنها ذهبا

''اگر میری امت کو پتہ چل جائے کہ میتھی میں کتنے فائدے ہیں تو وہ اس کے وزن جتنے سونے کے عوض میں اسے خریدیں''۔

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو جھوٹی روایات بیان کی ہیں ان میں سے ایک درج ذیل ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سافر یوم الجمعة دعا علیه ملکاه

''جو شخص جمعہ کے دن سفر کرتا ہے' تو اس پر مقرر دونوں فرشتے اس کے خلاف دعا کرتے ہیں''۔

۲۰۳۱- حسین بن علی (د،ت) بن الاسود عجلی کوفی

انہوں نے ابن فضیل اور وکیع سے اور ان سے ابوداؤد، ترمذی، ابویعلی اور محاملی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ اس کی نقل کردہ روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''انتہائی ضعیف'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 254 ہجری میں ہوا۔

۲۰۳۲- حسین بن علی مصری فراء

ابن عدی نے اسے ''ثقہ'' راویوں میں شامل کیا ہے البتہ بعض محدثین نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس کے حوالے سے کوئی ''منکر'' روایت نظر نہیں آتی ہے۔

۲۰۳۳- حسین بن علی نخعی

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس کے حوالے سے اسماعیلی نے روایات تحریر کی ہیں۔ یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے اور تغیر کا شکار ہو گیا تھا اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا' اس نے جھوٹی روایات بھی نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

فضلت بأربع: بالسخاء، والشجاعة، وکثرة الجماع، وشدة البطش.

''مجھے چار حوالے سے فضیلت دی گئی ہے: سخاوت' بہادری' بکثرت صحبت کرنا اور شدید پیاسا رہنا''۔

۲۰۳۴- حسین بن علی بن جعفر احمر بن زیاد

انہوں نے داؤد بن الربیع سے اور ان سے احمد بن عمرو بزار اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "صالح الحدیث" ہے۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۳۵- حسین بن علی کرابیسی فقیہ

انہوں نے اسحاق الازرق، معن بن عیسیٰ، شبابہ اوران کے طبقے (کے افراد) سے سماع کیا ہے۔

ان سے عبید بن محمد بزاز اور محمد بن علی فستقہ نے روایات نقل کی ہیں اور اس نے تصانیف بھی تحریر کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ ساقط الاعتبار" ہے اور اس کے قول کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت انتہائی نادر ہوتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' کیوں کہ یہ قرآن کے الفاظ کے مسئلے کے بارے میں (محدثین سے مختلف رائے) رکھتا تھا اور یہ بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کلام کیا کرتا تھا اسی لیے اہل علم نے اس سے روایات اخذ کرنے سے اجتناب کیا ہے۔

جب یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا پتہ چلا کہ یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کلام کرتا ہے' تو انہوں نے اس پر لعنت کی اور کہا: یہ اس لائق ہے کہ اسے پرے کر دیا جائے۔

کرابیسی نے معن بن عیسیٰ اوران کے طبقے سے احادیث کا سماع کیا ہے وہ اس بات کا قائل تھا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔ قرآن کے بارے میں جو لفظ میں ادا کرتا ہوں وہ مخلوق ہے' تو اگر اس سے مراد وہ تلفظ ہو تو یہ عمدہ ہے' کیوں کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں اور اگر مراد ملفوظ لیا جائے کہ وہ مخلوق ہے' تو یہ وہ موقف ہے جس کا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور سلف صالحین نے انکار کیا ہے وہ اس نظریے کو جہمیہ کا عقیدہ سمجھتے ہیں اور محدثین نے حسین نامی اس راوی کو اس لیے ترک کر دیا تھا' کیوں کہ اس نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کلام کیا تھا۔

اس کا انتقال 245 ہجری میں ہوا۔

۲۰۳۶- حسین بن علی معی کاشغری

انہوں نے ابن غیلان اور اس کے طبقے (کے افراد) سے روایات نقل کی ہیں۔

اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔

۲۰۳۷- حسین بن علی بن نصر طوسی

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام حسن ہے اور اس کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے اور اس نے زبیر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۳۸- حسین بن علی بن حسن علوی مصری

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ "مستند" نہیں ہے۔

۲۰۳۹- حسین بن عمران (ق) جہنی

انہوں نے زہری اور دیگر حضرات سے اور ان سے شعبہ اور ابوحمزہ سکری نے روایات نقل کی ہیں۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۴۰- حسین بن عمرو بن محمد عنقزی

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ سچ نہیں بولتا تھا' انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۴۱- حسین بن عیاش (س) باجدائی

انہوں نے جعفر بن برقان اور ایک جماعت سے اور ان سے علی بن حمید رقی اور ہلال بن علاء نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ بعض حضرات نے کسی سند کے بغیر اسے ''لین'' قرار دیا ہے جو اس کی انفرادیت کے علاوہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا نکاح الا بولی، والسلطان ولی من لا ولی له

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور جس کا کوئی ولی نہ ہو' حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے''۔

۲۰۴۲- حسین بن عیسیٰ (د،ق) حنفی کوفی

انہوں نے معمر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔ یہ سلیم قاری کا بھائی ہے۔

۲۰۴۳- حسین بن الفرج (س) خیاط

انہوں نے وکیع سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔ یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ بعض دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے اصبہان میں احادیث بیان کی ہیں۔

۲۰۴۴-حسین بن فہم

یہ محمد بن سعد کا شاگرد ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ حسین بن محمد بن عبدالرحمٰن بن فہم ابن محرز ہے۔ انہوں نے محمد بن سلام جمحی، یحییٰ بن معین، خلف بن ہشام اور ایک گروہ سے سماع کیا ہے۔

ان سے اسماعیل خطبی، احمد بن کامل، ابوعلی طوماری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

وہ کہتے ہیں: یہ روایت میں تنگدست تھا اور یہ صرف اس کے حوالے سے ہی صحیح روایت نقل کیا کرتا تھا جس کے ساتھ زیادہ عرصہ رہا ہو۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

ان کا یہ قول بھی منقول ہے۔ میری پیدائش 211 ہجری میں ہوئی تھی۔

ابن کامل کہتے ہیں: اس کا انتقال 289 میں رجب کے مہینے میں ہوا۔

وہ یہ بھی کہتے ہیں: اس کی محفل اچھی ہوتی تھی' علوم وفنون کا ماہر تھا' احادیث اور روایات' انساب اور اشعار کا حافظ تھا' رجال سے واقف تھا اور علم فقہ میں درمیانے درجے کا مالک تھا۔

۲۰۴۵-حسین بن قاسم اصبہانی زاہد

اس میں ''لین'' (کمزوری) پائی جاتی ہے۔ یہ 240 ہجری کے بعد موجود نہیں تھا۔

۲۰۴۶-حسین بن قیس (ت،ق) رحبی واسطی، ابوعلی:

اس کا لقب ''حنش'' ہے۔

انہوں نے عکرمہ اور عطاء سے سماع کیا ہے۔

ان سے خالد بن عبداللہ اور علی بن عاصم نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔ اس کے حوالے سے ایک ہی روایت منقول ہے' جو حسن ہے اور نحوست کے واقعے کے بارے میں ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن معین فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

سعدی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات انتہائی منکر ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے۔
اس راوی کی نقل کردہ "منکر" روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے:

من اکل درهم ربا فهو مثل ستة وثلاثين زنية، ومن نبت لحمه من سحت فالنار اولى به
"جو شخص سود کا ایک درہم کھائے گا تو یہ چھتیس مرتبہ زناء کرنے کے مترادف ہے۔ جس گوشت کی نشوونما حرام چیز کے ذریعے ہوگی' تو آگ اس کی زیادہ مستحق ہے"۔

اس راوی کی نقل کردہ "منکر" روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہے۔

من جمع مالا من غير حله ان انفق لم يقبل منه، وان امسك كان زاده الى النار
"جو شخص ناجائز طور پر مال کو اکٹھا کریگا اگر وہ اسے خرچ کرے گا تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ اسے روکے گا تو یہ اس کے لیے مزید جہنم کی طرف لے جانے کا باعث ہوگا"۔

اس راوی کی نقل کردہ "منکر" روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے:

من جمع بين صلاتين من غير عذر فقد اتى بابا من الكبائر
"جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے"۔

۲۰۴۷- حسین بن متوکل (ق)

یہ ابن ابوسری ہے جس کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

۲۰۴۸- حسین بن محمد بن عباد بغدادی

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔
امام بزار نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان امين هذه الامة ابوعبيدة، وان حبر هذه الامة ابن عباس
"بے شک اس امت کا امین ابوعبیدہ ہے اور اس امت کا بڑا عالم ابن عباس ہے"۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۲۰۴۹- حسین بن محمد بلخی

انہوں نے فضل بن موسیٰ سینانی سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

(اس کی نقل کردہ) روایت جھوٹی ہے۔

۲۰۵۰- حسین بن محمد (ع) بن بہرام

انہوں نے ابن ابی ذئب سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ یہ کوئی دوسرا شخص ہے اور حافظ ابواحمد مروزی کے علاوہ ہے جس کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔

انہوں نے شعبان نحوی اور یزید بن حازم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے احمد بن ابی خیثمہ، ابراہیم نحوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۲۰۵۱- حسین بن محمد الشاعر الملقب بالخالع

یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

انہوں نے ابوعمر غلام ثعلب سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۵۲- حسین بن محمد بن بزری صیرفی

انہوں نے ابوالفرج اصبہانی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

اس کا انتقال مصر میں 423 ہجری میں ہوا۔

۲۰۵۳- حسین بن محمد ہاشمی

انہوں نے ابوالحسن دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس پر جھوٹے ہونے کا الزام ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ان لوگوں کا تذکرہ خطیب نے کیا ہے۔

۲۰۵۴- حسین بن محمد

انہوں نے حجاج بن حسان سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابوسلمہ منقری وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۰۵۵- حسین بن محمد بن اسحاق سوطی

انہوں نے احمد بن عثمان الادمی اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے عشاری نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ بکثرت وہم کا شکار ہوتا تھا اور انتہائی فحش غلطیاں کیا کرتا تھا۔ میں نے اس کے بہت سے اوہام دیکھے تھے۔

۲۰۵۶- حسین بن محمد تمیمی مؤدب

انہوں نے ابوعمرو بن سماک اور نقاش سے اور ان سے خطیب نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۰۵۷- حسین بن محمد بن ابی معشر السندی

انہوں نے وکیع سے روایات نقل کی ہیں۔

اس میں ''لین'' (کمزوری) پائی جاتی ہے۔

ابوحسین بن المنادی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

ابن قانع کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں جن میں سب سے آخری شخص ابن سماک ہے۔

۲۰۵۸- حسین بن محمد بن خسرو بلخی

یہ محدث تھا اور بکثرت روایات نقل کیا کرتا تھا۔ ابن الشاکر نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔

ابن عساکر کہتے ہیں: یہ ''معتزلی'' تھا۔

۲۰۵۹- حسین بن مبارک طبرانی

انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متہم بالکذب ہے'' پھر ابن عدی نے اس کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیؤمکم احسنکم وجھا، فانہ احری ان یکون احسنکم خلقا

''تم میں جو زیادہ خوبصورت ہو وہ تمہاری امامت کرے' کیوں کہ وہ اس بات کا زیادہ لائق ہوگا کہ اس کے اخلاق تم سب میں اچھے ہوں''۔

وقال: قوا باموالکم اعراضکم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''اپنے اموال کے ذریعے اپنی عزتوں کی حفاظت کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من سعادة المرء خفة لحيته

''آدمی کی سعادتمندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی داڑھی ہلکی ہو''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۲۰۶۰- حسین بن معاذ بلخی

یہ ابن داؤد بن معاذ ہے اور یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۲۰۶۱- حسین بن معاذ بن حرب الاخفش، ابوعبداللہ جمی بصری

یہ عبداللہ بن عبدالوہاب بصری کا رشتے دار تھا۔

انہوں نے بغداد میں ربیع بن یحییٰ اشنانی، شاذ ابن فیاض، عیشی اور متعدد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابومزاحم خاقانی، نجاد، عبداللہ خراسانی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی نے اس کا تذکرہ کیا ہے: انہوں نے کسی جرح یا تعدیل کے بغیر اس کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے یہ ''منکر'' روایت نقل کی ہے' جو نجاد اور خراسانی نے اس کے حوالے سے نقل کی ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا كان يوم القيامة نادى مناد: يا معشر الخلائق طأطئوا رء وسكم حتى تجوز فاطمة عليها السلام

''جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا اے مخلوق کے گروہ! تم اپنے سروں کو جھکا لو جب تک سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گزر نہیں جاتیں''۔

خراسانی کہتے ہیں: ابوعبداللہ نے یحییٰ نامی راوی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے۔

حسین نامی راوی اس کی سند میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے' کیوں کہ اس کے حوالے سے روایت کرنے والے دو ''ثقہ'' آدمی ہیں اور اس کے اضطراب کے باوجود انہوں نے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

اس کا انتقال 277 ہجری میں ہوا تھا۔

۲۰۶۲- حسین بن منصور حلاج

یہ وہ شخص ہے جو زندیق ہونے کی وجہ سے مارا گیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے کوئی علمی بات روایت نہیں کی ہے۔ پہلے اس کی حالت اچھی تھی پھر یہ تصوف کے راستے پر چل پڑا اور دین سے پھسل گیا' اس نے جادو سیکھا اور لوگوں کو کچھ محیر العقول چیزیں دکھائیں تو علماء نے اس کے قتل کو مباح قرار دیا' چنانچہ اسے 311 ہجری میں قتل کر دیا گیا۔ *

* نوٹ: منصور حلاج کے بارے میں محدثین مخصوص رائے رکھتے ہیں۔ صوفیاء میں سے بھی بعض حضرات نے ان کے بارے میں منفی رائے پیش کی ہے، لیکن مشہور صوفی بزرگ سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب میں یہ بات نقل کی ہے کہ متاخرین صوفیاء کا اس بات پر اتفاق ہوگیا تھا کہ منصور حلاج عظیم صوفی بزرگ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی کے قریبی عزیز مولانا ظفر احمد نے منصور کی تائید میں ایک مستقل کتاب "القول المنصور فی حق المنصور" تصنیف کی جس کی تائید و توثیق خود مولانا اشرف علی تھانوی نے کی۔

۲۰۶۳- حسین بن منذر خراسانی

ثور کے زمانے کا یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۰۶۴- حسین بن موسیٰ، ابوطیب رقی

انہوں نے عامر بن سیار، موسیٰ ابن مروان رقی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۲۰۶۵- حسین بن میمون (د) خندفی

انہوں نے ابوجنوب سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الضعفاء" میں اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یولینی الخمس فاعطانی، ثم ابوبکر، ثم عمر

"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے خمس کا نگران مقرر کردیں تو آپ نے میری درخواست قبول کی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی مجھے خمس کا نگران مقرر کیا)"۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

۲۰۶۶- حسین بن واقد (م، عو) مروزی

انہوں نے ابن بریدہ اور دیگر حضرات سے اور ان سے ابن مبارک، علی بن حسن بن شقیق، ان کے دو صاحبزادوں علی اور علاء نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ مرو کا قاضی بنا تھا اور اپنی ضروریات کی چیزیں بازار سے خود اٹھا کے لے جایا کرتا تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بعض روایات کو "منکر" قرار دیا ہے اور اس (کے تذکرے پر) اپنے سر کو حرکت دی تھی گویا کہ وہ اس سے راضی نہیں تھے، کیوں کہ یہ بات بیان کی گئی کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لوددت ان عندنا خبزة بیضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ولبن وکان ذلك عند رجل، فذهب، فجاء به، فقال: فی ای شیء کان هذا السمن؟ قال: فی عکة ضب قال: ارفع

''میری یہ خواہش تھی کہ ہمارے پاس سفید گندم کی بنی ہوئی روٹی ہوتی جو دودھ اور گھی میں چوپڑی ہوئی ہوتی (راوی کہتے ہیں) یہ چیز ایک شخص کے پاس تھی وہ گیا اور اسے لے آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ گھی کس چیز میں تھا تو اس نے جواب دیا گوہ کی (کھال کی) بنی ہوئی کپی میں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اٹھا لو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

اتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق علیه قطیفة سندس

''میرے پاس دنیا کی چابیاں ایک سیاہ اور سفید دھبوں والے گھوڑے پر رکھ کر لائی گئیں جس پر سندس کی بنی ہوئی چادر موجود تھی''۔

یہ روایت ''منکر'' ہے۔ اس راوی کا انتقال 509 یا شاید 507 ہجری میں ہوا (درست یہ ہے کہ اس کا انتقال 559 میں ہوا)

۲۰۶۷- حسین بن وردان

ان سے زید بن حباب نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔ اس نے شلوار کی مذمت میں روایت نقل کی ہے یعنی جب اسے چادر کے بغیر پہنا جائے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

نهی عن الصلاة فی السراویل

''نبی اکرم ﷺ نے شلوار پہن کر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے''۔

اسی طرح کی روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے:

نهی عن الصلاة فی السراویل الواحد

''نبی اکرم ﷺ نے صرف شلوار پہن کر نماز پڑھنے سے منع کیا ہے''۔

۲۰۶۸- حسین بن یحییٰ حنائی

ابن جوزی کہتے ہیں: اس نے ایک روایت گھڑی ہے (جو درج ذیل ہے:)

لما نزلت آیة الکرسی قال لمعاویة: اکتبها، فلا یقرأها احد الا کتب له اجرها

''جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''تم اسے لکھ لو اب جو بھی شخص آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا تو معاویہ کو اس کا اجر ملے گا''۔

۲۰۶۹- حسین بن یزید (د، ت) الطحان کوفی

انہوں نے مطلب ابن زیاد اور عبدالسلام بن حرب سے اور ان سے ابوداؤد، ترمذی، حسن بن سفیان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسلم بن حجاج نے اس کے حوالے سے ہمیں احادیث سنائی ہیں، لیکن یہ شخص ''لین الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

۲۰۷۰- حسین بن یوسف

انہوں نے احمد بن معلیٰ دمشقی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عساکر کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۰۷۱- حسین، ابوعلی ہاشمی

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی: ھذا اخی وصاحبی ومن باھی اللہ بہ ملائکتہ الحدیث

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں''۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ اور اس کا باپ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت جھوٹی ہے۔

۲۰۷۲- حسین ابومنذر

یہ معتمر کا استاد ہے۔

۲۰۷۳- حسین بن سراج

انہوں نے ابومحمد واسطی سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۷۴- حسین ابوکرامہ

انہوں نے حکم بن عتیبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ تمام لوگ ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام حشرج ہے

۲۰۷۵- حشرج بن زیاد (د،س)

انہوں نے اپنی دادی سیدہ ام زیاد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی ہیں جنہیں غزوہ خیبر کا شرف حاصل ہے۔

ان سے رافع بن سلمہ نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۰۷۶- حشرج بن نباتہ (ت) اشجعی کوفی

انہوں نے سعید بن جمہان اور دیگر حضرات سے اور ان سے ابونعیم، عاصم بن علی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن معین اور علی وغیرہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے۔ انہوں نے اس کے حوالے سے کئی ''منکر'' روایات نقل کی ہیں جو غریب بھی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مراد وہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات سے اپنی مسجد کی بنیادوں میں پتھر رکھوائے اور ارشاد فرمایا: یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں فرماتے ہیں اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی ہے' کیوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا۔

جن راویوں کا نام حصن و حصین ہے

۲۰۷۷- حصن بن عبدالرحمٰن (د،س)

(اور ایک قول کے مطابق): ابن محصن تراغمی دمشقی

انہوں نے ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے صرف امام اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے کہ آپس میں قتال کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ ایک'

ایک کر کے حجاز میں آباد ہوتے چلے جائیں اگرچہ وہ کوئی عورت ہی کیوں نہ ہو"۔

۲۰۷۸-(صح) حصین بن عبدالرحمٰن (ع) ابوالہذیل سلمی کوفی

یہ اکابر اہلِ علم میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے جابر بن سمرہ، زید بن وہب اور ایک جماعت سے اور ان سے سفیان، شعبہ، زائدہ، ہشیم، جریر، علی بن عاصم اور کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" اور "مامون" ہیں اور یہ اکابر محدثین میں سے ہے۔

احمد عجلی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" اور "ثبت" ہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ "ثقہ" ہیں۔ میں نے دریافت کیا یہ حجت بھی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اللہ کی قسم!

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہیں اور یہ آخری عمر میں حافظے کی خرابی کا شکار ہو گئے تھے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: "میں نے علم حدیث اس وقت طلب کرنا شروع کر دیا تھا جب حصین (نامی یہ راوی) زندہ تھے اور ان کے سامنے احادیث پڑھی جاتی تھیں' کیوں کہ یہ خود بھول کا شکار ہو گئے تھے۔

حسن کہتے ہیں میرے خیال میں یہ حلوانی ہے۔

میں نے یزید بن ہارون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گئے تھے جبکہ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ اختلاط کا شکار نہیں ہوئے تھے۔

امام بخاری' ابن عدی اور عقیلی نے ان کا تذکرہ ضعیف راویوں میں کیا ہے اس لیے میں نے ان کا تذکرہ کر دیا ہے ورنہ یہ ثقہ راویوں میں سے ایک ہیں۔

۲۰۷۹-حصین بن بغیل

انہوں نے ابومحمد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۰۸۰-حصین بن حذیفہ

اس کی بھی یہی حالت ہے (یعنی یہ "مجہول" ہے)

۲۰۸۱-حصین بن ابوجمیل

انہوں نے نافع سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہیں' یہ ابن عدی کا قول ہے۔ان سے عمران بن عیینہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۸۲- حصین بن ابی سلمی

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۰۸۳- حصین بن صفوان ابوقبیصہ

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ان سے بیان بن بشر نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۰۸۴- حصین بن عبدالرحمٰن جعفی کوفی

اس کے حوالے سے طعمہ بن غیلان نے روایت نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۰۸۵- حصین بن عبدالرحمٰن حارثی کوفی

انہوں نے شعبی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''صدوق'' ہوں گے۔ان شاءاللہ!

ان سے اسماعیل بن ابوخالد اور حجاج بن ارطاہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۸۶- حصین بن عبدالرحمٰن نخعی

انہوں نے امام شعبی کا قول نقل کیا ہے اور ان سے حفص بن غیاث نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۰۸۷- حصین بن عبدالرحمٰن ہاشمی

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۰۸۸- حصین بن عبدالرحمٰن (د، س) بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری اشہلی مدنی

یہ تابعی ہیں اور اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ان سے ابن اسحاق اور حجاج بن ارطاہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعیف قرار نہیں دیا ہے اور یہ معاملے کے اعتبار سے نیک آدمی تھے۔

۲۰۸۹- حصین بن عرفطہ

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۰۹۰- حصین بن عمر (ت) احمسی

انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد اور ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے منجاب بن حارث، محمد بن مقاتل اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ انتہائی ''واہی'' تھا اور بعض حضرات نے اس پر تہمت عائد کی ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات زیادہ تر ''معضل'' ہیں اور یہ انہیں نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ''جامع'' میں یہ روایت منقول ہے۔

من غش العرب لم يدخل شفاعتي، ولم تنله مودتي

''جو شخص عربوں کو دھوکا دے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری مودت لاحق نہیں ہوگی''۔

یہ روایت اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۰۹۱- حصین بن لجلاج (س)

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق اس کا نام): خالد بن لجلاج ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): قعقاع ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): کوئی اور نام ہے۔

اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

لا يجتمع غبار في سبيل الله ودخان جهنم في منخري مسلم، ولا يجتمع شح وايمان في قلب مسلم

''اللہ کی راہ میں غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے نتھنوں میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور کسی مسلمان کے دل میں کنجوسی اور ایمان اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

۲۰۹۲- حصین بن مالک فزاری

انہوں نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

اقرء وا القرآن بلحون العرب واصواتها

''قرآن کو عربوں کی لحن اور ان کی آوازوں میں پڑھو''۔

ان سے روایت نقل کرنے میں بقیہ منفرد ہیں۔
یہ قابل اعتماد نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

۲۰۹۳- حصین بن مالک (س،ق)

یہ حصین بن ابی الحر عنبری ہے اور یہ ''ثقہ'' ہیں۔
اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو انہوں نے دادا خشخاش اور سمرہ سے نقل کی ہیں۔
ان سے عبدالملک بن عمیر اور یونس بن عبید نے روایات نقل کی ہیں۔
ابوحاتم نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۰۹۴- حصین بن مالک (ت) بجلی کوفی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان سے خالد بن طہمان نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۹۵- حصین (بن محمد) انصاری (خ،م) سالمی

اس کے حوالے سے ''صحیحین'' میں روایات منقول ہیں اس کے باوجود اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۰۹۶- حصین بن محصن (س)

یہ تابعی ہیں اور ان سے بشیر بن یسار اور عبداللہ بن علی بن سائب نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۰۹۷- حصین بن مصعب (ع)

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۰۹۸- حصین بن منصور اسدی

یہ محاربی کا استاد ہے۔ اس کے حوالے سے ایک تابعی سے روایت منقول ہے۔

۲۰۹۹- حصین بن نمیر

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہیں؟ اس آخری شخص کے علاوہ باقیوں کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۱۰۰- حصین بن مخارق بن ورقاء، ابوجنادہ

انہوں نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔ امام ابن جوزی نے یہ بات نقل کی ہے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۱۰۱- حصین بن نمیر (خ، د، ق، س)، ابو محصن واسطی

انہوں نے حصین عبدالرحمن، فضل بن عطیہ اور ایک جماعت سے اور ان سے مسدد اور علی بن مدینی نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ راوی "لیس بشیء" ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ شخص "صالح" ہے۔ یہ نباتی کا قول ہے۔

۲۱۰۲- حصین بن نمیر سکونی، حمصی

انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اور ان سے اس کے بیٹے یزید نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں اور یہ وہ گورنر ہے جو اللہ تعالیٰ کے گھر اور اللہ تعالیٰ کے حرم کے محاصرے کے لیے روانہ ہوا تھا تا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو سزا دے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے اور کہا ہے: اس کی سند درست نہیں ہے۔

۲۱۰۳- حصین بن یزید تغلبی

ان سے ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۲۱۰۴- حصین مولی عمرو بن عثمان

انہوں نے نافع کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ میرا خیال ہے یہ ابن ابو جمیل ہے جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔

شیخ ابو حاتم رازی نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

۲۱۰۵- حصین جعفی

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مذی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۲۱۰۶- حصین

انہوں نے عاصم بن منصور سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۰۷- حصین

یہ داؤد بن حصین کا والد ہے اور "معروف" نہیں ہے۔ البتہ (اس کے بیٹے) داؤد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل

کی ہیں۔

ابن حبان نے اسے "متروک" قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات "مستند" نہیں ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ "متماسک" ہے۔

۲۱۰۸- حصین حمیری (د،ق) حبرانی

یہ راوی "معروف" نہیں ہے اور یہ تابعین کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

جن راویوں کا نام حضرمی ہے

۲۱۰۹- حضرمی شامی

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس کے حوالے سے یحییٰ بن سلیم نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۱۱۰- حضرمی

ان سے سلیمان تیمی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "معروف" نہیں ہے۔

یہ بصرہ میں وعظ کہا کرتا تھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے اس راوی کے حوالے سے 3 روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان رجلا استاذن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی امراَة یقال لها ام مهزول کانت تسافح وتشترط له ان تنفق علیه، فقراَ نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: الزانیة لا ینکحها الا زان او مشرك

"ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت طلب کی جس کا نام ام مہزول تھا جو زنا کیا کرتی تھی۔ اس عورت نے اس کے لیے شرط رکھی کہ تم مجھ پر خرچ کرو گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

"زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک شخص ہی نکاح کرتے ہیں"۔

جن راویوں کا نام حفص ہے

۲۱۱۱- حفص بن اسلم الاصفر

انہوں نے ثابت سے اور ان سے سلیمان بن حرب نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے عجیب روایات منقول ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے سلمان اور حرمی بن عمارہ نے روایات نقل کی ہیں اور یہ عجیب وغریب روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی یہاں تک کہ ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اس نے یہ روایات ایجاد کی ہوں گی۔

سلیمان بن حرب ودیگر حضرات نے اس کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان اعرابیا جاء بابل یبیعها فساومه عمر، وجعل عمر ینخس بعیرا بعیرا، ثم یضربه برجله لینبعث

البعیر لینظر کیف فؤاده ؟ فقال: خل عن ابلی لا ابا لك ! فلم ینته فقال: انی لاظنك رجل سوء فلما فرغ منها اشتراها قال سقها وخذ اثمانها فقال الاعرابی: حتی اضع عنها احلاسها واقتابها فقال عمر: اشتریتها وهی علیها فقال الاعرابی: أشهد انك رجل سوء ، فبیناهما یتنازعان اقبل علی، فقال عمر: ترضی بهذا الرجل بینی وبینك ؟ قال: نعم فقصا علیه القصة، فقال علی: یا امیر المؤمنین، ان کنت اشترطت علیه احلاسها واقتابها فهی لك، والا فالرجل یزین سلعته باکثر من ثمنها الحدیث

"ایک دیہاتی کچھ اونٹ فروخت کرنے کے لیے لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ سودا طے کیا اور ایک ایک اونٹ کو بھڑکانا شروع کیا۔ وہ اپنا پاؤں اسے مار رہے تھے تاکہ وہ اونٹ اٹھ جائے اور وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ اس کے دل کا کیا حال ہے۔ تو وہ دیہاتی بولا: تم میرے اونٹوں کو چھوڑ دو تمہارا ناس ہو' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ باز نہیں آئے تو وہ دیہاتی بولا: میرا تمہارے بارے میں یہ خیال ہے کہ تم ایک بوڑھے آدمی ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کام سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ اونٹ خرید لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم انہیں لے کر چلو اور ان کی قیمت حاصل کر لو تو وہ دیہاتی بولا میں پہلے اس کے پالان اور چادریں وغیرہ اتار لوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے جب انہیں خریدا ہے' تو یہ سب چیزیں اس کے اوپر موجود تھیں تو وہ دیہاتی بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تم ایک برے آدمی ہوں۔ ابھی یہ دونوں حضرات آپس میں جھگڑا کر رہے تھے کہ اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ یہ شخص میرے

اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے؟ وہ بولا: ٹھیک ہے۔ ان دونوں حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پورا واقعہ سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المومنین! اگر تو آپ نے یہ شرط عائد کی تھی کہ اس کا پالان اور چادریں (بھی سودے میں شامل ہوں گی) تو وہ آپ کو ملیں گی ورنہ (اس شخص کو ملیں گی)' کیوں کہ بعض اوقات کوئی شخص سامان کو اپنی اصل قیمت سے زیادہ خرچ کر کے آراستہ کرتا ہے''۔

۲۱۱۲- حفص بن بغیل (د)

انہوں نے زائدہ اور ایک جماعت سے اور ان سے ابو کریب اور احمد بن بدیل نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن قطان کہتے ہیں: یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور اس کی حالت کا بھی پتہ نہیں چل سکا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس قسم کے راویوں کا تذکرہ اپنی اس کتاب میں نہیں کیا' کیوں کہ یحییٰ بن قطان ہر ایسے راوی کے بارے میں کلام کر دیتے ہیں جس کے بارے میں اس کے معاصر امام نے کچھ نہ کہا ہو یا جس کے معاصرین میں سے کسی ایسے شخص نے اس سے استفادہ نہ کیا ہو جو اس کی عدالت پر دلالت کرتا ہو۔

یہ بہت بڑی بات ہے' کیوں کہ ''صحیحین'' میں ایسے بہت سے راوی ہیں جن کی حالت مستور ہے' لیکن کسی نے انہیں نہ ''ضعیف'' قرار دیا اور نہ ''مجہول'' قرار دیا۔

۲۱۱۳- حفص بن بیان

یہ ابن عمر ثقفی ہے۔ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۲۱۱۴- حفص بن جابر

یہ بیان کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کھانا لے کے ہمارے پاس آئے۔

ان سے یزید شیبانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۱۱۵- حفص بن جمیع (ق) عجلی

انہوں نے سماک اور مغیرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے عبدالواحد بن غیاث اور احمد بن عبدہ نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابو حاتم رازی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۲۱۱۶- حفص بن حسان (س)

انہوں نے ابن شہاب زہری سے اور ان سے صرف جعفر بن سلیمان نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''مجہول'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ مشہور ہیں۔

۲۱۱۷- حفص بن ابی حفص، ابومعمر تمیمی

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۲۱۱۸- حفص بن حمید، ابوعبید قمی

انہوں نے عکرمہ اور شمر بن عطیہ سے اور ان سے یعقوب قمی اور اشعث بن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۱۱۹- حفص بن خالد الاحمسی کوفی

ان سے محمد بن سلام نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۱۲۰- حفص بن داؤد

انہوں نے نضر بن شمیل کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الایمان قول وعمل،

''ایمان قول اور عمل کا نام ہے''۔

لگتا ہے اس شخص نے خود یہ روایت ایجاد کی ہے۔

۲۱۲۱ - حفص بن دینار ضبعی

انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوحاتم رازی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۱۲۲ - حفص بن سعید

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے، جس کے حوالے سے مکحول نے روایات نقل کی ہیں اور

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۱۲۳ - حفص بن سلم، ابومقاتل سمرقندی

انہوں نے ہشام بن عروہ اور ایوب سے اور ان سے عتیق بن محمد، علی بن سلمہ لبقی اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے روایات نقل کی

ہیں۔

قتیبہ نے اسے انتہائی ''واہی'' قرار دیا ہے اور ابن مہدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' کیوں کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من زاد قبر امه كان كعمرة

''جو شخص اپنی ماں کی قبر کی زیارت کرے تو یہ عمرہ کرنے کی مثل ہے''۔

ابراہیم بن طہمان سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: تم اس سے اس کی عبادت حاصل کرلو تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے طویل عمر پائی اور یہ 208 ہجری تک زندہ تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ ابوظبیان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے ان سے بھڑوں کے چھتے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ سمندر کا شکار ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قتیبہ بن سعید کہتے ہیں: میں نے ابومقاتل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی' میں رفع یدین کرتا رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو بولے: اے ابومقاتل! شاید تم ہوا دینے والوں میں شامل ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قبل ما بين عيني امه كان له سترا من النار

''جو شخص اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دے تو ایسا کرنا اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ کا ذریعہ بن جائے گی''۔

سلیمانی کہتے ہیں: ''العالم والمتعالم'' نامی کتاب کا مصنف حفص بن سلم فزاری کا شمار ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جو اپنی طرف سے احادیث ایجاد کر لیتے تھے۔

۲۱۲۴ - حفص بن سلیمان (ت، ق)،

یہ حفص بن ابوداؤد ہے اس کی کنیت ابوعمر اور اسم منسوب ''اسدی'' ہے۔ یہ کنیت نسبت ولاء کی وجہ سے ہے۔ یہ کوفہ کا رہنے والا' علم قرأت کا ماہر اور عاصم کی بیوی کا بیٹا (یعنی عاصم کا سوتیلا بیٹا) تھا۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام حفیص تھا اس نے اپنے استاد کے حوالے سے عاصم کی قرأت نقل کی ہے۔

انہوں نے قرأت میں اپنے استاد عاصم اور ان کے علاوہ قیس بن مسلم، علقمہ بن مرثد، محارب بن دثار اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ایک مدت تک لوگوں کو علم قرأت کی تعلیم دیتا رہا۔ یہ علم قرأت میں مستند تھا اور علم حدیث میں ''واہی'' تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث کا اہتمام نہیں کرتا تھا مگر قرآن میں پختہ تھا اور اسے عمدہ طریقے سے پڑھتا تھا ورنہ اپنی ذات کے اعتبار سے یہ شخص سچا ہے۔

ہبیرہ تمار، عبید بن صباح، ابوشعیب قواس نے اس سے علم قرأت سیکھا ہے۔ (یا اس کے سامنے احادیث پڑھی ہیں)

ان سے لوین، علی بن حجر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
حنبل بن اسحاق نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوبکر کی قرأت کے مقابلے میں اس کی قرأت زیادہ بہتر ہے اور ابوبکر اس سے زیادہ مستند ہے۔
عبداللہ بن احمد اپنے والد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: یہ شخص ''متروک الحدیث'' ہے۔
یہ روایت ابوحاتم نے عبداللہ بن احمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔
جہاں تک ابوعلی بن صواف کی روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص نیک تھا۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بھی یہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔
شیخ ابن خراش فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے اور احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ اکثر روایات محفوظ نہیں ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اسانید کو تبدیل کر دیتا تھا ''مرسل'' روایت کو ''مرفوع'' بنا دیتا تھا۔ لوگوں کی تحریریں حاصل کر کے ان سے نسخے نقل کرتا تھا اور سماع کے بغیر انہیں روایت کر دیتا تھا۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ القطان نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے: شعبہ نے حفص بن سلمان کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا اس نے لوگوں کی تحریریں حاصل کر لیں ان سے نسخے تیار کر لیے تھے۔ اس نے مجھ سے بھی ایک کتاب لی تھی اور واپس نہیں کی تھی۔
احمد بن محمد حضرمی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے حفص بن سلمان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ''لیس بشیٔ'' ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الضعفاء'' میں اس کے حالات میں تعلیق کے طور پر درج ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من حج وزارني بعد موتي كان كمن زارني في حياتي

''جو شخص حج کرے اور میرے مرنے کے بعد میری زیارت کرے تو وہ اسی طرح ہے، جس طرح اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی''۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک تعلیق بھی ذکر کی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

صنائع المعروف تقي مصارع السوء ، وصدقة السر تطفء غضب الرب عزوجل

''نیکی کرنے والا شخص پرہیز گار ہوتا ہے اور برائی کو پچھاڑ دیتا ہے اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا پروردگار کے غضب کوختم کردیتا ہے''۔

صالح بن محمد اور محمد بکار نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من كانت له سريرة صالحة او سيئة اظهر الله عليه منها رداء يعرف به

''جس شخص کی چار پائی ہو جو اچھی ہو یا بری ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی طرف سے ایک ایسی چادر ظاہر کردے گا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا''۔

حفص کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

ابوعمرو دانی کہتے ہیں: ان کا انتقال 190 ہجری کے پاس ہوا۔

وکیع کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

۲۱۲۵ - حفص بن سلیمان منقری بصری

انہوں نے حسن سے سماع کیا ہے۔ ان سے معمر، حماد ابن زید اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۱۲۶ - حفص بن صالح

انہوں نے حسان بن منصور سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

انہوں نے اس کا تذکرہ حسان نامی راوی کے حالات میں کیا ہے۔

۲۱۲۷ - حفص بن ابی صفیہ

انہوں نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۱۲۸ - حفص بن عبداللہ (ت، س)

انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ریشم اور سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق روایت نقل کی ہے اور یہ راوی حفص لیثی ہے۔

میرے علم کے مطابق ابوالتیاح کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس میں جہالت پائی جاتی ہے۔ تاہم امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ روایت کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

۲۱۲۹ - حفص بن عبدالرحمٰن (س) فقیہ، ابوعمر بلخی

یہ نیشاپور کا قاضی تھا۔ انہوں نے عاصم الاحول اور سلیمان تیمی سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔

ان سے محمد بن رافع، سلمہ ابن شبیب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ یہ حدیث نقل کرنے میں اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''صدوق'' ہے۔

یہ بات بیان کی گئی ہے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اس کی دین داری اور عبادت گزاری کی وجہ سے اس سے ملنے جایا کرتے تھے۔ یہ قاضی بن گیا تھا پھر اس کو ندامت ہوئی اور عبادت کی طرف متوجہ ہو گیا۔

امام حاکم فرماتے ہیں: حفص (نامی یہ راوی) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خراسان سے تعلق رکھنے والے شاگردوں میں سب سے بڑا فقیہہ تھا۔ اس کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔

سلیمانی کہتے ہیں: یہ بات محل نظر ہے۔

۲۱۳۰ - حفص بن عمار معلم

انہوں نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۳۱ - حفص بن عمر (ق) بن ابوعطاف مدنی

انہوں نے ابوزناد سے اور ان سے سعید جرمی، ابراہیم بن منذر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ اس کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

الراشي والمرتشي.........

''رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا''۔

اور یہ روایت بھی منقول ہے:

تعلموا الفرائض

''علم وراثت سیکھ لو''۔

۲۱۳۲ - حفص بن عمر بن سعد القرظ

ان سے روایت نقل کرنے میں زہری منفرد ہیں۔

۲۱۳۳ - حفص بن عمر (ق) بن میمون عدنی، ملقب بالفرخ

انہوں نے ثور بن یزید، حکم بن ابان اور ایک جماعت نے اور

ان سے نصر بن علی جہضمی، عباس ترقفی، ہارون بن ملول اور دیگر افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن حماد طبرانی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور ان کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''لین الحدیث'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات محفوظ نہیں ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اكثر منافقي امتي قراؤها

''میری امت کے اکثر منافق' قرآن کے عالم ہوں گے''۔

یہ روایت صالح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے۔

من مس فرجه فليتوضأ

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اس کو وضو کرنا چاہئے''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

تاہم راوی نے اس کی سند تبدیل کر کے اسے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کر دیا۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کی ہے:

''جو شخص کسی ایک آیت کا انکار کرے تو اس کی گردن اڑانا جائز ہو جاتا ہے''۔

اور ایک مرتبہ سے روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی منقول کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

كنا ناخذ الصبيان من الكتاب فيقومون بنا في رمضان، ثم نعمل هلم الخشكنانج والقلية

''ہم بچوں کو ان کے معلمین کے پاس سے حاصل کرتے تھے اور رمضان میں انہیں اپنے پاس کھڑا کر لیتے تھے' پھر ہم ان کے لیے خشک اناج' قلیہ (مخصوص قسم کا کھانا) تیار کر دیتے تھے''۔

۲۱۳۴-حفص بن عمر (ق) بزار شامی

انہوں نے عثمان بن عطاء اور کثیر ابن شنظیر سے اور ان سے ہشام بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): اس نے عبدالملک بن مروان کا زمانہ پایا ہے اس کے حوالے سے علم کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت منقول ہے۔

۲۱۳۵- حفص بن عمر الابلی

انہوں نے ثور بن یزید، مسعر بن کدام، جعفر ابن محمد، عبداللہ بن مثنی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حفص بن عمر بن دینار ہے۔
ان سے ابراہیم بن مرزوق، ابوحاتم، یزید بن سنان قزاز، محمد بن سلیمان باغندی نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات متن یا سند کے اعتبار سے منکر ہیں اور یہ راوی ضعیف ہونے کے زیادہ قریب ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایک جھوٹا عمر رسیدہ شخص تھا۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے انہوں نے اس ''ابلی'' کو ''حبطی'' قرار دیا ہے' پھر ابن حبان نے یہ روایت بیان کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب زہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

عن سعید، قلت لسعید: انت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لعلی ؟ قال! نعم، سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول غیر مرۃ لعلی: ان المدینۃ لا تصلح الا بی او بك، وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی

میں نے حضرت سعید سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ کہتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک مدینہ صرف میرے اور تمہارے لائق ہے اور تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ سے تھی''۔
محمد بن جعفر بغدادی نے رملہ میں اپنی سند کے ساتھ یہ روایت اس راوی سے نقل کی تھی اور یہ روایت جھوٹی ہے۔
ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لاصحابہ: اغتسلوا یوم الجمعۃ، ولو کأسا بدرھم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا جمعہ کے دن غسل کیا کرو اگرچہ ایک درہم کے عوض میں پانی کا گلاس ملے''۔
عقیلی بیان کرتے ہیں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول: ان اللّٰہ قد تصدق علیکم بثلث اموالکم عند موتکم رحمۃ لکن وزیادۃ فی اعمالکم وحسناتکم

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے مرنے کے قریب تمہارے مال کے ایک تہائی حصے کو تم پر صدقہ کیا ہے۔ یہ رحمت کے طور پر ہے تاکہ تمہارے اعمال اور تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو جائے''۔
اسی راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم جلد النعیمان فی الخمر اربع مرات قال زید: فنسخ قولہ فان شربھا فی الرابعۃ فاقتلوہ

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت نعیمان کو شراب پینے کی وجہ سے چار مرتبہ کوڑے لگوائے تھے۔
حضرت زید کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منسوخ ہو گیا کہ اگر کوئی شخص چوتھی مرتبہ بھی اسے پی لے تو اسے قتل کر دو''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

شرار الناس العلماء

''لوگوں میں سب سے برے علماء ہیں''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

اتخذوا السراری، فانهن مبارکات الارحام، وانهن انجب اولادا

''قیدی عورتوں کو اختیار کرو (یعنی ان کے ساتھ شادی کرو)'' کیوں کہ ان کے رحم برکت والے ہوتے ہیں اور وہ اولاد پیدا کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہیں''۔
عقیلی فرماتے ہیں: حفص بن عمر نامی یہ راوی شعبہ 'مسعر' مالک بن مغول اور دیگر ائمہ کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔

۲۱۳۶- حفص بن عمر حبطی رملی

انہوں نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''ثقہ'' اور یہ ''مامون'' نہیں ہے۔
اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہوتی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
خطیب بغدادی فرماتے ہیں: انہوں نے بغداد میں ابن جریج اور ابوزرعہ شیبانی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے صغانی، محمد بن فرج ازرق، ابن عبدویہ خزاز نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۳۷- حفص بن عمر بن حکیم الملقب بالکفر

انہوں نے ہشام بن عروہ اور عمرو بن قیس ملائی سے اور ان سے علی بن حرب اور تمتام نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے جھوٹی روایات بیان کی ہیں۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے چند ''واہی'' روایات نقل کی ہیں۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان فی الجنة غرفا اذا کان ساکنها فيها لا يخفی عليه ما خلفها الحديث

''جنت میں ایک بالا خانہ ایسا ہے جب وہاں کا رہائشی اس میں ہوگا تو اپنے پیچھے کی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہوگی''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا ام هانیء، اتخذی غنما، فانها تغدو وتروح بخير

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام ہانی! بکریاں رکھو کیوں کہ وہ صبح شام بھلائی لے کر آتی ہیں''۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قرأ مائة آية في ليلة لم يكتب من الغافلين ومن قرأ اربعمائة آية كتب له قنطار من الاجر، القنطار مائة مثقال، المثقال عشرون قيراطا، القيراط مثل احد

''جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا اور جو شخص چار سو آیات کی تلاوت کرے تو اس کے لیے اجر کا ایک ڈھیر لکھ لیا جائے گا اور ایک ڈھیر ایک سو مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط ''احد'' پہاڑ جتنا ہوتا ہے''۔
اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

من استمع حرفا او قرأه نظرا كتب له كذا وكذا

''جو شخص (قرآن کا) ایک حرف غور سے سنے یا دیکھ کر اسے پڑھے تو اس کے نامۂ اعمال اتنی اور اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔

۲۱۳۸- حفص بن عمر، قاضی حلب

انہوں نے ہشام بن حسان، ابن اسحاق، صالح بن حسان، فضل بن عیسیٰ رقاشی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے یحییٰ وحاظی، محمد ابن بکار اور عامر بن سیار حلبی نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوحاتم رازی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں۔ اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے درج ذیل روایت نقل کی ہے:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تاخذوا العلم الا ممن تجيزون شهادته

''تم علم صرف اس شخص سے حاصل کرو جس کی گواہی کو درست سمجھتے ہو''۔
یہ روایت محمد بن بکار نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لما خلق الله العقل قال له: قم، فقام

''جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اسے فرمایا: اٹھ جاؤ تو وہ کھڑی ہوگئی''۔

اس کے بعد اس نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

۲۱۳۹-حفص بن عمر بن جابان

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۴۰-حفص بن عمر بزاز

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۴۱-حفص بن عمر

انہوں نے ابراہیم اور نافع سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۴۲-حفص بن عمر ثقفی

یہ مروان بن معاویہ کا استاد ہے۔

۲۱۴۳-حفص بن عمر القزاز

یہ تمام راوی ''مجہول'' ہیں۔ ابن ابوحاتم نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب ''الجرح والتعدیل'' میں کیا ہے۔

۲۱۴۴-حفص بن عمر بن ثابت

انہوں نے علاء بن لجلاج سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۱۴۵-حفص بن عمر الرفا

انہوں نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

۲۱۴۶-حفص الفرد

یہ ایک بدعتی شخص تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ علم کلام کا ماہر تھا تاہم اس کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مناظرے میں اسے کافر قرار دیا تھا۔

۲۱۴۷-حفص بن عمر (د،ت) بن مرہ شنی

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے موسیٰ تبوذکی نے احادیث روایت کی ہیں اور انہوں نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۱۴۸- حفص بن عمرو واسطی بخاری الامام

انہوں نے عوام بن حوشب اور شعبہ سے اور ان سے عمرو بن رافع، وہب بن بیان اور احمد بن سلیمان رہاوی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۲۱۴۹- حفص بن عمر دمشقی، مولیٰ قریش

انہوں نے عقیل وغیرہ سے روایات نقل کی ہیں اور ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے:

اتانی جبرائیل بهذا القطف

''جبرائیل میرے پاس یہ توڑا ہوا پھل لے کر آئے''۔

یہ روایت یونس بن عبدالاعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور ابراہیم بن منذر نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۲۱۵۰- حفص بن عمر رازی

انہوں نے ابن مبارک اور قرہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا (یا جھوٹی روایات نقل کرتا تھا)۔

یہ روایت ابن جوزی نے نقل کی ہے۔

جن صاحب کا کہنا ہے کہ یہ شخص جھوٹ بولا کرتا تھا وہ امام ابوزرعہ ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات متن کے اعتبار سے منکر نہیں ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

- انہوں نے عوام بن حوشب اور قرہ بن خالد سے اور ان سے حفص ربالی اور علاء ابن سالم نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۵۱- حفص بن عمر رازی (س) مہرقانی

اگر تو اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے یحییٰ القطان اور امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں تو یہ دوسرا شخص ہے اور ''ثقہ'' ہے۔

۲۱۵۲- حفص بن عمر بصری

اس نے بغداد میں سکونت اختیار کر لی تھی اور شعبہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

ان سے علی بن ہاشم بن مرزوق نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۵۳- حفص بن عمر (د) بصری ابوعمر ضریر

انہوں نے جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ابوداؤد، ابوزرعہ کجی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے اور اسے اپنی اکثر روایات یاد تھیں۔

امام عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حفص بن عمر پسندیدہ شخصیت نہیں ہیں۔

عقیلی نے اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے' جس کا متن محفوظ ہے۔

یہ ''صدوق'' حافظ اور اکابر مستند علماء میں سے ایک تھا۔

یہ پیدائشی طور پر نابینا تھا اور اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۲۱۵۴- حفص بن عمر (خ، د، س) نمری حوضی، ابوعمر بصری،

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مستند آدمی ہیں جس پر ایک حرف کا بھی مواخذہ نہیں کیا گیا۔

۲۱۵۵- حفص بن عمر بن ناجیہ القناد

انہوں نے عبداللہ بن رشید سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

۲۱۵۶- حفص بن عمر (ق) عبدری مکی

انہوں نے ابن جریج سے اور ان سے جعفر بن عبداللہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بیہقی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

۲۱۵۷- حفص بن عمر (ت) بن عبدالعزیز بن صہبان، ابوعمر الدوری،

یہ قاریوں کا استاد ہے اور علم قرأت میں مستند ہے البتہ حدیث میں اس پائے کا نہیں ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے امام حاکم نے نقل کیا ہے کہ یہ ''ضعیف'' ہے۔

انہوں نے اسماعیل بن جعفر، اسماعیل ابن عیاش، ابن عیینہ اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا قاری تھا اور اس کی سند سب سے اعلیٰ تھی۔ انہوں نے کسائی سے قرآن سیکھا تھا اس کے علاوہ یزیدی' سلیم' اسماعیل بن جعفر سے قرآن سیکھا تھا۔

اس کے حوالے سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی عمر بھی زیادہ ہے اور رتبہ بھی زیادہ ہے جبکہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اس کے سامنے قرآن پڑھنا سیکھا تھا۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے سچا قرار دیا ہے۔

اس کا انتقال 246 ہجری میں 90 برس کے قریب عمر میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

۲۱۵۸- حفص بن عمر بن صباح رقی

یہ ''سنجہ الف'' ہے (لفظ سنجہ کا مطلب باٹ ہوتا ہے)

یہ ایک معروف راوی ہے اور امام طبرانی کے اکابر اساتذہ میں سے ہے۔

انہوں نے قبیصہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں۔

امام ابواحمد حاکم کہتے ہیں: انہوں نے کئی ایسی روایات نقل کی ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۲۱۵۹- حفص بن عمر بن ابی الزبیر

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ابوزبیر کے حوالے سے روایات نقل کی ہوں اور ہوسکتا ہے یہ حفص بن عمر بن کیسان کی مانند ہو۔

اس نے ابویزید سے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' ابوزبیر سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔ یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۲۱۶۰- حفص بن عمر الجدی

یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور یہ ازدی کا قول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

مثل الذی یفر من الموت کالثعلب تطلبه الارض بدین، فجعل یسعی حتی اذا غشی وانبهر دخل جحره، فقالت له الارض: یا ثعلب، دینی، فخرج وله حصاص ، فلم یزل کذلك حتی انقطعت عنقه فمات

''موت سے بھاگنے والے کی مثال اس لومڑی کی مثل ہے جس سے زمین اپنا قرض طلب کرتی ہے' تو وہ بھاگتی ہے یہاں تک کہ جب بے ہوش ہونے لگتی ہے اور بے حال ہوجاتی ہے' تو اپنے بل میں داخل ہوجاتی ہے' تو زمین اسے کہتی ہے: اے

لومڑی! میرا قرض؟ تو وہ پھر نکلتی ہے اور آوازیں نکال رہی ہوتی ہے' یہی صورتحال رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی گردن الگ ہو جاتی ہے اور وہ مر جاتی ہے''۔

یہ روایت حسن بن مہران نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۱۶۱- حفص بن عمر بصری

انہوں نے ایوب سختیانی کے حوالے سے عقیقہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۱۶۲- حفص بن عمر (ع) احمسی

ان سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

ابن حبان نے کتاب ''الضعفاء'' کا جو ذیل لکھا ہے اس میں اسی طرح منقول ہے ہو سکتا ہے کہ اس کا نام ''حصین'' ہو۔

۲۱۶۳- (صح) حفص بن غیاث (ع) ابوعمر نخعی قاضی

یہ اکابر ائمہ اور ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔

انہوں نے عاصم الاحول، ہشام بن عروہ اور ان کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے اسحاق، احمد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور عجلی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور ''ثبت'' ہے۔ اپنے حافظے کی بنیاد پر جو روایت یہ بیان کرتا ہے ان میں سے بعض میں یہ مستند ہے' لیکن جب اپنی تحریر کے حوالے سے روایت نقل کرے تو پھر یہ واقعی مستند ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک زمانہ گزرنے کے بعد اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا تو اپنی تحریر سے جو بھی لکھواتے وہ درست ہوگی۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حفص نے بغداد اور کوفہ میں جتنی بھی روایات نقل کی ہیں وہ اس کے حافظے کے حوالے سے ہیں۔ لوگوں نے اس کے حوالے سے تین ہزار یا چار ہزار روایات اس کے حافظے کی بنیاد پر نقل کی ہیں۔

داؤد بن رشید بیان کرتے ہیں: حفص بن غیاث بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا۔

ابن عمار کہتے ہیں: یہ علم حدیث میں انتہائی تنگ دست تھا۔ کسی شخص نے اس سے حدیث کے ایک لفظ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: اللہ کی قسم! تم مجھ سے یہ نہیں سنو گے' حالاں کہ میں تم سے زیادہ بڑا عالم ہوں۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حفص بن غیاث نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خمروا وجوہ موتاکم ولا تشبھوا بالیھود

''اپنے مرحومین کا منہ ڈھانپ دیا کرو' یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو''۔

تو میرے والد نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا اس نے غلطی کی ہے یہ حجاج نے ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد کا کہنا ہے: میں نے امام ابوزکریا (یعنی یحییٰ بن معین) سے حفص بن غیاث کی عبیداللہ کے حوالے سے نافع کے حوالے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ اس روایت کے بارے میں دریافت کیا (وہ بیان کرتے ہیں)

کنا ناکل ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نمشی

''ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے ہوئے بھی کھا پی لیا کرتے تھے''۔

تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بولے: یہ روایت صرف حفص نے بیان کی ہے اور اس میں اس کو وہم ہوا ہے۔ اس نے صرف عمران بن حدیر کی روایت سنی ہے اور اس میں غلطی کی ہے۔

حفص کا انتقال صحیح قول کے مطابق 194 ہجری میں ہوا۔

۲۱۶۴- حفص بن غیاث بصری

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے میمون بن مہران کے حوالے سے نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۱۶۵- حفص بن غیلان (س، ق، م) ابومعید دمشقی

انہوں نے طاؤس، مکحول اور ایک گروہ سے اور ان سے ولید بن مسلم، عمرو بن ابی سلمہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ عبادت گزار لوگوں میں سے تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دحیم نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قدریہ'' فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ''قوی'' نہیں ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے اس کی حالت اور اس کی سچائی کو جاری رکھا ہے۔

اسحاق بن سیار کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

۲۱۶۶- حفص بن قیس، ابوسہل

انہوں نے نافع سے اور ان سے شبابہ نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ ''منکر'' روایات ہیں۔ یہ امام ابواحمد حاکم کا قول ہے۔

۲۱۶۷- حفص بن میسرہ (خ، م، س، ق) صنعانی، ابوعمر، نزیل عسقلان

انہوں نے زید بن اسلم، علاء بن عبدالرحمٰن اور ایک جماعت سے اور ان سے آدم، سعید بن منصور اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔ اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ اوہام پائے جاتے ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ صحاح ستہ کے مولفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس لیے ازدی کے قول کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔

اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا۔

۲۱۶۸- حفص بن نضر

یہ قتیبہ کا استاد ہے اور ''صدوق'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۲۱۶۹- حفص بن ہاشم (د) بن عتبہ بن ابی وقاص زہری

یہ ہاشم کا بھائی ہے اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے صائب بن یزید سے نقل کی ہے جبکہ اس کے حوالے سے صرف ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۲۱۷۰- حفص بن واقد

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔

انہوں نے ابن عون اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ''منکر'' روایات منقول ہیں اور یہ ''یربوعی العلاف'' ہے۔

ان سے عمر بن شبہ، عباد بن ولید اور عبداللہ بن حکم قطوانی نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۷۱- حفص،

انہوں نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔ اس کے حوالے سے موسیٰ بن ابو عائشہ نے سونے کے عوض میں سونے اور چاندی کے عوض میں چاندی لین دین کی روایت نقل کی ہے۔

یہ راویت حصین بن حسن نے زہیر کے حوالے سے موسیٰ سے نقل کی ہے۔

جن راویوں کا نام حکم ہے

۲۱۷۲- حکم بن ابان (عو،م) عدنی، ابوعیسیٰ

انہوں نے طاؤس اور عکرمہ سے اور ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے ابراہیم، معمر، معتمر بن سلیمان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

احمد عجلی کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے اور سنت کا عالم تھا' یہ گھٹنوں تک دریا میں کھڑا ہو جاتا تھا اور کہا کرتا تھا صبح تک دریا کی مچھلیاں اور اس کے جانور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

بعض محدثین کا کہنا ہے: یہ اہل یمن کا سردار ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: میں عدن آیا تو میں نے حکم بن ابان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

سفیان بن عبدالملک نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

حکم بن ابان حسام بن مصک اور ایوب بن سوید' ان کو پرے پھینک دو۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حکم کا انتقال 154 ہجری میں ہوا۔

۲۱۷۳- حکم بن ایوب ثقفی

یہ حجاج کا چچازاد ہے۔

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے جریری نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۱۷۴- حکم بن الجارود

ان سے حسین بن علی الصدائی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔

۲۱۷۵- حکم بن جمیع

یہ محمد بن اسماعیل کا استاد ہے اور "مجہول" ہے انہوں نے عمرو بن صفوان سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

۲۱۷۶-حکم بن زیاد

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۱۷۷-حکم بن سعید اموی مدنی

انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

اس کے حوالے سے ابراہیم بن حمزہ نے روایات نقل کی ہیں اور جس شخص نے اس کا نام حکم بن سعد بیان کیا ہے اس نے غلطی کی ہے۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے:

القدرية مجوس امتی

''تقدیر کا انکار کرنے والے میرے امت کے مجوسی ہیں''۔

۲۱۷۸-حکم بن سفیان (س)،

یہ قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

مجاہد نے اس کے حوالے سے وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی بہانے کی روایت نقل کی ہے۔اس کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منصور نے اضطراب کیا ہے۔انہوں نے اس کے حوالے سے شعبہ سے یہ روایت نقل کی ہے اور شعبہ نے بھی اس میں اضطراب کیا ہے وہ کہتے ہیں: خالد بن حارث نے اس کے حوالے سے حکم بن سفیان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

نضر بن شمیل نے ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ میں نے ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو سنا ان کی کنیت ابوحکم تھی اور انہوں نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔

علی بن جعد نے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حکم تھا یا شاید ابوالحکم تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

انه رای النبی صلی الله علیه وسلم توضا، ثم اخذ حفنة من ماء

''انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا پھر اس کے بعد مٹھی میں پانی لیا''۔

معمر نے منصور کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے سفیان بن حکم کے حوالے سے یا شاید حکم بن سفیان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

انه كان اذا توضأ (وفرغ) اخذ كفا من ماء فنضح به فرجه

''نبی اکرم ﷺ نے جب وضو کیا اور اس سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہتھیلی میں پانی لیا اور اسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا''۔

۲۱۷۹-حکم بن سنان ابوعون بصری قربی، مولیٰ باہلہ

انہوں نے مالک بن دینار اور داؤد بن ابی ہند سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے حوالے سے اہل بصرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند زیادہ بڑی نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ''موضوع'' روایات نقل کی ہیں اس کی روایات میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس کا انتقال 190 ہجری میں ہوا۔

۲۱۸۰-حکم بن طہمان

یہ ابن ابی القاسم ہے اور یہ ابوعزہ دباغ ہے، اس نے ابورباب سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن حبان نے کتاب ''الضعفاء'' کے ذیل میں انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۱۸۱-حکم بن ظہیر (ت) فزاری کوفی

ابواسحاق فزاری جب اس کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں تو اس کا نام حکم بن ابولیلیٰ نقل کرتے ہیں۔

انہوں نے عاصم بن بہدلہ اور سدی سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ایک جماعت جن میں آخری افراد عباد بن یعقوب اسدی اور حسن بن عرفہ ہیں نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: محدثین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔

یہ 180 ہجری تک زندہ تھا۔

اس کے حوالے سے پرانے لوگوں میں سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الوضوء قبل الطعام يجلب اليسر وينفي الفقر
"کھانے سے پہلے وضو کر لینا فراخی لے کر آتا ہے اور غربت کو ختم کرتا ہے"۔

التقلم يوم الجمعة يخرج الداء ويدخل الشفاء
"جمعہ کے دن ناخن تراشنا بیماری کو ختم کرتا ہے اور شفا کو لے کر آتا ہے"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا رأيتم معاوية على منبري فاقتلوه
"جب تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو اسے قتل کر دینا"۔

ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم يهودى فقال: اخبرنى عن النجوم التى رآها يوسف ساجدة له فلم يجبه، فاتاه جبرائيل فاخبره، فطلب اليهودى، وقال: اتسلم ان انباتك بأسمائها ؟ ثم قال: هى خرتان، والذيال، والطارق، والكتفان، وقابس، ووثاب، وعمودان والفيلق، والمصبح، والصروح، وذو الفرغ الحديث

"ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا: مجھے ان ستاروں کے بارے میں بتایئے جنہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ انہیں سجدہ کر رہے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا: پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بلایا اور فرمایا: اگر میں تمہیں ان کے نام بتادوں تو کیا تم اسلام قبول کر لو گے پھر آپ نے فرمایا: ان کے نام یہ ہیں:
خرتان، ذیال، طارق، کتفان، قابس، ثاب، عمودان، فیلق، مصبح، صروح، ذوالفرغ۔
یہ روایت سعید بن حکم نے منصور کے حوالے سے نقل کی ہے:

۲۱۸۲- حکم بن عبداللہ بن خطاف، ابوسلمہ

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "کذاب" ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔
اس نے زہری کے حوالے سے ابن مسیب سے ایک نسخہ نقل کیا ہے جس میں پچاس روایات ہیں اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ

''خوبصورت چہرے والوں سے بھلائی طلب کرو''۔

۲۱۸۳-حکم بن عبداللہ بن سعد الایلی، ابوعبداللہ

انہوں نے قاسم اور زہری سے روایات نقل کی ہیں۔

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر شدید تنقید کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ تمام روایات ''موضوع'' ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

سعدی اور ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت کا کہنا ہے: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

کئی محدثین نے اس راوی اور اس سے پہلے والے راوی کو ایک ہی شخص شمار کیا ہے اور یہ بات ممکن ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''الضعفاء'' میں فرماتے ہیں: یہ حکم بن عبداللہ بن سعد مولی حارث بن حکم ابن ابی العاص اموی قرشی الایلی ہے۔ محدثین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔

ابن مبارک نے اسے ہلکا قرار دیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایات نقل کرنے سے منع کیا ہے۔

پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من وقر عالما فقد وقر ربه، ومن فعل فقد استوجب المآب علی اللّٰه

''جو شخص کسی عالم کی توقیر کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کی تعظیم کرتا ہے جو شخص ایسا کرتا ہے، تو اس کا انجام اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیس علی النساء اذان ولا اقامة، ولا جمعة، ولا اغتسال جمعة، ولا تقدمهن امرأة، ولكن تقوم وسطهن

''خواتین پر اذان دینا، اقامت کہنا، جمعہ پڑھنا اور جمعہ کے دن غسل کرنا لازم نہیں ہے (اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں) تو ان کی امام آگے نہیں کھڑی ہوگی بلکہ ان کے درمیان کھڑی ہوگی''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا یفقه الرجل کل الفقه حتی یترك مجلس قومه عشیة الجمعة

''کوئی بھی شخص مکمل طور پر سمجھ بوجھ حاصل نہیں کر سکتا جب تک جمعہ کی شام اپنی قوم کی محفل کو ترک نہیں کرتا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

من ابتاع مملوکا فلیکن اول ما یطعمہ الحلواء

''جب کوئی شخص غلام خریدے تو سب سے پہلے اسے کوئی میٹھی چیز کھلائے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ثلاثۃ لا یقصرون الصلاۃ: التاجر فی افقہ، والمرأۃ تزور غیر اھلھا، والراعی

''تین لوگ نماز قصر نہیں کریں گے تاجر اپنے بازار میں، عورت جب اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور گھر میں جائے اور بکریوں کا چرواہا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

من حیی ذمیا اعظاما لہ فقد ثلم فی الاسلام ثلمۃ

''جو شخص کسی ذمی کا احترام کرتے ہوئے اسے سلام کرے تو اس نے اسلام میں رخنہ پیدا کر دیا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ست منھا النسیان: سؤر الفار، والقاء اللقمۃ، والبول فی الماء الراکد، وقطع القطار، واکل التفاح یؤکل لذلک اللبان الذکر

''چھ کام ایسے ہیں جن سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔ چوہے کا جوٹھا، لقمے کو ڈالنا، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا، قطار کو کاٹنا اور سیب کھانا جسے اس لیے کھایا کہ آدمی کی عقل میں اضافہ ہو اور یادداشت بہتر ہو''۔

معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حکم بن عبداللہ ایلی ''لیس بشیء'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ادوا زکاۃ الفطر الی ولا تکلم، فانھم یحاسبون بھا

''اپنا صدقہ فطر اپنے والیوں کے سپرد کر دو کیوں کہ ان سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے۔

۲۱۸۴- حکم بن عبداللہ، ابومطیع بلخی فقیہ

یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔

انہوں نے ابن عون، ہشام بن حسان سے اور ان سے احمد بن منیع خلاد بن سالم صفار اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کے علاقے کے لوگوں نے ان سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔ انہیں قیاس میں بڑی بصیرت حاصل تھی۔ یہ بہت بڑے عالم تھے۔ بلند شان کے مالک تھے تاہم روایات یاد کرنے میں ''واہی'' تھے۔

عبداللہ بن مبارک ان کے دین اور ان کے علم کی وجہ سے ان کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور اصحاب رائے میں سے ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

ابن جوزی نے کتاب ''الضعفاء'' میں لکھا ہے: یہ حکم بن عبداللہ ابومطیع خراسانی قاضی ہے اس نے ابراہیم بن طہمان امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے حوالے سے کوئی روایت نقل کی جائے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ یہ جہمی عقیدے کا مالک تھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا ضعیف ہونا واضح ہے انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مرجئہ فرقے کے اکابرین میں سے ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو سنت اور محدثین سے بغض رکھتے تھے۔

عقیلی فرماتے ہیں: عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے ابومطیع بلخی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس سے روایات نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔

لوگوں نے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ اس بات کا قائل ہے کہ جنت اور جہنم پیدا ہو چکی ہیں اور عنقریب فنا ہو جائیں گی۔ یہ جہمیہ فرقے کے لوگوں کا کلام ہے۔

محمد بن فضل بلخی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا: ایک خط آیا ہے یعنی دربار خلافت سے آیا ہے اور ولی عہد کے بارے میں ہے۔

''ہم نے بچپن میں ہی اسے فیصلے کرنے کی صلاحیت دے دی''۔

یہ اس لیے آیا ہے تا کہ اسے پڑھا جائے ابومطیع نے اس خط کو سنا تو گورنر کے پاس گیا اور بولا: دنیا کے خطرات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ اس لیے ہمیں انکار کرنا پڑے گا (یا کافر ہونا پڑے گا) انہوں نے کئی مرتبہ یہ بات دہرائی یہاں تک کہ گورنر رو پڑا اور بولا: میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن میں یہ بات کہنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ آپ جو چاہیں بات کریں میری طرف سے آپ محفوظ ہوں گے' پھر یہ جمعہ کے دن تشریف لے گئے منبر پر چڑھے اور بولے: اے مسلمانو کے گروہ! پھر انہوں نے اپنی داڑھی پکڑی اور رونے لگے اور بولے: دنیا کے خطرات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ کھینچ کے کفر تک لے جائیں جو شخص یہ کہے کہ ہم نے بچپن میں ہی اسے فیصلہ کرنے کی صلاحیت دے دی تھی۔ یہ حکم حضرت یحییٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کے لیے ہے' تو وہ شخص کافر ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: تو تمام اہل مسجد رونے لگے اور جو دو آدمی خط لے کر آئے تھے وہ بھاگ گئے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذاجلست المرأة فی الصلاة وضعت فخذها علی فخذها الاخری، واذا سجدت الصقت بطنها فی فخذيها كأستر ما يكون لها، فان الله ينظر اليها ويقول: يا ملائكتی، اشهدكم انی قد غفرت لها

''جب عورت نماز کے دوران بیٹھے تو وہ اپنا زانو دوسرے زانو کے ساتھ ملائے اور جب وہ سجدے میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنے زانوؤں کے ساتھ ملائے رکھے تو یہ چیز اس کے لیے زیادہ ستر کا باعث ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت کرتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کی مغفرت کردی ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لياتين على الناس زمان يجتمعون فی المساجد ويصلون، وما فيهم مؤمن، اذا اكلوا الربا وتشرفوا البناء الحديث

''لوگوں پر عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ مساجد میں اکٹھے ہوں گے اور نماز پڑھیں گے لیکن ان میں کوئی ایک بھی مومن نہیں ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب وہ سود کھانا شروع کردیں گے اور تعمیرات کی وجہ سے عزت حاصل کریں گے''۔

اس کے حوالے سے حماد بن سلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:

ان وفد ثقيف سألوا النبی صلى الله عليه وسلم عن الايمان هل يزيد او ينقص ؟ فقال: لا، زيادته كفر ونقصانه شرك

''قبیلۂ ثقیف کے وفد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ زیادہ اور کم ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! اس کی زیادتی کفر ہے اور اس کی کمی شرک ہے''۔

ابومطیع نامی یہ راوی بلخ کا قاضی بھی بنا تھا اس کا انتقال 199 ہجری میں 84 برس کی عمر میں ہوا۔

۲۱۸۵- حکم بن عبداللہ انصاری (خ، م، ت، س)

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب ''قیسی'' ہے۔ عجلی فرماتے ہیں: اس کا اسم منسوب ''بصری'' ہے اس کی کنیت ''ابومروان'' ہے۔

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابونعمان ہے۔ یہ کپڑے کا تاجر تھا اور بصری کا شاگرد تھا۔

انہوں نے سعید بن ابی عروبہ، شعبہ اور حماد سے اور ان سے محمد بن مثنی، ابوقدامہ سرخسی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث یاد کرتا تھا جبکہ دیگر حضرات کا کہنا ہے۔ یہ ''ثقہ'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ''صحیحین'' کے رجال میں سے ایک ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے "منکر" روایات منقول ہیں۔ اس کی متابعت نہیں کی گئی۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
من لقی اخاہ بما یحب لیسرہ سرہ اللہ یوم القیامۃ
"جب کوئی اپنے بھائی کے ساتھ ملاقات کرے اس چیز کے ہمراہ جس سے اس کا بھائی خوش ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو خوش کرے گا"۔
اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت منقول ہے جسے "غریب" قرار دیا گیا ہے اور وہ شعبہ کے حوالے سے منقول ہے جو شراب کے بارے میں ہے۔

۲۱۸۶- حکم بن عبداللہ (ت، ق) نصری- بالنون

انہوں نے حسن اور ابواسحاق سے اور
ان سے دونوں سفیانوں اور خلاد بن عیسیٰ صفار نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن حبان نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ میں نے اس کا تذکرہ دیگر راویوں سے ممتاز کرنے کے لیے کیا ہے۔

۲۱۸۷- حکم بن عبداللہ (ق) مصری (البلوی)

انہوں نے علی بن رباح سے اور ان سے صرف یزید بن ابی حبیب نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔
(اور ایک قول کے مطابق): اس کا نام عبداللہ بن حکم ہے اور یہی صحیح ہے۔

۲۱۸۸- حکم بن عبداللہ (م، د، ت، س) بن اسحاق الاعرج،

انہوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے خالد الحذاء اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔ امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہیں۔
اور دوسرے قول کے مطابق: اس میں "لین" (کمزوری) پائی جاتی ہے۔

۲۱۸۹- حکم بن عبدالرحمٰن (س) بن ابی نعم بجلی

انہوں نے اپنے والد اور سیدہ فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اور ان سے مروان بن معاویہ اور ابونعیم نے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صالح الحدیث" ہے۔ ابن حبان نے اس کو "قوی" قرار دیا ہے۔

۲۱۹۰-حکم بن عبدالملک (ت، ق) بصری

انہوں نے کوفہ میں پڑاؤ کیا تھا اور قتادہ اور عاصم بن بہدلہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے شریح بن نعمان، بشر بن ولید اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "قوی" نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من يناح عليه يعذب،

"جس شخص پر (مرنے کے بعد) نوحہ کیا جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے"۔

تو ایک شخص نے (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا) ایک شخص جو خراسان میں فوت ہوتا ہے اور یہاں اس پر نوحہ کیا جاتا ہے تو کیا اسے عذاب دیا جائے گا؟ تو حضرت عمران بولے: اللہ کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور تم غلط کہہ رہے ہو۔

۲۱۹۱-حکم بن عبدہ (ق)

انہوں نے ایوب اور ابوہارون عبدی سے اور ان سے ابن وہب اور محمد بن مخلد رعینی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔

۲۱۹۲-حکم بن عتیبہ بن نہاس کوفی

ابن ابوحاتم نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے حالات بیان کیے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ یہ راوی "مجہول" ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں: امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے یہ "مجہول" ہے کیوں کہ اس نے کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے یہ کوفہ کا قاضی تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو اور مشہور امام حکم بن عتیبہ کو ایک ہی شخص قرار دیا ہے تو یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی غلط فہمی شمار ہوتی ہے۔

۲۱۹۳-حکم بن عطیہ (ت) عیشی بصری

انہوں نے ابن سیرین اور ایک جماعت سے اور ان سے ابن مہدی اور ابوولید نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ شیخ ابوولید نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "قوی" نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔ البتہ استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

یہ راوی ثابت کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرا دیتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں حضرات کو دیکھ کر مسکرا دیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمه علی متاع قیمته عشرة دراهم

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ایسے سامان کے عوض میں شادی کی تھی جس کی قیمت بارہ درہم تھی''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

تسمونهم محمدا ثم تلعنونهم

''تم لوگ انہیں محمد بھی کہتے ہو اور پھر ان لوگوں پر لعن بھی کرتے ہو''۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ابوالعالیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک شخص نے گڑگڑا کر کسی سے مانگا تو ایک عورت نے اسے روٹی کا ٹکڑا دیا تو وہ شخص بولا اگر تم یہ ٹکڑا کسی کتے کو دے دیتی تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر تھا۔

یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ''منکر'' روایات میں سے ایک ہے۔

۲۱۹۴-حکم بن عمر رعینی

(اور یہ بھی کہا گیا ہے: حکم) ابن عمرو

انہوں نے قتادہ اور عمر ابن عبدالعزیز سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

میں یہ کہتا ہوں انہوں نے خالد بن مرداس کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۲۱۹۵-حکم بن عمرو جزری، ابوعمرو

انہوں نے ضرار بن عمرو اور دیگر حضرات سے اور ان سے محمد بن طلحہ بن مصرف نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یعنی وہ روایات جو اس نے تمیم کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

الجمعة واجبة الا علی امراة

''جمعہ پڑھنا واجب ہے البتہ خواتین پر واجب نہیں ہے''۔

اس کے بعد اس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

۲۱۹۶-حکم بن عمیر

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے کچھ "منکر" روایات بھی نقل کی ہیں اور یہ صحابی نہیں ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ضعیف الحدیث" ہے۔

۲۱۹۷-حکم بن عیاض بن جعدبہ

انہوں نے اپنے والد سے زہری کے حوالے سے پچھنے لگانے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں جو مستند طور پر منقول نہیں ہیں۔ یہ ازدی کا قول ہے۔

۲۱۹۸-حکم بن فضیل

انہوں نے عطیہ عوفی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ "مستند" نہیں ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حکم بن فضیل عبدی، انہوں نے عطیہ کے حوالے سے اور خالد کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جنہیں نقل کرنے میں یہ منفرد ہیں اور ان کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

الیدان جناح، والرجلان برید، والاذنان قمع، والعینان دلیل، واللسان ترجمان، والطحال ضحك، والرئة نفس، والكلیتان مكر، والكبد رحمة، والقلب ملك، فاذا فسد الملك فسد جنوده

"دونوں ہاتھ پر ہیں، پاؤں قاصد ہیں، کان جاسوس ہیں، آنکھیں راہ نما ہیں، زبان ترجمانی کرتی ہے، تلی ہے اور نفس ہے اور مکر ہیں، جگر رحمت ہے دل بادشاہ ہے اور جب بادشاہ ٹھیک نہ رہے تو اس کا لشکر برباد ہو جاتا ہے"۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے اور عطیہ "واہی الحدیث" تھے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: انہوں نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ انہوں نے سیار ابوحکم اور یعلی بن عطاء کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے عاصم بن علی اور محمد بن ابان واسطی نے روایات نقل کی ہیں اور کہا ہے: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا۔

۲۱۹۹-حکم بن مبارک (ت) خاشتی بلخی

انہوں نے مالک اور محمد بن راشد مکحولی سے اور ان سے ابومحمد دارمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان اور ابن مندہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو اس نے احمد بن عبدالرحمٰن وہبی کے حالات میں یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ احادیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے' لیکن ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس کا الگ سے ذکر نہیں کیا۔

ذہبی کہتے ہیں: ویسے یہ ''صدوق'' ہے۔

۲۲۰۰-حکم بن محمد

انہوں نے ابوہیثم عمری سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۰۱-حکم بن مروان کوفی ضریر

انہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے کامل ابوالعلاء اور فرات بن سائب سے اور ان سے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن ایوب مخرمی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ آپ لوگ حکم بن مروان کی کسی چیز کا انکار کرتے ہیں تو وہ بولے: ہم تو انہیں صدوق شمار کرتے ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر غداۃ عرفۃ الی صلاۃ العصر من آخر ایام التشریق

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی صبح تکبیر کہی اور ایام تشریف کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیر پڑھتے رہے''۔

تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ بولے: اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔

۲۲۰۲-حکم بن مسعود ثقفی

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وراثت کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے۔

بعض محدثین نے کہا ہے: اس کا نام مسعود بن حکم ہے' لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

شهدت عمر اشرك الاخوة من الاب والام مع الاخوة من الام، فقيل له: قضيت عام اول فلم تشرك ! قال تلك على ما قضينا، وهذه على ما قضينا

''میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے سگے بھائیوں کو ماں کی طرف سے شریک بھائیوں کے ساتھ حصے دار قرار دیا تھا تو ان سے کہا گیا تھا گزشتہ سال جب آپ نے فیصلہ دیا تھا تو اس وقت شراکت دار قرار نہیں دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ اس وقت کا فیصلہ تھا اور یہ اس وقت کا فیصلہ ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی سند صالح ہے۔

۲۲۰۳-حکم بن مسلمہ سعدی

ان سے جریر بن عبدالحمید نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۰۴-حکم بن مصعب (د،ق)

انہوں نے منصور کے والد علی کے حوالے سے اور ان سے ولید بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔ کتاب ''الضعفاء'' میں بھی اس کا تذکرہ ہے اور لکھا ہے کہ یہ غلطی کر جاتا ہے۔

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

اس کے حوالے سے استغفار کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۲۲۰۵-حکم بن مصقلہ

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابو الفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حکم بن مصقلہ عبدی کے حوالے سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک ''موضوع'' روایت نقل کی ہے تاہم اس میں خرابی کی بنیاد اسحاق بن بشر نامی راوی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من اسرج فی مسجد لم تزل حملة العرش يستغفرون له، ومن اذن سبع سنين محتسبا حرم الله لحمه ودمه على دواب الارض ان تاكله فی القبر

''جو شخص مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے عرش کو اٹھانے والے فرشتے مسلسل اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جو شخص سات سال تک ثواب کی امید میں اذان دیتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون کو چوپاؤں پر حرام کر دیتا ہے کہ وہ قبر میں اسے کھائیں''۔

۲۲۰۶-حکم بن مطلب بن عبداللہ بن حنطب

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔
شیخ ابن خرم کہتے ہیں: اس راوی کی حالت کا پتا نہیں چل سکا۔

۲۲۰۷-حکم بن موسیٰ (م،س) قنطری بغدادی عابد

انہوں نے اسماعیل بن عیاش، ابن مبارک اور (ان کے) طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے مسلم، امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ نے اپنی ''مسند'' میں ان کے صاحبزادے عبداللہ اور بغوی نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ ''صدوق'' ہے اور علم حدیث کا ماہر ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، جزرہ اور ایک جماعت نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔
حکم نامی اس راوی کے حوالے دو ''منکر'' روایات منقول ہیں ایک صدقہ کے بارے میں ہے جو طویل حدیث ہے اور دوسری وہ ہے جو انہوں نے ولید بن مسلم کے حوالے سے اس شخص کے بارے میں نقل کی ہے جو نماز میں چوری کا مرتکب ہوتا ہے' تو ان روایات کی سند ''ثقہ'' ہے' لیکن ان کے الفاظ ''منکر'' ہیں۔
صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی ان روایات کو نقل نہیں کیا ہے۔

۲۲۰۸-(صح) حکم بن نافع (ع)، ابوالیمان حمصی،

یہ ''ثقہ'' ائمہ میں سے ہیں۔
انہوں نے حریز بن عثمان، صفوان بن عمرو، ابوبکر بن ابی مریم اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی اس روایت کو نقل کیا ہے جو انہوں نے شعیب بن ابوحمزہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔
ان سے بخاری، ابوزرعہ دمشقی، ابوحاتم اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔
انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ہے' لیکن ان سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری شان وشوکت کو دیکھ کر یہ کہا تھا کہ یہ چیز علماء کے اخلاق میں شامل نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں: بعد میں مجھے اس پر ندامت بھی ہوئی۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہاں تک ان کی اس روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے حریز اور صفوان سے نقل کی ہیں تو وہ درست ہیں۔
ابونعیم نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت نواس بن سمعان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تجادلوا بالقرآن، ولا تضربوا كتاب الله بعضه ببعض، فوالله ان المؤمن ليجادل بالقرآن فيغلب،

وان المنافق ليجادل بالقرآن فيغلب

''تم قرآن کے بارے میں آپس میں بحث نہ کرو اور کتاب اللہ کے ایک حصے کو دوسرے کے مقابلے میں پیش نہ کرو۔ اللہ کی قسم! ایک مومن قرآن کے بارے میں بحث کرتا ہے اور غالب آ جاتا ہے اور (کبھی) ایک منافق قرآن کے بارے میں بحث کرتا ہے اور وہ غالب آ جاتا ہے''۔

یہ روایت حافظ ابوموسیٰ مدینی نے ابن ابوعاصم کے حالات میں نقل کی ہے۔ حافظ ابونعیم کہتے ہیں: یہ روایت ابوشیخ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت انتہائی غریب ہے' حالاں کہ اس کی سند قوی ہے۔

مفضل غلابی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

میں نے ابویمان سے شعیب سے نقل کردہ حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ''مناولہ'' کے طور پر نقل کی ہوئی ہے اسے کسی نے بھی نقل نہیں کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابویمان نے مجھ سے کہا: شعیب نے ہمیں خبر دی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور ''نبیل'' ہیں۔

سعید بردعی کہتے ہیں: میں نے امام ابوزرعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ابویمان نے شعیب سے صرف ایک حدیث سنی ہے باقی اجازت کے طور پر نقل کی ہیں۔

ابراہیم بن دیزیل نے بیان کیا ہے ابویمان نے مجھ سے کہا: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا؟ تم نے شعیب سے یہ تحریرات کس طرح سنی ہیں؟ تو میں نے کہا میں نے ان کا کچھ حصہ ان کے سامنے قرأت کیا تھا اور اس کا کچھ حصہ انہوں نے میرے سامنے قرأت کیا تھا' کچھ کی انہوں نے مجھے اجازت دی ہے اور بعض روایت ''مناولت'' کے طور پر مجھے اجازت دیں اور آخر میں کہا کہ تم ان تمام کے بارے میں یہ کہہ دو کہ آپ نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

ابویمان نے امام ابوزرعہ نصری سے کہا تھا میری پیدائش 138 ہجری میں ہوئی تھی۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابویمان کو اسماعیل بن عیاش کا کاتب کہا جاتا تھا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن عوف نے ہمیں کہا ہے کہ ابویمان نے شعیب نامی راوی کے حوالے سے صرف ایک کلمہ سنا ہے۔

اثرم نے امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: ابویمان کہا کرتا تھا کہ شعیب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' تو اس نے بڑے حیران کن طریقے کے ساتھ حدیث کی اجازت لی ہے۔ شعیب علم حدیث میں کمزور حیثیت کا مالک تھا' تو ابویمان اور دیگر حضرات نے اس سے درخواست دی کہ وہ انہیں اجازت دے دے تو اس نے کہا تم یہ تمام روایات میرے حوالے سے روایت کر دو تو شعیب بن ابوحمزہ کہتے ہیں: ابویمان میرے پاس آئے اور انہوں نے بعد میں میرے والد کی تحریرات مجھ سے حاصل کر لیں۔

ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: اس کا شعیب سے سماع ''مناولت'' کے طور پر ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بشر بن شعیب کا کہنا ہے۔ میرے والد کے انتقال پر ابویمان میرے پاس آئے اور انہوں نے ان کی کتابیں حاصل کر لیں، اب وہ یہ کہتے ہیں: شعیب نے ہمیں خبر دی ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا انتقال 221 ہجری میں ہوا اور شعیب کی روایات کے بارے میں یہ مستند بھی ہے اور ان کا عالم بھی ہے۔

''صحیحین'' میں اس کے حوالے سے کافی روایات منقول ہیں اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس نے شعیب سے اجازت کے طور پر وہ روایات نقل کی ہوں۔

۲۲۰۹- حکم بن ہشام (س، ق) ثقفی کوفی

اس نے دمشق میں رہائش اختیار کی۔

انہوں نے قتادہ اور منصور سے اور ان سے ابومسہر، ابن عائذ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد اور عجلی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس سے استدلال نہیں کرتے۔

۲۲۱۰- حکم بن ہشام

ان سے مندل بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

۲۲۱۱- حکم بن ولید وحاظی، شامی

انہوں نے عبداللہ بن بسر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور اسے ''منکر'' قرار دیا ہے۔

۲۲۱۲- حکم بن یزید

انہوں نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''مجہول'' ہے۔ اسی طرح (درج ذیل راوی بھی ''مجہول'' ہیں)

۲۲۱۳- حکم مکی

یہ ابن مبارک کا استاد ہے۔

۲۲۱۴- حکم بن یعلی بن عطاء محاربی

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے مجالد، یحییٰ بن ایوب مصری سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ابومحمد دمشقی کے حوالے سے بھی معروف ہیں۔

عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے اسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے پاس ایک سبز پرندہ تھا جب آدمی اسے ہاتھ لگاتا تھا تو اس کے ہاتھ پر خضاب لگ جاتا تھا۔

اس نے یہ بھی کہا ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چھوٹا ہوتے ہوتے ناک بن گیا اور ہمارے پاس ایک زیتونہ تھی جو دو زیتونہ کا وزن آرام سے اٹھالیتی تھی۔

۲۲۱۵-حکم، ابوخالد

انہوں نے حسن سے اور ان سے مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۲۱۶-حکم، ابومعاذ بصری

میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

جن راویوں کا نام حکیم ہے

۲۲۱۷-حکیم بن افلح (ق)

انہوں نے حضرت ابومسعود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

للمسلم علی المسلم اربع خلال: یحییه، ویشمته، ویعوده، ویشیعه

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں: وہ اسے سلام کرے، چھینک کا جواب دے، عیادت کرے اور اس کی مشایعت کرے''۔

اس راوی کے حوالے سے یہ روایت اور دیگر روایات نقل کرنے میں عبدالحمید بن جعفر کے والد منفرد ہیں۔

۲۲۱۸-حکیم بن جبیر (ع)

انہوں نے سعید بن جبیر، ابوجحیفہ اور ایک جماعت سے اور ان سے شعبہ، زائدہ اور کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا اور قلیل الحدیث تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' اور ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "قوی" نہیں ہے۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے۔
معاذ کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے کہا آپ حکیم بن جبیر کے حوالے سے مجھے کوئی حدیث بتایئے تو وہ بولے اگر میں نے اس کے حوالے سے کوئی روایت بیان کی تو مجھے جہنم میں جانے کا اندیشہ ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شعبہ نے بعد میں ان روایات کو نقل کرنا ترک کر دیا تھا۔
علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس نے بہت تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں۔ زائدہ نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور شعبہ نے اسے ترک کر دیا تھا' کیوں کہ اس نے صدقہ سے متعلق روایات نقل کر دی تھیں۔
عباس دوری نے اس کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ درج ذیل روایات کے بارے میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے (روایت یہ ہے)

لا تحل الصدقة لمن عنده خمسون درهما،
"ایسے شخص کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے' جس کے پاس پچاس درہم ہوں"۔
تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ روایت سفیان نے زبیر کے حوالے سے نقل کی ہے اور میرے علم کے مطابق یحییٰ بن آدم کے علاوہ اور کسی نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے' کیوں کہ اگر ایسا ہوتا تو ابن الناس' سفیان کے حوالے سے اسے نقل کرتے لیکن یہ حدیث "منکر" ہے اور معروف روایت وہی ہے جو حکیم کے حوالے سے منقول ہے۔
فلاس کہتے ہیں: یحییٰ نے حکیم کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں' جبکہ عبدالرحمٰن نے ان کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کی ہیں۔
ابن مہدی کہتے ہیں: کہ انہوں نے تھوڑی سی روایات نقل کی ہیں جن میں کچھ "منکر" روایات بھی ہیں۔
شیخ جوزجانی کہتے ہیں: حکیم بن جبیر نامی یہ راوی "کذاب" ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

ما رأيت احدا اشد تعجيلا للظهر من رسول الله صلى الله عليه وسلم
"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کسی کو ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا"۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

امرت بقتال الناكثين، والقاسطين، والمارقين

''مجھے عہد توڑنے والے' ناانصافی کرنے والے اور بے دین لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے:

ما آمن بی من بات شبعا وجاره طاو

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو سیر ہو کر رات بسر کرے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللہ، ان اللہ لم یبعث نبیا الا بین له من یلی بعده، فهل بین لك ؟ قال: نعم، علی

''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس کے سامنے یہ بیان کر دیا کہ اس کے بعد اس کا جانشین کون ہوگا تو کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے بھی کچھ بیان کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! وہ علی ہوگا''۔

یہ روایت ''موضوع'' ہے۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ یہ روایت عبدالعزیز بن مروان نامی راوی کیسے نقل کر سکتا ہے جب اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے انحراف کی کیفیت تھی۔

اس روایت کو امام ابن جوزی نے ''موضوعات'' میں نقل کیا ہے اور اسے دوسری سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو مستند نہیں ہے۔

۲۲۱۹- حکیم بن حکیم (عو)

انہوں نے عباد بن حنیف انصاری مدنی' ابوامامہ بن سہل، نافع بن جبیر سے اور ان سے عبدالرحمٰن بن حارث، ابن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے جبکہ ابن سعد نے کہا ہے کہ محدثین اس سے استدلال نہیں کرتے۔

انہوں نے جو منفرد روایات نقل کی ہیں ان میں سے ایک روایت وہ ہے جو انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

الخال وارث

''ماموں وارث ہوتا ہے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔ ''صحیح'' قرار نہیں دیا۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کو بھی ''حسن'' قرار دیا ہے۔

۲۲۲۰- حکیم بن ابی حکیم

انہوں نے ابوامامہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۲۱- حکیم بن خذام

انہوں نے ابن جدعان سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔

قواریری کہتے ہیں: میری اس سے ملاقات ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں ایک تھا۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

سيليكم امراء يفسدون وما يصلح الله بهم اكثر الحديث

''عنقریب تمہارے پاس ایسے حکمران آئیں گے جو فساد کریں گے اور ان میں سے اکثر کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی نہیں کرے گا''۔

اس کی کنیت ابوسمیر تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم تیمی کا یہ قول نقل کیا ہے:

عرف علي رضي الله عنه درعا له مع يهودي، فقال: درعي سقطت مني يوم كذا فقال اليهودي: درعي وفي يدي، بيني وبينك قاضي المسلمين فلما رآه شريح قام لهعن مجلسه وجلس علي ثم قال: لو كان خصمي مسلما جلست معه، ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا تساووهم في المجالس، ولا تعودوا مرضاهم، واضطروهم الى اضيق الطريق، فان سبوكم فاضربوهم، فان ضربوكم فاقتلوهم، ثم قال: درعي قال: صدقت يا امير المؤمنين، ولكن بينة، فدعا قنبرا والحسن فشهدا له، فقال: اما مولاك فنعم واما شهادة ابنك فلا فقال: انشدك الله، اسمعت عمر يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة قال: اللهم نعم قال: فلا تجيز شهادة الحسن، والله الى بانقيا فلتقضين بين اهلها اربعين يوما، ثم سلم الدرع الى اليهودي فقال اليهودي: امير المؤمنين مشى معي الى قاضيه، فقضى عليه، فرضي به، صدقت، انها لدرعك التقطتها، واسلم، فقال علي: الدرع لك وهذا الفرس لك، وفرض له، وقتل بصفين

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی تو فرمایا: یہ میری زرہ ہے جو فلاں دن مجھ سے گم ہوگئی تھی تو وہ یہودی بولا: یہ تو میری زرہ ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ میرے اور آپ کے درمیان مسلمانوں کا قاضی فیصلہ کرے گا۔ (یہ دونوں حضرات قاضی کے پاس چلے گئے) جب قاضی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان کے احترام میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے پھر انہوں نے یہ فرمایا: اگر میرا مدمقابل مسلمان ہوتا تو میں اس کے ساتھ بیٹھتا لیکن

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تم ان (غیر مسلموں) کو اپنے ساتھ نہ بٹھاؤ۔ ان کے بیماروں کی عیادت نہ کرو اور انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔ اگر وہ تمہیں برا کہیں تو ان کی پٹائی کرو اور اگر وہ تمہیں ماریں تو تم ان کو قتل کر دو' پھر انہوں نے بتایا میری زرہ (اس کے پاس ہے) قاضی نے کہا امیر المومنین! آپ نے سچ کہا ہے' لیکن آپ اس کا کوئی ثبوت فراہم کیجئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے (غلام) قنبر کو (اور اپنے صاحبزادے) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی تو قاضی نے کہا آپ کے غلام کی گواہی تو ٹھیک ہے' لیکن آپ کے صاحبزادے کی گواہی ٹھیک نہیں کا تعلق ہے' تو وہ قبول نہیں کی جا سکتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں''۔

تو قاضی شریح نے کہا اللہ کی قسم! جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حسن کی گواہی قبول نہیں کرو گے؟

پھر آپ نے وہ زرہ یہودی کے سپرد کر دی تو یہودی بولا: امیر المومنین میرے ساتھ چل کر قاضی کے پاس آئے ہیں اور قاضی نے ان کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے اور وہ اس پر راضی بھی ہو گئے ہیں۔ آپ نے سچ کہا تھا یہ آپ ہی کی زرہ ہے جسے میں نے چوری کر لیا تھا' پھر وہ یہودی مسلمان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ زرہ بھی تمہاری ہوئی اور یہ گھوڑا بھی تمہارا ہوا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے (بیت المال سے) ادائیگی مقرر کی وہ شخص جنگ صفین میں شہید ہوا تھا۔

۲۲۲۲- حکیم بن الدیلم (د)

انہوں نے شریح قاضی، ابوعمر زاذان سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے سفیان اور شریک نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے' اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۲۲۲۳- حکیم بن زید

انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۲۲۲۴- حکیم بن سیف (د) رقی

انہوں نے ابوالملیح، داؤد عطار اور (ان کے) طبقے کے افراد سے اور ان سے ابوداؤد، بقی بن مخلد، فریابی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے اسے "قوی" قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔ یہ "حجت" اور "متین" نہیں ہے۔

۲۲۲۵-حکیم بن شریک بن نملۃ

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کا قول نقل کیا ہے:

ان کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۲۲۲۶-حکیم بن شریک (د) ہذلی

انہوں نے یحییٰ بن میمون حضرمی سے اور ان سے عطاء بن دینار نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے اسے "قوی" قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۲۲۲۷-حکیم بن عجیبہ کوفی

احمد عجلی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: یہ شخص "ضعیف" ہے اور غالی شیعہ تھا۔

۲۲۲۸-حکیم بن قیس (س) بن عاصم منقری

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

۲۲۲۹-حکیم بن نافع رقی

انہوں نے کم سن تابعین کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "لیس بشیء" ہے۔

ان سے نفیلی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ "ثقہ" ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے خراسانی اور خصیف سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے اس کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں، جو انتہائی "منکر" ہیں۔

ابن معین کے حوالے سے اسے "لین" قرار دینا منقول ہے۔

۲۲۳۰-حکیم بن یزید

انہوں نے ابراہیم صائغ سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

۲۲۳۱-حکیم الاثرم (عو)

انہوں نے ابوتمیمہ ہجیمی سے اوران سے عوف اور حماد بن سلمہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

زہری کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے کہا اثرم تمہارے گروہ سے ہے؟

تو وہ بولے: وہ ہمارے بڑے ماہرین میں سے ہے' جبکہ ابن ابی شیبہ کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ہمارے نزدیک ''ثقہ'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔ (جودرج ذیل ہے)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من اتی کاھنا او امراۃ فی دبرھا او حائضا فقد برء مما انزل علیٰ محمد

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے یا کسی عورت کی پچھلی شرمگاہ میں صحبت کرے یا حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرے تو وہ اس چیز سے لاتعلق ہوتا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا''۔

۲۲۳۲-حکیم صنعانی

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ''تعلیق'' کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے۔

۲۲۳۳-حکیم بن عبدالرحمٰن مصری

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

اس کے حوالے سے صرف لیث نے روایت نقل کی ہیں۔

۲۲۳۴-حکیم بن محمد

انہوں نے مقبری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اسی طرح مدنی بھی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلکہ مشہور یہ ہے کہ اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

۲۲۳۵-حکیمہ بنت امیمہ (د،س) بنت رقیقہ

انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح یبول فیہ من اللیل،

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برتن تھا جس میں آپ رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے''۔

یہ خاتون غیر معروف ہے اور
اس خاتون سے یہ روایت ابن جریج نے لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

جن راویوں کا نام حلبس، حلیس ہے

۲۲۳۶-حلبس کلبی،

انہوں نے ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حلبس بن محمد الکلابی، میرے خیال میں اس کا نام حلبس بصری ہے اور یہ شخص ''منکر الحدیث'' ہے۔
انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

سطع نور فی الجنة فرفعوا رؤوسهم فاذا هو من ثغر حوراء ضحکت

''جنت میں ایک نور چمکے گا لوگ اپنا سر اٹھا کر دیکھیں گے تو وہ ایک حور کی مسکراہٹ کی چمک ہوگی جو ہنس رہی ہوگی''۔
یہ روایت احمد بن یوسف نے حلبس کے حوالے سے نقل کی ہے اور انہوں نے مغیرہ کے بجائے لفظ حماد استعمال کیا ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے۔
پھر شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال رجل: یا رسول الله، زوجت بنتی وانا احب ان تعیننی بشیء قال: ما عندی شیء، ولکن ائتنی بقارورة وعود شجرة قال: فاتاه، فجعل یسلت العرق من ذراعیه حتی امتلات القارورة، قال: خذها، ومر ابنتك ان تغمس هذا العود فی القارورة فتطیب به، فکانت اذا تطیبت شم اهل المدینة رائحة ذلك الطیب فسموا بیوت المطیبین

''ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں آپ میری کچھ مدد کیجئے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے تم میرے پاس ایک بوتل لے کر آؤ اور ایک درخت کی شاخ لے کر آؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص یہ چیزیں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلائیوں کا پسینہ اس میں ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ بوتل بھر گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے لے لو اور اپنی بیٹی کو یہ کہو کہ وہ اس لکڑی کے ٹکڑے کو اس شیشی میں ڈبوئے اور اس کے ذریعے خوشبو لگائے (راوی کہتے ہیں) وہ عورت جب بھی وہ خوشبو لگایا کرتی تو تمام اہل مدینہ اس کی خوشبو کو سونگھا کرتے تھے اور ان کا نام خوشبوؤں والوں کا گھر رکھا گیا تھا''۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت انتہائی ''منکر'' ہے۔

۲۲۳۷-حلیس

یہ لفظ "فلیس" کی مثل ہے اور یہ شخص ہاشم کا بیٹا ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے سلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حماد ہے﴾

۲۲۳۸-(صح) حماد بن اسامہ (ابواسامہ) الحافظ کوفی (ع)،

یہ مستند راویوں میں سے ایک ہے اور انہوں نے ہشام بن عروہ اور اس کے طبقے کے لوگوں سے سماع کیا ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: معیطی کہتے ہیں: یہ بکثرت "تدلیس" کیا کرتا تھا' پھر اس کے بعد انہوں نے اسے "متروک" قرار دیا تھا۔

ازدی نے سفیان ثوری کا کسی سند کے بغیر یہ قول نقل کیا ہے کہ مجھے اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ ابواسامہ کی نقل کردہ روایات کو کیسے درست قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ اس کا معاملہ واضح ہے اور وہ عمدہ روایات کا سب سے بڑا چور ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میں ابواسامہ کا تذکرہ یہاں اس میں موجود کسی خرابی کی وجہ سے نہیں کیا۔ یہ شناخت کروانے کے لیے کیا ہے کہ یہ بات جھوٹی ہے۔

ان سے احمد، علی، ابن معین اور ابن راہویہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے اور کوفہ میں لوگوں کے معاملات اور ان کی تاریخ کے حوالے سے سب سے بڑے عالم ہیں۔ انہوں نے ہشام کے حوالے سے بہت ساری روایات نقل ہیں اور یہ بڑے مستند ہیں اور بہت کم غلطی کرتے ہیں۔

عبداللہ مشک دانہ کہتے ہیں: میں نے ابواسامہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ساتھ ایک ہزار احادیث تحریر کی ہیں۔

ان کا انتقال 201 ہجری میں ہوا۔

۲۲۳۹-حماد بن بحر رازی

انہوں نے جریر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۲۴۰-حماد بن بسطام

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۲۲۴۱-حماد بن بشیر جہضمی

انہوں نے عمارہ معولی سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کا تذکرہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الثقات'' میں ہے۔ میرے علم کے مطابق محمد بن مثنیٰ کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ''الادب'' کے مصنف نے ان کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۲۲۴۲-حماد بن بشیر ربعی

یہ دوسرا راوی ہے۔ تاہم اس سے بہت کم روایت منقول ہیں۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے عمرو بن عبید کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ان سے حیوہ ابن شریح اور سعید بن ابی ایوب نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۲۴۳-حماد بن تحی

الامیر نے اس کے نام میں آنے والی ''ت'' کو مضموم قرار دیا ہے۔

انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے روایت نقل کرنے میں محمد بن ابراہیم بن ابی عنبس زہری منفرد ہیں اور یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۲۴۴-حماد بن جعد

(اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی جعد ہے۔

انہوں نے قتادہ سے اور ان سے ہدبہ قیسی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''لین'' ہے۔

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''صالح'' قرار دیا ہے۔

۲۲۴۵-حماد بن جعفر (ق) عبدی بصری

انہوں نے شہر اور میمون بن سیاہ سے اور ان سے ابوعاصم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ مجھے اس کے حوالے سے صرف دو روایات مل سکی ہیں۔ ایک وہ روایت جو

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے:

امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان نقرأ علی الجنائز بأم القرآن،

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھا کریں''۔

دوسری روایت انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جوایک دوسرے سے ملاقات کرنے کی فضیلت کے بارے میں ہے۔

۲۲۴۶-حماد بن حمید محدث

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے عبیداللہ بن معاذ سے روایت نقل کی ہے' حالاں کہ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کم عمر ہے۔

۲۲۴۷-حماد بن ابی حمید (ت،ق) مدنی

یہ محمد بن ابی حمید انصاری ہے اور ''ضعیف'' ہے۔

اس کا تذکرہ عنقریب دوبارہ آئے گا۔

انہوں نے زہری، زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی کوئی (استنادی) حیثیت نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

۲۲۴۸-حماد بن ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی

ابن عدی اور دیگر حضرات نے ان کے حافظہ کے متعلق انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۲۴۹-حماد بن داؤد کوفی

انہوں نے علی بن صالح بن حی سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۲۲۵۰-حماد بن دلیل (د)

یہ ''مدائن'' کے قاضی تھے۔

انہوں نے حسن بن صالح اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۲۵۱-حماد بن راشد

انہوں نے جابر جعفی سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۲۵۲-حماد بن سعید براء بصری

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔
عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں وہم پایا جاتا ہے۔
احمد بن عمرو نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بشاۃ میتۃ فقال: الا انتفعتم باھابھا

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال سے نفع کیوں نہیں حاصل کرتے"۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۲۲۵۳-حماد بن سعید صغانی

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس کے حوالے سے امام عبدالرزاق نے حکایات نقل کی ہیں۔ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۲۵۴-حماد بن سلمہ (م، عو) بن دینار

یہ بڑے امام ہیں ان کی کنیت ابوسلمہ اور اسم منسوب بصری ہے۔
انہوں نے ابوعمران جونی، ثابت، ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن کثیر الداری اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے مالک، شعبہ، سفیان، ابن مہدی، عارم، عفان اور کئی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ "ثقہ" ہیں تاہم انہیں وہم لاحق ہو جایا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اپنے ماموں حمید طویل کی روایات کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں اور اس کے بارے میں سب سے زیادہ مستند شخصیت کے مالک ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثابت کی روایات کا یہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔
ایک اور صاحب کا کہنا ہے جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو حماد پر تنقید کر رہا ہو تو تم اس کے اسلام پر تہمت عائد کرو۔
علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن ضریس کے پاس حماد کے حوالے سے منقول دس ہزار روایات تھیں۔
عمرو بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے دس ہزار سے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔
عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو حماد سے زیادہ پہلے لوگوں کے طریقے پر عمل پیرا ہو۔

کوسج نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ "ثقہ" ہیں۔

ایک اور صاحب نے یہ بات بیان کی ہے ان کا شمار "ابدال" میں ہوتا ہے اور "ابدال" کی نشانی یہ ہے کہ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔

ابوعمر جرمی کہتے ہیں: میں نے کسی فقیہ عبدالوارث سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا۔ البتہ حماد بن سلمہ کا معاملہ مختلف ہے۔

عفان کہتے ہیں: میں نے ایسا شخص دیکھا ہے جو حماد سے زیادہ عبادت گزار ہو لیکن میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ بھلائی کے کام باقاعدگی سے سرانجام دیتا ہو۔ قرآن کی تلاوت ان سے زیادہ کرتا ہو اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرتا ہو۔

تبوذکی کہتے ہیں: ہم ہر اہل علم کے پاس کوئی نیت لے کر آئے لیکن حماد بن سلمہ کا معاملہ مختلف ہے۔

اگر میں یہ کہوں کہ میں نے انہیں کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو میری یہ بات سچ ہوگی۔ وہ خود کو مصروف رکھتے تھے قرأت کرنے میں یا تسبیح پڑھنے میں یا حدیث پڑھنے میں یا نوافل ادا کرنے میں (مصروف رکھتے تھے)

ابن مہدی کہتے ہیں: اگر حماد کو یہ کہا جائے کہ تم کل فوت ہو جاؤ گے تو اس کی وجہ سے ان کے عمل میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکے گا۔

یونس مودب کہتے ہیں: حماد کا انتقال نماز پڑھنے کے دوران مسجد میں ہوا۔

سوار بن عبداللہ عنبری نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حماد بن سلمہ کے پاس ان کے بازار میں آیا جب انہیں کپڑے میں ایک آنے یا دو آنے کا فائدہ ہوا تو انہوں نے اپنا تھان لپیٹا اور پھر کوئی چیز فروخت نہیں کی۔

آدم بن ابوایاس کہتے ہیں: میں حماد بن سلمہ کے پاس موجود تھا۔ اس وقت جب حاکم وقت نے مجھے بلایا تھا تو وہ بولے: اس سرخ داڑھی کو اٹھا کر ان لوگوں کے پاس لے جاؤ۔ نہیں اللہ کی قسم!

قریش بن انس نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے۔ میری یہ نیت نہیں تھی کہ میں احادیث بیان کروں لیکن میں نے ایوب کو خواب میں دیکھا انہوں نے مجھ سے کہا تم حدیث بیان کرو کیوں کہ لوگ اس کو قبول کریں گے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے ایک مرتبہ حماد کو ایک تحفہ دیا گیا تو انہوں نے تحفہ دینے والے سے کہا اگر میں نے اسے قبول کر لیا تو میں تمہیں حدیث نہیں سناؤں گا اور اگر میں نے اسے قبول نہ کیا تو پھر میں حدیث سناؤں گا۔

ابن حبان کہتے ہیں: اس شخص نے انصاف سے کام نہیں لیا جس نے حماد کی روایات سے پہلوتہی کی اور ابوبکر بن عیاش اور عبداللہ بن دینار کی روایات سے استدلال کیا ہے۔

یہ خزری تھے اور یہ ان عبادت گزار لوگوں سے ایک تھے جو "مستجاب الدعوات" تھے۔

وہیب کا کہنا ہے حماد بن سلمہ ہمارے سردار اور ہمارے سب سے بڑے عالم تھے۔

دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے وہ عربی ادب کے امام فقیہ اور فصیح تھے بڑے عالم تھے بدعتیوں کے شدید مخالف تھے ان کی کچھ تالیفات بھی منقول ہیں۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے جب میں مکہ آیا تھا اس وقت عطاء زندہ تھے۔

یزیدی فرماتے ہیں:

''اے علم نحو کے طلبگار! ابو عمرو اور حماد کے بعد اب تم اس علم پر روؤ''۔

ابوداؤد کہتے ہیں: حماد بن سلمہ کی کوئی کتاب نہیں تھی سوائے اس کتاب کے جو قیس بن سعد نے نقل کی ہے: یعنی انہیں اپنا تمام علم زبانی یاد تھا۔

حماد بن زید کہتے ہیں: ہم نے حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو کسی نیت کی وجہ سے علم حاصل کرتا ہو اور ہم نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو دوسرے کی نیت کی وجہ سے علم حاصل کرتا ہو۔

عفان کہتے ہیں: ہمارے اصحاب کا سعید بن عروبہ اور حماد بن سلمہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو ہم خالد بن حارث کے پاس گئے ہم نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا حماد ان دونوں میں زیادہ خوبصورت زیادہ مستند اور سنت کے زیادہ پیروکار تھے پھر ہم یحییٰ القطان کے پاس واپس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا کیا خالد نے تمہارے سامنے یہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ وہ ان دونوں میں بڑے ''حافظ الحدیث'' تھے تو ہم نے جواب دیا جی نہیں!

یحییٰ القطان کہتے ہیں: کہ حماد بن سلمہ' زیاد سے زیادہ علم رکھتے تھے اور قیس بن سعد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

احمد اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

علی بن مدینی فرماتے ہیں: جس شخص کو تم سنو کہ حماد بن سلمہ کے خلاف کلام کر رہا ہو تو تم اس پر تہمت عائد کرو۔

ایک شخص نے عفان سے کہا میں آپ کو حماد کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہوں اس نے دریافت کیا کون حماد؟ تمہارا ناس ہو' تو اس نے کہا حماد بن سلمہ تو وہ بولا: کیا تم امیر المومنین نہیں کہہ سکتے۔

اسحاق بن طباع کہتے ہیں: ابن عیینہ نے مجھ سے کہا علماء تین طرح کے ہوتے ہیں: وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ کا بھی علم ہو اور علم کا بھی علم ہو' وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا علم رکھتے ہیں' لیکن علم کا علم نہیں رکھتے اور وہ لوگ جو علم کے عالم ہوتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کا علم نہیں رکھتے۔

پھر ابن طباع نے کہا پہلے کی مثال حماد بن سلمہ ہیں' دوسرے کی مثال مشہور بزرگ ابوالحجاج ہیں اور وہ شخص جو علم کا عالم ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا عالم نہ ہو اس کی مثال ابویوسف اور اس کا استاد (امام ابوحنیفہ) ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

امام احمد کہتے ہیں: ثابت نے منقول روایات میں سب سے زیادہ مستند حماد بن سلمہ ہے۔

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے دونوں حمادوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: حماد بن سلمہ بن دینار اور حماد بن زید بن درہم ان دونوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دینار کو درہم پر فضیلت حاصل ہے۔

حسن بن سفیان نے ہدبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے شعبہ کی نماز جنازہ ادا کی ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے شعبہ کو دیکھا ہے' تو وہ غصے میں آگئے اور بولے میں نے حماد بن سلمہ کی بھی زیارت کی ہے اور وہ شعبہ سے زیادہ بہتر تھے' کیونکہ وہ سنت کے پیروکار تھے اور شعبہ کا موقف اہل کوفہ کی رائے کے مطابق تھا۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: حماد بن سلمہ ان احادیث کے حوالے سے معروف نہیں ہے یعنی وہ روایات جو صفات کے بارے میں ہیں۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ وہ عبادان سے ملنے کے لیے گئے جب وہ وہاں آئے تو اس وقت وہ روایت نقل کر رہا تھا تو میں یہ

سمجھتا ہوں کہ وہ ایک شیطان تھا جو سمندر سے نکل کر اس کی شکل میں آیا تھا اور اس نے اس کی طرف یہ روایات القاء کی تھیں۔

ابن ثلجی کہتے ہیں: میں نے عباد بن سہیل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے حماد یاد نہیں رکھتے تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں چیزیں تحریر کی ہوئی تھیں۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے۔ ابن ابوعوجاء ان کے سوتیلے بیٹے تھے۔ وہ ان کتابوں میں روایات شامل کرتے تھے۔

میں یہ کہتا ہوں ابن ثلجی نے حماد اور اس جیسے شخص کے بارے میں سچ بات بیان نہیں کی ہے اور خود اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کے طلبگار ہیں۔

حماد بن سلمہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صہیب کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے (ارشادی باری تعالیٰ ہے)

للذین احسنوا الحسنی وزیادة، قال: هی النظر الی وجه الله

''جو لوگ اچھائی کریں گے ان کے لیے اچھائی ہے اور (مزید) اجر و ثواب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اس مزید اجر و ثواب سے مراد) اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے''۔

حماد نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی الله علیه وسلم قرأ: فلما تجلی ربه للجبل قال: اخرج طرف خنصره، وضرب علی ابهامه، فساخ الجبل

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے تلاوت کی (یعنی یہ آیت تلاوت کی)

''جب اس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی ظاہر کی''۔

راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی چھوٹی انگلی کا کنارہ نکال کر اپنے انگوٹھے پر لگایا کہ وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

حمید طویل نے ثابت سے کہا تم اس طرح کی روایات نقل کرتے ہو' تو انہوں نے حمید کے سینے پر ہاتھ مار کر کہا یہ بات حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے اور یہ بات اللہ کے رسول ﷺ نے بیان کی ہے تو کیا میں اسے چھپا لوں

محدثین کی ایک جماعت نے یہ روایت حماد کے حوالے سے نقل کی ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

رأیت ربی جعدا امرد علیه حلة خضراء

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا کہ گھونگریالے بالوں والا اور داڑھی' مونچھ کے بغیر تھا اور اس نے سبز حلہ پہن رکھا تھا''۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ حماد کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

اَن محمدا رأی ربه فی صورة شاب امرد دونه ستر من لؤلؤ قدمیه او رجلیه فی خضرة

''بے شک حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کو داڑھی مونچھ کے بغیر ایک نوجوان کی شکل میں دیکھا ہے جس سے پہلے ایک حجاب تھا جو موتیوں کا بنا ہوا تھا اور اس کے دونوں پاؤں (یا دونوں ٹانگیں) سبزے میں تھیں''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حماد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

قال: رأيت ربي

''میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

تو یہ حماد کی نقل کردہ قابل انکارترین روایت ہے' کیوں کہ یہ دیکھنا خواب میں دیکھنا تھا اگر مستند طور پر منقول ہو۔

مروزی کہتے ہیں: میں نے امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا لوگ کہتے ہیں: قتادہ نے عکرمہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا ہے' تو وہ غصے میں آ گئے اور انہوں نے اپنی وہ تحریر نکالی جو قتادہ کی سنی ہوئی ان روایات کے بارے میں ہے جو انہوں نے عکرمہ سے سنی ہیں' وہ چھ احادیث تھیں۔

ان روایات کو حکم بن ابان نے زیرک کے حوالے سے عکرمہ سے نقل کیا تھا اور وہ انتہائی غریب تھیں۔

حماد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

''قرآن کو تین حروف پر نازل کیا گیا ہے''۔

اس کے بعد ابن عدی نے حماد کے حوالے سے وہ تمام روایات نقل کی ہیں جنہیں متن یا سند کے اعتبار سے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں اور ان میں بعض روایات' وہ ہیں جن میں دوسرے راوی بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔

حماد امام اور جلیل القدر شخص تھے۔ سعید بن ابوعروبہ کے ہمراہ وہ اہل بصرہ کے مفتی تھے۔

اسحاق بن طباع نے یہ کہا ہے: حماد بن سلمہ نے ان سے کہا جو شخص غیراللہ کے لیے علم حدیث طلب کرے گا وہ اس کے ذریعے دھوکا کھائے گا۔

ابوسلمہ کہتے ہیں: میں نے حماد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص بعض اوقات وزنی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر وہ ہلکا ہو جاتا ہے۔

میں یہ کہتا ہوں امام مسلم نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے اصول میں کئی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر یہ اعتراض کیا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے بھی گزر چکی ہے اور انہوں نے ان لوگوں کے نام ذکر نہیں کیے ہیں جن سے وہ استدلال کرتے ہیں یعنی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار یا زہری کا بھتیجا یا عیاش کا صاحبزادہ اور انہوں نے حماد کو چھوڑ دیا ہے۔

حاکم نے ''المدخل'' میں لکھا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اصول میں حماد بن سلمہ کے حوالے سے صرف وہ روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے ثابت کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

البتہ شواہد کے طور پر ان کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے دیگر راویوں سے نقل کی ہیں۔

حماد کا انتقال 167 ہجری میں ہوا۔

۲۲۵۵-حماد بن سلیم قرشی

ان کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۵۶-حماد بن ابی سلیمان (م،عو) مسلم ابو اسماعیل اشعری کوفی،

یہ ائمہ فقہاء میں سے ہیں' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ابراہیم نخعی سے علم فقہ حاصل کیا ہے۔

ان سے سفیان، شعبہ، (امام اعظم) ابوحنیفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ارجاء کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اگر ابن عدی نے اپنی ''کامل'' میں ان کا تذکرہ نہ کیا ہوتا تو میں بھی یہاں ان کا تذکرہ نہ کرتا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد نے بکثرت روایات نقل کی ہیں اور ان کے حوالے سے غریب روایات منقول ہیں۔ وہ ''متماسک'' ہیں اور ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔ ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہیں تاہم ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یہ علم فقہ میں ٹھیک ہیں' لیکن جب روایات کا معاملہ آتا ہے' تو یہ تشویش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

امام عبدالرزاق نے معمر کا یہ قول نقل کیا ہے: حماد بن ابوسلیمان پر کا دورہ پڑا جب انہیں افاقہ ہوا تو انہوں نے وضو کیا۔

جریر نے مغیرہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حماد کو چھونے کی بیماری لاحق ہوگئی تھی۔

عباد بن یعقوب نے شریک کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے حماد بن ابوسلمان کو دیکھا ہے انہیں مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔

ابوحذیفہ نے ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے جب حماد نے ''ارجاء'' کے عقیدے کے بارے میں کلام کیا تو اس کے بعد اعمش کی جب ان سے ملاقات ہوتی تھی تو وہ انہیں سلام نہیں کرتے تھے۔

ابوصہیب صلت بن دینار کہتے ہیں: میں نے حماد سے کہا تم ابراہیم کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہو اور ابراہیم تو ''مرجئہ'' کا عقیدہ رکھتے تھے تو حماد بولے: جی نہیں! تمہاری طرح وہ بھی شک وشبہ کا شکار تھے۔

حماد بن زید کہتے ہیں: حماد بن ابوسلیمان بصرہ میں ہمارے پاس تشریف لائے جب وہ باہر آئے تو انہوں نے زرد رنگ کا لحاف اوڑھا ہوا تھا تو بصرہ کے نوجوانوں نے ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو مردار مرغی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور اس مرغی کے پیٹ سے ایک انڈا نکل آتا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے ان

سے دریافت کیا ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اپنی بیوی کو شکر بھر طلاق دے دیتا ہے۔

ابو ملیح رقی کہتے ہیں: حماد ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے ورس کے رنگ میں رنگی ہوئی چادر اوڑھ رکھی تھی اور سیاہ خضاب استعمال کیا ہوا تھا تو میں نے ان سے احادیث کا سماع ہی نہیں کیا۔

مسلم کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے حماد بن ابوسلیمان سے مسند روایات کے بارے میں دریافت کیا جب کہ لوگ ان سے ان کی رائے کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ اسی لیے جب میں ان کے پاس آتا تھا تو وہ یہ کہا کرتے تھے: اللہ کرے تم نہ ہی آؤ۔

یوسف بن یعقوب صفار نے اعمش کا یہ قول نقل کیا ہے: حماد نے ابراہیم کے حوالے ایک روایت مجھے بیان کی ہے اور وہ غیر ثقہ ہیں۔

ایک مرتبہ اعمش نے کہا ہے: حماد نے ہمیں حدیث بیان کی اور ہم اس کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔

عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ مغیرہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حماد بن ابوسلیمان نے حج کیا جب وہ واپس تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ بولے: اے اہل کوفہ! تمہارے لیے خوشخبری ہے میں نے عطاء طاؤس اور مجاہد کو دیکھ لیا ہے' تمہارے بچے' بلکہ تمہارے بچوں کے بچے بھی ان سے بڑے فقیہہ ہیں۔

مغیرہ کہتے ہیں: اس کے بعد ہم نے ان سے سرکشی کی باتیں سنی ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں حماد کا انتقال 120 ہجری میں ہوا۔

۲۲۵۷-حماد بن شعیب حمانی کوفی

انہوں نے ابوزبیر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی کی نقل کردہ اکثر روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

اس سے منقول ''منکر'' روایات میں سے ایک روایت یہ ہے: جسے محدثین کی ایک جماعت نے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یدخل الماء الا بمئزر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تہبند باندھے بغیر پانی میں داخل ہوا جائے''۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی روایات میں متابعت صرف اس شخص نے کی ہے جو اس سے کم مرتبے کا ہے یا اس کی مثل ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔ ان سے یحییٰ الوحاظی، عبدالاعلیٰ بن حماد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے سب سے مقدم شیخ سلمہ بن کہیل ہیں۔ میرا یہ خیال ہے یہ 170ھ کے پاس زندہ تھا یعنی اس کا انتقال اس کے بعد ہوا ہے۔

۲۲۵۸-حماد بن عبدالرحمٰن انصاری

انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے اور ان سے اسرائیل نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۲۵۹-حماد بن عبدالرحمٰن کلبی (ق)

یہ ہشام بن عمار کا استاد ہے۔

انہوں نے سماک بن حرب سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوحاتم رازی اور دیگر حضرات نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

ہشام بن عمار نے اس راوی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیّب کا یہ قول نقل کیا ہے:

حضرت ابن عمر في جنازة، فلما وضعها في اللحد قال: بسم الله، وفي سبيل الله، وعلى ملة رسول الله فلما اخذ في تسوية اللبن على اللحد قال: اللهم اجرها من الشيطان، ومن عذاب القبر، ومن عذاب النار فلما سوى الكثيب عليها قام جانب القبر، ثم قال: اللهم جاف الارض عن جنبيها، وصعد روحها، ولقها منك رضوانا فقلت لابن عمر: اشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ام برأيك ؟ قال: اني اذا لقادر على القول، بل سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

''میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوا جب میت کو لحد میں رکھا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر (ہم اسے سپرد خاک کر رہے ہیں)''۔

جب لحد کے کنارے پر اینٹیں رکھی جانے لگیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ پڑھا:

''اے اللہ! اسے شیطان سے، قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا''۔

جب اس پر ٹیلہ برابر کر دیا گیا تو وہ قبر کی ایک جانب کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ پڑھا:

''اے اللہ! زمین کو اس کے پہلوؤں سے دور رکھنا اس کی روح کو اوپر لے جانا اور رضامندی کے ہمراہ اس سے ملاقات کرنا''

(سعید کہتے ہیں) میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا یہ بات آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے یا آپ اپنی طرف سے یہ پڑھ رہے ہیں؟ تو وہ بولے: پھر تو میں اپنی طرف سے ہی پڑھنا شروع کردوں گا بلکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے''۔

۲۲۶۰-حماد بن عبدالرحمٰن

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۶۱-حماد بن عبدالملک خولانی

انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۲۲۶۲-حماد بن عبید

یا شاید اس کا نام حماد بن عبیداللہ ہے۔

انہوں نے جابر جعفی سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث کے اعتبار سے مستند نہیں ہے اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان ضفدعا القت نفسها فی النار من مخافة الله، فاثابهن الله برد الماء، وجعل نقیقهن التسبیح

''مینڈک نے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے خود کو آگ میں جلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ اجر دیا کہ اسے پانی کی ٹھنڈک نصیب ہوئی اور اس کا ٹرٹرانا اس کا تسبیح پڑھنا ہے''۔

۲۲۶۳-حماد بن عثمان بصری

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۶۴-حماد بن عمار

یہ تبوذکی کا استاد ہے اور یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۲۶۵-حماد بن عمرو نصیبی

انہوں نے زید بن رفیع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا (یا جھوٹی روایات نقل کرتا تھا)۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کنیت ابواسماعیل ہے۔ یہ "منکر الحدیث" ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی "متروک الحدیث" ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)
اذا لقیتم المشرکین فی طریق فلا تبدء وھم بالسلام واضطروھم الی اضیقھا
"جب تم کسی راستے میں مشرکین سے ملو تو انہیں سلام میں پہل نہ کرو اور انہیں تنگ ترین جگہ کی طرف جانے پر مجبور کرو"۔
یہ روایت صرف سہیل نامی راوی کے حوالے سے محفوظ ہے جو انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اپنی طرف سے احادیث ایجاد کرتا تھا۔
ان سے یعقوب بن کاسب نے روایات نقل کی ہیں۔
خطیب بغدادی فرماتے ہیں: اس کی کنیت ابواسماعیل ہے یہ بغداد آیا تھا اور وہاں اس نے زید بن رفیع' اعمش اور سفیان کے حوالے سے روایات بیان کیں۔
ان سے ابراہیم بن موسیٰ فراء، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، علی بن حرب، سعدان بن نصر، ابراہیم بن الہیثم بلدی نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن عمار موصلی نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے ایک شخص حماد بن عمرو کی خدمت میں اعمش سے منقول پچاس روایات لے کر آیا تو انہوں نے ان روایات کو مسترد کر دیا اور ان میں سے کوئی ایک حرف بھی نہیں سنا' اس نے زید بن رفیع کی کتاب حاصل کی تھی جس میں عبدالحمید بن یوسف سے روایات منقول تھیں پھر اس نے وہ روایات زید کے حوالے سے نقل کر دیں۔
ابن عمار کہتے ہیں: میں نے حماد کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے میرے نزدیک اس سے روایت کرنا درست نہیں ہے' تاہم عبداللہ بن مبارک پر اور معافی پر حیرت ہوتی ہے کہ ان دونوں سے اس سے روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ حدیث ہوتی کیا ہے۔
عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ راوی "لیس بشیٔ" ہے۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص "واہی الحدیث" ہے۔

۲۲۶۶-حماد بن عیسیٰ (ت،ق) جہنی

یہ "جحفہ" میں ڈوب گیا تھا۔
انہوں نے امام جعفر صادق اور ابن جریج کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔
ان سے جوزجانی، عبد، عباس دوری نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے تاہم انہوں نے اسے "متروک" قرار

نہیں دیا۔

یہ 208ھ میں ڈوبا تھا۔

۲۲۶۷-حماد بن عیسیٰ عبسی کوفی

اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے بلال بن یحییٰ عبسی سے نقل کی ہے۔

ان سے عباد بن یعقوب اور عثمان بن ابی شیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۲۶۸-حماد بن غسان

انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۲۶۹-حماد بن قیراط نیشاپوری

انہوں نے عبیداللہ بن عمر اور شعبہ سے اور ان سے محمد بن یزید محمش دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کے بارے میں امام ابوزرعہ کی رائے کمزور تھی۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات محل نظر ہیں۔

۲۲۷۰-حماد بن مبارک بجستانی

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۲۷۱-حماد بن مبارک، بغدادی،

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن میمون سے روایت نقل کی ہیں اس نے ایک غیر صحیح روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ما صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنبر قط الا قال : عثمان فی الجنۃ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی منبر پر چڑھے (یعنی جب بھی آپ نے خطبہ دیا) تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

عثمان، جنتی ہے''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد نے اسی طرح بیان کیا ہے تاہم یہ روایت اسماعیل بن یحییٰ تیمی اور ابن جریج کے حوالے سے منقول ہے۔

۲۲۷۲-حماد بن محمد

انہوں نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں۔
حافظ صالح بن محمد نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
عقیلی فرماتے ہیں: حماد بن محمد فزاری کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
اس راوی کی شناخت صرف اس روایت سے ہوسکتی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ قیس بن طلق کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: من سئل عن علم فکتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے کسی علم کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی''۔

اس کا انتقال 230ھ میں ہوا۔

۲۲۷۳-حماد بن مختار

انہوں نے عبدالملک بن عمیر کے حوالے سے پرندوں سے متعلق روایت نقل کی ہے۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
وہ روایت اس سے یوسف بن عدی نے نقل کی ہے۔

۲۲۷۴-حماد بن مسلم (م،عو)

یہ فقیہ ہے اور کوفہ کے جلیل القدر اہل علم میں سے ہے۔ اس کا شمار کمسن تابعین میں ہوتا ہے۔
یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ یہ ''صدوق'' ہے۔ ابن سعد نے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا ہے یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے۔
سلیمانی کہتے ہیں: یہ مرجئہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۲۲۷۵-حماد بن منہال

انہوں نے محمد بن راشد سے روایات نقل کی ہیں۔
امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۲۷۶-حماد بن نجیح (س،ق)

یہ وکیع کا استاد ہے۔ یہ بصری اسکاف ہے۔
انہوں نے ابو رجاء عطاردی اور ایک جماعت سے اور ان سے مسلم بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں اس کا تذکرہ کرتے

ہوئے کہا ہے یہ ''واہی الحدیث'' تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' لیکن ''مقارب الحدیث'' ہے۔

۲۲۷۷-حماد بن نجیح راوی قصاب

انہوں نے طلحہ بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے روایت نقل کرنے میں نوح بن انس رازی منفرد ہیں۔

۲۲۷۸-حماد بن نفیع رقی

۲۲۷۹-حماد بن ہارون،

انہوں نے ربیع بن ابوراشد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۲۲۸۰-حماد بن واقد (ت) عیشی صفار

انہوں نے ثابت بنانی، ابوالتیاح اور ایک جماعت سے اور ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے فطر، احمد بن مقدام عجلی، حفص ربالی، عبدالرحمٰن، رستہ نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''لین'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اس کی کنیت ابوعمرو ہے۔

شیخ فلاس فرماتے ہیں: یہ بکثرت خطا کا شکار ہوتا تھا اور بکثرت وہم کیا کرتا تھا۔

ابوعروبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

انا لقعود بفناء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذ مرت امرأۃ فقال بعضھم: ھذہ بنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، فقال ابوسفیان: مثل محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی بنی ھاشم کریحانۃ فی وسط النتن، فانطلق الناس فاخبروا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، فجاء یعرف فی وجھہ النضب، حتی قام فقال: ما بال اقوال تبلغنی عن اقوام! ان اللّٰہ خلق السموات سبعا، فاختار العلیا منھا، واسکن سائر سمواتہ من شاء من خلقہ الحدیث

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے ایک خاتون گزری تو کسی نے کہا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں تو ابوسفیان بولے: بنو ہاشم میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اس طرح ہے جس طرح بودار پودوں کے درمیان ریحانہ کا پودا ہوتا ہے چناں چہ لوگ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا آپ تشریف لائے تو آپ کے چہرے پر

ناراضگی کے آثار تھے۔ آپ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ کچھ لوگوں کی طرف سے مجھے کچھ باتیں سننے کو مل رہی ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے ہیں اور ان میں سے سب سے اوپر والے کو اختیار کیا ہے' تو اس نے ان تمام آسمانوں میں اپنی مخلوق میں سے جسے جہاں چاہا ہے رہنے کے لیے جگہ دی ہے''۔

اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

عبداللہ بن بکر سہمی سے منقول ہونے کے حوالے سے اس روایت کی ایک سے زیادہ راویوں نے متابعت کی ہے۔

۲۲۸۱-حماد بن ولید کوفی ازدی

انہوں نے سفیان ثوری سے اور ان سے حسن بن عرفہ اور حسین بن علی صدائی نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے یہ شیخ ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ احادیث میں سرقہ کرتا ہے اور ثقہ راویوں کے حوالے سے وہ روایات نقل کرتا ہے جو ان کی نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من عزى مصابا كان له مثل اجره

''جو شخص کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے اسے مصیبت زدہ کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت علی بن عاصم کی نقل کردہ ہے۔

۲۲۸۲-حماد بن یحییٰ ابح (ت) ابوبکر سلمی بصری

انہوں نے معاویہ ابن قرہ، ابن ابی ملکیہ اور ایک جماعت سے اور ان سے قتیبہ، لوین اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس طرح غلطی کرتا ہے جس طرح لوگ غلطی کرتے ہیں۔

شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: انہوں نے زہری کے حوالے سے ایک ''معضل'' روایت نقل کی ہے۔ میں نے اس شخص کو سنا ہے جس نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس روایت کو وقاصی نامی راوی نے بیان کیا ہے۔

حماد نامی راوی کے حوالے سے وہ روایت بوی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

الغلام الذی قتله خضر طبع کافرا

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا' وہ فطری طور پر کافر پیدا ہوا تھا''۔

دیگر حضرات نے اس روایت کو عکرمہ کی بجائے سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حماد بن یحییٰ کہتے ہیں: ابن ابوملیکہ نے مجھ سے دریافت کیا تم ایوب کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ بولے: مشرق میں اس کی مانند کوئی شخص نہیں ہے۔

حماد نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے۔

امتی کالمطر

''میری امت کی مثال بارش کی مثل ہے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد کی بعض روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔ یہ ان افراد میں شامل ہے جس کی نقل کردہ روایات کو تحریر نہیں کیا جائے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے یہ ایک کے بعد دوسری چیز کے بارے میں وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابن معین کا سب سے بڑا استاد ہے اور اس کے طبقے میں حماد بن تحی جیسے افراد شامل ہیں۔

انہوں نے عون بن ابوجحیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔

جیسا کہ پہلے یہ بات گزر چکی ہے۔

۲۲۸۳-حماد بن یحییٰ بن مختار

انہوں نے عطیہ عوفی سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

اهدی للنبی صلی الله علیه وسلم طائر، فقال: اللهم ائتنی بأحب خلقك (الیك) وذكر الحدیث

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پرندہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا (یعنی پکا ہوا پیش کیا گیا) تو آپ نے فرمایا:

''اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے اپنے سب سے پسندیدہ شخص کو میرے پاس لے آؤ''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ روایت ''منکر'' ہے۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک اور ''موضوع'' روایت بھی نقل کی ہے جو ''عترت'' کے بارے میں ہے۔

۲۲۸۴-حماد بن مالک

(اور ایک قول کے مطابق): یہ حماد مالکی ہے یہ عمر رسیدہ شخص ہے انہوں نے حسن کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

محدثین نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔

۲۲۸۵-حماد، مولی بنی امیہ

ان سے عنبسہ نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

۲۲۸۶-حماد ربعی

انہوں نے ابوزبیر سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۲۸۷-حماد رائض

انہوں نے حسن سے اور ان سے بشر بن حکم نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حمان، حمدان ہے﴾

۲۲۸۸-حمان

انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سونا اور چیتے کی کھال بچھونے کے طور پر استعمال کی ممانعت سے متعلق روایت نقل کی ہے۔

ان سے روایت نقل کرنے میں ان کے بھائی ابوشیخ الہنائی منفرد ہیں۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام حمان - زبر کے ساتھ ہے۔ (اور یہ بھی کہا گیا ہے): پیش کے ساتھ ہے۔ (اور یہ بھی کہا گیا ہے): جمان - یعنی جیم اور تخفیف کے ساتھ ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): جماز (اور ایک قول کے مطابق): ابوجماز (اور ایک قول کے مطابق): جمرات ہے۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۲۲۸۹-حمدان بن سعید

انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کاتب تھا جس کا نام سجل تھا۔

۲۲۹۰-حمدان بن الہیثم

انہوں نے ابومسعود احمد بن فرات سے اور ان سے ابوالشیخ نے روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ تاہم انہوں نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

ان اللہ خلق آدم علی صورتہ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی ان کی تصویر بنالی تھی پھر انہیں اس تصویر کے مطابق پیدا کیا۔

اگر تو اس سے مراد یہ مطلب ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت کے مطابق حضرت آدم کو پیدا کیا ہے' تو یہ مفہوم مراد نہیں ہے' کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(لیس کمثلہ شیء)

''اس کی مانند کوئی چیز نہیں ہے''۔

شیخ مظفر نے اپنی کتاب ''السنۃ'' میں امام احمد کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی ان کی شکل صورت متعین کردی تھی۔

ابوالشیخ نے اپنی کتاب ''طبقات'' میں انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

اس بات کے باطل ہونے پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جسے حمدان بن علی نے نقل کیا ہے جو حمدان بن ہیثم سے زیادہ مشہور اور مقدم ہے۔ وہ کہتے ہیں: انہوں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ان سے ایک شخص نے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے' تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا وہ شخص کہاں ہے؟ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے:

ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو رحمٰن کی صورت کے مطابق پیدا کیا ہے''۔

پھر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ان کی صورت کیسے ہوسکتی ہے۔

عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: ایک شخص نے میرے والد سے دریافت کیا: فلاں شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ بات بیان کرتا ہے:

ان اللہ خلق آدم علی صورتہ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

کیا اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صورت مرد کی صورت جیسی ہے؟ تو میرے والد نے کہا اس نے جھوٹ کہا ہے' یہ بات ''جہمیوں'' کا عقیدہ ہے اور اس میں فائدہ کیا ہے۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے ابوعمر بن عبدالوہاب نے ابوشیخ سے اس واقعے کی وجہ سے لاتعلقی اختیار کر لی تھی اور یہ کہا تھا' اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں سلام کیا کروں تو اپنی کتاب میں سے یہ حکایت نکال دو۔

﴿جن راویوں کا نام حمدویہ، حمدون ہے﴾

۲۲۹۱-حمدون بن عباد بزاز المشہور بالفرغانی بغدادی

یہ ''ثقہ'' ہیں۔

انہوں نے علی بن عاصم اور اس کے طبقے (کے افراد) سے روایات نقل کی ہیں۔

محمد بن مخلد نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک مخلد نامی اس راوی کا محل ''صدق'' ہے۔

حافظ ابوعلی نیشاپوری کہتے ہیں: انہوں نے علی بن عاصم کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

۲۲۹۲-حمدویہ بن مجاہد

انہوں نے ابن ابی خالد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۲۲۹۳-حمدون بن محمد بن حمدون بن ہشام الحافظ

میں اس سے اچھی طرح سے واقف نہیں ہوں اور اس کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حمران ہے﴾

۲۲۹۴-(صح) حمران بن ابان (ع) مولیٰ عثمان

یہ ثقہ راویوں میں سے ہے اور اس ''عین التمر'' کے قیدیوں سے ہے۔

ان سے عروہ، عطاء بن یزید لیثی، زید بن اسلم اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن سعد نے کتاب ''الطبقات'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے میں نے محدثین کو اس سے استدلال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے تاہم انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اسے کبھی نہیں آزمایا۔

۲۲۹۵-حمران بن اعین (ق) کوفی

انہوں نے ابوطفیل اور دیگر راویوں کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور حمزہ نے اس کے سامنے احادیث کو پڑھا ہے۔
یہ شخص قرآن میں ''متقن'' تھا۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شیخ ہے۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ رافضی ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔
حمزہ نے حمران بن اعین سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ (ان لدینا انکالا وجحیما)، فصعق

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔
''بے شک ہمارے پاس سخت بیڑیاں اور دہکتی ہوئی آگ ہے''۔
پھر آپ بے ہوش ہو کر گر گئے''۔
اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ان رجلا قال: یا نبیء اللہ، قال لست بنبیء اللہ، ولکنی نبی اللہ. فلم یھمز

''ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! (یعنی اس نے ہمزہ کے ساتھ یہ لفظ استعمال کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا ''نبیء'' نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ''نبی'' ہوں: یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمزہ استعمال نہیں کیا''۔

﴿جن راویوں کا نام حمرہ، حمزہ ہے﴾

۲۲۹۶-حمرہ بن عبد کلال رعینی

ان سے رشدین بن سعد مصری نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عمدہ نہیں ہے اور یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۲۹۷-حمزہ بن اسماعیل

انہوں نے زہیر بن معاویہ سے اور ان سے حفص بن عمر مہرقانی نے روایات نقل کی ہیں۔
عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور انہوں نے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے:

من بنی بناء فلیدعم علی جدار جارہ

''جو شخص کوئی عمارت بناتا ہے' تو وہ اس کا شہتیر اپنے پڑوسی کی دیوار پر رکھے''۔

یہ روایت ثوری نے اپنی روایت کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۲۲۹۸-حمزہ بن اسماعیل طبری جرجانی، ابویعلی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۲۲۹۹-حمزہ بن بہرام بلخی

انہوں نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۰۰-حمزہ بن حبیب (م،عو) ابوعمارہ کوفی الزیات

یہ علم قرأت کے ماہرین کے استاد ہیں اور علم قرأت کے سات اکابر ائمہ میں سے ایک ہیں۔ یہ بنوتمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حکم' حبیب بن ابوثابت' طلحہ بن معرف' عدی بن ثابت اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں اور اعمش' حمران بن اعین' ابن ابولیلیٰ کے سامنے قرأت کی ہے (یعنی ان سے قرآن پڑھنا سیکھا ہے)

ان سے حسین جعفی اور یحییٰ بن اعظم اور ایک مخلوق نے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان سے ایک بڑی تعداد نے علم قرأت سیکھا ہے۔

سچائی' پرہیزگاری اور تقویٰ ان پر آ کر ختم ہو جاتے ہیں۔

یہ اور امام ابوحنیفہ ایک ہی سال میں یعنی 80ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

ابن فضیل کہتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کوفہ سے صرف حمزہ کی وجہ سے آزمائش کو دور کیا ہے۔

شعیب بن حرب کہتے ہیں: کیا تم مجھ سے نادر موتی کے بارے میں دریافت نہیں کرو گے ان کی مراد حمزہ کی قرأت تھی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمزہ قرآن اور علم وراثت کے حوالے سے لوگوں پر غالب آ گئے ہیں۔

ایک مرتبہ امام اعمش نے حمزہ کو آتے ہوئے دیکھا تو قرآن کی یہ آیت تلاوت کی: اور خوشخبری دیجئے عجز وانکساری کرنے والوں کو۔

میں نے حمزہ کے حالات قراء کے طبقات سے متعلق کتاب میں تفصیل سے نقل کیے ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: یہ ابواسحاق سے روایات نقل کرنے میں یہ ''حسن الحدیث'' ہیں۔

شیخ ازدی اور ساجی یہ کہتے ہیں: اہل علم نے ان کی اس قرأت کے بارے میں کلام کیا ہے جو مذموم حالت کی طرف ہے ویسے حدیث میں یہ ''صدوق'' ہیں' تاہم ''متقن'' بھی ہیں۔

ساجی کہتے ہیں: یہ صدوق ہیں، لیکن ان کا حافظہ ٹھیک نہیں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ حمزہ کی قرأت کو قبول کیا جائے گا اور جس شخص نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اس کا انکار کیا جائے گا۔

پہلے زمانے میں بعض اسلاف ایسے تھے جن کے بارے میں کلام کیا جاتا تھا۔ یزید بن ہارون حمزہ کی قرأت سے منع کیا کرتے تھے۔ یہ بات سلیمان بن ابوشیخ اور دیگر حضرات نے ان سے نقل کی ہے۔

احمد بن سنان کہتے ہیں: یزید بن ہارون حمزہ کی قرأت کو انتہائی ناپسند کرتے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: اگر میرے پاس اختیار ہوتا تو میں حمزہ کی قرأت کرنے والے شخص کی پشت پر کوڑے لگواتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی حمزہ کی قرأت کو ناپسند کرتے تھے۔

زکریا ساجی کا کہنا ہے ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: حمزہ کی قرأت بدعت ہے اس نے ''افراط والی مد'' اور ''سکتوں'' کا اضافہ کیا ہے۔ وقف، امالہ اور دیگر صورتوں میں، ہمزہ کو متغیر کر دیا ہے۔

اسی طرح کی باتیں عبداللہ بن ادریس اور دیگر حضرات سے منقول ہیں کہ انہوں نے حمزہ کی قرأت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

نسوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک روایت کے مطابق حماد بن زید اور دوسری روایت کے مطابق ابوبکر بن عیاش کا یہ قول نقل کیا ہے ان دونوں میں سے ایک صاحب نے کہا ہے حمزہ کی قرأت بدعت ہے اور دوسرے صاحب نے کہا ہے اگر کوئی شخص مجھے نماز پڑھا رہا ہو اور حمزہ کی قرأت کے مطابق قرأت کرے تو میں اپنی نماز دہراؤں گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں حمزہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ امام سفیان ثوری جیسے لوگوں نے ان کے حق میں گواہی دی ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: حمزہ نے ہر حرف اسی طرح پڑھا ہے جس طرح وہ منقول ہے۔

سلیمان بن ابوشیخ کہتے ہیں: یزید بن ہارون نے ابوشعثاء کو یہ پیغام بھجوایا تھا کہ مسجد میں حمزہ کی قرأت نہ کرنا۔

حمزہ کا انتقال 158ھ میں ہوا۔

۲۳۰۱-حمزہ بن حسین الدلال

یہ بعد کے زمانے کا بزرگ ہے اور انہوں نے ابوعمرو بن سماک سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

ان کا انتقال 428 ہجری میں ہوا۔

۲۳۰۲-حمزہ بن ابوحمزہ جزری نصیبی

انہوں نے ابن ابی ملیکہ، مکحول اور ایک گروہ سے اور ان سے علی بن ثابت، شبابہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک ٹکے کے برابر بھی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات ''موضوع'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع ترمذی میں روایت نقل کی ہے۔

تربو الکتاب ''خط کو مٹی سے آلودہ کرو''۔ (تاکہ سیاہی پختہ ہو جائے)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من نسي ان يسمي على طعامه فليقرأ اذا فرغ: قل هو الله احد

''جو شخص کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے' وہ کھانا کھا کر فارغ ہونے کے بعد سورہ اخلاص پڑھ لے''۔

ابن حبان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على مقبرة، فقيل: يا رسول الله، اى مقبرة هذه ؟ قال: مقبرة بأرض العدو يقال لها عسقلان يفتحها ناس من امتي، يبعث الله منها سبعين الف شهيد يشفع الرجل منهم في مثل ربيعة ومضر، وعروس الجنة عسقلان

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑھی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ کس کی قبر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دشمن کی سرزمین میں موجود ایک قبر ہے جس کا نام عسقلان ہے۔ میری امت کے کچھ لوگ اسے فتح کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے ستر ہزار شہیدوں کو بھیجے گا اور ان میں سے ایک شخص ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد کی تعداد جتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا اور جنت کی دلہن عسقلان ہے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے:

اصحابي كالنجوم فايهم اخذتم بقوله اهتديتم

''میرے ساتھی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی رائے کو بھی قبول کرو گے تم ہدایت حاصل کرلو گے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل الخفاش والخطاف، فانهما كانا يطفئان (النار) عن بيت المقدس حين احترق

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چمگادڑ اور خطاف (ابابیل کی مانند ایک پرندہ ہے) کو مارنے سے منع کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بیت المقدس میں آگ لگی تھی تو یہ دونوں اس آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تخللوا بالقصب، فانه یورث الاکلة، فان کنتم لابد فاعلین فانزعوا قشره الاعلی

''بانس کے ذریعے خلال نہ کرو کیوں کہ اس کے نتیجے میں خارش پیدا ہوسکتی ہے اگر تم نے ضرور ایسا کرنا تو اس کا اوپر والا چھلکا اتار لو''۔

یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

۲۳۰۳-حمزہ بن ابوحمزہ مدنی

ہوسکتا ہے کہ یہ ''جزری'' ہو۔

حافظ محمد بن عثمان کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ''ضعیف'' تھا۔

۲۳۰۴-حمزہ بن داؤد المؤدب، ابویعلی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۲۳۰۵-حمزہ بن دینار

انہوں نے حسن سے اور ان سے ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔

میں اس سے واقف نہیں ہوں یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے کہ تقدیر سے متعلق کسی مسئلے کے بارے میں حسن پر عتاب کیا گیا تو وہ بولے یہ وعظ و نصیحت کرنے کی چیز تھی لیکن لوگوں نے اسے دین بنا دیا۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب ''القدر'' میں بیان کی ہے۔

۲۳۰۶-حمزہ بن زیاد طوسی

انہوں نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مہنا کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے حمزہ طوسی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: خبیث شخص کی روایت تحریر نہیں کی جائے گی۔

ابن علان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جهنم تحيط بالدنيا والجنة من ورائها، فلذلك صار الصراط طريقا الى الجنة على جهنم

''جہنم دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور جنت اس سے پرے ہے۔ اسی لیے جنت کی طرف راستے میں جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا''۔

یہ روایت انتہائی ''منکر'' ہے اور محمد نامی راوی ''واہی الحدیث'' ہے۔

۲۳۰۷-حمزہ بن سفینہ

اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے سائب کے حوالے سے نقل کی ہے جو جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔

ہمارے علم کے مطابق وہ روایت اس سے صرف ابوسعید مولیٰ مہری نے نقل کی ہے تاہم اس راوی نے سچ بات بیان کی ہے۔

۲۳۰۸-حمزہ بن سلمہ، ابوایوب

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابونعیم وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۰۹-حمزہ بن عبداللہ

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ایک بزرگ ہے جو قتادہ کا معاصر تھا یہ کم روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۱۰-حمزہ بن عتبہ،

یہ زبیر بن بکار کا استاد ہے۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ ان کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

۲۳۱۱-حمزہ بن محمد (د) بن حمزہ بن عمرو اسلمی

یہ مشہور نہیں ہے۔ صرف محمد بن عبدالمجید نے اس کے حوالے سے روزے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

علامہ ابن حزم نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۳۱۲-حمزہ بن نجیح

انہوں نے حسن اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''معتزلی'' تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

ان سے ابوسلمہ تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

۲۳۱۳-حمزہ بن ابومحمد (ت)

یہ مدینہ منورہ کا رہنے والا بزرگ ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن دینار سے اور ان سے حاتم بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے ''لین'' قرار دیا ہے۔

۲۳۱۴-حمزہ بن ہانی

انہوں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۱۵-حمزہ بن واصل

انہوں نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور عمدہ بھی نہیں ہے۔
عقیلی نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے اور لکھا ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس شخص نے سفید فام خاتون سے متعلق روایت نقل کی ہے جو کہ طویل روایت ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روایت کتاب ''الرؤیۃ'' میں محمد بن سعید قرشی کے حوالے سے نقل کی ہے۔
حمزہ بن واصل یہ کہتے ہیں: یہ راوی حماد بن سلمہ مسجد میں جایا کرتا تھا حماد نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کے حوالے سے احادیث تحریر کریں تو اس نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمیں حدیث سنائی۔
اس کی نقل کردہ روایات میں ایک روایت یہ بھی ہے:

فاذا کان یوم الجمعة نزل ربنا علی عرشه الی ذلك الوادی، وقد حف العرش بمنابر من ذهب مکللة بالجوهر

''جب جمعہ کا دن آئے گا' تو ہمارا پروردگار عرش سے اس وادی کی طرف نزول کرے گا اور عرش پر سونے کے ایسے منبر ہیں جنہیں جواہر سے آراستہ کیا گیا ہے''۔
اس میں ایک روایت یہ بھی تھی:

فینادیهم عزوجل بصوته: ارفعوا رؤسکم، فانما کانت العبادة فی الدنیا

''تو ان کا پروردگار اپنی آواز میں انہیں پکارے گا اپنے سر اٹھاؤ' کیوں کہ عبادت دنیا میں تھی''۔
عقیلی فرماتے ہیں: قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہی بلکہ یہ ابوالیقظان کی نقل کردہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور اس میں مضمون کچھ کم ہے۔

۲۳۱۶-حمزہ ضبی

یہ شعبہ کا استاد ہے اور ''ضعیف'' ہے۔

۲۳۱۷-حمزہ، ابوعمرو

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۳۱۸-حمزہ

یہ مغیرہ بن مقسم کا استاد ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

جن راویوں کا نام حمل، حملہ، حمویۃ ہے

۲۳۱۹-حمل بن بشیر بن ابوحدرد اسلمی (ع)

انہوں نے اپنے چچا سے اور ان سے سلم ابن قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۳۲۰-حملہ بن عبدالرحمٰن

ان سے مسلم بن نضر نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں ان دونوں لوگوں سے واقف نہیں ہوں۔

۲۳۲۱-حمویہ بن حسین

انہوں نے احمد بن خلیل سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ابن صاعد کا معاصر ہے اسے ''ثقہ'' قرار نہیں دیا گیا اور اس کی نقل کردہ یہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ما من زرع ولا ثمر الا علیه مکتوب بسم الله الرحمن الرحیم، هذا رزق فلان ابن فلان

''جو شخص کوئی کھیت لگاتا ہے یا پھل لگاتا ہے تو اس پر یہ لکھ دیا جاتا ہے''

''اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ فلاں بن فلاں کا رزق ہے''۔

جن راویوں کا نام حمید ہے

۲۳۲۲-حمید بن الاسود کرابیسی (خ، عو) بصری

انہوں نے سہیل، حبیب بن الشہید اور ان کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے ان کے پوتے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود، علی بن مدینی اور مسدد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم و دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عفان نے اس پر تنقید کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سبحان اللہ! اس نے جو روایات نقل کی ہیں وہ کتنی ''منکر'' ہیں۔

۲۳۲۳-(صح) حمید بن تیرویہ (ع) الطّویل

یہ ''ثقہ'' اور جلیل القدر ہے اور تدلیس کیا کرتا تھا۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

ان سے شعبہ، مالک، یحییٰ بن سعید اور ایک بڑی مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

حماد بن سلمہ کہتے ہیں: حمید نامی اس راوی نے ثابت سے منقول تمام علم کو محفوظ کر لیا تھا۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حسن کے شاگردوں میں سب سے عمر رسیدہ (یا بلند حیثیت کے مالک) حمید اور قتادہ ہیں۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے حمید نے حسن کی تحریریں حاصل کی تھیں اور ان کے نسخے نقل کیے تھے۔

مؤمل بن اسماعیل کہتے ہیں: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر روایات انہوں نے ثابت سے سنی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف چار یا تین روایات سنی ہیں باقی روایات انہوں نے ثابت سے سنی ہیں یا روایات میں ثابت کو برقرار رکھا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں: حمید کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جن بعض روایات کے بارے میں شک تھا جب ان کا توقف ختم ہوا تو میں نے ان سے حسن بصری کے بعض فتاویٰ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: میں اسے بھول گیا ہوں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حبیب بن شہید نامی راوی حمید کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

یحییٰ بن یعلیٰ محاربی کہتے ہیں: زائدہ نے حمید طویل کی روایات پرے کر دی تھیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں انہوں نے یہ روایات اس لیے پرے کر دی تھیں' کیوں کہ یہ خلفاء کی طرح کا سیاہ لباس پہنا کرتے تھے اور ان کے مخصوص نشان کی پیروی کرتے تھے۔

مکی بن ابراہیم کہتے ہیں: میں حمید کے پاس سے گزرا انہوں نے سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے بھائی نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم ان سے احادیث کا سماع نہیں کرو گے میں نے جواب دیا کیا میں ایک سپاہی سے احادیث کا سماع کروں گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں ان کا انتقال 142ھ میں ہوا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حمید کی نقل کردہ اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے جس میں وہ یہ کہتے ہیں ''میں نے یہ حدیث سنی ہے''۔

عقیلی نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور ابن عدی نے ''کتاب الضعفاء'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۳۲۴-حمید بن جابر الرواسی

انہوں نے کبشہ بنت طہمان سے اور ان سے حرمی بن حفص اور تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "مجہول" ہے۔

۲۳۲۵-حمید بن ابی حکیم

انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے روایات نقل کی ہیں۔
اس راوی کے بارے میں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۲۳۲۶-حمید بن حکم

انہوں نے حسن سے اور ان سے عمرو بن عاصم اور موسیٰ ابن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ "منکر الحدیث" ہے۔
ان میں سے ایک درج ذیل ہے:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

غنیمتان مغبون فیھما کثیر من الناس: الصحة والفراغ

"دو طرح کی غنیمت ایسی ہے جس کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں وہ صحت اور فراغت ہے"۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاث منجیات، وثلاث مھلکات: شح مطاع، وھوی متبع، واعجاب المرء بنفسه والمنجیات الاقتصاد فی الغنی والفاقة، ومخافة الله فی السر والعلانیة، والعدل فی الرضا والغضب

"تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں۔ ایسی کنجوسی جس کی پیروی کی جائے' ایسی خواہش نفس جس کے پیچھے جایا جائے اور آدمی کا خود پر غرور کرنا اور نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں۔ خوشحالی اور فاقے ہر حالت میں میانہ روی اختیار کرنا' پوشیدہ اور اعلانیہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' رضامندی اور غضب ہر حالت میں انصاف سے کام لینا"۔

۲۳۲۷-حمید بن حماد بن ابوخوار تمیمی کوفی (د)

انہوں نے سماک بن حرب، اعمش اور ایک جماعت سے اور ان سے ابوکریب، محمود بن غیلان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔
تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ "کتاب الثقات" میں کیا ہے۔ ابن عدی نے اسے "لین" قرار دیا ہے۔

۲۳۲۸-حمید بن حیان

انہوں نے سالم سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۲۹-حمید بن ربیع سمرقندی

ابوبکر خطیب بغدادی نے ایسا ہی کہا ہے۔

انہوں نے اس راوی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

رایت المرزنجوش نابتا تحت العرش

''میں نے ''مرزنجوش'' (نامی بوٹی) کوعرش کے نیچے اگے ہوئے دیکھا ہے''۔

اس راوی سے اس روایت کونقل کرنے میں احمد بن نضر نامی راوی منفرد ہے اوراس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۲۳۳۰-حمید بن الربیع بن حمید بن مالک بن سحیم ، ابوالحسن لخمی

یہ خزاز کوفی ہے۔

انہوں نے ہشیم اور ابن عیینہ سے اور ان سے محاملی، محمد بن مخلد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے کسی حجت کے بغیر اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

برقانی کہتے ہیں: میں نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ ان کی رائے اس شخص کے بارے میں اچھی تھی۔

برقانی کہتے ہیں: ہمارے زیادہ تر مشائخ یہ بات کہتے ہیں: یہ راوی ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

محمد بن عثمان کہتے ہیں: میرے والد کا کہنا ہے: حمید بن ربیع کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں یہ ''ثقہ'' ہیں تاہم ان کے اندر خرابی یہ ہے کہ یہ ''تدلیس'' کرتے ہیں۔

ابن غلابی نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوا کرے اس کے بارے میں بھلا کون دریافت کرسکتا ہے۔

ابومحمد نسائی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے ہمارے زمانے کے کذاب چار لوگ ہیں: حسین بن عبدالاول' ابوہشام رفاعی' حمید بن ربیع اور عاصم بن ابوشیبہ۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس شخص کے بارے میں اچھی تھی۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا اور ''موقوف'' روایات کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کردیتا تھا۔

۲۳۳۱-حمید بن زیاد (م،د،ت،ق) ابوصخر مدنی خراط،

یہ صاحب عباء تھا' حاتم بن اسماعیل نے اس کا نام حمید بن صخر بیان کیا ہے اور انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی۔

انہوں نے ابوصالح ذکوان' کریب اور ایک جماعت سے اور ان سے ابن وہب، یحییٰ قطان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

ایک روایت میں یہ بات ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ''صالح الحدیث'' ہے۔ اس کی دو روایات کو انہوں نے ''منکر'' قرار دیا ہے۔

پھر ابن عدی نے حمید بن صخر کا دوسری جگہ پر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے وہاں انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

المؤمن مألف، ولا خير فيمن لا يألف ولا يؤلف

''مومن مانوس ہو جاتا ہے اور ایسے شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو مانوس نہیں ہوتا یا اس سے مانوس نہیں ہوا جاتا''۔

ابوصخر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے یہ روایت صفوان بن سلیم اور زید بن اسلم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۳۳۲-حمید بن زیاد الحجی ،مصری

انہوں نے عمر بن عبدالعزیز، نافع سے اور ان سے ضمام بن اسماعیل، ارطاۃ بن منذر اور معاویہ بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔

اس بزرگ کا محل ''صدق'' ہوگا مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

ابواحمد حاکم نے یہ بات بیان کی یہ ابوصخر مدینی ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۳۳۳-حمید بن سعید بن العاص

اس کے حوالے سے اس کے بیٹے سلیمان نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۳۴-حمید بن ابوسوید (ق) مکی

(اور ایک قول کے مطابق): حمید بن ابوسویہ ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): حمید بن ابوحمید ہے۔

انہوں نے عطاء سے اور اس سے اسماعیل بن عیاش نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں اور ہوسکتا ہے کہ قابل انکار شخصیت اسماعیل کی ہو۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں' پھر انہوں نے کہا ہے: گویا کہ عطاء نے اس کے تسمے پکڑے تھے۔

۲۳۳۵-حمید بن صخر (ق) مدنی

انہوں نے سعید مقبری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: ان سے حاتم بن اسماعیل نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۲۳۳۶-حمید بن طرخان (س)،

یہ حمید طویل نہیں ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن شفیق کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

صلى النبي صلى الله عليه وسلم متربعا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چارزانوں بیٹھ کرنمازادا کی''۔

ان سے حفص بن غیاث، حماد بن زید نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات کے غریب ہونے کے باوجود میرے علم کے مطابق کسی نے بھی اسے ضعیف قرار نہیں دیا۔

۲۳۳۷-حمید بن عبداللہ شامی الازرق

انہوں نے ابوسلمہ سے اور ان سے ابوبکر بن عیاش، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ حمصی ہے جس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

۲۳۳۸-حمید بن عبدالرحمٰن

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔
ابوبکر خطیب کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۳۳۹-حمید بن عبدالرحمٰن کوفی

انہوں نے ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔، ہوسکتا ہے اس سے مراد وہی شخص ہو جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے۔

۲۳۴۰-حمید بن علی کوفی

انہوں نے ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث کی کوئی (استنادی) حیثیت نہیں ہے۔

۲۳۴۱-حمید بن علی بن ہارون قیسی

یہ ''بزوج غنج'' کے نام سے معروف ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم بصرہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ ایک ایسے بزرگ نظر آئے جن سے صلاح اور خیر کا ظہور ہوتا تھا۔ انہوں نے ہمیں یہ روایت املاء کروائی:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

الاذان والاقامة مثنى مثنى، اللهم فارشد الائمة، واغفر للمؤذنين

''اذان اور اقامت کے کلمات دو، دو مرتبہ پڑھے جائیں گے اے اللہ! عالموں کو رہنمائی نصیب کر اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے''۔

تو ہم نے گزارش کی کہ آپ ہمیں مزید کوئی روایت سنائیں تو انہوں نے یہ روایت بیان کی:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

انه كان يصلي حتى ترم قدماه

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں (زیادہ نوافل ادا کرنے کی وجہ سے) متورم ہو جاتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا كان يوم القيامة بعث الله على قوم ثيابا خضرا بأجنحة خضر، فيسقطون على حيطان الجنة، فيقول لهم خزنة الجنة: ما انتم ؟ اما شهدتم الحساب ؟ اما شهدتم الموقف ؟ قالوا: لا، نحن عبدنا الله سرا فاحب ان يدخلنا الجنة سرا

''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو سبز کپڑوں میں سبز پروں کے ہمراہ زندہ کرے گا وہ لوگ جنت کی دیواروں پر آکر گریں گے اور جنت کے نگران ان سے کہیں گے تم لوگ کون ہو؟ کیا تم لوگ حساب میں شریک نہیں ہوئے؟ کیا تم لوگ میدان محشر میں نہیں گئے؟ وہ جواب دیں گے: نہیں۔ ہم نے پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ ہمیں پوشیدہ طور پر جنت میں داخل کر دے''۔

راوی کہتے ہیں: ہم لوگ اٹھ گئے اور اس راوی کو ترک کر دیا اور ہمیں پتہ چل گیا کہ اس نے جان بوجھ کر یہ بات بیان نہیں کی ہے لیکن اسے یہ نہیں پتہ کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔

یہ بات ابن حبان نے کہی ہے۔ اس راوی نے یہ روایات علم حدیث کے ماہر طلباء کے سامنے جب بیان کیں تو انہوں نے اس کے منہ سے نکلنے والی چیز کو محفوظ نہیں رکھا۔ واللہ اعلم۔

۲۳۴۲- حمید بن علی عقیلی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت درست نہیں ہوتی اور نہ اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

۲۳۴۳-حمید بن عمار (ت)

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): ابن علی۔ (اور یہ بھی کہا گیا ہے): ابن عبید۔ (اور ایک قول کے مطابق): ابن عطاء الاعرج

انہوں نے عبداللہ بن حارث سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''متروک'' ہے۔

ان سے خلف بن خلیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''واہی الحدیث'' تھے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ''متروک'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے ابن حارث کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایات کا ایک نسخہ نقل کیا ہے' جو سارے کا سارا ''موضوع'' روایات پر مشتمل ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے:

المتحابون فی اللہ علی عمود من یاقوتة حمراء، فی رأس العمود سبعون الف غرفة

''اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے سرخ یاقوت کے ستونوں پر ہوں گے اور ہر ستون کے سرے پر ستر ہزار بالا خانے ہوں گے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے:

انك لتنظر الی الطیر فتشتهیه فیخر مشویا

''تم کسی پرندے کو دیکھو گے تمہاری اسے کھانے کی خواہش ہوگی' تو وہ بھنا ہوا تمہارے سامنے آ کے گر جائے گا''۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد قال: سجد لك خیالی وسوادی، وآمن بك فؤادی، هذه یدی بما جنیت علی نفسی الحدیث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''میرے خیال اور میری سیاہی نے تیری بارگاہ میں سجدہ کیا ہے میرا دل تجھ پر ایمان لایا ہے یہ میرا وہ ہاتھ ہے جس کے ذریعے میں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمید الاعرج کوفی نامی راوی حمید بن علی ہے۔ (اور یہ بھی کہا گیا ہے): ابن عطاء ہے اور یہ بھی کہا گیا

ہے:

ابن عبداللہ ہے۔ (اور یہ بھی کہا گیا ہے): ابن عبید الملائی ہے۔

ہشام نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رب ذی طمرین لایؤبه له، لو اقسم علی الله لابره، لو قال: اللهم انی اسألك الجنة لاعطاه الجنة ولم یعطه من الدنیا شیئا

''عام سے لباس میں ملبوس کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی لیکن ان کی یہ حیثیت ہوتی ہے کہ اگر وہ اللہ کے نام پر کوئی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادیتا ہے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا کردیتا ہے اور اسے دنیا میں سے کوئی چیز عطا نہیں کرتا''۔

ایک اور سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔

یوم کلم الله موسٰی کانت علیه جبة صوف، وکساء صوف، وسراویل صوف، ونعله من جلد حمار غیر ذکی

''جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا اس دن انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا تھا۔ اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اونی شلوار پہنی ہوئی تھی اور ان کے جوتے گدھے کی کھال کے تھے جسے ذبح نہیں کیا گیا تھا''۔

ایک جماعت نے اپنی سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حمید نامی اس راوی کے حوالے سے صحاح ستہ میں کوئی حدیث منقول نہیں ہے یہ راوی ''واہی الحدیث'' تھے۔

۲۳۴۴- (صح) حمید بن قیس (ع) مکی الاعرج مقری، ابوصفوان

یہ بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے غلام تھے اور ایک قول یہ ہے بنو فزارہ کے غلام تھے۔

انہوں نے مجاہد، محمد بن ابراہیم تیمی اور ایک جماعت سے اور ان سے مالک، دونوں سفیانوں اور زنجی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات میں جو انکار (منکر ہونا) پایا جاتا ہے وہ ان لوگوں کے حوالے سے ہے جنہوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد کے دوسرے قول کے مطابق: یہ حدیث میں قوی نہیں ہیں۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: حمید ان سب میں علم وراثت اور حساب کے سب سے زیادہ ماہر تھے لوگ صرف ان کی قرأت پر اکٹھے ہوتے تھے۔ انہوں نے مجاہد سے علم قرأت سیکھا تھا۔

مکہ میں ان سے اور ابن کثیر سے بڑا قاری اور کوئی نہیں تھا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے ان کا انتقال 130ھ میں ہوا۔

۲۲۴۵-حمید بن مالک لخمی

انہوں نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ حمید بن ربیع خزار کے دادا ہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ان سے اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین ابوزرعہ رازی اور دیگر محدثین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: میرے علم کے مطابق اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما خلق الله على وجه الارض ابغض اليه من الطلاق، ولا احب اليه من العتاق، فاذا قال لمملوكه: انت حر ان شاء الله فهو حر، ولا استثناء له، واذا قال لامرأته انت طالق ان شاء الله فله استثناؤه ولا طلاق عليه

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ جب کوئی شخص اپنے غلام سے یہ کہتا ہے اللہ نے چاہا تو تم آزاد ہو گئے تو وہ شخص آزاد شمار ہوگا اور اس شخص کو استثناء کا حق حاصل نہیں ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں طلاق ہے تو اس شخص کو استثناء کا حق حاصل ہوگا اور اس مرد کے خلاف طلاق کا حکم جاری نہیں ہوگا''۔

محمد بن مصفی نامی راوی نے اس روایت کو اپنی سند کے ساتھ اسی مفہوم کے طور پر نقل کیا ہے اور حمید بن ربیع نامی راوی نے اسے دو اسناد کے ساتھ اپنے دادا کے حوالے سے اسی مفہوم کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۲۲۴۶-حمید بن مسلم

انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اس سے روایات نقل کرنے میں سعید بن ایوب منفرد ہیں۔

۲۲۴۷-حمید بن ہلال

انہوں نے یزید بن ہارون سے روایات نقل کی ہیں۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۳۴۸-(صح) حمید بن ہلال (ع)

یہ بصرہ کے رہنے والے جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں سے ایک ہیں۔

انہوں نے ہشام بن عامر، عبداللہ بن مغفل مزنی، انس، مطرف بن شخیر اور متعدد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے شعبہ، جریر بن حازم، سلیمان بن مغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: ابن سیرین ان سے راضی نہیں تھی' کیوں کہ یہ حکومتی کاموں میں عمل دخل رکھتے تھے۔

ابو ہلال کہتے ہیں: بصرہ میں حمید بن ہلال سے بڑا عالم اور کوئی شخص نہیں تھا' ابو ہلال نے اس میں حسن بصری اور ابن سیرین کسی کا استثناء نہیں کیا۔ البتہ لڑکھڑانے انہیں نقصان پہنچایا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں: میرے خیال میں ان کی ملاقات ابورفاعہ عدوی سے نہیں ہوئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے منقول ایک روایت "صحیح مسلم" میں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب "الکامل" میں کیا ہے۔ اسی لیے میں نے اس کا یہاں ذکر کیا ہے ورنہ یہ شخص "حجت" ہے۔

۲۳۴۹-حمید بن وہب (د، ق)

انہوں نے ابن طاؤس، ہشام بن عروہ سے اور ان سے محمد بن طلحہ بن مصرف، عامر بن ابراہیم اصبہانی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ کم روایات نقل کرنے والا شخص ہے اور کم تر درجے کا صالح شخص ہے۔

۲۳۵۰-حمید بن یزید (د)

انہوں نے نافع کے حوالے سے شراب کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔

ان سے حماد بن سلمہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۲۳۵۱-حمید الاعرج کوفی

یہ قصہ گو (یعنی عوامی خطیب) تھا جس کے حوالے سے خلف بن خلیفہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "واہی الحدیث" تھے۔ اس کا تذکرہ ابھی گزر چکا ہے۔

۲۳۵۲-حمید طویل

اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

۲۳۵۳-حمید الطّویل

یہ بزرگ اور مجہول راوی ہے۔

ان سے محمد بن زریق موصلی نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۳۵۴-حمید شامی (د)، حمصی

انہوں نے سلیمان منبہی، ابوعمرو شیبانی اور محمود بن الربیع سے اور ان سے محمد بن جحادۃ، غیلان بن جامع اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اس روایت کو ''منکر'' قرار دیا گیا ہے جو اس نے سلمان منبہی سے نقل کی ہے۔

میرے علم کے مطابق اس کے حوالے سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے جس میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے پردہ لٹکا لیا تھا اور اپنے صاحبزادوں کو ہار پہنائے تھے۔

۲۳۵۵-حمید، ابوسالم

یہ سفیان بن عیینہ کا استاد ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۵۶-حمید الاعرج القاص حمید کوفی

یہ حمید ملائی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حمید بن عطا ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): ابن علی ہے۔ (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبداللہ ہے۔ اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور میرے علم کے مطابق عبداللہ بن حارث مودب کے علاوہ اس کا کوئی اور استاد نہیں ہے۔ ان سے عبیداللہ بن موسیٰ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال اعمش کے انتقال کے قریب ہوا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جگہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اور ایک جگہ یہ کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۲۳۵۷-حمید الاعرج

یہ مکہ کا قاری تھا اس کا نام حمید بن قیس ہے۔ اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۲۳۵۸-حمید قرشی

انہوں نے ابن طاؤس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابن وہب ہے۔

۲۳۵۹-حمید

یہ صفوان کا بھانجا ہے اور اس نے صفوان کے حوالے سے چوری کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے وہ روایت اس کے حوالے سے اسحاق بن حرب کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔

۲۳۶۰-حمید مکی

انہوں نے عطاء سے اور ان سے زید بن الحباب نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے تین روایات منقول ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے منقول بعض روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حمید بن قیس کی جس کا ذکر ابھی پہلے ہوا ہے یہ اس سے کم عمر ہے۔

۲۳۶۱-حمید الاوزاعی

انہوں نے حضرت ابودرداء کے حوالے سے ایک ''مرسل'' روایت نقل کی ہے اور ان سے شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ان کی شناخت نہیں ہوسکی۔

۲۳۶۲-حمید

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۳۶۳-حمید مزنی

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۳۶۴-حمید

انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ (سابقہ ذکر کردہ یہ راوی) سب ''مجہول'' ہیں۔

جن راویوں کا نام حمیضہ ہے

۲۳۶۵-حمیضہ بن شمردل (د)

سنن ابن ماجہ میں ایک روایت ہے جو حمیضہ بنت شمردل سے منقول ہے۔
انہوں نے قیس بن حارث سے اور ان سے کلبی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔
اس کے حوالے سے ایک ہی روایت منقول ہے۔

جن راویوں کا نام حنان ہے

۲۳۶۶-حنان بن خارجہ (د،س)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اہل جنت کے کپڑوں کے بارے میں ایک روایت نقل کی ہے۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
ان سے روایت نقل کرنے میں علاء بن عبداللہ بن رافع منفرد ہیں۔
یحییٰ بن سعید القطان نے اس کی حالت کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اس کے مجہول ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۳۶۷-حنان اسدی (ت)

انہوں نے ابوعثمان ہندی کے حوالے سے یہ ''مرسل'' روایت نقل کی ہے:

من اعطی ریحانا فلا یردہ
''جس شخص کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے''۔
ان سے روایت نقل کرنے میں حجاج الصواف منفرد ہیں۔

جن راویوں کا نام حنبل ہے

۲۳۶۸-حنبل بن دینار

انہوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۳۶۹-حنبل بن عبداللہ

انہوں نے (انس) اور ہرماس بن زیاد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

جن راویوں کا نام حنش ہے

۲۳۷۰-حنش بن قیس

یہ حسین بن قیس ہے۔اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۲۳۷۱-حنش بن معتمر (د،ت،س)

(اور ایک قول کے مطابق): ابن ربیعہ کنانی کوفی ہے۔

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حکم، سماک، اسماعیل بن ابوخالد اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ صالح شخص ہے تاہم میں نے محدثین کو اس سے استدلال کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بعض روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جو ثقہ راویوں کی حدیث کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس راوی کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے:

ان علیا کان بالیمن فحفر ناس زبیة لاسد، فتردی فوقع فیھا، فازدحم الناس علی الزبیة، فوقع فیھا رجل فتعلق بآخر، وتعلق الآخر بآخر، فوقعوا فیھا، فجرحھم الاسد فیھا، فمنھم من مات، ومنھم من جرحه الاسد فمات، فتشاجروا فی ذلك، حتی اخذوا السلاح، فاتاھم علی، فقال: اتریدون ان تقتلوا مائتی نفس من اجل اربعة، تعالوا حتی اقضی بینکم بقضاء، فان رضیتم والا فارتفعوا الی النبی صلی اللہ علیه وسلم، فقضی للاول بربع دیته، وللثانی بثلث دیته، وللثالث بنصف دیته، والرابع الدیة، وجعل دیاتھم علی القبائل الذین ازدحموا علی الزبیة، فرضی بعضھم وسخط بعضھم، فارتفعوا الی النبی صلی اللہ علیه وسلم، فقال: ساقضی بینکم بقضاء

فقالوا: ان علیا قضی بکذا وکذا، فامضی قضاءہ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یمن میں موجود تھے تو کچھ لوگوں نے شیروں کو شکار کرنے کے لیے گڑھا کھودا' شیر آ کر اس میں گر گیا' لوگ اس گڑھے کے اردگرد اکٹھے ہوئے اس میں ایک شخص گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا' دوسرے نے تیسرے کو پکڑ

لیا تو وہ سب اس میں گر گئے۔ ان میں سے کوئی ویسے فوت ہو گیا کسی کو شیر نے زخمی کیا تو وہ فوت ہو گیا۔ ان لوگوں کے درمیان ان افراد کے بارے میں اختلاف ہو گیا یہاں تک کہ ہتھیار نکل آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ تم چار آدمیوں کی وجہ سے دو سو آدمیوں کو قتل کر دو؟ آگے آؤ میں تمہارے درمیان فیصلہ دیتا ہوں اگر تم راضی ہوئے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جانا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے شخص کے بارے میں ایک چوتھائی دیت کا فیصلہ دیا۔ دوسرے کے بارے میں ایک تہائی دیت کا دیا۔ تیسرے کے بارے میں نصف دیت اور چوتھے کے بارے میں پوری دیت کا فیصلہ دیا۔ انہوں نے ان کی دیت کی ادائیگی ان قبائل پر لازم قرار دی جو اس گڑھے کے ارد گرد اکٹھے تھے تو ان میں بعض لوگ اس فیصلے سے راضی ہو گئے اور بعض نے اسے قبول نہیں کیا۔ وہ لوگ اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان اس بارے میں فیصلہ دیتا ہوں تو ان لوگوں نے بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بارے میں یہ فیصلہ دے چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

اس راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اضحي عنه بكبشين، وانا احب ان افعله

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کی طرف سے دو مینڈھے قربان کر دوں اور میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میں ایسا کروں''۔

یہ روایت نقل کرنے میں شریک نامی راوی منفرد ہے۔ اس نے یہ روایت ابو الحسناء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۳۷۲- (صح) حنش سبائی (م، عو) صنعانی دمشقی

(اور ایک قول کے مطابق): ابن عبداللہ (اور ایک قول کے مطابق): ابن علی ہے۔

اس کی کنیت ابو رشدین ہے۔ اس نے افریقہ میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے اور ان سے بکر بن سوادۃ، ابو کبیر لجلاج، قیس ابن حجاج اور اہلِ مصر نے روایات نقل کی ہیں۔

ابو زرعہ و دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ابن معتمر کے بارے میں ابو حاتم کا قول پہلے گزر چکا ہے کہ یہ شخص صالح ہے تاہم میں نے محدثین کو اس سے استدلال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہاں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ شخص کنانی کے قریب ہے۔

صنعانی نامی اس راوی کا انتقال 100 ہجری میں افریقہ میں ہوا۔

جن راویوں کا نام حنظلہ ہے

۲۲۷۳-(صح) حنظلہ بن ابوسفیان (ع) جمحی

یہ مکہ کے رہنے والے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے قاسم بن محمد اور سالم سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں بھی اس کا تذکرہ نہ کرتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

شیخ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: میں نے ابن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ان سے دریافت کیا گیا حنظلہ نے سالم کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان کی کیا حیثیت ہے؟ تو انہوں نے کہا اس کی سالم کے حوالے سے نقل کردہ روایات ایک وادی میں ہیں اور عقبہ کی سالم سے نقل کردہ روایات دوسری وادی میں ہیں۔

اور زہری نے سالم کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں وہ نافع کی نقل کردہ روایات کی مانند ہیں' تو علی بن مدینی سے کہا گیا اس سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سالم بکثرت روایات نقل کیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا جی ہاں!

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔

یہ قول جو ابن مدینی سے منسوب ہے یہ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ انہوں نے حنظلہ پر تنقید کی ہے' بلکہ یہ تو ان کی جلالت علمی پر دلالت کرتا ہے کہ وہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن شہاب کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی ان روایات کے بارے میں جو انہوں نے سالم سے نقل کی ہیں تو اس صورت میں اس بات پر اجماع ہوگا کہ حنظلہ ثقہ راوی ہیں۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک "منکر" روایت نقل کی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں خلل کسی دوسرے راوی کے حوالے سے ہو۔

اس راوی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اغسلوا قتلاكم

"تم اپنے مقتولین کو غسل دو"۔

اس روایت کے تمام راوی "ثقہ" ہیں اور اس کا "منکر" ہونا واضح ہے۔

۲۲۷۴-حنظلہ بن سلمہ

انہوں نے منقذ بن حبان سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔

۲۲۷۵-حنظلہ تیمی

یہ قصہ گو ہے اور وکیع کا استاد ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۲۳۷۶-حنظلہ سدوسی (ت،ق) بصری

اور ایک قول کے مطابق: ابن عبداللہ، (اور ایک قول کے مطابق): ابن عبیداللہ ہے۔ (اور یہ بھی کہا گیا ہے): ابن ابی صفیہ ہے۔

انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل (انس) سے اور ان سے شعبہ، ابن مبارک اور عبدالوارث نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: میں نے جان بوجھ کر اسے ترک کر دیا تھا کیوں کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔ اس نے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔ آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے دونوں کتابوں میں ایک حدیث منقول ہے اور وہ یہ ہے:

اینحنی بعضنا لبعض ؟ قال : لا

''کیا ایک شخص دوسرے کے سامنے جھک سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں!''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

جن راویوں کا نام حنیفہ، حنیف، حنین ہے

۲۳۷۷-حنیفہ، ابوحرہ رقاشی

انہوں نے اپنے چچا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اسے ''صحابی'' ہونے کا شرف حاصل ہے (یا اس کے چچا کو 'صحابی' ہونے کا شرف حاصل ہے)

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نافرمانی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

ان سے علی بن جدعان نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

عباس نامی راوی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۲۳۷۸-حنیف بن رستم کوفی

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۷۹-حنین بن ابوحکیم (د،س)

یہ ابولہیعہ کا استاد ہے اور یہ عمدہ حیثیت کا مالک نہیں ہے۔

انہوں نے سالم ابی النضر، صفوان بن سلیم، علی بن رباح اور مکحول سے اور ان سے لیث، عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے' تو وہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق ابن لہیعہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں اب مجھے یہ نہیں پتا کہ خرابی کی وجہ یہ ہے یا ابن لہیعہ ہے اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں اور ان کی شناخت نہیں ہوسکی تھی۔

۲۳۸۰-حواری بن زیاد عتکی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے ابوبشر جعفر نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حوشب ہے﴾

۲۳۸۱-حوشب بن زیاد

انہوں نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۸۲-حوشب بن عبدالکریم

انہوں نے عبداللہ بن واقد ہروی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ ''مجہول'' ہے۔

۲۳۸۳-حوشب بن عقیل (د،س،ق) جرمی، اوعبدی بصری

انہوں نے مہدی ہجری، حسن اور ایک جماعت سے اور ان سے ابن مہدی، سلیمان بن حرب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۳۸۴-حوشب بن مسلم

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حوط ہے﴾

۲۳۸۵-حوط

انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ یہ روایت ''منکر'' ہے:
ان لیلة القدر لیلة تسع عشرة من قول زید
''حضرت زید بن ارقم کے قول کے مطابق شب قدر (رمضان کی) انیسویں رات ہوتی ہے''۔
یہ روایت خالد بن حارث نے مسعودی کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حیان ہے﴾

۲۳۸۶-حیان بن بسطام

یہ سلیم کا والد ہے۔
انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
ان سے روایت نقل کرنے میں ان کے صاحبزادے منفرد ہیں۔

۲۳۸۷-حیان بن حجر

انہوں نے ابوالغادیہ مزنی سے اور ان سے حفص نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے؟

۲۳۸۸-حیان بن ابی سلمی

ان سے ابوموہوب رشید نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۳۸۹-حیان بن عبداللہ، ابوجبلہ دارمی

شیخ فلاس فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے اور پیشے کے اعتبار سے سنار تھا۔ عمر عثمانی کہتے ہیں: میں نے اسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حسن کا کہنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک چور کے پاس آئے اور اس کا ہاتھ کٹوا دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا تقدیر کا حکم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چالیس کوڑے مارے۔

اس کے بعد اس راوی نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اس نے حسن سے یہ روایت نہیں سنی ہے اور اس نے یہ قسم اٹھائی کہ آئندہ وہ یہ روایت بیان نہیں کرے گا اور اس نے اس بارے میں تحریر بھی لکھ کر دی جس پر گواہ بھی قائم کیے۔

۲۳۹۰-حیان بن عبید اللہ مروزی

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام حیان بن عبد اللہ ہے۔

۲۳۹۱-حیان بن عبید اللہ، ابوزہیر

یہ عمر رسیدہ شخص ہے اور یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔

انہوں نے ابومجلز سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صلت نے اس کے حوالے سے اختلاط کا تذکرہ کیا ہے۔

ان سے مسلم موسیٰ تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان راية رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت سوداء ولواؤه ابيض

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ تھا اور چھوٹے جھنڈے سفید تھے''۔

ابن عدی نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۳۹۲-حیان،

انہوں نے اپنی مالکن سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۲۳۹۳-حیان

یہ نزار کا والد ہے۔

ازدی نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۲۳۹۴-حیدرہ بن ابراہیم

ابن نمیر نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے قاسم سے نقل کیا ہے:

انه سمع رجلا يسأل عائشة عن الرجل يصيب اهله، فقالت: كانت المرأة تؤمر ان تكون معها خرقة تميط عن الرجل الاذى

''انہوں نے ایک شخص کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: عورت کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنے پاس موجود کپڑے کے ذریعے مرد کے جسم پر لگی ہوئی گندگی (یعنی رطوبت وغیرہ) کو صاف کرے''۔

یہ روایت اس نے غیلانیات میں نقل کی ہے اور ابن یٰسین نے اس کے حوالے سے یہ راویت نقل کی ہے۔

﴿جن راویوں کا نام حیی، حی، حیہ ہے﴾

۲۳۹۵- حیی بن عبداللہ (عو) (بن شریح) معافری مصری

اس کے حوالے سے ابن وہب اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے جو اس نے ابوعبدالرحمٰن حبلی کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، جس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے ایک عورت اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی کروا دی تھی۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات ''منکر'' ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب یہ اس کے حوالے سے روایت نقل کرے تو یہ ''ثقہ'' ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی نے انصاف سے کام نہیں لیا انہوں نے اس راوی کے حالات میں چند روایات نقل کی ہیں جو ابن لہیعہ نے ان سے نقل کی ہیں۔ مناسب یہ تھا کہ وہ ابن لہیعہ کے حالات میں نقل کی جاتیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عن عبد الله ابن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتاني القبر، فقال عمر: اترد الينا عقولنا يا رسول الله ؟ قال: نعم كهيئتكم اليوم فقال عمر: بفيه الحجر

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی کچھ آزمائشوں کا ذکر کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یارسول اللہ! ہماری عقلیں ہمارے پاس واپس آجائیں گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح جس طرح آج ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے اس کے منہ میں پتھر ہوں''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سند کے ساتھ 25 روایات نقل کی گئی ہیں، جن میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

ابن عدی کا کہنا ہے ابن لہیعہ نے اس کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں جس میں سے اکثر ''منکر'' ہیں اس میں

ایک روایت یہ ہے:

خصاء امتی الصیام والقیام

''میری امت کے مخصوص لوگ زیادہ نفلی روزے رکھنے والے اور زیادہ نوافل ادا کرنے والے ہوں گے''۔

اس میں سے ایک روایت یہ ہے:

ان علیا قال: علمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الف باب، کل باب یفتح الف باب

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ہزار دروازوں کی تعلیم دی تھی جن میں سے ہر ایک دروازہ مزید ایک ہزار دروازے کھولتا ہے''۔

۲۳۹۶- حیی بن ہانی (ت، س) بن ناضر، ابوقبیل معافری

مشہور یہ ہے کہ اس کا نام حیی ہے۔ یہ بات ایک جماعت نے بیان کی ہے جہاں تک ابن یونس اور ابوحاتم کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: حیی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یمن سے مصر آ گیا تھا اور یہ اس وقت نوجوان تھا۔

انہوں نے عبداللہ بن عمرو، عقبہ بن عامر اور شفی بن ماتع سے اور ان سے دراج ابوسمح، ابن ابولہیعہ، بکر بن مضر، لیث اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن معین اور ابوزرعہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صالح الحدیث'' ہے۔ اسے تاریخ اور فتنوں کا بہت علم تھا۔

اس کا انتقال برلس میں 128 ہجری میں ہوا۔

۲۳۹۷- حی، ابوحیہ کلبی، ابویحییٰ

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

میرے علم کے مطابق اس کے بیٹے ابوجناب کلبی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے۔

فمن اجرب الاول

''تو پہلے اونٹ کو کس نے خارش کا شکار کیا تھا''۔

۲۳۹۸- حیہ بن حابس (ع) تمیمی

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے صرف یحییٰ بن ابوکثیر نے روایات نقل کی ہیں۔

﴿حرف الخاء﴾

''خ'' سے شروع ہونے والے نام

﴿جن راویوں کا نام خارجہ ہے﴾

۲۳۹۹- خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت (ت،س) انصاری مدنی

انہوں نے اپنے والد،نافع، عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے معن، قعنبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ بات بیان کی گئی ہے اس کا انتقال 165 ہجری میں ہوا۔

۲۴۰۰- خارجہ بن مصعب، ابوالحجاج سرخسی فقیہ (ت،ق)

انہوں نے بکیر بن اشج، زید بن اسلم، ایوب اور ایک گروہ سے اور ان سے ابن مہدی، یحییٰ بن یحییٰ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

انہوں نے یہ بھی بات بیان کی ہے: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن مبارک اور وکیع نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ درج ذیل روایات نقل کرنے میں منفرد ہے:

ان للوضوء شيطانا يقال له الولهان

"وضو کا ایک مخصوص شیطان ہوتا ہے جس کا نام ولہان ہے"۔

ابن عدی نے اس کے حالات میں 20 کے قریب منکر اور غریب روایات نقل کی ہیں۔

پھران کا کہنا ہے اس کے حوالے سے بہت سی روایات منقول ہیں جس میں سے کچھ "مسند" ہیں کچھ "منقطع" ہیں اور یہ ان افراد میں سے ایک ہے جس کی نقل کردہ روایات تحریر کی جائیں گی۔

میرے خیال میں یہ غلطی کرتا ہے لیکن جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا۔

خارجہ بن مصعب کا کہنا ہے میں زہری کے پاس آیا وہ بنوامیہ کا پولیس کا کوتوال تھا میں نے دیکھا کہ وہ سوار ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ بھی ہے اس کے سامنے کچھ لوگ ہیں اور ان کے سامنے ایک کافر کو باندھا گیا ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے ساتھ برا کرے جو ایک عالم کے ساتھ ایسا کر رہا ہے پھر میں نے اس سے کوئی سماع نہیں کیا' پھر میں یونس کے پاس آیا میں نے اس کے حوالے سے زہری کی روایات سنی۔

خارجہ بن مصعب نے اپنی سند کے ساتھ عثمان بن ابوعثمان کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے آپ ہی وہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا میں کون ہوں؟ تو انہوں نے کہا آپ ہی وہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا ناس ہو میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا آپ ہمارے پروردگار ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یہاں سے چلے جاؤ لیکن انہوں نے یہ بات نہیں مانی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی گردنیں اڑا دیں' پھر ان کے لیے زمین میں گڑھے کھدوائے پھر فرمایا: اے قنبر لکڑیاں لاؤ' اور ان کو جلا دو' پھر یہ شعر کہا:

"جب میں نے ایک قابل انکار معاملہ دیکھا تو میں نے آگ جلوادی اور قنبر کو بلوالیا"۔

اس کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔ اس کو خراسان میں نمایاں حیثیت حاصل تھی۔

جن راویوں کا نام خازم، خاقان ہے

۲۴۰۱- خازم بن حسین، ابواسحاق حمیسی

انہوں نے مالک بن دینار، ثابت سے اور ان سے یحییٰ حمانی، احمد بن یونس نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی "لیس بشی ء" ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے اکثر کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

حب ابی بکر وعمر ایمان، وبغضهما نفاق

"ابوبکر اور عمر کے ساتھ محبت رکھنا ایمان ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا منافقت ہے"۔

اس سے یہ "مرفوع" روایت بھی منقول ہے:

التودد نصف العقل

"محبت رکھنا نصف عقل مندی ہے"۔

۲۴۰۲- خازم بن خزیمہ بصری

انہوں نے مجاہد اور دیگر حضرات سے اور ان سے عبدالجبار بن عمر الایلی نے روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں اس سے اختلاف کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے شفاعت کے بارے میں روایت منقول ہے جو ابوعبدالرحمٰن مقری کے حوالے سے عبدالجبار سے منقول ہے۔

۲۴۰۳- خازم بن خزیمہ بخاری، ابوخزیمہ

سلیمانی کا کہنا ہے: یہ محل نظر ہے۔

ان سے اسلم بن بشر، حفص بن داؤد ربعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۰۴- خازم بن قاسم

انہوں نے ابوعسیب سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اسے (یعنی ابوعسیب کو) صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ان سے تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ "مجہول" ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور انہیں "لین" قرار نہیں دیا۔

۲۴۰۵- خازم (ق)، ابومحمد

انہوں نے عطاء بن سائب سے اور ان سے نصر بن علی جہضمی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے:

امتی خمس طبقات

"میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے"۔

یہ روایت "ضعیف" ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت باطل (جھوٹی) ہے۔

۲۴۰۶- خاقان بن الاہتم

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

جن راویوں کا نام خالد ہے

۲۴۰۷-خالد بن اسماعیل مخزومی مدنی، ابوولید

انہوں نے ہشام بن عروہ، ابن جریج اور ایک جماعت سے اور ان سے علاء بن مسلمہ، سعدان بن نصر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو کسی بھی صورت میں دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے:

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

واذ اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا. قال: اسر الیها ان ابا بکر خلیفتی من بعدی

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ کے ساتھ سرگوشی میں ایک بات کی"۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سرگوشی میں یہ بات کی تھی کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ بنے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

شرارکم عزابکم

"تمہارے سب سے برے لوگ تمہارے کنوارے ہیں"۔

۲۴۰۸-خالد بن اسماعیل

انہوں نے عوف الاعرابی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۴۰۹-خالد بن اسود حمیری

ان سے حیوۃ بن شریح نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۴۱۰-خالد بن انس

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "معروف" نہیں ہے۔ ان کی نقل کردہ روایات انتہائی "منکر" ہیں۔

وہ روایت یہ ہے:

من احيى سنتي فقد احبني، ومن احبني كان معي في الجنة

''جوشخص میری سنت کو زندہ کرے گا وہ مجھ سے محبت رکھے گا اور جو مجھ سے محبت رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

یہ روایت بقیہ نے عاصم بن سعید کے حوالے سے جو ایک مجہول راوی ہے اس راوی (خالد بن انس) سے نقل کی ہے۔

۲۴۱۱- خالد بن الیاس (ت، ق) مدنی

انہوں نے عامر بن سعد اور دیگر حضرات سے اور ان سے قعنبی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام خالد بن ایاس تھا اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالجائحة، والجائحة: الجراد والحريق والسيل والبرد والريح

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت کے بارے میں فیصلہ دیا ہے اور آفت یہ ہے کہ ٹڈی دل حملہ کردے یا جل جائے یا سیلاب آ جائے یا سردی کی وجہ سے (نقصان ہو جائے) یا آندھی کی وجہ سے (پھل وغیرہ خراب ہو جائے)''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض من الركعتين وضع يديه على فخذيه

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعت پڑھنے کے بعد اُٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھتے تھے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ خالد بن الیاس بن صخر، ابوالہیثم قرشی عدوی ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشی ء'' ہے۔ ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

۲۴۱۲- خالد بن ایوب بصری

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے جریر بن حازم نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی شے نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۴۱۳- خالد بن باب

انہوں نے شہر بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

۲۴۱۴- خالد بن برد

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

عبدالسلام بن ہاشم نے اس کے حوالے سے ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۲۴۱۵- خالد بن برید بن وہب بن جریر بن حازم ازدی

انہوں نے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

(اور یہ بھی کہا گیا ہے): اس کا نام خالد (ابن) یزید ہے۔

۲۴۱۶- خالد بن ابوبکر (ت) عمری

ان سے نفیلی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان سے معن اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے حمزہ اور سالم جو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے ہیں' سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الباب الذی یدخل منه اهل الجنة عرضة مسیرة الراکب المشحوذ ثلاثا، وانهم لیضغطون علیه حتی تکاد مناکبهم تزول

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دروازے سے اہل جنت' جنت میں داخل ہوں گے اس کی چوڑائی اتنی ہے کہ تیز رفتار سوار تین دن میں اسے طے کر سکتا ہے' لیکن اس دروازے پر اتنا ہجوم ہوگا کہ لوگوں کے کندھے ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں گے''۔

۲۴۱۷- خالد بن حباب

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے جس نے حماۃ میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے سلیمان تیمی کے حوالے سے روایت نقل کی ہیں ابوحاتم نے اس کا زمانہ پایا ہے اور اس سے سماع کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی نقل کردہ روایات تحریر کی جائیں گی۔

اور دیگر حضرات کا کہنا ہے: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

۲۴۱۸- خالد بن حسین، ابوالجنید

انہوں نے عثمان بن مقسم سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے اور یہ بغداد میں رہا ہے۔

ان سے ایوب بن محمد الوزان نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۱۹- خالد بن الحویرث (د) مکی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ایک حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے (جو درج ذیل ہے:)

ان الارانب تحیض

''مادہ خرگوش کو حیض آتا ہے''۔

۲۴۲۰- خالد بن حیان (ق) رقی

یہ کندہ قبیلے کا آزاد کردہ غلام ہے۔

انہوں نے جعفر بن برقان اور سالم ابن ابوالمہاجر سے اور ان سے احمد بن حنبل، سجادہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ہم نے اس کے حوالے سے بعض عجیب وغریب روایات تحریر کی ہیں۔

عبدالخالق بن منصور کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو سنا انہوں نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

علی بن میمون رقی کہتے ہیں: یہ علم حدیث کا ماہر تھا تاہم ''منکر الحدیث'' تھا۔

شیخ فلاس فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ بات بیان کی گئی ہے ان کا انتقال 191 ہجری میں ہوا۔

۲۴۲۱- خالد بن خداش مہلبی

یہ ان لوگوں کا آزاد کردہ غلام ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے مالک، حماد بن زید اور متعدد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے مسلم، احمد، اسحاق، ابن ابی الدنیا اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حماد کے حوالے سے بعض روایات نقل کرنے میں منفرد ہے۔

علی بن مدینی اور زکریا ساجی کا کہنا ہے کہ یہ شخص ''ضعیف'' ہے۔

رماوی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ صخر بن قدامہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے:

لا یولد مولود بعد ستمائة لله فیه حاجة

''چھ سو ہجری کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی''۔

ایوب نامی راوی کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات صخر بن قدامہ سے ہوئی تو وہ بولے میں تو اس روایت سے واقف نہیں ہوا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں صخر بن قدامہ تابعی ہے۔

یہ روایت ''منکر'' ہے۔

۲۴۲۲- خالد بن دریک (عو)

انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔

انہوں نے منقطع روایات نقل کی ہیں' کیوں کہ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ بات حافظ عبدالحق اور ہمارے استاد شیخ مزی نے بیان کی ہے۔

سعید بن بشیر نے قتادہ کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

''کنیز اپنے چہرے کا پردہ نہیں کرے گی''۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

مزی کہتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات نقل کی ہیں' حالاں کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے

ان سے ایوب سختیانی، ابن عون، اور امام اوزاعی نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے' تاہم صحابہ کرام سے اس کی نقل کردہ روایات ''مرسل'' شمار ہوں گی۔

۲۴۲۳- (صح) خالد بن ذکوان (ع) مدنی

انہوں نے سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مجھے یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ابن عدی نے کس حوالے سے اس کا تذکرہ کیا ہے' جبکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۴۲۴- خالد بن رباح ہذلی

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا۔ انہوں نے عکرمہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ وکیع اور قطان نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

۲۴۲۵- خالد بن زبرقان

انہوں نے سلیمان محاربی سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۴۲۶- خالد بن سارۃ (ت)

انہوں نے عبداللہ بن جعفر کے حوالے سے درج ذیل حدیث نقل کی ہے:

''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کردو''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''حسن'' قرار دیا ہے جو جعفر بن خالد نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس روایت کو ''صحیح'' قرار نہیں دیا ہے اور خالد نامی راوی کو ثقہ قرار نہیں دیا گیا ہے تاہم اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے حوالے سے عطاء نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۲۷- خالد بن سعد (خ، س، ق)

انہوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث کے بارے میں روایت نقل ہے جو ''صحیح'' نہیں ہے یہ روایت موقوف ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھڑے کی ''نبیذ'' پی لیا کرتے تھے''۔

یہ روایت ابراہیم نے منصور کے حوالے سے خالد بن سعد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

منصور کہتے ہیں: خالد نے یہ روایت مجھے بیان کی تھی پھر انہوں نے دوسری سند کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بنبیذ فصب علیہ الماء

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی اس میں پانی ملالیا گیا''۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت درست نہیں ہے۔

۲۴۲۸- خالد بن سعید مدنی

انہوں نے ابوحازم سے روایات نقل کی ہیں:

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

پھر عقیلی نے ان کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ان لکل شیء سناما، وان سنام القرآن (سورة) البقرة

''ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۃ بقرہ ہے''۔

۲۴۲۹- خالد بن سلمہ (م،عو) الفافاء

یہ خالد بن سلمہ بن العاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کوفی ہے۔

انہوں نے شعبی اور اس کے طبقے (کے افراد) سے اور ان سے شعبہ اور دونوں سفیانوں نے روایات نقل کی ہیں۔

جریر کہتے ہیں: یہ مرجئہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔

ابن سعد فرماتے ہیں: اس نے ابن ہبیرہ کے ہمراہ علم حاصل کیا تھا اور لوگ کہتے ہیں: ابوجعفر نے اس کی زبان کٹوادی تھی اور پھر 132 ہجری میں اسے قتل کروادیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تنکح المرأة علی عمتها ولا (علی) خالتها

''کسی عورت کے ساتھ اس کی پھوپھی پر یا اس کی خالہ پر نکاح نہ کیا جائے (یعنی اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے''۔

مؤمل کے حوالے سے اس روایت کے منقول ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض نے مسیب کی جگہ عیسیٰ بن طلحہ نامی راوی کا تذکرہ کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم ''الفاف'' نامی یہ راوی ''ثقہ'' ہے۔

۲۴۳۰- خالد بن سلیمان ابو معاذ بلخی

شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

انہوں نے ثوری، مالک سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۳۱- خالد بن سلیمان صدفی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں اس کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اللہ ذبح ما فی البحر لبنی آدم

''اللہ تعالیٰ نے سمندر میں موجود ہر چیز کو انسانوں کے لیے ذبح شدہ قرار دیا ہے''۔

۲۴۳۲- خالد بن شریک

انہوں نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

سفیان بن حسین نے اس کے حوالے یہ روایت نقل کی ہے:

اذا سقى الرجل امرأته الماء اجر

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے' تو اسے بھی اجر ملے گا''۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۲۴۳۳- خالد بن شوذب

انہوں نے حسن بصری سے ''مقطوع'' روایات نقل کی ہیں۔

ان سے قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۲۴۳۴- خالد بن صبیح فقیہ

انہوں نے اسماعیل بن رافع سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

''ابن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' کے ذیل میں کیا ہے' یہ بات ابوعباس نباتی نے بیان کی ہے تاہم اس بارے میں وہی قول درست ہے جو ابوحاتم کا ہے۔

۲۴۳۵- خالد بن ابوصلت (ق)

انہوں نے عراک بن مالک کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حولوا مقعدتی نحو القبلة، اوقد فعلوها

''میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف کردو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تو لوگوں نے ایسا کردیا''۔

ان کی شناخت نہیں ہوسکی۔

ان سے روایت نقل کرنے میں خالد الحذاء منفرد ہیں اور یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

بعض اوقات حذاء نے یہ روایت عراک کے حوالے سے ''تدلیس'' کے طور پر بھی نقل کی ہے۔ بعض اوقات وہ یہ کہتے ہیں: ایک شخص نے عراک کے حوالے سے نقل کی ہے۔

یہی روایت خالد بن ابوصلت کے حوالے سے سفیان بن حصین' مبارک بن فضالہ اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق کسی نے بھی انہیں ''لین'' قرار نہیں دیا تاہم یہ روایت ''منکر'' ہے۔

۲۴۳۶- خالد بن طہمان (ت)، ابوالعلاء کوفی

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت حصین بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابونعیم، فریابی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں: یہ اپنے انتقال سے دس سال پہلے اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اس سے پہلے یہ ثقہ تھے ان کا اختلاط یہ تھا کہ جب بھی لوگ ان کے پاس آتے تھے تو انہیں پڑھایا کرتے تھے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اکابر شیعہ میں سے تھے تاہم اس کا مقام سچائی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال حين يصبح ثلاث مرات: اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم، ثم قرأ الثلاث آيات من آخر الحشر وكل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسي، وان مات في ذلك اليوم مات شهيدا وقال: من قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة

جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھ لے:

''میں سننے والے علم رکھنے والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے' اس کے بعد وہ سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اگر وہ اس دن میں انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے کہ جو شخص شام کے وقت یہی عمل کرے گا اسے بھی یہی ثواب حاصل ہوگا''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ''حسن'' قرار نہیں دیا ہے اور یہ روایت انتہائی غریب ہے اور نافع نامی راوی ''ثقہ'' ہے۔

۲۴۳۷- خالد بن ابی طریف

انہوں نے وہب بن منبہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جنہوں نے بہت سے واقعات نقل کیے ہیں۔

شیخ علی بن مدینی اور ہشام بن یوسف نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۴۳۸- خالد بن طلیق بن محمد بن عمران بن حصین خزاعی

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

۲۴۳۹- خالد بن عبداللہ قسری (دمشقی) بلجی الامیر

انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں یہ ''صدوق'' ہیں تاہم یہ ناصبی ہے (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بغض رکھتا تھا اور زیادتی کرتا تھا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک برا شخص تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا کرتا تھا۔

۲۴۴۰- خالد بن عبدالدائم، مصری

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ضعف پایا جاتا ہے۔

انہوں نے نافع بن یزید کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اس کے حوالے سے صرف زکریا الوقار نے روایات نقل کی ہیں' ہوسکتا ہے خرابی کی وجہ زکریا ہی ہو۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے واہی متون کو مشہور اسناد کے ساتھ ملا دیا تھا۔

۲۴۴۱- خالد بن عبدالرحمٰن عبد

انہوں نے حسن، ابن منکدر اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے اور ان سے سلم بن قتیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

عمرو بن علی نے اس پر احادیث گھڑنے کا الزام لگایا ہے جبکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں سرقہ کا مرتکب ہوتا تھا۔ اس نے لوگوں کی کتابوں سے احادیث بیان کی ہیں۔

۲۴۴۲- خالد بن عبدالرحمٰن (بن خالد) بن سلمہ مخزومی

انہوں نے مسعر سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''ذاہب الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو انہوں نے سفیان ثوری سے نقل کی ہے۔

ان سے محمد بن میمون الخیاط نے روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس کی سند میں اس نے غلطی کی ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

۲۴۴۳- خالد بن عبدالرحمٰن (د،س) ابوالہیثم خراسانی

انہوں نے شام اور مصر میں پڑاؤ اختیار کیا تھا۔

انہوں نے عمر بن ذر، مالک بن مغول، سفیان سے اور ان سے بحر بن نصر، ربیع مرادی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کے حافظہ میں کچھ کمی پائی جاتی ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک ''معلل'' حدیث نقل کی ہے جو کئی حوالوں سے منقول ہے' ہوسکتا ہے غلطی کی وجہ اس کی بجائے کوئی دوسرا شخص ہو۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

۲۴۴۴- خالد بن عبدالرحمٰن، ابوالہیثم عطار عبدی کوفی

انہوں نے سماک بن حرب سے اور ان سے اسحاق بن فرات نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس نے ایک جھوٹی روایت کے علاوہ اور کوئی حدیث نقل نہیں کی ہے یعنی وہ

روایت جسے عیسیٰ بن احمد عسقلانی نے بلخ میں بیان کیا تھا (جو درج ذیل ہے)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

بعثت داعیا ومبلغا، ولیس الی من الهدی شیء، وجعل ابلیس مزینا ولیس الیه من الضلالة شیء

''مجھے دعوت دینے والا اور تبلیغ کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے مجھے کسی کو ہدایت دینے کا اختیار نہیں ہے اور ابلیس کو گمراہی کو آراستہ کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، لیکن اسے گمراہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ہم نے یہ روایت ابن عساکر سے عالی سند کے ساتھ سنی ہے جس کی سند یہ ہے:

ابی روح، اخبرنا زاهر، اخبرنا الکنجروذی، اخبرنا احمد بن محمد البالویی، حدثنا ابوالعباس ثقفی، حدثنا عیسیٰ

۲۴۴۵- خالد بن عبدالرحمٰن بن بکیر (خ،ت،س) بصری

انہوں نے نافع، غالب قطان، ابن سیرین سے اور ان سے ابو ولید نے روایات نقل کی ہیں۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں اس سے اختلاف کیا گیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔

۲۴۴۶- خالد بن عبید (ق)، ابوعصام بصری

اس نے ''مرو'' میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابن بریدہ سے اور ان سے ابن مبارک اور ابوتمیلہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ وقار اور جلالت والا شخص تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موضوع'' روایت نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ارانی رسول الله صلى الله علیه وسلم المکان الذی تخرج منه الدابة قال: فارانیه ابی، واذا ارض حولها رمل، فاذا شق فتر فی فتر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ جگہ دکھائی ہے جہاں سے دابۃ الارض نکلے گا''

راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے وہ جگہ دکھائی تھی وہ ایک ایسی سرزمین ہے جس کے اردگرد ریت کے ٹیلے ہیں تو جب اسے چیرا جائے تو اس میں ایک کے بعد ایک پرت ہوتی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اپنی سند میں نقل کی ہے۔

ابن عدی اس کے بارے میں وہم کا شکار ہوئے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ ابوعصام نامی شخص ہے جو ''ثقہ'' ہے اور جس کے حوالے سے شعبہ اور عبدالوارث نے روایات نقل کی ہیں۔ اسی لیے انہوں نے اس کے حالات میں پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لینے کی روایت نقل کردی ہے جسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے اور یہ روایت بھی نقل کردی ہے کہ اسے اچھی طرح چوس لو حالاں کہ یہ روایت محفوظ ہے۔ جسے امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

عبداللہ بن محمود نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه قال لعلي: هذا وصيي، وموضع سري، وخير من اترك

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا: یہ میرا ''وصی'' ہے اور میرا خاص راز دار ہے جنہیں میں چھوڑ کر جارہا ہوں ان میں سب سے بہتر ہے''۔

۲۴۴۷- خالد بن عثمان عثمانی اموی (د)

انہوں نے مالک سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ''مقلوب'' روایات نقل کی ہیں جس میں دوسری چیزیں شامل کردی گئی ہیں جب یہ بہت زیادہ ہوگئی تو اس کی نقل کردہ روایات سے استدلال کرنا چھوڑ دیا گیا۔

اس نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخضب بصفرة

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ زرد رنگ کا خضاب استعمال کرتے تھے''۔

۲۴۴۸- خالد بن عرفطہ (د)

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعید بن عرفجہ ہے یہ بڑی عمر کے تابعی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

اس کے حوالے سے روایات نقل کرنے میں قتادہ منفرد ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

قتادہ کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل یہ ہیں۔

اور وہ یہ ہیں: ابوبشر جعفر، واصل مولی ابی عیینہ اور عبداللہ بن زیاد

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد'' میں اس کے حوالے سے

نقل کی ہیں۔

۲۴۴۹- خالد بن عطاء

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔ یہ قریش کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے اور شاید اس کا نام خلاد ہے۔

۲۴۵۰- خالد بن عمرو (د،ق) قرشی اموی سعیدی

یہ حضرت سعید بن العاص کی اولاد میں سے ہے اور کوفہ کا رہنے والا ہے۔

انہوں نے مالک بن مغول، ہشام دستوائی اور ایک جماعت سے اور ان سے حسن حلوانی، رمادی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "منکر الحدیث" ہے۔

صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ احادیث اپنی طرف سے بنالیتا تھا۔ امام ابوزرعہ نے اس کی احادیث ترک کردی تھیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعظ رجلا، فقال: ازھد فی الدنیا یحبك اللہ، وازھد فیما فی ایدی الناس یحبك الناس

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کرنے لگ جائیں گے"۔

محمد بن کثیر صنعانی نے سفیان سے اس روایت کو نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: سفیان ثوری سے منقول ہونے کے حوالے سے اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے لیث بن سعد اور دیگر راویوں کے حوالے سے "منکر" روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں:

ابتاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعرابی قلائص الی اجل، فقال: ارایت ان اتی علیك امر اللہ! قال ابوبکر: یقضی دینی وینجز موعدی قال: فان قبض ؟ قال: عمر یحذوہ ویقوم مقامہ، لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم قال: فان اتی علی عمر اجلہ ؟ قال: فان استطعت ان تموت فمت

''نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی سے کچھ اونٹنیاں خریدیں جن کی قیمت طے شدہ مدت کے بعد ادا کرنا تھی اس نے آپ سے دریافت کیا آپ کا کیا خیال ہے اگر (اس مدت سے پہلے) آپ کا وصال ہوگیا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ابوبکر میرے حصے کا قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا۔ اس نے دریافت کیا اگر ان کا بھی انتقال ہوگیا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر اس کے بعد ہوگا اور اس کا نائب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی بھی معاملے کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اس پر اثر انداز نہیں ہوگی اس نے دریافت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوگیا ہوا تو پھر؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس وقت اگر تم سے یہ ہوسکے کہ تم مرجاؤ تو تم (بھی) مرجانا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

الا ادلك علی صدقة یحبها اللہ ؟ قلت: بلی قال: بنتك مردودة علیك لا تجد ملاذا غیرك

''کیا میں ایسے صدقے کی طرف تمہاری رہنمائی کروں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری وہ بیٹی جو تمہارے پاس (طلاق یافتہ یا بیوہ ہو کر) واپس آجائے اور اس کی تمہارے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہ ہو''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

یقول اللہ: ان کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میری رحمت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

یا نساء الانصار، اختضبن غمسا، واختفضن ولا تنهكن، فانه اسری للوجه واحظی عند الزوج

''اے انصار کی خواتین! تم لوگ گہرا خضاب لگاؤ اور اسے نہ کم کرنا نہ حد سے گزرنا' کیوں کہ یہ چہرے کے لیے زیادہ مناسب ہے اور شوہر کو زیادہ اچھا لگتا ہے''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک اس شخص نے یہ روایت ایجاد کی ہے' کیوں کہ لیث نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے جو نسخہ نقل کیا ہے جو میرے پاس ہے جسے یحییٰ بن بکیر' قتیبہ' یزید بن موہوب اور زغبہ نے نقل کیا ہے اس میں ان میں سے کوئی بھی روایت نہیں ہے۔

۲۴۵۱- خالد بن عمرو ابوالاخیل سلفی حمصی

انہوں نے بقیہ سے روایات نقل کی ہیں۔

جعفر فریابی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے جبکہ ابن عدی اور دیگر حضرات نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔

سنن دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

من افطر یوما من رمضان فلیهد بدنة

''جو شخص رمضان کے ایک دن میں روزہ نہ رکھے تو وہ (اس کے فدیے کے طور پر) ایک اونٹ کی قربانی کرے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے اور اسے مسترد کرنے کے لیے یہی کافی ہے کہ اسے خالد نامی اس راوی نے نقل کیا ہے یہ اور اس کا استاد دونوں ہی ''ضعیف'' ہیں اور (اس روایت کا ایک اور راوی) ابن مقاتل بن سلیمان بھی ''ثقہ'' نہیں ہے۔ اس نے جو جھوٹی روایات نقل کی ہیں ان میں ایک یہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

یا فاطمة، لما اردت ان املکك بعلی امر اللہ جبرائیل فصف الملائکة ثم خطبهم فزوجك من علی

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! جب میں نے علی کے ساتھ تمہاری شادی کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو حکم دیا انہوں نے فرشتوں کی صف بنوائی پھر انہیں خطبہ دیا اور انہوں نے علی کے ساتھ تمہاری شادی کروائی''

۲۴۵۲- خالد بن غسان، ابوعبس دارمی

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے دو روایات نقل کی ہیں جو دونوں جھوٹی ہیں اس کا باپ حسان بن مالک ایک معروف شخص ہے۔

اہل بصرہ یہ کہتے ہیں: یہ شخص ابوخلیفہ کی روایات چوری کیا کرتا تھا۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

۲۴۵۳- خالد بن فزر (د)

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ان سے حسن بن صالح نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایک بزرگ آدمی ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

۲۴۵۴- خالد بن قاسم مدائنی، ابوالہیثم

انہوں نے لیث بن سعد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

مومل بن اہاب نے یحییٰ بن حسان کا یہ قول نقل کیا ہے: خالد مدائنی نامی یہ راوی لیث کی روایات شامل کر دیا کرتا تھا جب وہ زہری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہوتی تھیں تو ان میں سالم کو داخل کر دیتا تھا اور جب وہ زہری کے حوالے سے سیّدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہوتی تھیں تو یہ ان میں عروہ کو داخل کر دیتا تھا۔ میں نے اسے کہا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو وہ بولا کیا کوئی ایسا شخص آئے گا جو اس کو پہچان سکے (یعنی کسی کو کیا پتہ چلنا ہے)

مجاہد بن موسیٰ کہتے ہیں: میں خالد مدائنی کے پاس آیا۔ اس نے دریافت کیا تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: لیث نے ابو یزید بن حبیب کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ مجھے آپ عطا کر دیجئے۔ اس نے مجھے وہ دے دیں۔ میں نے انہیں تحریر کرنا شروع کیا ہم اس وقت چار آدمی تھے۔ میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا تم ان میں سے انتخاب کرو۔ میں نے یہ بات نہیں مانی اور اس کو تحریر کر لیا پھر میں نے وہ تحریر اسے دی تو اس نے اسے پڑھنا شروع کیا اور اس کی سند بیان کرنا شروع کی تو میں نے کہا یہ روایت تو کتاب میں نہیں ہے' تو وہ بولا تم اسی طرح تحریر کر لو جس طرح میں نے کہا ہے' تو میں بولا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس نے جان بوجھ کر اسے ترک کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد یہ بات واضح ہوگئی تو اس نے کہا یہ محمد بن یحییٰ بن حبان کے حوالے سے منقول ہے۔ میں نے اسے کہا لفظ حبان کا تلفظ یوں ہے تو وہ بولا حبان اور حبان (یعنی دونوں طرح کا تلفظ) ایک ہی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں خالد مدائنی کے حوالے سے کوئی چیز روایت نہیں کرتا ہوں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

ابن راہویہ کہتے ہیں: یہ شخص جھوٹا تھا۔ شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محدثین کا اسے ترک کرنے پر اتفاق ہے۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: خالد مدائنی علم حدیث کا عالم تھا اور ''متقن'' تھا لیکن اس کو ''متروک'' قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے تمام محدثین کا اسے ترک کرنے پر اتفاق ہے صرف علی بن مدینی کی رائے مختلف ہے' کیوں کہ ان کی رائے اس شخص کے بارے میں اچھی تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے بھی اسے ترک کر دیا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شخص ''ضعیف'' ہے۔

ابن ابو عاصم نے اپنی کتاب 'الرحم' میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ خارجہ بن سے نقل کیا ہے:

ان اباہ یدعو بدعاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللھم انی اعوذ بك ان ندعو علی رحم قطعتھا

''ان کے والد اس دعا کے الفاظ مانگا کرتے تھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ہم ایسے رشتے دار کے خلاف دعا مانگیں جس کے ساتھ ہم نے لاتعلقی اختیار کی ہے''۔

اس کے بعد امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خالد نامی راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ 'سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من نام بعد العصر فاختلس عقلہ فلا یلومن الا نفسہ

''جو شخص عصر کے بعد سو جائے اور اس کی عقل میں خلل آ جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے خالد کے حوالے سے موجود تمام تحریرات جلوا دی تھیں۔ یہ بات بیان کی گئی ہے اس کا انتقال 211 ہجری میں ہو گیا تھا۔

۲۴۵۵- خالد بن قطن

ان سے مصعب بن قیس نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۴۵۶- خالد بن قیس

انہوں نے خالد بن عرفطہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ''مجہول'' ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۲۴۵۷- خالد بن ابی کریمۃ (س،ق)

یہ اصبہان کا رہنے والا تھا۔ اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے عکرمہ اور معاویہ بن قرہ سے اور ان سے شعبہ وو کیع اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف الحدیث'' ہے۔

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں کہ اس شخص کو قتل کر دیا گیا تھا جس نے اپنے والد کی بیوی کے ساتھ شادی کی تھی۔

۲۴۵۸- خالد بن کلاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس نے روایات نقل کی ہیں اس سے یہ ''منکر'' روایت منقول ہے۔

ان اللہ اکرم امتی بالالویۃ

''بے شک اللہ تعالیٰ جھنڈوں کے ذریعے میری امت کی عزت افزائی کرے گا''۔

یہ روایت ولید بن مسلم نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے۔

ازدی نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

۲۴۵۹- خالد بن کیسان

انہوں نے سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

(اور ایک قول کے مطابق): یہ ذکوان کا بیٹا ہے۔ بعض لوگوں نے اس کا نام اسی طرح غلط بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا نام خالد بن کیسان ہے۔

۲۴۶۰-خالد بن ابی مالک کوفی

انہوں نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۴۶۱-خالد بن محدوج

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۲۴۶۲-خالد بن محمد (ت) ابوالرحال انصاری بصری

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے نضر بن انس سے احادیث کا سماع کیا ہے اور اس سے عجیب وغریب روایات منقول ہیں

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

یا عثمان، انك ستلی الخلافة من بعدی، وسیریدك المنافقون علی خلعها، فلا تخلعها، وصم ذلك الیوم (تفطر عندی)

''اے عثمان تم میرے بعد خلیفہ بن جاؤ گے اور منافقین تمہیں اس منصب سے اتارنا چاہیں گے لیکن تم اسے نہ اتارنا تم اس دن روزہ رکھ لینا۔ تم افطاری میرے ساتھ کرو گے''۔

سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بهم الهاجرة، فرفع صوته ب " الشمس وضحاها "، "اللیل اذا یغشی " قال ابی بن کعب: یا رسول اللہ، امرت فی هذه الصلاة بشیء ؟ قال: لا، ولكن اردت ان اوقت لكم صلاتكم

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے بلند آواز سے سورۃ شمس اور سورۃ لیل کی تلاوت کی تو حضرت ابی بن کعب نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو اس نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم ملا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! میں یہ چاہتا تھا کہ میں تمہاری نماز کے لیے وقت مقرر کر دوں''۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ ''منکر'' روایات ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس راوی (کی نقل کردہ روایت) کو دلیل کے طور پر پیش کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۴۶۳- خالد بن محمد

انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۶۴- خالد بن محمد بن زہیر

انہوں نے حسن بن علی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: دوسرا شخص خالد بن محمد بن زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث قائم نہیں ہے۔

معاذ بن معاذ نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ ایک خاتون کا یہ بیان نقل ہے:

ان حسن بن علي واخاه الحسين قدما مكة معتمرين فطافا وسعيا ثم ارتحلا

''حضرت امام حسن اوران کے بھائی حضرت امام حسین یہ دونوں حضرات عمرہ کرنے کے لیے مکہ تشریف لائے دونوں حضرات نے طواف کیا اور سعی کی اور تشریف لے گئے''۔

۲۴۶۵- خالد بن محمد

یہ شخص حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے۔

انہوں نے علی بن حسین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

میں یہ کہتا ہوں اس نے محمد بن خالد وہبی سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

۲۴۶۶- خالد بن مخلد (خ، م، س) قطوانی کوفی، ابوالہیثم، مولیٰ بجیلہ

انہوں نے ابوغصن ثابت بن قیس، مالک، سلیمان بن بلال اور متعدد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے بخاری، اسحاق، عباس دوری اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کے واسطے سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے لیکن شیعہ ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

یحییٰ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔ لیکن استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ابن سعد نے کہا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے اور یہ انتہا پسند شیعہ تھا۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے 10 روایات نقل کی ہیں' جو منکر ہیں پھر ابن عدی نے یہ کہا ہے: یہ بکثرت روایات نقل کرنے والے ہیں۔ ان شاءاللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس کی (نقل کردہ) روایات میں سے ایک روایت درج ذیل ہے:

السفر قطعة (من العذاب)

''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے''۔

اس نے اس کی سند میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سہیل نامی راوی کے نام سے منقول ہے' حالاں کہ درست یہ ہے کہ اس راوی کا نام ''سمی'' ہے۔

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اعرج کا یہ بیان نقل کیا ہے (یعنی یہ روایت نقل کی ہے)

لا یمنعن جارہ ان یغرز

''کوئی شخص اپنے پڑوسی کو شہتیر گاڑنے سے نہ روکے''۔

یہ روایت موطاء میں ابوزناد کی بجائے زہری کے نام سے منقول ہے۔

ابن کرامہ نے یہ روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابوزناد کے حوالے سے اعرج سے نقل کی ہے۔

البیعان بالخیار

''خرید و فروخت کرنے والوں کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے''۔

یہ روایت نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم علی صلاة

''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتے رہے ہوں گے''۔

شیخ جوزجانی فرماتے ہیں: یہ اپنے برے مذہب کی وجہ سے (صحابہ کرام کو) برا کہتا تھا۔ ابونعیم نامی یہ راوی مذہب کے اعتبار سے کوفی' یعنی شیعہ تھا اور عبیداللہ بن موسیٰ کا مذہب اس سے بھی زیادہ برا تھا

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسی طرح امام عبدالرزاق اور ایک بڑی تعداد (کے بارے میں بھی یہی منقول ہے)

اس کی نقل کردہ منفرد روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں نقل کیا ہے۔ (وہ درج ذیل ہے)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لیس علیکم فی منیکم غسل اذا غسلتموہ

''جب تم منی کو دھولو تو تم پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا''۔

اس کی نقل کردہ منفرد روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان اللہ عزوجل قال: من عادی لی ولیا فقد آذننی بالحرب، وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیہ، وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ، فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ، وبصرہ الذی یبصر بہ، ویدہ التی یبطش بھا، ورجلہ التی یمشی علیھا، فلئن سألنی عبدی لاعطینہ، ولئن استعاذ بی لاعیذنہ، وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن (قبض) نفس (عبدی) المؤمن یکرہ الموت، واکرہ مساء تہ، ولا بد لہ منہ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے' تو وہ مجھے جنگ کی دعوت دیتا ہے۔ میرا بندہ کسی بھی ایسی چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کرتا جو میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ محبوب ہو جو میں نے اس کے لیے فرض قرار دی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ چلتا ہے اگر میرا بندہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے' تو وہ میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے' تو میں اسے ضرور پناہ عطا کرتا ہوں اور میں جو بھی کام کرتا ہوں اس میں کسی بھی کام میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا اس بات سے ہوتا ہے کہ میں اپنے مومن بندے کی جان قبض کروں کیوں کہ اسے موت اچھی نہیں لگتی اور جو چیز اسے اچھی نہ لگتی ہو' مجھے بھی وہ پسند نہیں ہے' لیکن اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے''۔

یہ روایت انتہائی ''غریب'' ہے اگر صحیح بخاری کی عظمت پیش نظر نہ ہوتی تو اس روایت کو خالد بن مخلد کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں شمار کیا جاتا ہے' کیوں کہ اس کے الفاظ غریب ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اسے نقل کرنے میں شریک نامی راوی منفرد ہے اور وہ حافظ الحدیث نہیں ہے اور متن صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے اور یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کسی نے نقل بھی نہیں کی ہے میرا خیال ہے یہ روایت ''مسند احمد'' میں بھی نہیں ہے۔

اس روایت کے ایک راوی عطاء کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ایک قول یہ ہے اس سے مراد عطاء بن ابی رباح ہے تاہم صحیح قول یہ ہے اس سے مراد عطاء بن یسار ہے۔

خالد نامی اس راوی کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۲۴۶۷- خالد بن مستنیر

انہوں نے میمون کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔
ابن ابوحاتم نے اس کا مختصر طور پر تذکرہ کیا ہے۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۴۶۸- خالد بن مقدوح

(اور ایک قول کے مطابق): ابن محدوج
انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ واسط کا رہنے والا ہے یزید بن ہارون نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے۔
ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے اور انتہائی ''ضعیف'' ہے۔
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ راوی ''متروک'' ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کنیت ابوروح ہے۔
(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:): یزید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے۔
ابواسامہ نے اس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان داؤد عليه السلام ظن ان احدا لم يمدح خالقه افضل مما مدحه، وان ملكا نزل وهو قاعد في المحراب الحديث

''حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ خیال آیا کہ جس طرح انہوں نے اپنے خالق کی تعریف کی ہے اس سے زیادہ بہتر طور پر کسی نے بھی اپنے خالق کی تعریف نہیں کی ہے تو اسی دوران ایک فرشتہ نازل ہوا حضرت داؤد علیہ السلام اس وقت محراب میں بیٹھے ہوئے تھے''۔

عبدالصمد نے خالد نامی اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: التمسوها آخر ليلة

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے آخری رات میں تلاش کرو''۔

بشر بن محمد سکری جو بذات خود ایک ''واہی'' راوی ہے اس نے خالد نامی اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

سحر النبي صلى الله عليه وسلم، فاتاه جبرائيل بخاتم فلبسه في يمينه، وقال: لا تخف شيئا ما دام في يمينك

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا حضرت جبرائیل ایک انگوٹھی لے کر آئے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست

مبارک میں پہن لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جب تک یہ آپ کے دست مبارک میں رہے گی اس وقت تک آپ نے کسی چیز سے ڈرنا نہیں ہے''۔

۲۴۶۹-(صح) خالد بن مہران (ع) الحذاء، ابوالمنازل بصری

یہ ''حافظ الحدیث'' ہے اور اکابر ائمہ میں سے ایک ہے۔

انہوں نے ابوعثمان نہدی، یزید بن شخیر اور (ان کے) طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ان کے استاد ابن سیرین، شعبہ، بشر بن مفضل اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثبت'' ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

جہاں تک امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''تم لوگوں پر لازم ہے کہ تم حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق سے استفادہ کرو' کیوں کہ یہ دونوں حافظ الحدیث ہیں اور اہل بصرہ کے سامنے ہشام اور خالد کے بارے میں معاملہ پوشیدہ رکھو''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس قول کی طرف کسی نے کبھی التفات نہیں کیا۔

عباد بن عباد یہ کہتے ہیں: شعبہ یہ چاہتے تھے کہ وہ خالد حذاء کا مرتبہ کم کریں تو میں اور حماد بن زید آئے ہم نے ان سے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ آپ زیادہ علم رکھتے ہیں۔ ہم نے ان پر تنقید کی تو وہ پھر اس سے باز آ گئے۔

یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید سے کہا خالد حذاء جو روایات نقل کرتے ہیں ان کی کیا حیثیت ہے تو وہ بولے یہ شام سے ہمارے پاس آئے تھے تو ہمیں ان کی نقل کردہ روایات منکر محسوس ہوئیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ابن علیہ کے سامنے کسی حدیث کے بارے میں الجھن کا اظہار کیا گیا تو وہ بولے: خالد نے یہ روایت نقل کی ہے' لیکن ہم اس کی طرف توجہ نہیں کرتے' کیوں کہ ابن علیہ نے خالد کے معاملے کو ضعیف قرار دیا ہے۔

معتمر بن خالد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو حذاء کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تو وہ بولے اس میں کوئی خرابی نہ ہوتی اگر یہ ویسے ہی کرتا جس طرح طاؤس نے کیا تھا وہ بیٹھ جاتے تھے اگر کوئی چیز آ جاتی تو اسے حاصل کر لیتے تھے ورنہ خاموش رہتے تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: خالد نامی یہ راوی ثبت ہونے کے حوالے سے ہشام بن عروہ اور اس جیسے راویوں سے کم نہیں ہے۔

محمد بن سعد کہتے ہیں: یہ موچی نہیں تھا بلکہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ یہ بات بھی بیان کی گئی تھی یہ کہا کرتا تھا اس قسم کی چیزوں کو سلائی کر دو تو اس کا لقب ہی حذاء پڑ گیا۔

یہ ''ثقہ'' تھا بارعب شخصیت کا مالک تھا' بہت زیادہ احادیث کا عالم تھا۔ یہ کہا کرتا تھا میں نے کبھی کوئی چیز نہیں لکھی تھی صرف جو

حدیث طویل ہوتی تھی اسے تحریر کر لیتا تھا' پھر جب وہ مجھے یاد ہو جاتی تو اسے بھی مٹا دیتا تھا۔ یہ بصرہ میں قبہ اور دار العشور کا نگران بھی رہا ہے۔

اس کا انتقال 141 ہجری میں ہوا۔ ایک قول یہ ہے 142 ہجری میں ہوا۔

۲۴۷۰- خالد بن میسرہ (د،س)

انہوں نے معاویہ بن قرہ سے اور ان سے سعید بن سلام عطار، عقدی اور معن قزاز نے محفوظ روایات نقل کی ہیں۔

کسی نے بھی انہیں ''ضعیف'' نہیں قرار دیا ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ ''صدوق'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بھئی پھر آپ نے اس کا تذکرہ کتاب ''الضعفاء'' میں کیوں کیا ہے' تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۴۷۱- خالد بن نافع اشعری

انہوں نے حماد بن ابوسلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔

محمد بن حسین اشنانی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعثه علی نصف الیمن، وبعث معاذا علی النصف الآخر

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نصف یمن کا امیر بنا کر بھیجا اور باقی نصف حصے کا حضرت معاذ کو امیر بنا کر بھیجا''۔

عبداللہ بن عمر مشکدانہ نے اس راوی کے حوالے سے جنگ صفین اور ثالث مقرر کرنے کا واقعہ نقل کیا ہے۔

انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبکر اور اس کے علاوہ عیسیٰ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

ان سے بشار بن موسیٰ، یوسف بن عدی، مسدد نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے، ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک الحدیث'' ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ زیادتی ہے' کیوں کہ یہ ایک ایسا شخص ہے جس کے حوالے سے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور مسدد نے روایات نقل کی ہیں تو اسے ''متروک'' قرار نہیں دیا جاسکتا۔

۲۴۷۲- خالد بن نجیح، مصری

انہوں نے سعید بن ابومریم اور ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔

یہ احادیث ایجاد کرلیا کرتا تھا اور جو روایات اس نے ابوصالح کے حوالے سے نقل کی ہیں اور جنہیں ''منکر'' قرار دیا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ یہ اس نے خود ایجاد کی ہوں۔

۲۴۷۳- خالد بن ہیاج بن بسطام

انہوں نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
اس سے اہل ہرات نے احادیث نقل کی ہیں اور ''متماسک'' ہے۔
سلیمانی کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

۲۴۷۴- خالد بن ولید مخزومی

یہ ابن اسماعیل ہے۔
اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی جاتی ہے تاکہ اس کی حالت کی تدلیس کی جاسکے۔ ویسے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔
اس کی نقل کردہ جھوٹی روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

قال: اقبلت امرأة بابن لها، فقالت: یا رسول الله، الهذا حج ؟ قال: نعم، ولك اجر قالت: فما ثوابه ؟ قال: اذا وقف بعرفة یکتب لك بعدد کل من وقف بالوقف بعدد شعر رؤوسهم حسنات

''ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس کا حج ہوگیا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا اس نے عرض کیا: اس کا ثواب کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ عرفہ میں ٹھہرا تو عرفہ میں وقوف کرنے والے تمام افراد کے جتنا اجر و ثواب تمہارے لیے لکھ لیا گیا اور ان کے سروں میں جتنے بال ہیں ان کے جتنی نیکیاں تمہارے لیے لکھ لی گئیں''۔

۲۴۷۵- خالد بن وہبان (د)

انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔
ان سے ابوجہم سلیمان بن جہم نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۷۶- خالد بن یحییٰ

انہوں نے یونس بن عبید سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ کم تر درجے کا صالح شخص ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے، تاہم انہوں نے اسے ''قوی'' قرار دیا ہے۔

۲۴۷۷-خالد بن یزید سمان

انہوں نے اپنے والد اور بھائی سے اور ان سے حاتم نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۴۷۸-خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابو مالک (ق) دمشقی

انہوں نے اپنے والد ابو روق ہمدانی اور ایک جماعت سے اور ان سے سلیمان بن بنت شرحبیل اور ہشام بن خالد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن معین نے اسے ''واہی'' قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ ''غیر ثقہ'' ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خالد بن ابو مالک بن یزید ''لیس بشیء'' ہے۔

ابن ابوحواری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

عراق میں ایک ایسی کتاب ہے جسے دفن کر دینا چاہیے وہ کلبی کی تفسیر ہے جو اس نے ابو صالح کے حوالے سے نقل کی ہے اور شام میں ایک کتاب ہے جسے دفن کر دینا چاہیے یہ خالد بن یزید کی کتاب الدیات ہے۔ وہ اس بات سے تو راضی نہیں ہوتا کہ اس کے باپ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی جائے لیکن صحابہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کر دیتا ہے۔

احمد بن ابوحواری کہتے ہیں: میں نے یہ کتاب خالد سے سنی اور پھر میں نے یہ عطار کو دی تو اس نے اس میں سے وہ چیزیں دیں جس کی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

دحیم کہتے ہیں: یہ شخص فتویٰ دینے کے قابل تھا۔

احمد بن صالح اور ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ شخص ''ثقہ'' تھا اس کی پیدائش 105 ہجری میں ہوئی اور یہ 80 سال تک زندہ رہا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ما من احد دخل الجنة الا زوج ثنتين وسبعين امراة: ثنتين من الحور العين وسبعين من ميراثه من اهل الجنة، ما واحدة الا ولها قبل شهي وله ذكر شهي فسأله رجل عن النكاح فقال: دحاما دحاما، لا مني ولا منية

''جنت میں داخل ہونے والے ہر شخص کی 72 خواتین سے شادی کی جائے گی جن میں سے دو حور عین ہوں گی اور ستر خواتین وہ ہوں گی جو اہل جنت میں سے اس کے حصے میں آئیں گی ان میں سے ہر ایک خاتون کی شرمگاہ شہوت انگیز ہوگی اور جنتی کا آلہ تناسل شہوت انگیز ہوگا تو ایک شخص نے ان سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اولا دھو گی مگر نہ منی

آئے گی اور نہ موت۔

سلیمان بن عبدالرحمٰن نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اللهم توفني فقيرا ولا توفني غنيا

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کی حالت میں موت دینا تو مجھے خوشحال ہونے کی حالت میں موت نہ دینا''۔

۲۴۷۹-خالد بن یزید، ابوالہیثم العمری مکی

انہوں نے ابن ابوذئب اور ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم اور یحییٰ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ''موضوع'' روایات نقل کرتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام جمع يديه فتفل فيهما بالمعوذتين ثم مسح بهما وجهه)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کر کے معوذتین پڑھ کران پر دم کرتے تھے اور پھران دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم ركب بغلة فحادت فحبسها، وامر رجلا ان يقرأ عليها: قل اعوذ برب الفلق، فسكنت

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خچر پر سوار ہوئے تو وہ اچھلنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روکا اور ایک آدمی کو یہ ہدایت کی کہ اس پر سورۃ فلق پڑھ کر دم کرے تو اسے سکون آیا''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من حفظ اربعين حديثا

''جو شخص چالیس احادیث یاد کرلے''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اذا عطس العاطس فابدء وه بالحمد، فان ذلك دواء من كل داء من وجع الخاصرة

''جب کوئی چھینکنے والا چھینکے تو پہلے الحمد اللہ کہو کیوں کہ یہ ہر بیماری کی دوا ہے جیسے کوکھ کا درد ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

من ولد له ثلاثة فلم يسم احدهم محمدا فهو من الجفاء ، فاذا سميتموه محمدا فلا تسبوه ولا تضربوه، وشرفوه الحديث

''جس شخص کے تین بچے ہوں ان میں سے کسی کا نام بھی محمد نہ رکھے تو یہ چیز جفا شمار ہوگی اور جب تم ان کا نام محمد رکھ دو تو انہیں برا نہ کہو اور انہیں مارو نہیں اور ان کی عزت افزائی کرو''۔

عقیلی اور ابن حبان نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے حوالے سے منقول ''منکر'' روایات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے آزاد کردہ غلاموں سے تعلق رکھتا ہے۔

موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔

ابن عدی نے اس کے اور دوسرے شخص کے درمیان فرق کیا ہے وہ کہتے ہیں: یہ خالد بن یزید عدوی ابو ولید ہے' یہ مکہ میں رہتا تھا۔

ابن صاعد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے ہمیں حدیث نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے (وہ فرماتے ہیں)

وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المشرق العقيق

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات مقرر کیا تھا''۔

کئی لوگوں نے اسے ثوری کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے مقسم کی جگہ محمد بن علی نامی راوی کا تذکرہ کیا ہے۔

اس راوی نے جو مشکوک روایات نقل کی ہیں جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہیں ان میں سے ایک یہ روایت بھی ہے:

غزوة في البحر كعشر في البر

''ایک سمندری جنگ میں حصہ لینا خشکی کی دس جنگوں میں حصہ لینے کے برابر ہے''۔

۲۴۸-خالد بن یزید عدوی ابو ولید

آپ اوپر اس کا تذکرہ پڑھ چکے ہیں اور یہ مکہ سے تعلق رکھنے والے ''واہی'' راویوں میں سے ایک ہے۔

۲۴۸-خالد بن یزید بن مسلم غنوی بصری

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات میں وہم پایا جاتا ہے' پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے درج ذیل روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

يوشك ان يملا الله ايديكم من العجم، ثم يجعلهم اسدا لا يفرون، يقتلون مقاتلتكم ويأكلون فيئكم

''عنقریب وہ وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے عجمیوں کو بھر دے گا اور پھر انہیں ایسا شیر بنائے گا کہ وہ فرار اختیار نہیں کریں گے تو تمہاری جگہ پر وہ جنگ میں حصہ لیں گے اور تمہاری جگہ پر وہ لوگ مال فے حاصل کریں گے''۔

یہ روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے یونس کے حوالے سے حسن کے حوالے سے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

اکرم ﷺ سے انہوں نے نقل کی ہے۔

۲۴۸۲- خالد بن یزید بن اسد بجلی قسری

انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن علی ان کے والد ان کے دادا سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

اهل الجنة عشرون ومائة صف، امتي منها ثمانون صفا

''اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی ان میں سے میری امت کی 80 صفیں ہوں گی''۔

ابن عدی نے اس کے حوالے سے یہ تمام روایات نقل کی ہیں اور کہا ہے: اس کی تمام روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔ نہ ہی سند کے اعتبار اور نہ ہی متن کے اعتبار سے اور میں نے محدثین کا اس کے بارے میں کوئی قول بھی نہیں دیکھا وہ شاید اس کے حوالے سے غفلت کا شکار ہو گئے۔ ویسے میرے نزدیک یہ ''ضعیف'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن ابی حاتم کہتے ہیں: انہوں نے خالد بن صفوان، عبدالعزیز بن عمر بن عبد العزیز اور جعونہ بن قرہ سے اور ان سے دحیم نے روایات نقل کی ہیں۔

پھر ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بارے میں کلام نہیں کیا' پھر انہوں نے دوسرے شخص کے حالات بیان کرتے ہوئے یہ بات نقل کی ہے۔

خالد بن یزید قسری نے اسماعیل بن ابوخالد وابوحمزہ ثمالی اور ابوروق سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے ہشام ابن خالد الازرق نے روایات نقل کی ہیں۔

میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بلاشبہ یہ دونوں ایک ہی فرد ہیں۔

عقیلی فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے محمد بن موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ راوی کے حوالے سے محمد بن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اذا صلى المغرب دون المزدلفة اعاد

''جب انہوں نے مزدلفہ سے پہلے مغرب کی نماز ادا کر لی تو انہوں نے مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ وہ نماز ادا کی''۔

۲۴۸۳- خالد بن یزید، ابوالہیثم واسطی

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

اسی طرح درج ذیل راوی بھی ''مجہول'' ہے۔

۲۴۸۴- خالد خزاعی

ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے نافع نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۴۸۵- خالد بن یزید سمان

۲۴۸۶- خالد بن یزید بن عمر بن ہبیرہ فزاری

یہ عراق کے گورنر کے صاحبزادے تھے۔

انہوں نے عطاء بن سائب سے اور ان کے حوالے سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی کچھ ''مجہول'' ہے۔

۲۴۸۷- خالد بن یزید لولوی

انہوں نے ابوجعفر رازی سے اور ان سے فلاس، اور نصر بن علی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو مقارب ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع

''جو شخص علم کے حصول کے لیے نکلتا ہے وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے''۔

۲۴۸۸- خالد بن یزید (س، ق) بن صالح بن صبیح بن خشخاش، ابو ہاشم المری دمشقی المقری ،

یہ ابن عامر کا شاگرد ہے۔

انہوں نے مکحول اور ایک جماعت سے اور ان سے ابومسہر، عبداللہ بن یوسف اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم اور ایک جماعت نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عراک کا باپ ہے۔ ولید بن مسلم اور دیگر حضرات نے اس کے سامنے احادیث پڑھی ہیں۔

۲۴۸۹- خالد بن یزید

محدثین کی ایک جماعت نے اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

۲۴۹۰- خالد بن یسار

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔
ابن ابوحاتم نے اس کے حالات کا تذکرہ (ضعیف راویوں والی کتاب میں) کیا ہے۔

۲۴۹۱- خالد بن یوسف بن خالد سمتی بصری

جہاں تک اس کے باپ کا تعلق ہے' تو وہ ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے اور جہاں تک اس کا تعلق ہے' تو اس میں ضعف پایا جاتا ہے۔
ابن عدی نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

ما من احد الا وعليه حجة او عمرة واجبتان

''ہر شخص پر ایک حج یا عمرہ کرنا واجب ہوتا ہے''۔
خالد کہتے ہیں: یہ روایت ابن عیینہ نے ابن جریج کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔

۲۴۹۲- خالد عبد

یہ ابن عبدالرحمٰن ہے۔
پہلے اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ میں نے اسے دوبارہ اس لیے ذکر کیا ہے' کیوں کہ اس کے باپ کا نام مخفی تھا۔
کئی حضرات نے اسے ''متروک'' قرار دیا ہے اور فلاس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور کہا ہے: میں نے یزید بن زریع کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں اس مینارے سے نیچے گر جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں خالد عبد کے حوالے سے کوئی روایت نقل کروں۔
شیخ فلاس فرماتے ہیں: میں نے ابوقتیبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں خالد عبد کے پاس آیا تو اس نے ایک رجسٹر نکالا اور یہ کہنا شروع کیا۔ حسن نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' حسن نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' تو اس کے ہاتھ سے ایک صفحہ گر گیا جس کے آغاز میں یہ لکھا ہوا تھا ہشام بن حسان نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ اس نے اسے مٹا دیا تو میں نے دریافت کیا یہ کیوں ہے' تو اس نے کہا میں اور ہشام وہاں موجود تھے۔ میں نے کہا تم اور ہشام وہاں تھے اور تم نے یہ تحریر کیا ہے کہ ہشام نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے اور پھر تم نے اسے مٹا بھی دیا مجھے تمہارے بارے میں پتا نہیں ہے تم ابراہیم بن عبداللہ کے ساتھ گئے تھے۔
مبارک بن فضالہ کہتے ہیں: میں نے خالد عبد کو کبھی حسن کے پاس نہیں دیکھا۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔
عبدالصمد بن عبدالوارث نے خالد عبد کا یہ قول نقل کیا ہے: حسن کہتے ہیں: میں نے اٹھائیس صحابہ کرام کے پیچھے نماز ادا کی ہے جو سب بدری تھے اور یہ تمام حضرات رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے (راوی کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا تمہیں یہ حدیث کس نے سنائی ہے تو اس نے کہا میمون مرئی نے (راوی کہتے ہیں) پھر میری ملاقات میمون سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے حسن نے اس طرح کی بات کہی ہے میں نے دریافت کیا تمہیں یہ بات کس نے سنائی ہے؟ تو اس نے جواب دیا خالد عبد نے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الضعفاء'' میں اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خیارکم من قصر الصلاۃ فی السفر وافطر
''تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو سفر کے دوران نماز کو قصر کرتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے''۔

جن راویوں کا نام خبیب ہے

۲۴۹۳-خبیب بن سلیمان بن سمرہ

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے اور یہ ''ضعیف'' ہے جیسا کہ جعفر بن سعد کے حالات میں یہ بات گزر چکی ہے۔

۲۴۹۴-خبیب بن عبدالرحمٰن بن ادرک

یہ ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔ درست یہ ہے کہ اس کا نام حبیب ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

جن راویوں کا نام خثیم ہے

۲۴۹۵-خثیم بن ثابت، ابوعامر حکمی

انہوں نے ابوخالد سنجاری سے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔
اس کی نقل کردہ روایت ''منکر'' ہے۔

۲۴۹۶-(صح) خثیم بن عراک (خ،م) بن مالک

انہوں نے اپنے والد اور سلیمان بن یسار سے اور ان کے حوالے سے ان کے صاحبزادے ابراہیم، یحییٰ قطان، حماد بن زید اور ایک

گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

صرف شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

۲۴۹۷- خثیم بن مروان

ان سے یحییٰ بن سعید نے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ (یعنی درج ذیل روایت میں:)

كتب عمر رضي الله عنه: لا يغزون رجل حتى ياخذ ما فضل من لحيته

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کوئی شخص اس وقت میں جنگ میں حصہ نہ لے جب تک وہ اپنی داڑھی کا خط نہیں بنوالیتا''۔

۲۴۹۸- خثیم بن مروان

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کلثوم بن جبل نے اس سے سماع کیا ہے۔

لا تشد المطى الا الى مسجد الخيف، ومسجدى، ومسجد الحرام

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے مسجد خیف میری مسجد اور مسجد حرام''۔

اس روایت میں ''مسجد خیف'' کے الفاظ میں اس کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

اس راوی کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے۔

جن راویوں کا نام خداش ہے

۲۴۹۹- خداش بن دخداخ

انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول نہیں ہے' اس سے تمتام نے روایت نقل کی ہیں جس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔

۲۵۰۰- خداش بن مہاجر

انہوں نے ابن ابی عروبہ سے اور ان سے ابن بنت شرحبیل نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ تاہم حدیث کے حوالے سے یہ مستقیم ہے۔

جن راویوں کا نام خدیج، وخدام ہے

۲۵۰۱-خدیج بن اویس

۲۵۰۲-خدام بن ودیعہ

یہ دونوں راوی ''مجہول'' ہیں۔

جن راویوں کا نام خراش ہے

۲۵۰۳-خراش بن عبداللہ

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ساقط الاعتبار شخص ہے اس کے حوالے سے صرف ابوسعید عدوی کذاب نے روایات نقل کی ہیں اس نے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی ملاقات اس سے دوسوبیس 220 ہجری کے بعد ہوئی تھی۔ البتہ اس کے پوتے خراش نے بھی اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات صرف ثانوی حوالے کے طور پر نقل کی جاسکتی ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: اس نے یہ کہا ہے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔

میں نے حسن بن علی عدوی کو یہ کہتے ہوئے سنا ایک مرتبہ میں بصرہ سے گزرا تو لوگ ایک شخص کے گرد اکٹھے تھے میں بھی اس کے قریب ہوا بالکل اسی طرح جیسے کم عمر لوگ دیکھتے ہیں تو کسی نے بتایا کہ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا خادم خراش ہے۔

میں نے دریافت کیا اس کی عمر کتنی ہے؟ لوگوں نے بتایا 180 سال۔ لوگوں کا ہجوم وہاں بہت زیادہ تھا میں اس میں شامل ہوا تو دیکھا کہ اس کے سامنے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو احادیث تحریر کررہے ہیں۔ میں نے بھی قلم لیا اور یہ چودہ روایات تحریر کیں۔ اس وقت میری عمر بارہ سال تھی۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من صام یوما فلو اعطی ملء الارض ذهبا ما وفی اجره یوم الحساب

''جو شخص ایک دن روزہ رکھتا ہے پھر اسے تمام روئے زمین جتنا سونا دے دیا جائے تو قیامت کے دن وہ بھی اس کے اجر کے برابر نہیں ہوگا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

حیاتی خیر لکم، وموتی خیر لکم الحدیث

''میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری موت بھی تمہارے لیے بہتر ہے''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

من قال سبحان الله وبحمده كتب الله له الف الف حسنة، ورفع له الف الف درجة

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں 10 لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں''۔

ابن عساکر نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الوجه لحسن يجلو البصر، والوجه القبيح يورث الكلح

''خوبصورت چہرہ نگاہ کو روشنی بخشتا ہے اور برا چہرہ دیکھ کر ماتھے پر بل آ جاتے ہیں''۔

۲۵۰۴-خراش بن محمد بن عبداللہ

یہ سابقہ راوی کا پوتا ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''متروک'' ہے۔

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۰۵-خراش، یہ تابعی ہیں۔

یہ جابیہ میں موجود تھا۔

ان سے روایت نقل کرنے میں ان کا بیٹا عبداللہ منفرد ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام خرشہ ہے﴾

۲۵۰۶-خرشہ بن حبیب،

یہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بھائی ہے۔

ان سے ہلال بن یساف نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام خزرج ہے﴾

۲۵۰۷-خزرج بن خطاب

انہوں نے حمید الطویل سے روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۵۰۸-خزرج بن عثمان بصری

انہوں نے تابعین سے اوران سے احمد بن یونس یربوعی نے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے ''متروک'' قرار دیا گیا ہے۔

جن راویوں کا نام خزیمہ، خشف ہے

۲۵۰۹-خزیمہ بن ماہان مروزی

انہوں نے ایک ''موضوع'' روایات نقل کی ہے مجھے نہیں پتا اس میں خرابی کی بنیاد یہ شخص ہے یا اس سے روایت نقل کرنے والا شخص ہے۔

ابن عقدہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

آتی علی البراق، واخی صالح علی الناقة، وعمی حمزه علی ناقتی العضباء ، واخی علی علی ناقة من الجنة، علی رأسه تاج من نور الحدیث بطوله

''میں براق پر آیا تھا میرے بھائی حضرت صالح اونٹنی پر آئے تھے میرے چچا حضرت حمزہ میری اونٹنی عضباء پر آئیں گے میرا بھائی علی جنت کی ایک اونٹنی پر آئے گا اور علی کے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

یہ روایت ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے۔

۲۵۱۰-خزیمہ (د،ت)

یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

انہوں نے عائشہ بنت سعد سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے روایت نقل کرنے میں سعید بن ابی ہلال منفرد ہیں۔ تسبیح کے بارے میں اس سے ایک حدیث منقول ہے۔

۲۵۱۱-خشف بن مالک کوفی

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اوران سے زید بن جبیر نے روایات نقل کی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

جن راویوں کا نام خصیب ہے

۲۵۱۲-خصیب بن جحدر

انہوں نے عمرو بن دینار، ابوصالح سمان سے روایات نقل کی ہیں۔

شعبہ، قطان اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر نہیں کی جائیں گی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ''کذاب'' ہے۔ شعبہ نے اس پر تنقید کی ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان رجلا قال: یا رسول اللّٰہ، انی لا احفظ شیئا قال: استعن بیمینك علی الحفظ

''ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کوئی چیز یاد نہیں رکھ پاتا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قسم کے ذریعے اپنی یادداشت کے بارے میں مدد کرو''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا تلاعنوا بلعنة اللّٰہ، ''کسی پر اللہ کی لعنت نہ کرو''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

لا یمس القرآن الا طاھر، والعمرة خیر من الدنیا وما فیھا، ھی الحج الاصغر

''آدمی قرآن کو صرف اس وقت چھوئے جب وہ باوضو ہو اور عمرہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے یہ چھوٹا حج ہے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے مسعدہ بن یسع نے نقل کی ہے اور وہ اپنی شاعری کی وجہ سے ''متروک'' ہے۔

۲۵۱۳-خصیب بن زید بصری

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

جن راویوں کا نام خصیف ہے

۲۵۱۴-خصیف بن عبدالرحمٰن (عو) جزری حرانی، ابوعون:

یہ بنوامیہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔

انہوں نے سعید بن جبیر، مجاہد اور عکرمہ سے اور ان سے زہیر، عتاب بن بشیر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''صالح'' ہے۔ اور دوسرے قول کے مطابق: یہ ''ثقہ'' ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حافظے کی خرابی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں یہ ''ارجاء'' عقیدہ رکھتا تھا۔
یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: ہم خصیف سے اجتناب کرتے ہیں۔
عثمان بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: میں نے خصیف کو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے وہ بیت المال کا نگران تھا۔
امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبیدہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا شککت فی صلاتك فی ثلاث او اربع واكبر ظنك علی اربع (سجدات) سجدت سجدتی السهو، ثم سلمت ، وان كان اكبر ظنك علی ثلاث فصل ركعة ثم تشهد ثم اسجد سجدتی السهو ثم سلم

''جب تمہیں اپنی نماز کے بارے میں شک ہو کہ وہ تین رکعت ہوئی ہیں یا چار ہوئی ہیں اور تمہارا غالب گمان یہ ہو کہ چار ہو گئی ہیں تو پھر تم دو مرتبہ سجدہ سہو کر کے سلام پھیر لو اور یہ گمان ہو کہ تین ہوئی ہیں تو پھر ایک رکعت پڑھ کر پھر تشہد پڑھ کر پھر دو مرتبہ سجدہ سہو کر کے سلام پھیر لو''۔
خصیف کا انتقال 137 یا 138 ہجری میں ہوا

جن راویوں کا نام خضر ہے

۲۵۱۵- خضر بن ابان ہاشمی بصری

انہوں نے ابوہدبہ سے روایات نقل کی ہیں۔
امام حاکم اور دیگر حضرات نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
یہ کوفہ کا رہنے والا ہے اور بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ انہوں نے ازہر سمان اور یحییٰ بن آدم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔
ان سے ابن اعرابی، اصم، ابراہیم بن عبداللہ بن ابوعزایم نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ حافظ ابونعیم کا استاد ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۵۱۶- خضر بن جمیل

انہوں نے حفص بن عبدالرحمٰن سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ دونوں معروف نہیں ہیں۔
اس کے حوالے سے داؤد بن محبر نے ایک روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

الموت کفارة لکل ذنب
''موت ہر گناہ کا کفارہ ہوتی ہے''۔

۲۵۱۷-خضر بن علی سمسار

انہوں نے نصر مقدسی سے روایات نقل کی ہیں:
زکی برالی نے لکھا ہے یہ شخص رافضی تھا۔

۲۵۱۸-خضر بن قواس

انہوں نے ابو بخیلہ سے روایات نقل کی ہیں۔
اس کے حوالے سے ''مسند علی'' میں ایک روایت منقول ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔
ان سے صرف ازہر بن راشد نے روایات نقل کی ہیں۔
تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

جن راویوں کا نام خطاب ہے

۲۵۱۹-خطاب بن صالح بن دینار ظفری

یہ داؤد کا بھائی ہے۔
انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے سیدہ سلامہ بنت معقل رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جو صحابیہ تھیں۔
ان سے روایت نقل کرنے میں ابن اسحاق منفرد ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔
یہ بات بیان کی گئی ہے اس کا انتقال 143 ہجری میں ہوا۔

۲۵۲۰-خطاب بن عبدالدائم

اس کے حوالے سے محمد بن فارس نے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے:

شفعت فی ابی وعمی لیکونا ھباء
''میں اپنے والد اور اپنے چچا کے بارے میں شفاعت کروں گا تا کہ وہ دونوں کم عقل ہو جائیں''۔
یہ روایت اس نے یحییٰ بن مبارک صنعانی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ تینوں ''ضعیف'' ہیں۔

۲۵۲۱-خطاب بن عمر

انہوں نے محمد بن یحییٰ ماربی سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

شہروں کی فضیلت کے بارے میں اس کے حوالے سے جھوٹی روایت منقول ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اربع محفوظات: مكة، والمدينة، وبيت المقدس، ونجران وست ملعونات : برذعة، وصعدة، وايافث، وظهر، وبكلا، ودلان

''چار شہر محفوظ ہیں مکہ، مدینہ، بیت المقدس اور نجران جبکہ چھ شہر ملعون ہیں برزعہ، صعدہ، ایاف، ظہر، بکلا اور دلان''۔

۲۵۲۲-خطاب بن عمیر ثوری

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایت ''منکر'' ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قال: خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من البيت الى المسجد، فاذا قوم رافعو ايديهم يدعون، فقال: يا انس، ما رايت النور الذى بايديهم، ثم نشرنا ايدينا مع القوم

''وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر سے مسجد کی طرف روانہ ہوا تو وہاں کچھ لوگ ہاتھ بلند کر کے دعا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کیا تم نے وہ نور نہیں دیکھا جو ان لوگوں کے سامنے ہے پھر ہم نے ان لوگوں کے ساتھ ہاتھ پھیلا لیے''۔

یہ روایت اس راوی کے حوالے سے عمران بن زید نے نقل کی ہے اور اس سے یونس مؤدب نے نقل کی ہے۔

ان سے یونس المؤدب نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۲۳-خطاب بن قاسم (د،س) ابوعمر

یہ حران کا قاضی تھا۔

انہوں نے خصیف اور زید بن اسلم سے اور ان سے نفیلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

سعید برزعی نے ابوزرعہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

یہ بات بیان کی گئی ہے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے جو اس بارے میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم دونوں اس کی جگہ روزہ رکھ لو۔

اس کے بارے میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ایک ایسی حدیث ہے جو ''منکر'' ہے' خصیف نامی راوی ''ضعیف'' ہے اور خطاب نامی راوی کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث تحریر کی جائیں گی۔

۲۵۲۴-خطاب بن کیسان

(اور ایک قول کے مطابق اس کا نام خطاب): ابن تحر ہے۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

۲۵۲۵-خطاب بن واثلہ

انہوں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

﴿جن راویوں کا نام خلاد، خلاس ہے﴾

۲۵۲۶-خلاد بن بزیع

انہوں نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے حسن کے حوالے سے جانور کو باندھنے کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس کا متن محفوظ ہے' لیکن وہ دوسری سند کے حوالے سے محفوظ ہے۔

اس نے ابراہیم بن مستمر سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۲۷-خلاد بن عطاء مولی قریش

انہوں نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ اس کا نام خالد بن عطاء ہے تاہم خلاد نام زیادہ مناسب ہے۔

ان سے یمان بن مغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۲۸-خلاد بن عیسیٰ (د،ق) صفار،

(اور ایک قول کے مطابق): خلاد بن مسلم، کوفی

انہوں نے حکم، ثابت، سماک سے اور ان سے حسین جعفی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث ''مقارب'' ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: نقل کرنے کے حوالے سے یہ ''مجہول'' ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

حسن الخلق نصف الدين

''اچھے اخلاق نصف دین ہیں''۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

القناعة كنز لا ينفد

''قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا''۔

۲۵۲۹-(صح) خلاد بن یحییٰ (خ،د،ت) ابومحمد سلمی کوفی،

انہوں نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے عبدالواحد بن ایمن، مسعر اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے بخاری، ابوزرعہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن نمیر کہتے ہیں: یہ ''صدوق'' ہے۔ اس کی نقل کردہ روایات میں تھوڑی سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا محل ''صدق'' ہے' تاہم یہ زیادہ ''مستند'' نہیں ہے۔

اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا اور ایک قول یہ ہے 217 ہجری میں ہوا اور ایک قول یہ ہے 212 ہجری میں ہوا۔

۲۵۳۰-خلاد بن یزید جعفی کوفی (ت)

انہوں نے یونس بن ابواسحاق اور زہیر سے اور ان سے ابوکریب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ آب زمزم اٹھا کر لانے اور اس کے ذریعے شفاء حاصل کرنے والی حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

محاربی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''حسن غریب'' ہے۔

اس راوی کی نقل کردہ ''منکر'' روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو: اللهم انى اسألك عيشة سوية، ومردا غير مخز ولا فاضح

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے پُرسکون زندگی اور ایسے انجام کا طالب ہوں جو ذلت اور پشیمانی کا باعث نہ ہو''۔

''مسند شہاب'' میں منقول یہ آخری روایت ہے۔

۲۵۳۱-خلاد،

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

اس کی نقل کردہ روایت ''منکر'' ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

يوشك الا تجدوا بيوتا تكنكم، ولا دواب تبلغكم قيل: ومم ؟ قال: البيوت تهلكها الرواجف، والبهائم تهلكها الصواعق

''عنقریب تمہیں سر چھپانے کے لیے گھر نہیں ملیں گے اور کہیں جانے کے لیے جانور نہیں ملیں گے۔ عرض کا گیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زلزلے گھروں کو برباد کریں گے اور بجلیاں جانوروں کو ختم کردیں گی''۔

۲۵۳۲-خلاد بن یزید باہلی الارقط بصری

اس کے حوالے سے وہ روایات منقول ہیں جو اس نے ثوری اور ہشام ابن الغاز کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

ان سے عمر بن شبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الثقات'' میں فرماتے ہیں: ان کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۲۵۳۳-خلاد بن یزید تمیمی بصری

انہوں نے حمید الطّویل سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال مصر میں 214 ہجری میں ہوا اور یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

۲۵۳۴-خلاد

انہوں نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے، ہوسکتا ہے یہ ''ابن عیسیٰ'' ہو جس کا ذکر پہلے ہو گیا ہے۔

جن راویوں کا نام خلاس ہے

۲۵۳۵-(صح) خلاس بن عمرو (ع) ہجری بصری

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ و سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ایک گروہ سے اور ان سے قتادہ اور عوف نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک تحریر بھی نقل کی ہے۔ یحییٰ القطان اس کی ان روایات سے احتیاط کرتے تھے جو اس نے بطور خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منسوب کی ہیں۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (احادیث کا) سماع نہیں کیا۔

میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: تاہم اس کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات کا ایک صحیفہ ملا ہے جو اس سے منقول ہے تاہم وہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ دوسری اسناد کے ساتھ ملا کر نقل کی ہے۔

منجنیقی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی وہ کہتے ہیں: میں نے قزعہ سے کہا کیا یہ روایت ''مرفوع'' ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! (وہ روایت یہ ہے:)

نزلت المائدة من السماء خبز ولحم، وامروا الا يخونوا ولا يدخروا ولا يرفعوا، فخانوا وادخروا ورفعوا

''جب آسمان سے مائدہ نازل ہوا تو اس میں روٹی اور گوشت موجود تھا' اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اس میں خیانت نہیں کریں گے اسے ذخیرہ نہیں کریں گے اور اسے اٹھائیں گے نہیں' تو ان لوگوں نے خیانت بھی کی' اسے ذخیرہ بھی کیا اور اسے اٹھایا بھی''۔

منجنیقی کے علاوہ دیگر راویوں نے اس روایت کو حسن کے حوالے سے نقل کیا ہے اس نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

فمسخوا قردة وخنازير

''تو انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا''۔ یہ وہ روایت ہے جسے نقل کرنے میں حسن منفرد ہے۔

خلاس کا انتقال 100 ہجری سے پہلے ہی ہو گیا تھا۔

۲۵۳۶-خلاس بن عمرو

یہ دوسرا شخص ہے۔ ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

انہوں نے اس کے حالات نقل کیے ہیں اور میرا خیال ہے اس کا نام جلاس ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

جن راویوں کا نام خلف ہے

۲۵۳۷-خلف بن ایوب (ت) عامری بلخی، ابوسعید

یہ بلخ کے اکابر فقہاء میں سے ایک ہے۔

انہوں نے عوف' معمر اور ایک جماعت سے اور ان سے احمد' ابوکریب اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سے روایات نقل کی گئی ہیں۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الثقات'' میں فرماتے ہیں: یہ مرجئہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور غالی شخص تھا' مستحب یہ ہے کہ اس کی نقل کردہ روایات سے اجتناب کیا جائے' کیوں کہ یہ محدثین کے خلاف تعصب اور بغض رکھتا تھا۔

معاویہ بن صالح نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صاحب علم وعمل شخصیت تھے۔ بلخ کا حکمران ان کی زیارت کے لیے گیا تھا لیکن انہوں نے اس سے اعراض کیا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے عوف اور قیس کے حوالے سے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی نے ابن قطان کے بارے میں ایک واقعہ نقل کیا ہے' لیکن جب میں نے عقیلی کی کتاب میں غور وفکر کیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ یہ واقعہ عقیلی کی طرف سے ہے۔

جہاں تک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے' تو ان کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے ''ثبت'' قرار نہ دیا۔

اس راوی کے حوالے سے جامع ترمذی میں ایک حدیث موجود ہے جو درج ذیل ہے:

خصلتان لا يجتمعان في منافق: حسن سمت، وفقه في الدين

''دو خصوصیات کسی منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت غریب ہے ہم اسے صرف خلف نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں اور میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا کہ ابوکریب کے علاوہ اور کسی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہو اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کیسا شخص ہے''۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان کا انتقال صحیح قول کے مطابق 205 ہجری میں ہوا۔ ایک جماعت نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

۲۵۳۸-خلف بن حمود بخاری

انہوں نے قعنبی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔ انہوں نے ''منکر'' روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۳۹-خلف بن خالد بصری

ان کی شناخت نہیں ہوسکی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے ان پر احادیث گھڑنے کا الزام لگایا ہے۔

مطین نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۲۵۴۰-(صح) خلف بن خلیفہ (عو،م-متابعۃ) اشجعی کوفی معمر

انہوں نے محارب بن دثار اور دیگر حضرات سے اور ان سے قتیبہ، سعید بن منصور، ابن عرفہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: ابن عیینہ اور امام احمد کہتے ہیں: اس نے عمرو بن حریز کو دیکھا بھی نہیں ہے گویا کہ اسے اس حوالے سے غلط فہمی ہوئی ہے۔

احمد نے مزید یہ بات کہی ہے: اس نے تو عمرو بن حریث کو دیکھا نہیں ہے تو کیا خلف اسے دیکھ لے گا؟ میں نے خلف کو دیکھا ہے وہ مفلوج تھا اس کی بات سمجھ نہیں آتی تھی تو پہلے اس کے حوالے سے جو روایات تحریر کی گئی ہیں۔ اس کا سماع درست ہوگا۔ میں اس کے پاس آیا تھا لیکن اس کی بات مجھے سمجھ نہیں آئی تو میں نے اسے ترک کر دیا۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حاتم کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے: یہ مرنے سے پہلے تغیر اور اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

كان النبى صلى الله عليه وسلم يامر بالباه وينهى عن التبتل

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کرنے کا حکم دیا ہے اور اکیلا رہنے سے منع کیا ہے"۔

اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا اور اس وقت اس کی عمر 90 برس تھی۔

ایک قول یہ ہے اس وقت اس کی عمر 100 برس تھی۔

۲۵۴۱-خلف بن راشد

انہوں نے داؤد بن ابو ہند سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۵۴۲-خلف بن سالم ابو جہم نصیبی

انہوں نے ثوری سے اور ان سے حسن بن یزداد رستعی نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کے حوالے سے منقول "منکر" روایت "حلیہ" میں موجود ہے۔

۲۵۴۳-(صح) خلف بن سالم (س) مخرمی

یہ بڑا حافظ الحدیث ہے اس کی کنیت ابو محمد مہلبی ہے۔ اس کی نسبت ان کے ساتھ ولاء کے طور پر ہے یہ سندھ کا رہنے والا تھا۔

انہوں نے ہشیم، ابن ادریس، معن اوران کے طبقے (کے افراد) سے روایات نقل کی ہیں۔

ان سے احمد بن ابی خیثمہ، احمد (ابن) الابار، احمد بن علی بن سعید مروزی احمد بن حسن صوفی، بغوی اورایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابوعبید جری کہتے ہیں: امام ابوداؤد خلف بن صارم کے حوالے سے احادیث نقل نہیں کرتے تھے۔

علی بن سہل کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے خلف بن صارم کے سچا ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے لوگوں نے روایات کے بارے میں اس کے تتبع کی وجہ سے اس پر اعتراضات کیے ہیں۔ میرے علم کے مطابق یہ شخص جھوٹ نہیں بولتا تھا۔

انہوں نے اس کے حوالے سے ایک ناپسندیدہ بات بھی نقل کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے دریافت کیا: کیا یہ دم درود بھی کیا کرتا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: دم درود کرنے اس سے زیادہ بہتر ہے۔

عبدالخالق بن مسعود نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ شخص ''صدوق'' تھا میں نے کہا یہ تو اس بات کا قائل تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ چیز اس کے ذہن میں ہوگی اس نے یہ بات کبھی بیان نہیں کی۔

ابن ابوخیثمہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اس بے چارے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ بے وقوف نہ ہوتا''۔

یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور ''ثبت'' تھا۔ انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے حمیدی اور مسدد اس کے برخلاف نقل کریں تو یہ ان دونوں سے زیادہ ''ثبت'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ماہر اور متقن محدثین میں سے تھا۔ اس کا انتقال 231 ہجری میں رمضان کے مہینے میں 99 برس کی عمر میں ہوا۔

۲۵۴۴- خلف بن عامر بغدادی ضریر

یہ ''مجہول'' ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اس نے ایک ''منکر'' روایت نقل کی ہے۔

۲۵۴۵- خلف بن عبداللہ سعدی

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۴۶- خلف بن عمرو

انہوں نے کلیب سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے مراد کلیب بن وائل ہے اور یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

انہوں نے خلف ابوسعید شج سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۴۷-خلف بن عبدالحمید سرخسی

انہوں نے ابان بن ابوعیاش سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے تاہم ابان نامی راوی بھی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۲۵۴۸-خلف بن عمر ہمدانی

انہوں نے زبیر بن عبدالواحد سے روایات نقل کی ہیں جس پر تہمت عائد کی گئی ہے اور وہ مدائنی الخیاط ابوبکر ہے۔ اس کے حوالے سے ہمدان کے محتسب ابومنصور نے روایات نقل کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

ابوبكر تاج الاسلام، وعمر حلة الاسلام، وعثمان اكليل الاسلام، وعلي طيب الاسلام

''ابوبکرؓ اسلام کا تاج ہے عمرؓ اسلام کا حلّہ ہے عثمانؓ اسلام کا ہار ہے اور علیؓ اسلام کی خوشبو ہے''۔

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۲۵۴۹-خلف بن غصن، ابوسعید طائی

انہوں نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیا اور شیخ ابن غلبون الکبیر ابن عراک سے احادیث کا علم حاصل کیا۔ انہوں نے قرطبہ میں احادیث کا علم حاصل کیا ہے۔

ابن بشکوال کہتے ہیں: یہ جاہل شخص تھا اور احادیث کے الفاظ کا ضبط نہیں رکھتا تھا۔

عبداللہ بن سہل نے اس کے سامنے احادیث پڑھی ہیں۔

اس کا انتقال 417 ہجری میں ہوا۔

۲۵۵۰-خلف بن مبارک

انہوں نے شریک سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟ ان کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ یہ بات عقیلی نے کہی ہے اور کہا ہے:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

اعطيت في علي خمس خصال لم يعطها نبي: يقضي ديني، ويواري عورتي، وهو الذائد عن حوضي، ولوائي معه يوم القيامة واما الخامسة فاني لا اخشى ان يكون زانيا بعد احصان، ولا كافرا بعد ايمان

''علی کو پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو کسی نبی کو بھی نہیں دی گئی ہیں۔ یہ میرا قرض ادا کرے گا' میرے پوشیدہ معاملات کو چھپا کر رکھے گا' میرے حوض سے لوگوں کو پرے کرے گا' قیامت کے دن میرا جھنڈا اس کے پاس ہوگا اور پانچویں خصوصیت یہ ہے مجھے اس بارے میں اندیشہ نہیں ہے کہ یہ پاک دامن ہونے کے بعد زناء کا ارتکاب کرے گا یا مومن ہونے کے بعد کافر ہو جائے گا''۔

ابو اسحاق سے منقول ہونے کے حوالے سے اس روایت کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۲۵۵۱-خلف بن محمد خیام بخاری، ابوصالح،

یہ مشہور شخص ہے ابن مندہ نے اس کے حوالے سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ درج ذیل روایت کی وجہ سے اس کی روایات کو ''ساقط الاعتبار'' قرار دیا گیا۔

نهی عن الوقاع قبل الملاعبة

''نبی اکرم ﷺ نے بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے سے پہلے اس سے صحبت کرنے سے منع فرمایا ہے''۔

ابو یعلی خلیلی کہتے ہیں: یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور انتہائی ''ضعیف'' ہے اس نے ایسے متون روایت کیے ہیں جن کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ کہتے ہیں) میں کہتا ہوں اس کا انتقال 350 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المواقعة قبل الملاعبة

''نبی اکرم ﷺ نے (بیوی کے ساتھ) چھیڑ چھاڑ کرنے سے پہلے صحبت کرنے سے منع کیا ہے''۔

تو میں نے اس کے بعد حاکم کو یہ کہتے ہوئے سنا' خلف نامی یہ راوی اس روایت کی وجہ اور دیگر روایات کی وجہ سے رسوا ہو گیا۔

میں نے حاکم اور امام ابوزرعہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ہم نے اس کے حوالے سے بہت سی روایات تحریر کی تھیں' لیکن ہم اس کے عہدے سے بری الذمہ ہیں اور ہم نے اس کے حوالے سے روایات ثانوی حوالے کے طور پر تحریر کی ہیں۔

۲۵۵۲-خلف بن یاسین بن معاذ الزیات

انہوں نے مغیرہ بن سعید سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

من خرج یرید الطواف خاض فی الرحمة، فاذا دخله غمرته، ثم لا یرفع قدما الا کتب الله له بکل خطوة خمسمائة حسنة، فاذا فرغ وصلی خلف المقام خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه، وشفع فی سبعین من اهل بیته الحدیث

''جو شخص طواف کے ارادے سے نکلتا ہے وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔ جب وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے' تو وہ اسے لپیٹ

میں لے لیتی ہے پھر وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک قدم کے بدلے میں اُسے پانچ سونیکیاں عطا کرتا ہے جب وہ اس سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا اور وہ شخص اپنے اہل خانہ میں سے ستر آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

تفترق امتی علی احدی وسبعین فرقة کلها فی النار الا واحدة قالوا: ومن وهم ؟ قال: الزنادقة اهل القدر

''میری امت اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جو سب کے سب جہنم میں ہوں گے صرف ایک جنتی ہو گا لوگوں نے عرض کیا: وہ کون ہوں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے زندیق لوگ۔

یہ روایت ''موضوع'' ہے جیسا کہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ اس میں تناقض پایا جاتا ہے۔

ابن عدی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ خلف نامی راوی ''واہی الحدیث'' ہے۔

۲۵۵۳-خلف بن یحییٰ خراسانی

یہ ''رے'' کا قاضی تھا۔

انہوں نے ابراہیم بن ابویحییٰ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔

ابوحاتم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام خلید ہے﴾

۲۵۵۴-خلید بن حسان

انہوں نے حسن سے اور ان سے ابوخزیمہ خازم بن خزیمہ نے روایات نقل کی ہیں۔

سلیمانی کہتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

۲۵۵۵-خلید بن حوثرہ عنبری

۲۵۵۶-خلید بن مسلم

انہوں نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

۲۵۵۷-خلید بن ابوخلید (ق)

ان سے ابوجلبس نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ بقیہ کا استاد ہے اس کی حالت "مجہول" ہے بظاہر یہ لگتا ہے یہ خلید بن دعلج ہے (جس کا ذکر آگے آ رہا ہے)

۲۵۵۸-خلید بن دعلج

اس کی کنیت ابوحلبس ہے اور ایک قول کے مطابق ابوعمر ہے۔ یہ بصرہ کا رہنے والا تھا اس نے "قدس" میں رہائش اختیار کی تھی۔

انہوں نے حسن اور ایک جماعت سے اور ان سے نفیلی، ابوتوبہ حلبی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ "ثقہ" نہیں ہے۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ "صالح" ہے تاہم متین نہیں ہے۔

شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ اکثر روایات کی دیگر راویوں نے متابعت کی ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بکثرت غلطیاں کرتا ہے اس کا انتقال 166 ہجری میں نجران میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

امان اهل الارض من الغرق القوس، وامان اهل الارض من الاختلاف والفتن والولاة من قريش، فاذا خالفها قبيلة من القبائل صاروا حزب ابليس

"اہل زمین ڈوبنے سے قوس کے ذریعے بچ سکتے ہیں اور اہل زمین اختلاف فتنے اور حکومت کے حوالے سے قریش کی وجہ سے امان میں رہیں گے جب کوئی قبیلہ ان کی خلاف ورزی کرے گا تو وہ (قبیلہ) ابلیس کا گروہ بن جائیں گے"۔

یہ روایت اس کے حوالے سے اسحاق بن ابراہیم بن سعید دمشقی نے نقل کی ہے۔

نفیلی نے اس راوی کے حوالے سے ابن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے:

"علم رخصت ہو گیا ہے اس میں سے باقی جو چیز رہ گئی ہے وہ کورے برتنوں میں ہے"۔

اس نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

"وہ اپنی مخلوق میں جو چیز چاہے اضافہ کر دیتا ہے"۔

قتادہ کہتے ہیں: اس سے مراد آنکھوں میں ملاحت کا ہونا ہے۔

ولید بن مسلم نے اس راوی کے حوالے سے حسن کا یہ قول نقل کیا ہے "فرعون ہمدان سے تعلق رکھنے والا اکھڑ مزاج آدمی تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من اكل القثاء بلحم وقي الجذام

"جو شخص گوشت کے ساتھ ککڑی کھاتا ہے وہ جذام سے محفوظ رہتا ہے"۔

یہ روایت "موضوع" ہے۔

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان کان السبعة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیمصون التمرۃ الواحدۃ، واکلوا الخبط حتی ورمت اشداقھم

''نبی اکرم ﷺ کے سات صحابہ کرام ایک کھجور چوسا کرتے تھے اور (وہ لوگ) پتے کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی باچھیں ورم آلود ہوگئی تھیں''۔

سنن ابن ماجہ میں اس راوی کے حوالے سے معاویہ بن قرہ کے حوالے سے ایک ''مرفوع'' حدیث نقل کی گئی ہے جو درج ذیل ہے:

من حضرته الوفاة فاوصی فکانت وصیته علی کتاب اللہ کانت کفارۃ لما ترک من زکاته

''جس شخص کی وفات کا وقت قریب آجائے اور وہ وصیت کردے اور اس کی وصیت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق ہو تو یہ اس کی اس زکوٰۃ کا کفارہ بن جائے گی جو اس نے ادا نہیں کی تھی''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کا شمار ''متروکین'' میں کیا ہے اور ''صحاح ستہ'' میں سے کسی ایک کے مؤلف نے بھی اس کے حوالے سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

۲۵۵۹-خلید بن سعد سلامانی

سلامان قضاعہ قبیلے کی شاخ ہے۔انہوں نے سیّدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''مجہول'' اور ''متروک'' ہے۔

ابن عساکر نے کا کہنا ہے: ان سے عثمان بن ابوسودہ، طلحہ بن نافع، عطاء بن ابومسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن ابوحاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے انہوں نے اس کا اسم منسوب بیان نہیں کیا۔انہوں نے کہا ہے: یہ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کا غلام تھا جس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۶۰-خلید بن موسیٰ

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۲۵۶۱-خلید

انہوں نے اُمّ درداء رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ خلید بن سعد ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے ''متروک'' قرار دیا گیا ہے اور اسے ''سلامانی'' بھی کہا گیا ہے۔

۲۵۶۲-خلیص بلنسی

انہوں نے ابوعمر بن عبدالبر سے روایات نقل کی ہیں۔

ابن بشکوال کہتے ہیں: میں نے اس شخص کو سنا ہے جس نے اسے جھوٹ کی طرف منسوب کیا ہے۔
میں یہ کہتا ہوں خلیل بن جعفر نے اسے ''واہی'' قرار دیا تھا' یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس سے روایت نقل نہیں کی جبکہ امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔
شعبہ بن حجاج جب اس کے حوالے سے روایات نقل کرتے تھے تو اس کی تعریف کرتے تھے' واللہ اعلم۔

جن راویوں کا نام خلیفہ ہے

۲۵۶۳- خلیفہ بن حمید

یہ ''مجہول'' ہے۔
اس کی نقل کردہ روایت ساقط ہے۔
عقیلی فرماتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ایاس بن معاویہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من كبر تكبيرة عند غروب الشمس على ساحل البحر رافعا صوته اعطاه الله من الاجر بعدد كل قطرة في البحر حسنات

''جو شخص سورج غروب ہونے کے وقت سمندر کے کنارے بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ سمندر کے ہر قطرے جتنی تعداد میں اسے نیکیاں عطا کرتا ہے''۔

۲۵۶۴- (صح) خلیفہ بن خیاط (خ) عصفری بصری

یہ ''حافظ الحدیث'' نوجوان شخص تھا جس نے تاریخ کی کتاب بھی لکھی ہے۔
انہوں نے جعفر بن سلیمان، معتمر بن سلیمان، یزید بن زریع اور ایک مخلوق سے اور ان سے بخاری، ابویعلی، عبدان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔
ابن مدینی نے اس پر کچھ تنقید کی ہے وہ کہتے ہیں: اگر یہ احادیث بیان نہ کرتا تو اس کے لیے زیادہ بہتر تھا۔
ابن ابوحاتم کہتے ہیں: امام ابوزرعہ جب ان روایات تک پہنچے جو اس راوی نے شباب عصفری کے حوالے سے نقل کی ہیں تو انہوں نے وہ روایات ہمارے سامنے نہیں پڑھیں اس لیے ہم نے ان روایات کو ترک کر دیا۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس کے حوالے سے احادیث بیان نہیں کرتا ہوں۔ یہ شخص ''قوی'' نہیں ہے۔ میں نے اس کی مسند میں سے تین روایات تحریر کیں تھیں جو ابوولید کے حوالے سے منقول تھیں۔ میں نے ان کے بارے میں تحقیق کی تو انہوں نے اسے ''منکر'' قرار دیا اور کہا: یہ میری نقل کردہ روایات نہیں ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: یہ شخص ''صدوق'' اور ''متقیظ'' تھا۔
مطین کہتے ہیں: اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

۲۵۶۵-خلیفہ بن قیس

انہوں نے خالد بن عرفطہ سے روایات نقل کی ہیں۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

انتسخت كتاباً من اهل الكتاب، فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم في يدى، فقال: ما هذا الكتاب يا عمر ؟ قلت: انتسخته من اهل الكتاب لنزداد به علماً الى علمنا فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمرت عيناه، فقالت الانصار: السلاح السلاح ! غضب نبيكم صلى الله عليه وسلم، فجاء وا حتى احدقوا بمنبر رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: انى اتيت جوامع الكلم وخواتمه، ولقد اتيتكم بها بيضاء نقية، فلا تهيكوا ولا يغرنكم المتهيكون فقال عمر: رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبك رسولا

''میں نے اہل کتاب کی ایک کتاب کا نسخہ حاصل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میرے ہاتھ میں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمر! یہ کیسی کتاب کیوں لی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اہل کتاب سے اس کا نسخہ حاصل کیا ہے' تاکہ اس کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں تو انصار نے کہا ہتھیار' ہتھیار (لاؤ) تمہارے نبی غضبناک ہو گئے ہیں وہ لوگ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے گرد جمع ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے جامع اور خواتیم کلمات عطا کیے گئے ہیں اور میں تمہارے پاس واضح اور روشن چیز لے کر آیا ہوں تو تم اس بارے میں غلطی کا شکار نہ ہو اور دوسرے لوگ تمہیں اس بارے میں غلط فہمی کا شکار نہ کر دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور آپ کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی اس پر ایمان رکھتا ہوں)''۔

اس بارے میں ایک روایت بھی منقول ہے جس کی سند کچھ کمزور ہے۔

۲۵۶۶-خلیفہ

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت داؤد علیہ السلام کے توبہ کرنے کا واقعہ نقل کیا ہے۔
ان سے روایت نقل کرنے میں ابن جدعان منفرد ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۵۶۷-خلیفہ (د)

انہوں نے اپنے آقا عمرو بن حریث سے روایات نقل کی ہیں۔

ان کے صاحبزادے فطر بن خلیفہ کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

تاہم ابن حبان نے اپنے اسلوب کے مطابق اس کا تذکرہ "کتاب الثقات" میں کیا ہے۔

انہوں نے عمرو بن حریث کے حوالے سے جو "منکر" روایت نقل کی ہے وہ یہ ہے:

خط لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارا بالمدینۃ،

"نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے مدینہ منورہ میں ایک گھر متعین کیا تھا"۔

اس کی وجہ یہ ہے عمرو بن حریث اس سے کھیلتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت ان کی عمر دس سال کے قریب تھی۔

﴿جن راویوں کا نام خلیل ہے﴾

۲۵۶۸-خلیل بن بحر، ابورجاء

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس کے حوالے سے حدیث بیان کر سکتا ہے؟

۲۵۶۹-خلیل بن جویریہ عنبری

انہوں نے ابوحمزہ قصاب سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی "مجہول" ہے۔

۲۵۷۰-خلیل بن زکریا بصری (ق)

انہوں نے ابن عون، ہشام بن حسان سے اور ان سے جعفر بن محمد بن شاکر، حارث بن ابی اسامہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے "ثقہ" قرار دیا گیا ہے۔

جہاں تک قاسم مطرز کا تعلق ہے' تو وہ کہتے ہیں: یہ راوی "کذاب" ہے۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس نے باطل (جھوٹی) روایات نقل کی ہیں۔

شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی "متروک" ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کی متابعت کی گئی ہے۔

اس نے جو روایات نقل کی ہیں اس میں سے ایک ''منکر'' روایت ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔

مر نبی اللہ بعسفان فرآی مجذمین، فاسرع، وقال: ان کان شیء من الداء یعدی فھذا.

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عسفان نامی جگہ سے گزرے وہاں آپ نے جذام بیماری کے شکار کچھ لوگ دیکھے تو آپ تیزی سے گزر گئے اور ارشاد فرمایا: ''اگر کوئی بیماری متعدی ہو سکتی تو یہ بیماری ہوتی''۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان جبرائیل قال: نعم القوم امتك، لولا ان فیھم بقایا من قوم لوط

''حضرت جبرائیل نے کہا آپ کی امت بہترین قوم ہے اگر ان میں قوم لوط جیسی خرابیوں والے کچھ افراد نہ ہوں''۔

۲۵۷۱- خلیل بن سلم

انہوں نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۲۵۷۲- خلیل بن عبداللہ (ق)

انہوں نے حسن سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''معروف'' نہیں ہے۔

ابن ابوفدیک کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

۲۵۷۳- خلیل بن عمر (س) بن ابراہیم عبدی بصری

انہوں نے اپنے والد اور دیگر حضرات کے حوالے سے اور ان سے بندار، سمویہ، فسوی نے روایات نقل کی ہیں اور کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہیں۔

عقیلی فرماتے ہیں: اس کی بعض روایات میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ ان کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۲۵۷۴- خلیل بن عمرو (ق) ثقفی

اگر تو یہ عبدی کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے تو یہ ''صدوق'' ہے۔

۲۵۷۵- خلیل بن مرہ ضبعی بصری

انہوں نے ابو صالح سمان، عکرمہ اور ایک مخلوق سے اور ان سے ابن وہب، یعقوب حضرمی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔

یہ نیک لوگوں میں سے تھا۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ عمر رسیدہ نیک شخص تھا۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''منکر الحدیث'' ہے۔
امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''قوی'' نہیں ہے۔
شیخ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ''متروک'' نہیں ہے۔
یہ بات بھی بیان کی گئی ہے اس کا انتقال اسی سال ہوا جب شعبہ کا انتقال ہوا۔
شیخ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیث نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات محل نظر ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من قرأ قل هو الله احد على طهارة مائة مرة يبدأ بالفاتحة كتب الله له بكل حرف عشر حسنات، ومحا عنه عشر سيئات، ورفع له عشر درجات، وبنى له مائة قصر فى الجنة، ورفع له من العمل فى يومه ذلك مثل عمل نبى، وكأنما قرأ القرآن ثلاثا وثلاثين مرة الى ان قال: ومن قرأها مائتى مرة غفر الله له خطايا خمسين سنة الا الدماء والاموال والفروج والاشربة

''جو شخص باوضو ہو کر ایک سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لے جس کے آغاز میں وہ سورۃ فاتحہ بھی پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اسے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں عطا کرے گا اس کی دس برائیاں ختم کر دے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا اور اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دے گا اور اس دن میں اس کے اعمال اس طرح بلند ہوں گے جس طرح کسی نبی کا عمل بلند ہوتا ہے اور گویا کہ اس نے 33 مرتبہ قرآن پڑھ لیا اور (اور اس روایت میں آگے یہ الفاظ ہیں) جو شخص دو سو مرتبہ اسے پڑھ لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے پانچ سو سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔ البتہ قتل' اموال' شرمگاہ (یعنی زنا) یا مشروبات (یعنی شراب نوشی وغیرہ) جیسے گناہوں کا حکم مختلف ہے (یعنی وہ معاف نہیں ہوں گے)''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك لا الها احدا صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له كفوا احد - عشر مرات - كتب الله له اربعين الف حسنة

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ بے نیاز معبود ہے اس کی کوئی بیوی یا بچہ نہیں ہے اور اس کا کوئی بھی ہم سر نہیں ہے (اور وہ دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے چالیس ہزار نیکیاں لکھ لے گا''۔

اس سے یہ روایت بھی منقول ہے:

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

ان رجلا شكا الى النبى صلى الله عليه وسلم سوء الحفظ، فقال: استعن بيمينك

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حافظے کی خرابی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی قسم کے ذریعے مدد حاصل کرو''۔

یہ روایات عیسیٰ بن حماد نے لیث کے حوالے سے نقل کی ہیں اور ان میں سے پہلی حدیث کو انہوں نے ''منکر'' قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی ہے:

من اصبح يوم الجمعة صائما، وعاد مريضا، واطعم مسكينا، وشيع جنازة. لم يتبعه ذنب اربعين سنة

''جو شخص جمعہ کے دن نفلی روزہ رکھے، بیمار کی عیادت کرے، مسکین کو کھانا کھلائے اور جنازے کے ساتھ جائے تو اس کے چالیس برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

ابن عدی نے اس کے تفصیلی حالات نقل کیے ہیں۔

۲۵۷۶- خلیل بن موسیٰ بصری

انہوں نے یونس اور ابن عون سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں کچھ ''منکر'' روایات ہیں۔

امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

(اور ایک قول کے مطابق): اس نے دمشق میں رہائش اختیار کی تھی۔

ان سے ہشام اور سلیمان بن عبدالرحمٰن نے روایات نقل کی ہیں۔

۲۵۷۷- خلیل، ابومسلم بزاز

یہ خلیل بن سلم ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

انہوں سے ''منکر'' روایات منقول ہیں۔

اس نے عبدالوارث اور حماد بن زید سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

۲۵۷۸- خلیل ملحمی

ابوولید طیالسی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: یہ گمراہ اور گمراہ کن شخص تھا۔

﴿جن راویوں کا نام خمیر ہے﴾

۲۵۷۹-خمیر بن عوف

۲۵۸۰-خمیر بن رہط العوام

ابوحاتم نے ان دونوں کے حالات نقل کیے ہیں۔

یہ دونوں ''مجہول'' ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام خمیل، وخنیس ہے﴾

۲۵۸۱-خمیل بن عبدالرحمٰن

ان کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔

اس راوی کی حالت کی شناخت نہیں ہوسکی ہے۔

حبیب بن ابوثابت کے علاوہ اور کسی نے بھی ان سے احادیث روایت نہیں کی۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۵۸۲-خنیس بن بکر بن خنیس

انہوں نے اپنے والد اور مسعر سے اور ان سے حسن بن عرفہ، احمد بن فرات، حمدان بن علی وراق اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

صالح (بن محمد) جزرہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں۔

﴿جن راویوں کا نام خیار ہے﴾

۲۵۸۳-خیار

انہوں نے ابراہیم سے روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

۲۵۸۴-خیار بن سلمہ (د،س)

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ان سے حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں۔

تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

﴿جن راویوں کا نام خیثمہ ہے﴾

۲۵۸۵-خیثمہ بن خلیفہ

انہوں نے ربیعۃ الرائے سے روایات نقل کی ہیں۔
شیخ ابوالفتح ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بہت زیادہ ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور یہ جعفی کوفی ہے۔

۲۵۸۶-خیثمہ بن ابی خیثمہ (ت،س) بصری

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔
یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ راوی ''لیس بشیء'' ہے۔
انہوں نے حسن سے بھی روایات نقل کی ہیں۔
ان سے اعمش، جابر جعفی نے روایات نقل کی ہیں' تاہم ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''کتاب الثقات'' میں کیا ہے۔

۲۵۸۷-خیثمہ بن محمد انصاری

یہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے' جس سے واقدی نے روایات نقل کی ہیں۔
یہ راوی ''مجہول'' ہے۔

﴿جن راویوں کا نام خیران ہے﴾

۲۵۸۸-خیران بن علاء

یہ ابوبکر کیسانی دمشقی ہے۔
انہوں نے زہیر بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔
اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے۔
اس کے حوالے سے ایک ''منکر'' روایت منقول ہے جس میں (خرابی کی وجہ) اس کا استاد ہو سکتا ہے۔

إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا

ظاہری اور باطنی کبیرہ گناہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند چار سو سڑسٹھ بڑے گناہ
اُنکے نقصانات اور اُن کا علاج

الزواجر عن اقتراف الکبائر

مؤلف
علامہ ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743
MAKTABA-E-REHMANIA

جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

بیشک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ القرآن

البشیر والنذیر

ترجمہ و تشریح

الترغیب والترہیب

جلد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی صحیح احادیث مبارکہ کا عربی متن و ترجمہ اور ضروری فوائد کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ جس میں نیک اور بھلے اعمال پر دنیا و آخرت میں فوائد اور کوتاہی سے آنے والے نقصانات کا ذکر ہے جس کے پڑھنے سے ایک مسلمان کے دل میں نیکیوں کی رغبت اور گناہوں کی نفرت بڑھتی ہے

تصنیف

حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

ترجمہ

مولانا محمد عثمان مقیم مدینۃ المنورۃ

پیش لفظ

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

مؤلف

حضرۃ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۴۱ھ)

مُترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون:042-37224228-37355743

مرقاۃ المفاتیح

شرح اردو

مشکوٰۃ المصابیح

شریف

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743